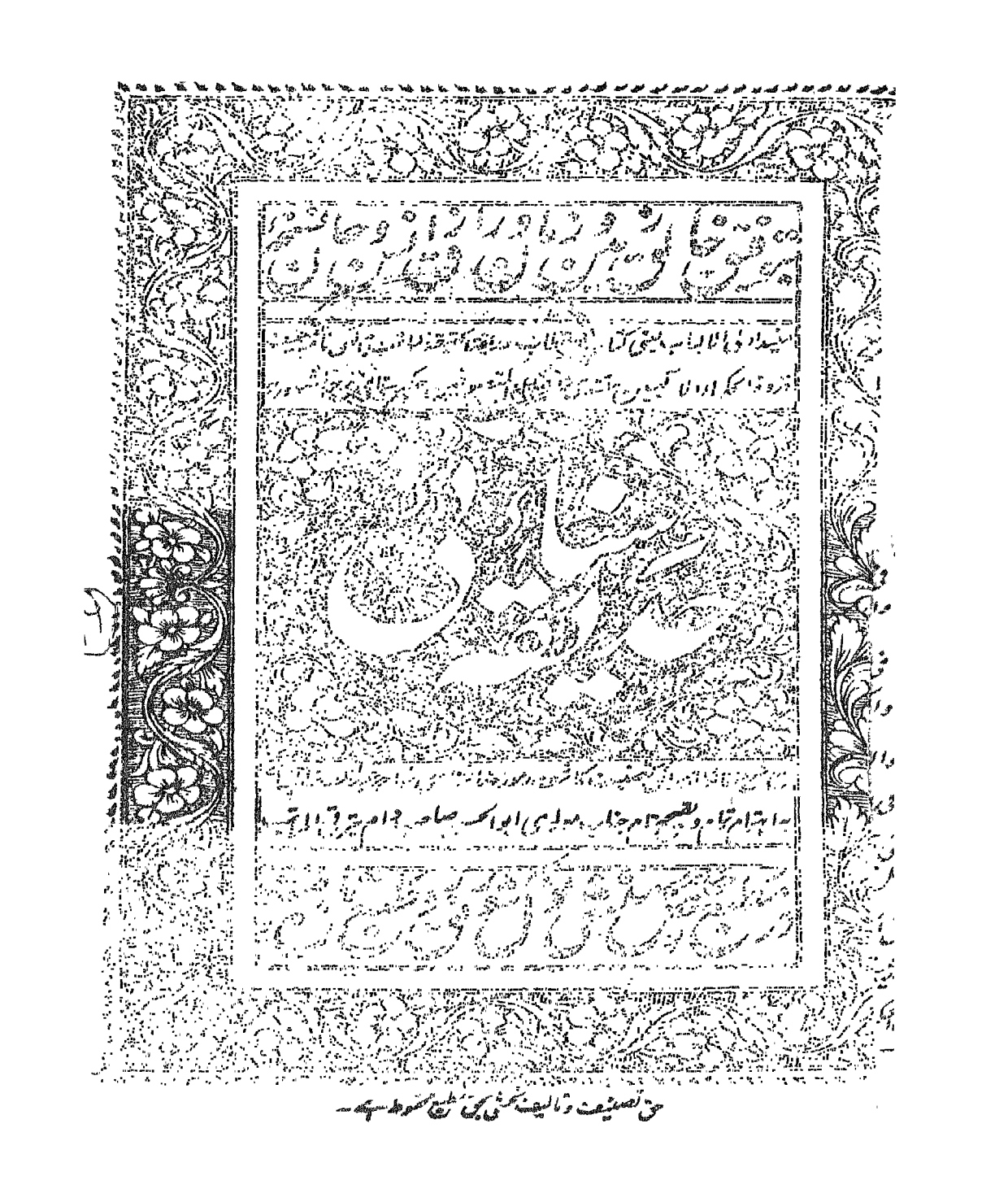

حق تصنیف و تالیف کتاب ہی مطبع محفوظ ہے۔

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ اور ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے دس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمیں بعض کتب اخلاق و تصوف فارسی و اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کے ذریعہ سے حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشی کلان - جلی قلم از مصلح الدین سعدی شیرازی کاغذ سفید گندہ۔

ایضاً - کاغذ حنائی بھی۔

ایضاً - محشی قلم متوسط با فرہنگ ٹیٹل رنگین

ایضاً - کاغذ حنائی۔

ایضاً خرد - سر رشتہ تعلیم فارسی

گلستان مترجم - با ترجمہ اردو لفظ بلفظ۔

شرح گلستان - از ملا محمد اکرم ملتانی۔

شرح گلستان مسمی بہ ریاض رضوان - از مولوی ریاض علی۔

شرح گلستان مسمی بہ خیابان - از سراج الدین علی خان آرزو۔

تضمین گلستان سعدی - از ہر گوپال تفتہ

گلستان حکیم قاآنی - بجواب گلستان سعدی۔

بہارستان جامی - ہم پہلو گلستان سعدی از ملا عبدالرحمن جامی۔

خارستان - ہم پہلوے گلستان از ملا مجد الدین خوافی۔

بوستان محشی - جلی قلم خوشخط از سعدی شیرازی کاغذ سفید گندہ۔

ایضاً - جلی قلم کاغذ کلابی و [illegible]

ایضاً - جلی قلم حسب مراتب بالا

ایضاً - متوسط قلم کاغذ سفید۔

ایضاً - قلم بہ درجہ توسط۔

ایضاً - متوسط دو مصرعہ۔

ایضاً - دو مصرعہ۔

ایضاً - سہ مصرعہ۔

بوستان مترجم - اردو نظم موزون از گوبند پرشاد فغنا۔

بوستان خرد - سہ مصرعہ مطبع نظامی کانپور۔

فہرست حدیقہ حکیم سنائی رح

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
باب الاول		فی البدایۃ	۵۱	فی الشکر	۷۸
فی التحمید	۲۷	ایضاً فی البدایۃ	۵۳	فی القہر والعطف	۸۰
فی المعرفۃ	۳۰	فی التقدیس	۵۷	فی الاعتراف علی شمایر العباد	۸۴
فی التوحید	۳۲	التمثیل فی اصحاب الغفلۃ	۵۸	فی کرم اللہ رزاق الارزاق	۸۷
فی التنزیہ	۳۶	التمثیل بعین الاحول	۵۹	فی ان الآیات فی التکبیر	۸۸
فی الربوبیۃ والعظمۃ	۳۸	ایضاً التمثیل فی اصحاب الغفلۃ	۶۲	فی المحبۃ والمحمدیۃ	۹۰
فی جاۃ العیان	۴۰	فی صفۃ قدرتہ	۶۳	فی التجرد والمجاہدۃ	۹۲
فی احوال الخیل		فی تعظیم قدرہ وتمجید قضاہ	۶۴	فی سلوک طریق الآخرۃ	۹۶
فی الاستوراء معقول والکیفیۃ مجہول	۴۱	فی الاشتغال الموانع والفقر سواد الوجہ	۶۵	فی العالم والجاہل	۱۰۰
				فی التوکل والمناجاۃ	۱۰۰
فی الایمان معقول		فی الفقر الی اللہ والاستغناء عمن سواہ	۶۷	ایضاً فی التوکل	۱۰۱
فی اصحاب الغفلۃ	۴۳			فی توکل العجائز	۱۰۳
فی التقدیس والتنزیہ	۴۴	فی التضرع والخشوع	۶۸	فی تعبیر الرؤیا	۱۰۵
		فی عدل الامیر الی الرعایا	۷۱	فی رؤیا الانبیاء والائمۃ	۱۰۸
فی الخوف والمراقبۃ	۴۵	فی التسبیح والتہلیل	۷۳	فی رؤیا الصالحین	۱۰۹
فی نصح قوم یزدان الکریم	۴۸	فی المرید الرشید لشیخ الصید	۷۳	فی رؤیا البہائم	۱۱۰
الکتوبۃ بحق الاذان	۵۰	فی رؤیا الانسان	۷۵	فی رؤیا السباع	۱۱۰

LIBRARY

مضمون	صفحہ
فی رویا الشیرین	۱۱۱
فی تناقض الدارین	۱۱۲
فی الایثار والعطیہ	۱۱۵
فی قصۃ قیس بن عاصم	۱۱۷
فی الاتحاد والمحبۃ	۱۱۹
من امن بالطاغوت فقد کفر	۱۲۲
[illegible]	[illegible]
من زہد فی الدنیا [illegible]	[illegible]
فی زہد الزاہد	۱۲۳
فی حب الدنیا وحقد اہلہا	[illegible]
فرع اللہ تعالی من الخلق [illegible]	۱۲۶
فی [illegible]	[illegible]
فی حضور الصلوۃ [illegible]	۱۳۱
فی التقصیر فی الصلوۃ	۱۳۴
فی [illegible]	۱۳۷
فی [illegible]	۱۳۹
فی [illegible]	۱۴۰

مضمون	صفحہ
وصفۃ الجنۃ والنار	۱۴۱
فی الانبساط والتضرع الی اللہ تعالی	۱۴۱
فی کرم [illegible]	۱۴۴
فی التوبۃ والانابۃ	۱۴۶
فی الاخلاص والمخلصون علی خطر عظیم	۱۴۸
فی قضاء وقدر [illegible]	۱۵۰
فی الشوق	۱۵۳
فی صفات [illegible]	۱۵۶
فی صفات اللہ تعالی	
فی [illegible]	۱۵۷
فی العوام اولیاء کالانعام بل ہم اضل	۱۵۹
ذکر الکلام الملک العلام [illegible]	۱۶۹
فی جلال القرآن	۱۶۲
فی ذکر سر القرآن	۱۶۴
فی ذکر اسمی القرآن	۱۶۷
فی ہدایۃ القرآن	۱۶۹
[illegible]	۱۷۰

مضمون	صفحہ
فی حجۃ الکلام	۱۷۱
فی حلاوۃ القرآن	۱۷۳
فی ذکر کشف القرآن	۱۷۴
فی استماع القرآن	۱۷۶
التمثیل فی خلقۃ آدم وعیسی بن مریم علیہما السلام	۱۷۷
ذکر الانبیاء غیر مسمین حدیث الجملا	۱۷۹
باب الثانی	۱۸۱
فی فضیلۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی سائر الانبیاء وامتہ خلقہ وکرامتہ الی [illegible]	
فی معراجہ صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ	۱۸۵
فی فضیلتہ علی سائر الانبیاء	۱۹۰
فی ہدایۃ [illegible] علیہ السلام	۱۹۱
فی کرامتہ علیہ السلام	۱۹۴
فی اتباعہ علیہ السلام	۱۹۶
فی [illegible]	[illegible]

مضمون	صفحہ
فی شیئة صلوة الرحمن علیه	۲۰۰
وما ارسلنا کل الا رحمة للعالمین	۲۰۲
فی الصلوة علیه	۲۰۵
فی بدوشانه علیه السلام	۲۰۷
فی منقبة علیه السلام	۲۲۰
فی بعثه و رسالة علیه السلام	۲۲۶
فی خلق صلوة الله علیه	۲۳۱
فی فضیلة علی سائر الانبیاء و غیرهم	۲۳۸
فی مناقب ابی بکر رضی الله عنه	۲۴۷
فی تخصیص ابی بکر رضی الله عنه علی کافة الناس بعد النبیین علیه السلام	۲۵۱
فی قربته مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم	۲۴۳
ذکر مناقب امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه	۲۴۹
فی مناقب امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه	۲۵۹
فی مناقب امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه	۲۶۴
حرب صفین و قتل عمار بن یاسر	۲۷۸
حرب جمل	۲۸۰
فی قتله رضی الله عنه	۲۸۲
فی مذمة اعدائه	۲۸۴
فی مناقب امیر المؤمنین حسن رضی الله عنه	۲۸۷
فی صفة قتله رضی الله عنه	۲۸۹
فی مناقب امیر المؤمنین حسین رضی الله عنه	۲۹۲
فی صفة قتله رضی الله عنه	۲۹۴
فی صفة الکربلا	۲۹۶
التمثیل فی امراة صالحة	۲۹۷
صفة اصرار الباغین لعنهم الله	۲۹۸
ذکر النعمان صحن من الجنان فی فضیلة الامام الاعظم رحمة الله علیه	۲۹۹
ذکر الشافعی علیه الرحمه	۳۰۳
فی مناقبهما رحمة الله علیهما	۳۰۵
فی مذمة اهل التعصب	۳۰۸
فی الزهد و الحکمة	۳۱۵
فی الرحمة الکریمة علی عفیفة اخ المسلم	۳۱۶
حکایت	۳۱۸
فی تمثیل الصبیان له علیهم فی حالة الاتم	۳۱۹
فی الابتهاء و طلب التقوی	۳۲۲
فی سوال موسی	۳۲۳
فی اهل الغفلة و الجهال	۳۲۵
فی نظر السوء	۳۲۶
باب الثالث فی صفة العقل و احواله و افعاله	۳۳۰
فی ان العقل سلطان الخلق	۳۳۵
فی بر الوالدین	۳۳۵
فی المروة و السخا	۳۳۷
فی صدق العقل	۳۳۸
فی صفة النفس الانسانیة	۳۵۰
فی عزة العقل	۳۵۱

مضمون	صفحہ
فی کمال العقل	۳۵۳
فی لزوم الحبا فی	۳۵۴
فی صفۃ القوی الثلثۃ	۳۵۵
فی الجمع بین العقل والشرع	۳۵۶
باب الرابع	۳۵۸
فی فضیلۃ العلم	
فی وضع الشی بغیر موضعہ	۳۵۹
فی الجاہل والعالم	۳۶۱
فی العالم والمتعلم	۳۶۲
فی شکر المحبۃ	۳۶۴
فی اخلاص الریا	۳۶۷
فی العجز والسکوت	۳۶۹
باب الخامس فی صفۃ العشق والعاشق والمعشوق	۳۷۰
فی کمال العشق	۳۷۳
فی قصۃ آدم وحوا	۳۷۴
فی اضطراب العشق	۳۷۶
فی اشراق العشق	۳۸۰
فی احتراق العشق وظہورہ	۳۸۲

مضمون	صفحہ
فی حقیقۃ العشق	۳۸۲
فی ضیاعۃ العمر بحجاب الاحجاب	۳۸۳
فی الرضا والتسلیم	۳۸۴
ذکر القلب انفع لان شاذ ارفع	۳۸۶
فی حفظ القلب	۳۸۹
فی قوۃ القلب وضعفہ	۳۹۲
فی تشبیہ اللیل وصفۃ الطالب	۳۹۳
باب السادس فی ذکر الجنس الکلی	۳۹۶
فی محاورۃ من انفس الجنس	۳۹۷
فی صفۃ العیش بغیر المعاش	۴۰۰
فی التحذیر من الدنیا	۴۰۶
فی حسن الخلق وسوء الخلق	۴۰۸
فی الوالی المطیع لاصل الشرع	۴۱۰
فی نسبۃ الصبیان الی الغلمان	۴۱۰
فی اغتنام الوقت والمحرم	۴۱۱
فی مذاہب الجاہل	۴۱۴
فی الاعراض عن الدنیا والاعانۃ	۴۱۷

مضمون	صفحہ
فی محبۃ الدنیا مع محبۃ الآخرۃ	۴۲۲
فی کتمان الاسرار	۴۲۳
فی اکل الربا کمن یاکل نارا	۴۲۳
فی العارف والجاہل	۴۲۴
فی الاحتراز عن الدنیا	۴۲۶
فی من عرف نفسہ وحدہ	۴۳۰
فی معرفۃ النفس ومعرفۃ اللہ	۴۳۳
فی الدعوی بغیر المعنی	۴۳۴
صفۃ من انواع شہوات	۴۳۶
فی ذکر الشکر کما التیہ شہوات	۴۳۸
فی یوم القیامۃ ولا الساعۃ	۴۳۹
فی صفۃ الانسان جوہر جمیع الاشیاء	۴۴۲
فی الانسان اذا کان طفلا وجاہلا	۴۴۴
فی وصول العقل الی الانسان	۴۴۵
فی [illegible]	۴۴۵
فی [illegible]	۴۴۷
فی الجمع بین الشرع والعقل	۴۴۸

مضمون	صفحہ
فی الشرہ فی الاکل والحرص	۴۴۸
فی الحرص بالاکل والشہوات	"
فی التجرید وترک الدنیا	۴۵۳
فی روح اللہ وترک الدنیا	۴۵۴
فی حب الدنیا وذمہ	۴۵۶
فی اصحاب الغفلۃ	۴۶۰
فی صفۃ البیع الربانیین	۴۶۳
فی تسمیۃ العزیمۃ والقناعۃ	۴۶۵
در صفت شراب و خواص آن گوید	۴۶۷
فی دار الغرور و دار الآخرۃ	۴۶۹
فی اصحاب الغفلۃ و حکایت	۴۷۰
فی استحقار دار الغرور و حکایت	۴۷۴
باب السابع فی الغفلۃ والنسیان	۴۷۶
فی طول العمر والحسرۃ مع ذلک	۴۷۷
فی طول العمر وقصر الامل	۴۷۸
مثل الغرور	۴۸۲
فی صفۃ الموت	۴۸۳
فی المسافرین من ملوک العجم الجبارین	۴۸۷
فی اہل الارض خاصۃ وعامۃ	۴۸۹
فی موت الموت	۴۹۰
فی الحکمۃ والموعظۃ والنصیحۃ	۴۹۳
فی الشرہ والحرص والشہوۃ	۴۹۶
باب الثامن فی احوال النجوم	۵۰۰
فی اصحاب الغفلۃ	۵۰۴
الدنیا فی نظرۃ فاجرۃ ولا تغرہا	۵۰۶
فی ترک الاعتماد بالدنیا	۵۰۸
فی تسلیۃ القلوب عن الاقارب	۵۰۹
باب التاسع فی مثل الاحباب والاصحاب	۵۱۰
فی المودۃ والالفۃ والصحبۃ	۵۱۲
فی الاخوان بغیر الاخلاص	۵۱۴
فی رفقاء السوء	۵۱۵
فی ترک المخالطۃ مع الاوباش	۵۱۹
فی المدعی فی المحبۃ الکاذبۃ	۵۲۲
فی تحقیق العشق	۵۲۵
فی ترتیب السیاحۃ والمجاہدۃ	۵۲۷
فی تقبیح الانسان بمناسبۃ	۵۲۸
فی شکر ہدایۃ الاسلام	۵۳۰
فی الصلاۃ فی الاسلام	۵۳۱
فی اعتقاد السوء فی طلب الرزق	۵۳۵
فی الظالم والمظلوم	۵۳۷
فی انقطاع النسب	۵۳۸
فی اصحاب الغرور	۵۴۰
فی حب الدنیا وغرورہا	۵۴۱
فی اعتقاد الدنیا	۵۴۷
فی الحکمۃ فی ترک الاوطان فی طلب الآخرۃ	"
فی حفظ الصحبۃ	۵۵۴
شفقۃ الرفیق	

مضمون	صفحه
فی اظهار الاسرار مع الاحرار	٥٥٦
فی حفظ اسرار الملوک	٥٥٧
حکایت	٥٥٩
فی الاشارة والعظة بالنصیحة	٥٦٠
فی صفة الطریق وتنبیه الرفیق	٥٦١
فی مذمة حب المال والامانی	٥٦٣
فی ذم الطمع والحرص	٥٦٧
فی حال اصحاب التصوف	٥٦٨
فی حقیقة التصوف	٥٦٩
فی تعلیم الاب للابن فی التصوف	٥٧٠
فی التفکر والمراقبة فی احوال التصوف	٥٧٢
فی الرضا والتسلیم	٥٧٤
فی التجرید والتوحید	٥٧٨
باب العاشر فی حسب حال وبیان احوال	٥٨١
فی الصدق والتشبیب	٥٩٦
فی تبدیل الحال	٥٩٧

مضمون	صفحه
التمثیل فی الاجتهاد	٦٠١
فی الاحوال اهل الشیخ والعجز	٦٠٢
فی صفة تحقیق شعره	٦٠٥
فی سبب تصنیف هذا	٦٠٦
مدح الشیخ جمال الدین الامام احمد بن محمد	٦٠٧
فی ابراز المعضلة وهو الاستانة	٦١٠
فی اصحاب الغفلة	٦١٥
فی القناعة	٦١٦
فی العقل	٦١٧
ایضاً فی اصحاب الغفلة	٦١٩
حکایت	٦٢١
ایضاً من الباب العاشر بمدح سلطان الاعظم بهرام شاه	٦٢٥
آنچه گفته شد در مدح دولت شاه پسر بهرام شاه	٦٣٠
فی بدایة دولته	٦٣٨
فی خصالة فضیلة	٦٥٢
فی تنبیه الملک	٦٧٨
کلمة الحق بغیر واسطة	

مضمون	صفحه
خواب عبد الله بن عمر الخطاب رضی الله عنهما	٦٧٩
حکایت ابی اوحمد با سلطان محمود	٦٨٠
فی عقد الملک عدل	٦٨٣
حکایت فی عدل الملک	٦٨٦
دعوی ناحق کردن حکایت مامون	٦٨٧
[illegible]	٦٨٨
حکایت [illegible]	٦٩٠
حکایت عدل پادشاه	٦٩٣
حکایت	٣٩٠
در کفایت [illegible] پادشاه	٩٩٠
وتحمل پادشاه از رعیت	٧٠١
حکایت	٧٠٣
فی حفظ اسرار الملک	٧٠٥
در علم پادشاه و احتمال از زیر دستان	٧١٧
در کار ناه [illegible] پادشاه	٧١٣
فی مخاطبة الملک [illegible]	٧١٦

مضمون	صفحه
در راستی میان جور و عدل	۷۱۷
در دانستن که آخرت به از دنیاست	۷۱۸
در نقد علمای دنیا	۷۲۰
در آنکه پادشاه را دل در هوا نباید بستن	۷۲۱
در عدل مؤمن و ظلم کردن	۷۲۴
در سیاست پادشاه	۷۲۵
در حکم راندن پادشاه	۷۲۷
حکایت	۷۲۸
مدح پادشاه بترتیب کواکب	۷۲۹
فی وصف اعمال تمام مدائح السلطان والوزراء والقضاة	۷۳۵
فی مدح الصاحب الاجل العالم صدر الدین نظام الملک ابی محمد الحسن القاینی	۷۳۸
فی مدح الاجل نظام الدین ابی نصر بن محمد المستوفی	۷۴۳
فی مدح ظهیر الدین احمد بن محمد الشیبانی	۷۴۹
فی مدح اصحاب الدیوان والمشایخ کثرهم الله	۷۵۴
فی مدح قاضی محمود بن محمد الاثیری	۷۵۷
در مدح کریم العصر عز الدین یوسف	۷۶۱
فی مدح جمال الدین صدر الاسلام ابی نصر احمد بن محمد	۷۶۵
در مدح شمس الدین ابو طاهر عمر بن محمد الفرغانی	۷۷۴
فی فضیلة ترتیب الغزنة وبیاره واحواله	۷۷۷
فی مثالب شعراء الزمان وذمهم	۷۷۹
فی ذم الاقارب	۷۸۲
فی ذم البنات	″
حکایت فی مثالب الابن والبنت والاقارب	۷۸۳
حکایت	۷۸۴
مثل	″
فی مذمة الختن	۷۸۵
فی ذم الخال والعم	۷۸۶
فی محن صاحب العیال والمال	۷۸۸
فی ذم قرابة السوء	″
فی ذم قرابة الصوفیة	۷۹۱
فی ذم قرابة الفقیه	۷۹۳
حکایت ضرب المثل	۷۹۶
حکایت	۷۹۷
در هجو شعرای بلخ	۷۹۹
فی اصحاب المنحول	۸۰۱
فی مثال جامة المنحول	۸۰۲
فی مذمة الاطباء	۸۰۳
فی مناقب طبیب العالم	۸۰۴
تفصیل العلل وهی خمسون نوعاً	″
فی تفصیل العلل والامراض	۸۰۶
وطبیبان نادان	۸۱۰
فی صفة الجنة والحقائق والدقائق مثل اصحاب الجنة	″

مضمون	صفحه
فی صفة الافلاک	۸۱۴
فی صفة الکواکب السبعة	″
فی صفة الطبایع الاربعة	۸۱۵
فی صفة البروج الاثنی عشر	″
فی صفة بیوت الکواکب	″
فی شرف و وبال و هبوط و وهبوط	۸۱۶
فی صفة هذا العلم من الحکیم بطلیموس	″
فی تسویة البیوت	۸۱۷
فی حال المنجم الجاهل عند الملوک	۸۱۸
فی مقابلة البروج الکواکب	۸۱۹
فی الطایة و الزحل	۸۲۰
فی معنی اللواطت	۸۲۱
التمثیل فی ذم اللواطت	۸۲۳
فی ذم التزویج	۸۲۵
فی تحسین المناکحة	۸۲۶
فی مذمة الشعر و بدایع الشرع	۸۲۸
فی شکایة اهل الزمان	۸۲۹
ذکر عوام و بازاریان و جهال	۸۳۳
فی صفة العوام	۸۳۷
فی مذمة خدمة المخلوق و مدح الممدوح بالنفاق	۸۳۹
التمثیل فی القناعة و ترک الحاجة	۸۴۰
فی مذمة تشیید الجبال	۸۴۲
فی حقیقة الطریقة	۸۴۴
فی بیان سبل السعادة	۸۴۵
فی آفت الاقتصار	۸۴۸
کتاب کتبه الی بغداد	۸۵۱
ذکر تاریخ الحجام	۸۵۵
کتاب	
خاتمة الطبع [illegible]	″
قطعهٔ تاریخ [illegible]	۸۵۹

باب اول گرچه هست ظاهر و ده
محض تنزیه صرف توحید است
باب ثالث ز عقل گویم من
گفت ذاتم ز روی دانش و حلم
باب سیم ز غفلت و نسیان
که بیابی هر آنچه سیرت اوست
باب تاسع ثنای شاه جهان

هست باطن ز اندر و بیچه
ای شاه فی ثنا و نعت رسول
زانکه گنجد در جمال سخن
باب چهارم ز عشق و تعبیرش
که چه است لیت بر انسان
ای شاه من گشت افلاست
آنکه دشمن تیغ اوست زمان
که دهی و گر چنین تالیف

باب اول جهان آفرینش است
وان بهر جا یا گشته قبول
باب ثانی علم و دانش و علم
کز کجا تا کجا رسانند تا پیش
باب ثانی زمان او شد و بوست
که چنین است یا چنان است
باب عاشر صفات این تصنیف

مثنوی مولانا روم

مسمّاۃ بالالہام یعنی کتاب مستطاب حدیقۃ الحقیقۃ الملقب بکنز الحقیقۃ

تصنیف حکیم دانا تبیین مقتدی العلماء المتصوفین حکیم سنائی رحمۃ اللہ المشہور

حدیقہ سنائی

بہ اہتمام تمام و تصحیح تام جناب مولوی ابو الحسن صاحب دام برقی المراتب

در مطبع خاص منشی نولکشور و مطبع ثانی یافت

دیباچهٔ اول

مسمی بمرآت الحدائق از حضرت شارح

حدیقة الحقائق رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحیم

این نوشگفته گلزاریست که درین هنگام همیشه بهار و بهار فیض آثار
سال هزار و سی و هشتم هجری و سنه هفتم جلوس همایون جهانشاهی تاج بخش
کهن حدائق روزگار و افسرده عنفوان لیل و نهار گردد و بر دست
نهال تازه بیافی و روح افزا نوبر نادره کلامیست که از نگارستان حقیقت
و سیرستان معرفت بمنصهٔ ظهور و جلای شهود و حضور جلوه نماید و حضرت مجید
که به نیروی سعی و قوت بازوی تتبع کمینه مبارکش شایستان مبانی پس از
انقضای قرون و دهور بر روی ارباب طلب و اصحاب شوق بمحض امداد
و اسعاد روح بزرگان معنوی کشاده می آید مستور و این حروف محرر این سطور
عبد اللطیف بن عبد الله العباسی اچون در تصحیح و تنقیح و تشریح و توضیح
غوامض لفظی و معنوی مثنوی حضرت مولوی رومی تو را مشهور و تمده بعنایت
ایزدی فراغ حاصل آمد و تحقیقات و خدمات بنده که بر مثنوی واقع شده
نزد خواص و عوام شیوع تمام پیدا کرد و از نسخهٔ ناسخ که اقل العباد تصحیح داده
در شیوع و فرهنگ آن نقلها باطراف و اکناف عالم منتشر شد بخاطر

دیباچهٔ دوم حدیقة الحقائق

ناقص گذشت که چون حدیقة الحقیقة و مثنوی معنوی فی الحقیقة اجمال و تفصیل
یکدیگر است و حضرت مولوی در مثنوی می فرمایند

ترک جوشی کرده ام من نیم خام از حکیم غزنوی بشنو تمام

و در غزلیات آنحضرت نیز واقع شده

عطار روح بود و سنائی دو چشم را ما از پی سنائی و عطار میرویم

و در مثنوی بسیاری از ابیات الهی نامه که عبارت از حدیقه باشد
تفسیر فرموده اند و کمال اتحاد صوری و معنوی در میان این دو بزرگ
محقق است و خادم یکدوست درست و خادم دوست مخدوم خود می باشد بر
خود واجب و لازم دید که پای سعی و اجتهاد در وادی تصحیح و تنقیح و تشخیص
لفظ و معنی حدیقة الحقیقة فهما امکن بفزاید و دست فطرت برسانی کمند همت
بمقلد اشجار ریاض صحت این کتاب حقیقت قباب برساید و باین عزم مکرر قاصد
و جازم گشت که حدیقه را مقابله نماید و حقیقت عموم و خصوص و تفصیل و اجمال
و تطویل و اختصار که در کلام معجز نظام این دو کتاب مبینت نصاب محققست
و تفاوت رتبه لفظی و معنوی و فصاحت و بلاغت شعری و نظمی و حال و قال
که ابناء زمان هر کدام در خور حال و استعداد خود از روی قیاس قرار
میدهند بر صفحه بیان نگاشته نورس گلی از باغستان تازه بیانی بعرصه
بروز آورده گلدسته جمع ترطیب دماغ و تشحیذ خواطر الوالالباب ترتیب دهد که
دماغ اهل معنی که از شمیم این حدیقه در قرون ماضیه و دهور سالفه مزکوم
و مخشوم بود از استشمام و استنشاق آن مشک آگین و معطر گردد چون
خدمت حکیم بعد از نظم حدیقه مسودات خود را بملازمت حضرت ولایت
مرتبت شیخ ابو یوسف همدانی قدس الله روحه که سپهر ایشان بود و بلبل
بغداد برهان الدین ابو الحسن علی بن ناصر الغزنوی الملقب به بریانکر
بقبة الاسلام بغداد فرستادند که بنظر اصلاح در آورده ترتیب لائق دهند

وبواسطهٔ بعضی موانع این معنی مدتی در عقدهٔ تعویق ماند تا از کمین توجه ارشاد
پناهی حسن ترتیب بظهور رسد بنابر استدعا و اظهار شوق و شغف طالبان
حکیم هم ترتیبی دادند و مسودات جسته جسته بدست هر کس افتاد از غایت
عذوبت سخن برای خود ترتیبی داده به بیاض برد و ترتیبها مختلف و متعدد شد
و دو نسخهٔ باهم موافق یافت نمیشد و عروس این مطلب از پردهٔ خفا بجلای
ظهور جلوه نمیسنمود و حصول این مدعا میسر پذیرفتنی آمد اما مآل این آرزو
در چمن خاطر همیشه سرسبزی میگرفت و ضمیر کیمیا تاثیر وقت ازین اندیشه
و خیال خالی نمی بود تا بمقتضای

ع

عاقبت جوینده یابنده بود

مسموع گشت که نواب مغفرت پناه رحمت دستگاه میرزا محمد خان
کوکلتاش المخاطب بخان اعظم تغمده الله بغفرانه در سنه الف هجری بسلخی
معتبر بخطهٔ غزنین فرستاد و حدیقهٔ صحیحی که بخط قدیم بود جهة تحقیق بعضی
اسحاقات از سر قبر منور حضرت حکیم در عهد حکومت گجرات صانها الله تعالی
عن الآفات طلب فرموده بودند و آن نسخه را در حین توجه بزیارت حرمین
الشریفین زادهما الله تشریفا و تعظیما و تکریما بخدمت نقابت و فاندان سیادت
و نقابت و خلاصهٔ دودمان نجابت و کرامت امیر عبدالرزاق معمور
المدعو بمظفر خان که در آن ایام بخشی آنملک بود تکلف فرموده آن نسخه
سرکار ایشان بست و بسبب اتفاق در نیمدت که باطراف و اکناف بلاد
و دور و واقع شده منصوبه دست نداد که بملازمت ایشان رسیده این
عارضهٔ ایزدی را بدست بیاورد تا آنکه در سنه خمس و ثلثین و الف هجری
سیادت و نقابت پناه موصی الیه بایالت دار الخلافه آگره تشریف
ارزانی فرمودند و این آرزومند مطالب معنوی هم اتفاقا آنزمان در
آگره مکلف بخیمول و گوشه اقول بوده بوضع خود میگذرانید محض همین
مقصد بخدمت ایشان رسیده اکثریت چندین ساله را ظاهر ساخت

وان عطیه الهی را بدست آورده فی الفور بکتاب نمود و چون حکومت
ایشان استقرار پیدا نکرده بر سبیل رجع القهقری دران زودی معاودت
ایشان بجانب درگاه فلک اشتباه جهانگیری واقع شد خواست که عجالة
نسخه بدست در آید و هنگام فرصت بتعمق فکر و امعان نظر ملحوظ داشته
در مقام تصحیح و تنقیح واقعی شود اصل را با نقل مقابله نموده هر چند ان مقابله
باعتقاد بنده سر سر بود بر از اصل ساخت چه آن نسخه اگرچه بحسب تحریر
قدیم زمانی داشت و بعد از هشتاد سال تصنیف نوشته بودند اما مانند
شجاع جنگ نادیده زخم مقابله بر رخساره تصحیح و تحقیق نداشت و از
عالم پیر جاهل خالی از جهد و تنقیح نبود و بحسب کمیت هم قلت ابیات داشت
و هم بیست ورق از میانش افتاده بود و ذره تخفیف در سنه سبع و ثلثین
و الف هجری که بعد از شفا یافتن بندگان حضرت غفران پناه رضوان
دستگاه جنت مکانی جهانگیر بادشاه جعل الجنة مثواه بدار السلطنه لاهور رسید
و چون از اشغال مموه دنیا و مهمات مزخرفه روزگار بقدر فراغی داشت مرة بعد
اولی در مقام تصحیح این کتاب مستطاب در آمده باتفاق جمعی از یاران سخندان
سخن شناس نسخ متعدده فراهم آورده بتوفیق ملک منان شروع در مقابله
و مذاکره نموده چون عدم موافقت ترتیب دو نسخه با هم که در صدر ذکر یافت
و همان سد راه طالبان تصحیح این کتاب درین پانصد سال بوده عایق
و مانع قوی بود ترتیب همین نسخه قدیمه را که زمان مصنف قرب داشت
و نسبت بترتیبهای دیگر بیشک و ریب بصحت و صواب اقرب میشمود
مسطر اعتقاد و اعتبار ساخته در تقدیم و تاخیر داستانها و ابیات مقدم
و منظور داشت و موافق این ترتیب هر چه خوانده میشد در نسخ دیگر تفحص
نموده اصحاب مقابله پیدا میکردند و ابیات زیادتی که در کتب دیگر ظاهر
میشد آنچه بطرز و اصطلاح و رتبه شعر قال و حال این مطلع انوار الهی مناسب
و متجانس بنظر در می آمد نوشته میشد تا باین طریق بر نسخه اصلی خیلی شعر
افزود و آن بیست ورق که افتاده بود نقصان آنهم بجبر مبدل گشت و آیات

قرآنی و احادیث نبوی و اقوال صحابه و تابعین و اتباع ایشان اشارهٔ بود و یا مفهوم
آنرا بشتابات را بقید سوره و سیپارهٔ که متضمن شان نزول در پیدا کردن آن
تعب کشند و احادیث بقید راوی و کتاب تتبع نموده بر حاشیه هر بیت بعلامت
هندسه ایراد نمود و ابیات مشکلهٔ فارسی آنچه محتاج تشریح و توضیح بود اکثر را در
غایت لطافت و جزالت براسه شرح نوشته بعضی را که بقید و مفید که مفتاح
مخزن معنی همان توانند بود محتاج بود در پاسے همان بیت تقیید کرد و لغات
غریبه عربیه و الفاظ عجیبه عجمیه را نیز از کتب معتبره عربی و فارسی تحقیق نموده
بر قلم در آورد و در هر سے چند در تحت الفاظ کتاب شریف در جائے که احتیاج
دانست وضع در نمیده قرار داد که باعث دفع التباس در خواندن شود مثلاً
یای خطابی را خ و یاے مصدری را ع و یاے تنکیر را تن و یای مجهول
را از عالم شیر بمعنی اسد مج و یای معروف را از قبیل شیر بمعنی لبن مع و ه
فارسی را ف و کاف عربی را ع علامت نهاد و چون در استعمال عام
عجم لغات عربی را بواسطهٔ عدم اطلاع بر علم لغت بلکه الفاظ فارسی را هم بسیار
فتحه بجاے کسره از عالم خزانه و عیان و عیار و رفعت و ایاب و تخته و عمامه
و امثالها که بکسره است و در باب لفظ خزانه در قاموس الخزانة لا یفتح ابدا
واقع شده بفتحه میخوانند و کسره را بجاے فتحه و ضمه از قبیل خفاش که
بر وزن رمان بضم اولست بفتحه و شمال را که بمعنی باد بفتح اولست بکسر
میگویند اکثر الفاظ عربی و عجمی را موافق کتب عربیه تازی و فارسی حرکات
و سکنات نهاد و اعراب کرد و در وقف و اضافه و اسناد نیز اکثر جا بامعرب
کردانیده که همان کشف اغلاق معانی غامضه میگردد و چون شرح که علیحده
نوشته شده و مبین و دال بر معنی همان بیت است تواند بود که تشریح یافته و طالبان
معانی که از ربط ماقبل و مابعد متن مطلع نیستند بعضی اوقات محتاج بآن میشوند
که سیاق و سباق کلام را از روے متن دریابند تا معانی و توجیهاتے
که در شرح تحریر یافته کما ینبغی مدرک آنها گردد و نیز مے تواند بود که شخص
[illegible] نداشته باشد و بر تقدیر داشتن هر دو

جدا جدا نداند که کدام بیت تشریح یافته کدام نیافته و کجا واقع شده تا آنرا در
شرح تفحص نماید بر تقدیر جدا جدا بودن متن و شرح متفحصان را
بوجوه خالی از تعب نبود بنابران این نسخه را حامل کل قرار داده متن را
حامل شرح نوشته شد که هم شرح آیات و تفسیر آیات و ترجمه احادیث
و اقوال اکابر داشته باشد و هم مفید و لغات ضروری که مقتضای
این کتاب لطافت مآب را نباید از مواد حل مشکلات سوای این نسخه
لطیفه بهیچ چیز و هیچ جا رجوع نمود مگر فرهنگ لغات که کل آن داخل
این کتاب نمودن متعذر بود و علیحده مدوّن شده آنرا هم آنچه لغات عمده
مشهوره و ضروری بود و اکثر بر حواشی قید نمود و سوای آن اگر احدی را
رجوع بلغت واقع شود بلطایف اللغات رجوع نماید مجملا همه اینها بانکته
مفیده که قید یافته معتبر و معتمد شناخته این حدیقه را از معالم مصحف امام
و امام مصاحف امام حدایق شناسند و در خواندن و نوشتن این کتاب
خلاف آنرا خلاف حق دانند که

نکته چون زلف حور در تفسیر رفته چون قصه عدن بی تقصیر

واقع شده و در نسخهائی که اقل العباد تصحیح داده و درست کرده
بجمیع این مراتب تقیید ورزیده اگر بعد ازین کتاب غفلت انتساب
فروگذاشت کنند حمل بر تقصیر مصحح کثیر التقصیر نشود و نیز فهرست که تا
امروز کسی ننوشته بود نوشته در پای هر داستان موافق اوراق کتاب
هندسه قید کرد تا یافتن مطالب و مقاصد بر طالبان این کتاب آسان
گردد و این تحقیقات را علیحده هم مدوّن ساخته بلطایف الحدایق من
نفایس الدقایق موسوم گردانید و اینقسم قلعه بیروزنی را که در مدت
پانصد سال هیچکس بدستیاری سعی و تردد دست تصرف بران نگشوده
بود جهت استفاده طالبان بکرم الله سبحانه گشوده آمد ❊

نحمده الله ثم نحمده الله

صد هزار شکر و الف سپاس کریم واهب المنی را که درین سال اگرچه
از من خلف صورتی را باجل مسمی برد و نوگل حدیقهٔ زندگانی مرا چه صر
صرصر ان الم فرو ریخت اما خلقی خیر مند کرامت فرمود که دست فنا را
تا ابد الآباد بر و تصرفی نیست

نقش الله جاودان ماند ✿ داد خود سیه بستانند ✿

بر صاحب دولت که درین کتاب امرا از نظر گذرانیده بقدر نمای
مسلمانی و حق گزاری خدمت مسلمانان بفاتحه یاد آورند خواهد بود
اکنون برخی از حقیقت اجمال و تفصیل و اختصار و تطویل و تفاوت رتبه
لفظی و معنوی حالی و قالی و عموم و خصوص این دو نسخه که در حیز
تقریبا ذکر یافته هرچند تشخیص و تحریر این مراتب مافوق رتبه و حالت این
ناقص است و قدم جرأت و جسارت درین وادی نهادن زیاده بر حوصله
دریافت این اقل العباد بمقتضای فلا یدرک کله لا یترک کله قدر طاقت
و درخور استطاعت و دریافت ناقص خود بعرض عرض ارباب انصاف و اصحاب
تمیز در آورده انصاف طلبست بعضی ایجاز مبسوط باشد که اینچه حکیم در دو بیت و سه بیت میفرماید
حضرت مولوی در بست بیت و سی بیت بیان میکند و این بسبب فصاحت یا اسهاب نظم و نثر
داشته باشد اداء مقصود بر نمط محمود و عند البلغا و البسط کلام بمقتضای وام
علی طریق الفصحا بیشک از قوت انشا و قدرت کلام است نه از بیزوبی شایبه
تکلف و غایه تعسف این طبیعت انشا و شستگی و رفتگی کلام و ادای مقصود بر نمط
محمود که در شان حضرت مولوی از مبدا فیاض آمده و این فیض که بسبب قال
تا بحال چه رسد بآن ذات عدیم المثال کرامت شده و هیچ یکی از شعرای
صاحب قدرت و فصحای ذی فطنت نبوده چه مضامین معقوله مقرر و در
عبارت فصیح و بلیغ در آوردن بمقتضی ملکه عقلی نزد ارباب فضل و کمال چندان
صعوبتی ندارد اما داستانهای واهی و افسانهای طفلانه طویل الذیل

باین پاکیزگی و لطافت و جزالت لفظی و معنوی و نکات دقیقه و الفاظ رقیقه باین
طریق بیان کردن محیر طباع خواص و عوام است حکیم انوری را که شهسوار میدان
فصاحت و بلاغت و مبارز میدان براعت و استعارت است بر اکثر شعرا
بجهت انشا امتیاز میدهند آنهای که سره و ناسره کلام را در رسته باز از فصاحت
تفرقه و تمیز مینمایند و طبیعت ایشان بمذاق خاص کلام عذوبت التزام آن
بزرگ معنوی آشناست میدانند که از طرز انوری تا این طرز چه
تفرقه و تفاوتست اگرچه هر دلبری بمقتضای تجلیات متکثره غیر مکرره که بر
کافه ممکنات از مبداء انوار آنا فانا در لمعانست کرشمه خاص دارد و هر محبوبی
تازی دیگر اما این شاهد عرشی را حال دیگر است ❖ ❖

ع

چنانکه بیضه عنبر بوی بشناسند ورا بدانند آنانکه شعر میدانند

و آنکه بعضی از مضامین حدیقه الحقیقه در مثنوی یافته میشود نجاسه
بعضی عیب جویان فضل و شمن حقیقت ناشناس میرسیده باشد که
استغفر الله حضرت مولوی از حدیقه اخذ نموده باشد این معنی را در حق
بی نوایان عالم معنی و صاحبان بضاعت مزجات که مفلس راه فضل و کمال
اند توان اندیشید که خوان خزاین دانش و هنرمندی و قادر طبعان ملک
حقیقت و مجاز را بسرقه و اقتباس نسبت کردن کمال بی هنری و بیخردیست

ع

چون خدا خواهد که پرده کس درد میش اندر طعنه پاکان برد ❖
ور خدا خواهد که پوشد عیب کس کم زند در عیب معیوبان نفس

و حسب قال بعضی را قیاس آنست که رتبه شعر حدیقه نسبت بکلام فصاحت
نظام مثنوی ارفع و ارجح باشد بی تکلف در حدیقه شعر هست که یک بیت
او کوله بار صد دیوانست و از غایت بلندی دست قدرت هیچ ذی ادراکی
بشنا ۱۲۵
بشرف بنیان آن نمیرسد و مضمون

ع

نکته گفته ام که تالیفیست سخنی رانده ام که دیوانیست

در حق آن صادق می آید اما نظر بحال و قال حضرت مولوی که نموده میشود
گنجایش تفرقه و تمیز درین دو رتبه نیست و از عالم لا نفرق بین احد من رسله
تفرقه میان حالت این دو بزرگ که بی شک پیمبران ملت سخنوری توان گفت
مثمر کفر و ضلال است از شیر تا نبات که هر دو در یک ظرف مختلط و ممزوج باشند
کرا یارای تجزیه و تفرقه تواند بود پس میانهٔ این دو کتاب عموم و خصوص مطلق
توان قرار داد که مثنوی اعم مطلق باشد و حدیقه اخص چه آنچه در حدیقه هست
در مثنوی بشرح و بسط تمام یافته میشود و آنچه در مثنویست در حدیقه جز بطریق
اجمال و ایجاز نتوان یافت پس حدیقه را بمنزلهٔ متن و مثنوی را بمثابهٔ شرح
گوئیم هم مے سزد و اگر گوئیم طرف قال و رتبهٔ شعر حدیقه رجحان دارد و
جانب حال مثنوی اقوی است هم خالی از جراتے و جسارتے نیست چنانچه
در مناقب العارفین شمس الدین احمد افلاکی بروایت بهاء الدین بحری
منقولست که حضرت مولانا روزے فرمود که هر که بسخنان عطار مشغول
شود و سخنان سنائی را بجد تمام مطالعه کند بر سر سخنان ما واقف شود غایتش
اینقدر میتوان گفت که طرف صحو حکیم غالب بود و جانب سکر حضرت مولوی
راجح و آن صحو در حقیقت عین سکر است و این سکر عین صحو ما جرای احوال
خیر مآل خدمت حکیم را از ولادت تا رحلت میخواست مجملی درین دیباچه که مسمی
بحدائق الحدایق است نگارش دهد چون در خلاصة احوال الشعرا که این بے
بضاعت قلیل الاستطاعت مشتمل بر طبقات سبعهٔ این فرقهٔ شریفه موافق
اطباق فلک نوشته تشریح داده و آن شیوع پیدا کرده تکرار آنرا تحصیل حاصل
دانسته همین قدر اکتفا نمود از معتقدات حکیم هم آنچه از روی تتبع و تصفح و
یافته و مضامین صدق آئین حدیقه بر این ناطقست میخواست بر سبیل ایجاز
بر صفحهٔ بیان نگاشته فرق مختلفه را از توهمات بدعات سیئه در حق حکیم نجات
بخشد چون عشق و اعتقاد با دوست و باستدلال هیچ مذهبے را خاطر
نشان اهل ظاهر نمیتوان گردد و بے هدایت و موهبت الهی القای حق

در خاطر ہیچ متنفس ممکن نہ

ہم زحق ترجیح یابد یکطرف

ملاحظہ طعن عوام فریقین کہ از نفس الامر بر کنارند موانع این مطلب شدایزد سبحانہ وتعالی جمیع طالبان را طریق قویم وصراط مستقیم روزی کناد بحق محمد وآلہ الامجاد قریب دو سال باشد کہ ترتیب چنین دیباچہ مختصر مفید کہ موجب لقاے ذکر گردد در خاطر خطیر تصمیم داشت لیکن بمقتضای اَلْاُمُوْرُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا در کمن خفا مختفی می بود درین بہار کہ آثار فیض ورحمت ظاہر است وخطۂ مبارکہ کابل کہ بہشت روے زمین در خصوص این فصل توان گفت از خوف تاخت وتاراج اوزبک امن آبادی شدہ ومعنے سالے کہ نکوست از بہارش پیداست ازاوضاع روزگار ظاہر وہویدا این قسم باکورۂ فضل وسداد ونوباوۂ دانش ودادلبعون اللہ تعالے وتوفیقہ حلاوت بخش کام ارباب طلب واصحاب شوق گردید والسلام

علی من اتبع الہدی

یکی از ارباب فیض تاریخ اتمام این دیباچہ را چنین یافتہ

قطعۂ تاریخ

خواجہ عبد اللطیف آنکہ بدہر
بر حدیقہ نوشت دیباچہ

نیست مستور زود قائق فیض
کہ بود معدن حقایق فیض

بہر تاریخ آن دبیر خرد
گفت دیباچۂ حدایق فیض
۱۰۳۸

تمت

باخیر

هو الحکیم العلیم

این دیباچه است که صاحب طبع سلیم و ذهن مستقیم اعنی حضرت حکیم دانا
و استاد کامل بر مراتب سخن توانا بر حدیقة الحقیقة و کلیات خود
نوشته اند و چون نثرش در خور نظم بغایت منعلق و طرز و روش
زمان قدیم و به روزمره و عبارات این زمان مخالف و طبایع
اهل این روزگار نامانوس واقع شده در اکثر نسخه ها خود نمینویسند
و مطلقاً نیست و هر جا تقلیداً بعضی نوشته اند در نهایت سقم و غایت
تحریف بنده ضعیف عبد اللطیف بن عبد الله العباسی عفی عنهما
که متتبع و مصحح و شارح این کتاب قدسی نقاب است نقل آنرا
از نسخ متعدده کلیجی تمام پیدا کرده تصحیح داد و اکثر لغاتش را
از کتب معتبره لغت تحقیق نموده بر حاشیه نوشت تا غواصان
بحر سخن و طالبان دُرر غُرر دانش و فطن از مطالعه اش مستفید و
محظوظ شوند بی تکلف نثریست در خور شان نظم این کتاب و کلامیست
سزاوار علو رتبه آن ذات ملکی صفات اما ادراکش مانند نظم حدیقه کار
هر بی سر و پا نیست و مشاهده جمال عروسانش قدرت دیده هر بینایی را
بغایت خاص فهم واقع شده انشاء الله خاص و عام هر کدام بقدر حال
از عذوبت کلام عالی نظامش مستفید و بهره ور شوند ؎

حرره و سوده عبد اللطیف
بن عبد الله العباسی عفی عنهما

دیباچه دوم

از حضرت حکیم سنائی رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحیم

سپاس و ستایش مبدعی است که بسخن پاک سخندان و سخنگوی ابداع
کرده و حمد و مدح مخترعی است که پرتو نور این دو شریف صورت و مایه را
اختراع نمود نگارگر وجود را و آن طبیعت کلی بواسطه صورت و مایه بجنبانید
نگارنده وجود را و آن جسم اعظم در سه بعد طول و عرض و عمق مبلوه گردید
از سخنگوی آن کل علت و هر ساخت بود سخنگوی این پاک علت نام بعد از
هفت پدر علوی چهار مادر سفلی را تقویت کرد و پس بتوسایط این هفت و چهار
سه نوع فرزند و زیر این گنبد شاخه ترتیب کرد و چون صد هزار عالم اشخاص
را از عدم بحیز وجود آورد و آن جوهر انسان بود پس از هر سه
قوت و قوت پیشه از میان کرد و مشتهی اول از کفار آخر العقل بود و صد هزار
بر بود و آدمیت میان ایشان و میان کلمه الحق پس از دو قرن لاابالی و قدم
تا مقام اهل را بر ایشان خواند تا میان جمال و نفخت فیه من روحی و کمال و جمال
من آمد حاجتی از حدوث و حاجتی از حدوث بساخت چهار مرتبه نفس را
در چهار دور که طبایع با دو هشت اول نفس روحیه و آن شهوانی و دوم

گلدسته دوستی

نفس جوینده و آن پیوانی و سوم نفس گوینده و آن انسانی و چهارم
نفس شنونده و آن ربانی و میان این روندگان الهی مدارج و معارج
نامتناهی است موکده این آیت که انظر کیف قدرنا بعضهم علی بعض یعنی
سالکان از نقش نفس درگذشتند و حال جمال کلمه شدند و بعضی استادان
اسباب ساختند و بر خاستند و چون الف که هیچ ندارد از آن خط حظ
ایشان بر نیاید تا آنها که زیر پرده صورت آمده بودند حادث و محدث
گفتند و آنها که متعلقه ظاهر به قدم یافتند قدیم و حدوث گمان بردند
و آن سخن پاک خود محیط بر ازل و مدرک بر ابد و آنها که در اتحاد حجاب بودند
و اولوا العزم من الانبیاء با نور کلمه متحد شدند و آنها که در نظاره
جمال آن مخدرات بودند پرده شان رقیق تر آمد و آن اهل تحقیق و اولیا
بودند و از نور کلمه اقتباس میکردند و آنها که پس پرده رنگ رنگ بودند
در نقش پرده نظاره میکردند و آن شعرا بودند انبیا را جمال از علم کلمه تبیین
او آمد و اولیا را مجال و میدان مناق صفت او و شعرا را رنگ و بوی
در آشیان کلمه تولد او و صورت اینهمه یکی و لیکن بحکم این سه قسمت
از این سه شراب خانه قدم صفوتهم نصیب ملک انبیا کرد و نیابت نصیب
اوصیا و اولیا داد و بآن قسم حکما و شعرا که ایشان از خلفای راستین
بودند و از آن آسمانها بین و چون و سنت کرام این بود که و لقد ارسلنا من
قبلک رسلا منهم نصیب ایشان را از آن جرعه بخش نکردند تا این حکما و شعرا
تجرع جرعه ایشان عمر ثانی و نوکر باقی بدست آرند تا بنا که اولی از سخن
پاک پیدا آمدند تا بسخن پاک که یاد کردند تا منه بداء الیه یعود و دست آید پس
تربیت انبیا و تقویت اولیا شان حاجت بود که اطفال بودند و ناتمام
و ایگان بایند و بیمونسان را همسایگان تا بمراعات و مدد ایشان تمام
گردیده بعالم کمال نامقش زنند و طعنه کنا خلقناکم اول مرة نشوند
از آنکه خرد و ملک پیش بینش و مجبر آفرینش خبر داد که اذا مات ابن
آدم انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ینتفع به او ولد

صالح یرفعه العمل الصالح معنی چنین باشد که چون جوهر آدمی زاد را از لباس آب
خاک مجرد کنند و حواس نفسانیش را در زندان عدم محبوس کنند و
چهار میخ جسمانیش را بچهار معدن باز فرستند خاکش را با خاک رسانند
اما پاکش هنوز بپاک نرسیده بود که موقوف زادی دیگری باشد که دستش
از همه دست آویزهای مرگ کوتاه کرده باشد مگر از سه چیز اول صدقه جاری
یا خیراتی آراسته که مدد قوت و قوت اخوان باشد و علم ینتفع به یا ذکری ناگاه
که در ظلمات او راه دیگران را چشم و چراغ جان باشد و کذلک صالح یرفعه العمل
یا وکیل دری روی شناس که خطه ایمان و ایمان احاسس باشد و روزی من
که مجد و دین آدم شناسی ام در مجد و شناسی این کلمات نگاه کردم خود را
نه از آن مجد قسمی دیدم و نه از آن شناسی و درین خزانه مطالعه کردم
نه جان را ازین خزینه هزینه دیدم نه جسم را از آن خرمن کاه برگی کاه
جانم در جوش آمد و جسمم در خروش گفتم ای دریغا که برای که سخن پاک را بعالم
پاک رساند جانم از آن ساده است گواه الیه یصعد الکلم الطیب و العمل
الصالح یرفعه و اقتضائی که جواهر غیب بجان نماید جان از آن نابینا موکد آنکه
من عمل صالحا من ذکر او انثی و هو مؤمن فلنحیینه حیوة طیبة و از بسکه این فکرت
زحمت کرد و این بالیخولیا استیلا آورد تا چنان شدم که ازین سودا سویدای دل
سواد دیده ام سپید کاهی بر دست گرفت و بیاض جسم سیاه داری چون این
هم بغایت رسید و این غم بنهایت همی پاپوسان مفرح همی و مفرح
غمی از در دولت خانه جان من در آمد ازین بخشنده بخشاینده چشمه حیوان
دلهای مرده در وضه انس جانهای پژمرده همش بصفت و اتش احد بجنبش همنام
پدرش مسعود الصفی و عرضش مصفی از مستوفی و مکرمتش مستوفی آن متفقد
من و داعی از ره صدق و آن متعهد من و دوست از سر حدق حرکت الله روحه
بجانب حضرته و در آن دم چون مرغ شکسته و بسته دید صدق مروارید دیگر گفت
دانست که دل شمیده رمیده بمروارید در توان یافت از شاهراه گوش
و بدان جانم سپر دارید کرد پس گفت بدرنگ و دلتنگت همی بینم تو آنی که همه

نقشهای شیطانی را روسیاه گردانیده این بدرنگی از چیست و همه مزاحیهای
حیوانی را چهار میخ کرده این دلتنگی از چیست او را از حرمان این
خبر خبر کردم و گفتم جای بدرنگی و دلتنگی هست که از این سه
دست آویز که وکیل او را فرمیش ارشاد کرده است پس از موقعات دستم
از آن کوتاه است تا لاجرم محروم هر دو سرا شده‌ام و با اینهمه او را در محنت
و پیش و ستانند سرمایه و راه می‌ترسم که بنا بر آن که کشت نانست
بر چهار ارکانم چهار تکبیر کنند و قیامت عمرم بر دروازه قیامت بکشند
چون مرا از این سه وکیل دیگر نباشد و حضرت یکی بی سرمایه و بیسرایه
بیاتم آن کنم از من چه شراب جگر خود من چه شراب این ماجرا
چون از من شنیده برای تفرج و تسلیت مرا در شراب تازه رنج آن کشاد
و جام جام راح روح و روان پس مرا گفت اول یک اشارت از آثار و فی
کائنات و نوادر موجودات بگویم گفتم بسیار گفت بدانکه روزی سلطان
فقرت در چهار باغ نبوت پشت فرا گذاشته بود بگریست طائفه از مقدمات
اشراف مهاجر و کدبانوان سادات انصار در آمدند و شرط تحیت بجای
آوردند پس روی سوی کدبانوی قیامت فاطمه زهرا آورد و صلوات
الله علیها و گفتند نحن فی مجلس انس بک تحقیق مجازه ❊ قد سجنا الانس
قربا فتفضل لبرازه ❊ مرا گفتند و عوق ست و پوشیدگان و سا
و اشراف جمع اندر این چشم و چراغ را و ستوری و تا بلس افرزی
کند و این گوهر پاک را ایفرست تا واسطه قلاده آن فضل باشد و آن نور گرا
جامهای تقشقاض پوشیده و دامن فخر زمین کشان و لیکن چه سود که
در آن جامها شان دو بخیه بود چنانکه فاطمه را آن چه بود گرسنگی و برهنگی
موجود بود خواجه و ستوری و آن سیده زنان و بیدرنگ گریست و
بگریست گفت بابا چندین گاه است تا شاگرد وام بر سر آن چادری
که چندین جای پیوند کرده بودم از برگ خرما بدست شمعون بود گرو است
من چگونه بجائی روم گفت لاله بباید رفت که مغفرت حضرت نوید دهد

کردی صدف کشایان ازل دانند و این شکرها که درین قطرهای حکمت
تو تعبیه کردی شکرگران ابد شناسند و دیگر قسم سوم از آن خبر که گفتی و مرکوز
صالح گیرند که با خیر تعد موتو این خود بدین خلعت مخصوص توئی برای آنکه
فرزندانی که کافی باشند فرزندان تواند کدام فرزندزادان ارحام مادر
تو الدو تناسل خلف تر از فرزندان تو و کدام دلبند روی نمود. او مشیمه
کون و فساد و شرفیتر از دلبندان تو از روزگار عباس جبور که مصلحی بود تا عهد
تو که معلم زاده که دیده چون فرزندان خویش نیک بخت و بسیار رخت سزای
سخت همه بر فرود فلک اعظم ساکن همه از صروف روزگار ایمن چه را
زیرا که آفتابی را که شرف از شرف عرش بود زحمت کسوف اورا سیاه
نتواند کرد و گوهری را که از کان کن نکان زاید صدمت استحالت تیره اورا
از هم فرو نتواند کشاد و دولت صالح آنچنین فرزند باشد که از جوهر بسیط
تربیت پذیرفته باشد نه از اجسام مرکب ترکیب گرفته فرزند شاعران
سخن شاعران بود چنانکه استاد پاستان گوید درین معنی

ندارد میل فرزانه بفرزند و بزن هرگز | پیر دنسل این هر دو بنزد فرزانه

واے دریغا که خردمند را | باشد فرزند و خرد و مندی
و مراتب و دانش و فضل و حسب | حاصل میراث بفرزندی

پدر را چه گناه چون فرزند بی حاصل باشد فرزند صورت بیشتر الایش
و دودمان باشد قوله تعالی انما اموالکم و اولادکم فتنة اما فرزند خوبرو
و فطنتی آرایش خاندان باشد بقوله تعالی تحت العرش و مفاتیح الجنة
الشعراء اما چه فائده ازین مانده اگر چه فرزندان تو هر یک لولوی شهوار اند
حفظه الله و کلات چون تو از صدف تو نابرخوردار اند ای حافظ الله فرزندانی
که مدد قوی شهوانی اند حافظان در تربیت ایشان تیغ بر میدارند پس
زادگانیکه مادت از جنبش وحافی دارند کسانی اند که پیچگان دم روح الله باشند

ایشان را فرو گذاشتن خامی بود نگارید گانی که اندام از عقل کل فاقد
باشند اجزای ایشان از هم فرو گشادن بی اندامی بود و بیا نفزایانی که
سبب دستیاری حیات باشند آسان آسان پای از ایشان بیرون
نتوان نهاد و دلربایانی که مدد پایداری اسم تو باشند خیر دست از ایشان
باز نتوان داشت و بخواهی را که مربی چون تو کریمی باشد و یتیم او چه باید که
یتیم ماند سپاهی را که مقوی چون تو حکیمی باشد سپاه سالاری بی یاری او
چه و اسب کند کرمی یار بودن آن چندان در یتیم او یاور دست شستن
پرورش یتیم لرد و آن چندان غریب خوشروی را از زاد غربت شاد
آواره کرده تا آن صاحب غرضی طلبانچه شان نه و صاحب حاجتی چه شان کند
مرو سامانیکه حجره ارباب الهی اشایند در حجره اصحاب ملاهی ماند و گوهر
ملک مکان راز سیاه و سلک اصحاب الجراب شیدا تا بی بیکجهت و بی
از سر دروغ آن کلمات زرین از روی قلابی و صورت شاخ بر بنا بیانی
راست میکنند و کسی نه که دست آن قلاب بخت بر دو کاهی سیاهی از
سیم هل یکوفی الهیبر دو کس که از راه شفقت تریاک آنیه و از سر دوای
از سر شریه او را شرابی میفرند آزاده نه که این گوهر ایک از بیت بر باد
که شعر آن جوهر شعر دیان شعری تابش را چون شعر خود می نهد جوا نروی نه
کو او را از آن لو شو و نا خوشی نجات دهد بگاه حلاجی سپید کاری روی
این دار ندگانرا سیاه میکند و غیور نه که او را سبب مغز آب توشه
سید در انبان نهد این مشتی ناکس و نسل تهی شده پر بهوس آخرش
حس هر زه پوی بدعت جوی سست نوی سنت شیوه ناموسی سالوسی
افسوسی پر خیانت بی صیانت بیدیانت همه دل و همه شر و جمله
و عقد حقد این چندین کریم و کریمه را چون قبطیان فرعون بنی اسرائیل را
اسیر کرده و تو عصای کلیمی در گوشه خانه بر دو گهر بی مهری بر لب نهاده
بگوش هوش کم کرده این چنین توانی از دوم توانا ساوات عصر کافه اشراف
و جمهور افاضل بر گرانجانی حمل کنند نه بر تن آسانی و این کاهلی بر عالم

احتیاط کنند شبه عاقله و کاملے چنانکه شیخنے گوید درین معنے ؛

ولم ارمن عیوب الناس شیئا | کنقص القادرین علی التمام

پس اکنون چون حال برین جمله بود از دفتر کاملے این مثل پیش چشم جسم
میار که الکمل اخلی من الکسل و از لوح محفوظ عقل این نکته در گوش هوش
خوان که من تفکر بالعواقب لم یتوجع از نقص عافیت بیرون چه دعاست
بندیرنه و آن یتیمان روی مشجوده را از آب زندگانی روی بشوی و این
عروسان زلف پژولیده را بشانهٔ روحانی جعد بفشان بعضے را
ارسلان شاه خاص اوست بخوان و بعضے را با تبیین عالم اسبیں که
العدل میزان الرحمن و الجور میزان الشیطان و بعضے را در کلش حفظ جاوه
مکن و تو مے را در گلخن نسیان رسوا آن فرمانے که از صدر نبوت صادر
گشت کم انقیاد بر بند که سوا اولادکم فی العطیة گفت ای گان شما داد گان
حق اند همه را چون حرم پروین پشت و پشت دارید و چون پیکر دو پیکر روے
در روی چون چنین فرموده است پس تو این آیند جانها را چون دندانه
شانه یکسان دار و آن سوران دلها را چون دندانه اره یک تیغ فرمان
بریده راه بپیوند تا باده مدد عمر تو گردد که صلة الرحم تزید فی العمر حسن عهد
بر مهجوران حفظ تازه کن تا سبب هم طویلگی ایمان تو گردد و کان حسن العهد
من الایمان و آن گوهرهای پراگنده را در یک عقد عقد کن و این
دینارهای قراضه شده را در یک بوته نقد کن که اگر نقل از اوگان نسل
مشروعست نقل فرزندان عقل هم ممنوعست چون عروس جان من از گفت
این پیرایه بربست من از راه نیاز سلام او ساختم بهانه خانه و دانه آوردم
عذر تعذر جامه و جای گفتم که بی یساری و چهار دیواری این خدمت میسر نشود

این وصل که بشنید ز من دست برزد | صد رحمت الله بران دست بران

همے دست قبول و اقبال بر سینهٔ مبارک نهاد و در حال از بهر وقع بی انصافی

لم ترنی فی عینک ما دون همتی

۲۳

دیباچه حدیقه حقیقت

زمستان را آفتاب که در آسمان همت بفرمود تا بساختند و از بهر سپر
تیغ تابستان را فرمان داد تا سایه بانی بر آفتاب کردم بپیوستند و از بهر غذای
میکائیل را که مکیال ارزاق بر دست اوست یکساله خط رنج بنبشت و
از برای لباس از جامه خانه رفعت بستان را خلعت مستانی و تابستانی
در من پوشانید و چرخ را که تکفل خرج آن نتوانست کرد او تکلف فرمود
در جمله تراجمی که خاطر را از آن نفرتی خواست بود همه خنها شان بر لب
سوی جان و هر دلگشای که جان از آن تسلی توانست بود همه را از
بکشاد سوی دل آتش گونیم که آن مصطفی ربانی گفت و من علمتک و آن متکلم
روحانی و کلم الله موسی تکلیما و گفت طلعت البلاد و حرمت العباد و ذات
غیر من الکل بدان گفتم که در مکان فلق من او را چون نام احمد یافتم و او مرا چون
نام خواجه خویش مسعود بخت کرد و در جمله آن حمد باقی باد و جانبازی دل
نمود. کرچیج و باقی نکرد چه گویمش جز آنکه استاد حکیم فرخی گوید در تشبیه

ه

هر چون نگرم قصه من با کرم او	چون قصه آن شاه مست شاه غزالی

آن بچو نام خویش عدیم المثل و آن چون پدر خویش مسعود بخت چون
جان آزاد مرا بخلق بنده کرد و مرا بقول اقبال خرسند کرد من نیز
جان خود را شاد کردم و دل از قید تعلقات آزاد و حسب حال خویش
این قطعه را انشاد انشاد کردم

ه

گرچه چو تیشه من بی بیشه و تراش	هرگز نبود دامن طبع اندیشه را
و چه چو چشم تیشه من بی بهره بیظلال	قانع نکرده از پی شاخ و بیشه را
و چند پیش از این سر من تیشه بود	آن نیست هم ز شوشه ز ساخت بیشه را
لیکن کنون بس کرش تیشه ام	خواجه بس احمد مسعود پیشه را

اینجا بر یک عقبه جمع کردم تشبیب برین نسق تحریر کردم و ترتیبی برین
منهاج نهادم و بپرداختم این دیوان را برین ترتیب و تشبیب

بر قضیت اشارت آن ثواب سلب صواب طلب آن قابل دولت
وقابل حکمت قبلهٔ اقبال کعبهٔ آمال خواجه مشار و مشیر بیدار حاقبت بین
حقائق خوان دقائق دان نیک هوش حق شناس سخن گزار معنی طراز
که باری عز اسمه او را از حیات و ما را از بقای او متمتع دارا و همچنانکه
این مائدهٔ آسمانی بوجود وجود او آراسته گشت هر لحظه فائدهٔ ارمانی
بجان و جاه او پیوسته گردانا و تا جهد و توفیق همطویله او بیند همچنین
موفق دارا و بر جمع کردن علم و حکمت بر جلوه کردن اصحاب حق و حقیقت
بر تفخیم و تعظیم ارباب طریقت والحمد لله
رب العالمین والصلوة والسلام
علی محمد وآله
اجمعین
تم

نقل عبارت منقول عنه و مستخطی خاص حضرت شارح و راقم حدیقه حکیم سنائی

الله اکبر

معلوم ارباب خبرت و اصحاب فطنت که طالب خوابان ثانی
تتبع این نسخه لطیفه شریفه باشند باد که حرکات و سکنات و اعراب
که بر الفاظ و لغات تازی و فارسی این کتاب مستطاب نهاده شده
همه از روی قاموس و صراح و کتب معتبره لغات عرب
فرهنگهای معتمد فارسی و قواعد نحوی و قوانین صرفیت و اعتماد
و اعتبار را شاید بعض همین که احدی خلاف مشهور و معروف
یا اعرابی بیند حمل بر سهو و خطا نکند که هیچ چیز درین نسخه کریمه
و مستنبط از کتب و قواعد علمیت این دو کلمه مزید الاعتماد تحریر
حرره عبد اللطیف بن عبد الله العباسی که شارح و مصحح این کتاب
میمنت نصاب ست

حدیقه حکیم سنائی

بسم الله الرحمن الرحیم

ای درون پرور برون آرای — وی خرد بخش بیخرد بخشای

خالق ورازق زمین و زمان — حافظ و ناصر مکین و مکان

همه از صنع تو مکان مکین — همه در امر تو زمان و زمین

آتش و باد و آب و خاک سکون — همه در امر قدرتت بیچون

عرش تا فرش جزو مبدع تست — عقل با روح پیک مسرع تست

در جهان هر زبان که گویا نیست — از ثنای تو اندر و جا نیست

ناسپاسی بزرگ محترمست — مدهب جود و نعمت و کرمست

هر یکی از فزون ز عرش و فرش — زان هزار و یکیست و صد کم یک

هر یکی زان بجایی منسوب — لیک نامحرمان از آن محجوب

ای به ابر شفقت رحمت این دل حالت — محرم دید نام خود که دان

کفر و دین هر دو در رهت پویان
صانع مکرم و توانا اوست
حی و قیوم و عالم و قادر
فاعل جنبش است و تسکین است
معجزه با محبت تمامی اوست
لاجرم هر دو زان سرای بهی
برتر از وهم و عقل و حس و قیاس
هر کجا عارفیست در همه هوش
هر زه بینند روان بینندهٔ
آنکه داند ز خاک تن گردان
واهب عقل و ملهم الباب
همه از صنع اوست کون و فساد
همه از او و باز گشت بدو
اختیار آفرین نیک و بد اوست
هیچ دل را بکنه او رهی نیست

وحده لا شریک له گویان
واحد و کامران چو ما اوست
رازق خلق و قاهر و غافر
وحده لا شریک له اینست
قدرتش نامتناهی اوست
باز گشتند جیب و کیسه تهی
نیست جز خالق خدای شناس
بسته چون دوش زیر نعلش هوش
آفرین بر آفرینندهٔ
یاد را دفتر سخن کردن
منشی انفس و مبدع اسباب
خلق را جمله مبدا است و معاد
خیره و شد جمله سرگشته
باعث انفس و مبدع خرد اوست
عقل و جان از کمالش آگه نیست

دل عقل از جلال او تیره
عقل اول نتیجه او صفتش
سست جولان ز عزت آتش هم
عقل او بسوخت آتش او
نفس در موکبش کمر دوز است
نیست عقل از زمین پنج سرای
نیست از راه عقل و وهم و حواس
عز و صفتش که روی بنماید
عقل را خود کسی نهد تمکین
کم ز گنجشکی آید از هیبت
عقل کانجا رسید سر بنهد
هر چه زاهست گفتی از بن و بار

عقل و جان با کمال او تیره
راه داده در ابتدا فتش
تنگ میدان ز کنه صفتش فهم
از پی شک کرد نقش او
عقل در کنه تش نوآموز است
جز مزور نویس خط خدای
جز خدای هیچ کس خدای شناس
عقل را جان و عقل بر باید
در مقامی که جبرئیل امین
جبرئیلی بدان همه صولت
مرغ کانجا پرید پر بنهد
گفتی او را شریک هش میدار

عبد السلام معصوم بود و در ذرات شیعیان
بشنوند اگر بود و دلی آمد و بود جبرئیل
بشنوند انتظار بخشت ایمین بود که اگر
از حقیقت ذات الهی شود و آنحضرت
و نظر آن پیش می فرمود و در آن دیگر
بود و چون از دو بدان آن مکشوف می شد
و بجای نوری با آن از آن بر شود و آنحضرت
میگشت که بر وقت در مقام اول بقا و فنا
بتحقیق شناخت نشاء اول کرده بود بعد از آن
انکشاف مقام ثانی از آن بر شود و
تجلیات حق انهایت نیست و بر نشود
این حالات بتفصیل این نشاء است تا ابد الآباد
حال بین منزل خواهد بود هم گاه شود
صلوات الرحمن علیه حال این شود
و یک پیر قرآن که در دنیای از هستی حق تعالی
مستقل گردانیده برای او و شریک گفته شد
وقت قرآن خواهد بود و در معنی این حدیث
مبین تفسیر لطیف غریب
و مسوده این اوراق در شرح مثنوی مولوی بشرح و بسط تمام تقریبا بعبارت تحریر در آورده آن ارادت فا بطلب تمنا

جز بحسن کیک و نقش خبیث
ورده قهر و عزت و عشقش
چند ازین عقل ترهات انگیز
عقل را خود بخود چو راه نبود
کاول آفریده ها عقل ست
عقل کل یک سخن زد و فتراد
عشق را داده هم بعشق کمال
عقل مانند ماست سرگردان
عقل عقلست و جان جانست او
بتقاضای عقل و نفس و هوس
گر نه این دور را نمودی راه

کند دوست مر حدیث حدیث
کند تو بس بود بعشق انفاق
چند ازین چرخ و طبع رنگ آمیز
پس بشایستگی در استوار
بر تو از بر کنند ها عقل ست
انفس کل یک پیاده بردار
عقل را کرده هم بعقل عقال
ورده کند او چو ماهیران
آنچه زان بر تر است آنست او
کی توان بود کردگار شناس
از خدا فی کجا شدی آگاه

فی المعرفة

بخودش کی شناخت نتوانست
عقل نقش بتوخت نیک بتاخت
کوش گفت مر مرا بشناس

ذات او هم بدو توان دانست
عجز در راه او شناخت شناخت
ورنه کی شناسدی بعقل و حواس

بدلیلی حواس کی شاید — کوز بر پشت تبه کی پاید

عقل رهبر ولیک تا در او — فضل او مر ترا برد بر او

بدلیلی عقل ره نبری — خیره چون دیگران مکن تو خری

فضل او و در طریق رهبر هست — صنع او سوی او دلیل و گواست

ای شده از شناخت خود عاجز — کی شناسی خدای را هرگز

چون تو در علم خود زبون باشی — عارف کردگار چون باشی

چون ندانی سر اشتقاقش — چون توهم کنی بشناختنش

هست در وصف او بوقت دلیل — نطق تشبیه و خاموشی تعطیل

غایت عقل در رهش حیرت — مایه خلق سوی او غیرت

وهمها قاصرست از او صافش — فهمها هرزه میزند لافش

عقل و جان امر او و مالک اوست — منتهای مرید و سالک اوست

عقل تا رهنمای هستی اوست — هستها زیر پای هستی اوست

فعل او خارج از درون و برون — ذات او برتر از چگونه و چون

انبیا زین حدیثها حیران — اولیا زین صفات سرگردان

ذات او را نبرده راه ادراک — عقل را جان و دل دریغ و دریغ

عقل بی کحل آشنائی او — بیخبر بوده از خدائی او

چه کنی وهم را بجنبش دست — کی بود با قدم حدیث مدث

او ز ناچیز چیز کرد ترا — خوار بودی عزیز کرد ترا

فی التوحید

احدیست و شمار از و معزول — صمدیست و نیاز از و مخذول

آن احدی که عقل و اند و فهم — وان صمدی که حس شناسد و وهم

نه فراوان نه اندکی باشد — یکی اندر یکی یکی باشد

وجود وفی جز بدو سقط نبود — هرگز اندر یکی غلط نبود

تا ترا در درون شمار و شکیست — چه یکی خوان چه دو که هر دو یکیست

تو چرا گاه دیو و دان بینی — جسم و چند و چرا و چون بینی

نه بنزدیکش هست از افزونی — ذات او بر چندی و چونی

از پی بحث طالب عاجز — هل و من گفتن اندرو جایز

کس نگفته صفات مبدع هو — چند و چون و چرا و چه کی و کو

یا وقد رتست و وجه بقاش — آمدن حکمش و نزول عطاش

قهر و خطر
هستیها تحت قدرت اویند
جنبش نور سوی نور بود
با وجودش اول پدید آمد
در اول بسته کی بود عیاش
انبیا بدو در دارند هم و گمان
کی مکان باشدش ز بیش و ز کم
با مکان آفرینی مکان چه کند

صبغتش نفاذ حکم و قدر
همه با او و او همی جوید
نور کی ز آفتاب دور بود
یکه آمد ولیک دیر آمد
یک ملامت خانه را دارد
که ابد را ازل گرفت نشان
کو مکان خود مکان ندارد
آسمان گر خود آسمان چه کند

نه مکان پی برد بدو نه زمان — نه بیان زو خبر دهد نه عیان

نه بارکان ثبات او قاتش — نه مکان جای هستی ذاتش

ای که در بند صورت و نقشی — بسته استوی علی العرشی

صورت از محدثات خالی نیست — در خور عرش لایزالی نیست

زانکه تقاش بود و نقش نبود — استوی بود و عرش و فرش نبود

استوی از میان جان میخوان — ذات او بسته جهات مدان

کاستوی آیتی ز قرآنست — گفتن لامکان ز ایمانست

عرش چون حلقه از برون دست — از صفات خدای بیخبرست

در صحیفه کلام مسطورست — نقش و آواز و شکل او دورست

نیز الله هست در اخبار — آمد و شد تو اعتقاد مدار

رقم عرش بهر تشریفست — منسبت کعبه بهر تعریفست

لامکان گوی حاصل دینست — سر بجنبان که جای تحسینست

دشمنی حسین از آن جستست — که علی لفظ لامکان گفتست

خلق را زین صفت جهانی ساخت — ناز بهر تو آشیانی ساخت

آسمان وی نبود امر فزست — باز فرزانه باشد او نه نرست

در نمود و در پیش سر دو جان
عارفان چون دم از قدیم زنند

یوم نطوی السماء روبرخوان
با دو هو را میان دو نیم زنند

فی التنزیه

هر فی قالب است بی رای
نشود دهر و طبع بی قوتش
این و آن هر دو ناقص و ابتر
با دو او در آمد و نوبت
بنهایت نه ملک او معروف
در رق تلبیس و مخرقه نخرد
دیده عقل بین گزیند حق
باطل است آنچه دیده آراید
عقل باشد بحایط و وهم محیط
خلق را ذات چون نماید او
جای و جان هر دو پیشکار تواند
چون بروان آمد بی جان و جای

طبع فی باعث کریمی را
همچو جان از نهاد بی طوشش
آن و این هر دو را بلا بی بر
اوست کز هستها جز او اوست
بدایت نه ذات او موصوف
سوی توحید و صدق بنگرد
دیده رنگ بین نه بیند حق
حق در او همه آب و گل ناید
هر دو آن لیک بر بساط بسیط
بکدام آیینه در آید او
کو توال و نفس شمار تواند
پس به بینی خدای را بخدا

بار توحید هر کسی نکشد — طعم توحید هر کسی نچشد

هست در هر مکان خدا معبود — نیست معبود در مکان محدود

مرد جسمی ز راه گمراه است — کفر و تشبیه هر دو همراه است

وارهٔ صدق نفس را بگذار — خیز و زین نفس شوم دست بدار

از درونت نگاشت صنع اله — نه ز زرد و سپید و سرخ و سیاه

وز برونت نگاشت افلاک — از چه از باد و آب و آتش و خاک

دادهٔ خود سپهر بستاند — نقش الله جاودان ماند

فعل و ذاتش برون ز آلت و سوست — پس که بهتیش بر از کن و هست

انگبین رنگ زد ترا بی رنگ — باز نت اند از تو هرگز رنگ

نگذارد فلک بتو جاوید — رنگ زرد و سیاه و سرخ و سپید

جمع کرد از پی تو بیش از تو — آنچه اسباب تست بیش از تو

آفریدت ز صنع و ز تکلیف — کرد فضلش ترا بخود تعریف

گفت گنجی بدم نهانی من — خلق الخلق تا بدانی من

کرده از کاف و نون بدر تکوین — دیده را یک دهان پر از دیدین

زیر گردون ز امر و صنع خدای — ساخته چار طبع بر یکجای

جمع ایشان دلیل قدرت اوست | قدرتش تقشبند حکمت اوست
کیسه را مدور و پرده مدر | کاسه را ابلیس و عشوه مخر
همه اضداد لیک زامر آله | همه با یکدگر شده همراه
همه را تا ابد بامر قدم | زده بیرنگ در سرای عدم
چار گوهر بسعی هفت اختر | شده بیرنگ را گزارش گر
آنکه بی خامه زد ترا بیرنگ | هم تواند گزارد بی رنگ
نیست گوی جهان زشت و نکو | جز آزو و بدو و بلکه خود او
همه زو یافته نگار و صور | هم هیولانی اصل و هم پیکر
عنصر و ماده هیولانی | طبع و الوان چار ارکانی
همه را غایت و تناهی دان | نزد بان پایه اسفلی دان

فی الربوبیة و العظمة

پس چو مطلوب نبود اندر جا | سوی او کی بود سفر از پا
سوی حق شاهراه نفس و نفس | آینه دل زدودن آمد و بس
آینه دل زرنگ و زنگ نفاق | نشود روشن از فلان و شقاق
صیقل آئینه یقین شما | چیست خالص صفای دین شما

پیش آن کش بدل شکی نبود — صورت و آینه یکی نبود

گرچه در آینه بشکل بود — آنکه در آینه بود نه تو ست

گرچه تو چه آینه دگرست — آینه از صورت تو بیخبرست

آینه و صورت از سفر دورست — کان پذیرای صورت از نورست

نور خود ز آفتاب بنزیدست — عیب در آینه ست و در دیدست

هر که اندر حجاب جاویدست — مثل او چو بوم و خورشیدست

گر ز خورشید بوم بی نیرست — از پی ضعف خود نه از پی اوست

نور خورشید در جهان فاشست — آفت از ضعف چشم خفاشست

تو نه بینی جز از خیال و حواس — چون نه خط و سطح و نقطه شناس

تو درین راه معرفت غلطی — سال و مه مانده در حدیث بطی

گوید انکس درین مقام فضول — که تجلی نداند از حلول

گرت باید که بر دهد دیدار — آینه کژ مدار و روشن دار

کافتابی که نیست نور دریغ — آبگینه نماید اندر میغ

یوسفی از فرشته نیکوتر — دیو روی نماید از خنجر

حق ز باطل معاینه نکند — خنجرت کار آینه نکند

صورت خود در آینهٔ دل خویش — به توان دید از آن که در گل خویش

بگسل از سلسله که پیوستی — که ز گل دور چون شدی رستی

زانکه گل مظلمت و دل روشن — گل تو گلخن است و دل گلشن

هر چه روی دلت مصفاتر — زو تجلی ترا مهیاتر

چون ز امت فزونش بود تجلی — گشت بوبکر در تجلی خاص

فی جماعة العمیان و احوال الفیل

بود شهری بزرگ در حد غور — و اندر آن شهر مردمان همه کور

پادشاهی بدان مکان بگذشت — لشکر آورد و خیمه زد بر دشت

داشت پیلی بزرگ با هیبت — از پی جاه و دشمن و صولت

مردمان را ز بهر دیدن پیل — آرزو خاست زانچنان تهویل

چند کور از میان آن کوران — بر پیل آمدند از آن عوران

هر یکی را بلمس هر عضوی — اطلاع افتاد بر وجود پیل

هر یکی صورت مخالی بست — دل و جان در پی خیالی بست

چون بر اهل شهر باز شدند — بر نشان دیگران فراز شدند

آرزو کرد هر یکی ز ایشان — آنچنان گر بدان دهد کیشان

هیئت و شکل فیل پرسیدند — وانچه گفتند جمله بشنیدند

تا بدانند شکل و صورت فیل — هر یکی پا زنان دران تعجیل

آمدند و بدست بسودند — زانکه از چشم بی بصر بودند

آنکه دستش بسوی گوش رسید — دیگری حال پیل از و پرسید

گفت شکلیست سهمناک عظیم — پهن و صعب و فراخ همچو گلیم

وانکه دستش رسید بر خرطوم — گفت گشتست مرد معلوم

راست چون ناودان سیاه نهیب — سهمناکست و مایه تهییب

وانکه را آمد پیل بر گوش — دست و پای سفید پوش

گفت شکلش چنانکه مصبوطست — راست همچون حمیدون مخروطست

هر یکی دیده جزوی از اجزا — همگنان را نظر فتاده خطا

هیچ دل را ز نکتهٔ آگه نی — علم با هیچ کور همره نی

جملگی را خیالهای محال — گرد دانند عنقرهٔ بحوال

از هدایی خلایق آگه نیست — عقلا را درین سخن ره نیست

فی الاستعداد انه معقول و الکیفیة مجهول و الایمان به منقول

آن یکی رجل گفت دیگر هیچ — بیهده گفتها بیرون ز حد

وان دگر صبعین و نقل و نزول
وان دگر استوا و عرش و سریر
وان دگر رجز و قعد و جلس
وجه گفته یکی و گرفته مین
زین همه گفت قال و قیل آمد
جمل ذکره منزه از چه و چون
عقل ازین حدیث پی کردند

گفته و آمده براه حلول
کرده در علم خویشتن تقدیر
بسته بر گردن از خیال جریر
کس نگفته ورا که مطلبک این
حال کوران و حال پیل آمد
انبیا را شده جگر پا خون
علما را علوم طی کردند

همه بر جز خود شدند مقر — وای آنکو بجهل گشت مصر

تشابه بخوان درو آویز — وز خیالات بیهده بگریز

آنچه نص است جمله آمنا — وانچه اخبار جمله سلمنا

فی اصحاب الغفلة

رادمردی ز غافلی پرسید — چون در آخرت جلف و غافل دید

گفت هرگز تو ز عدان دیدی — یا جز از نام هیچ نشنیدی

گفت اما ست خورده ایم بسیار — صد ره و بیشتر نه خود یکبار

تا ورا گفت رادمرد حکیم — اینت بیچاره اینت قلب سلیم

تو بعقل نیز هم نمیدانی — بیهده ریش چند جنبانی

آنکه او نفس خویش نشناسد — نفس دیگر کسی چه پرماسد

وانکه او دست و پای را داند — او چگونه خدای را داند

انبیا عاجزند ازین معنی — تو چرا هرزه میکنی دعوی

چون نمودی بدین سخن برهان — پس بدانی مجرد ایمان

ورنه او از کجا و تو ز کجا — عاشقی به ترا تو ز اثر مخا

علما جمله هرزه می لافند — وین نه بر پای هر کسی بافند

فی تقدیسه و تنزیهه جل ذکره

حاجت را دو زنج آشیانه مکن — خاطرت را محال خانه مکن
گرد بیهوده و محال مگرد — بر در خانهٔ خیال مگرد
از خیال محال دست بدار — تا بدان بارگه بیابی بار
کان سرای بقا برای تو است — وین سرای فنا نه جای تو است
آن سرای بقا ترا است مقیم — یوم بگذار و جان کن از پی نعیم
در جهان نشست نیکو و پست — با خلف زادگان آدم هست
پایه پایه سوی بام بلند — تو بیک پایه چون شوی خرسند
پایهٔ اول اندر و علم است — کو بتحقیق خواجهٔ علم است
پیشه در دهم یکی گر پایه — خرد و جان و صورت و مایه
تو حقیقت بدانکه در عالم — از برای نتیجهٔ آدم
نیست از بهر آسمان ازل — نردبان پایه به ز علم و عمل
بهر بالا و شیب منزل را — حکمت جان قوی کند دل را
اندرین راه اگر چه آن نکنی — دست و پائی بزن زیان نکنی
هر که او تخم کاهلی کارد — کاهلی کافریش بار آرد

بتر از کاهلی ندانم چیز — کاهلی کرد رستمان را خیز

از پی کار آفریده‌اند — جامهٔ خلعت بریده‌اند

تو بخلقان چرا شوی تابع — چون نگردی بدان جلل طامع

دو دو عالم یکی کند صادق — سه سه منزل یکی کند عاشق

ملک و ملک از کجا بدست آری — چون همی شست در بیکاری

روز بیکاری و شب آسانی — بدرستی بر سریر ساسانی

تاج و تخت ملوک بی نم میغ — دستهٔ گرز دان و قبضهٔ تیغ

از پی سیم و طعمهٔ گردون — پیش مشتی خسیس ناکس دون

علم داری بحلم باش چو کوه — مشو از نایبات چرخ ستوه

علم بی حلم شمع بی فرست — هر دو با هم چو شهد و زنبورست

شهد بی موم رمز احرارست — موم بی شهد بابت نارست

برگذر زین سرای کون و فساد — ببر از معدن و ببر و بمعاد

کاندرین خاک تودهٔ بی آب — آتش آب پیکرست سراب

فی الحفظ والمراقبة

هر کرا صون حق حصار شود — عنکبوتش پرده دار شود

سوشماری ثنای او گوید	اژدهای رضای او جوید
نعل او فرق عرش را ساید	نعل او زیب فرش را شاید

زهر در کام او شکر گردد | سنگ در دست او گهر گردد
هر که او سر برین ستانه نهد | پای بر تارک زمانه نهد

عقل دانند اندرین درماند — زانکه درماند هر که زین درماند

ترسم از جاهلی فتادانی — ناگهان بر صراط درمانی

جاهلی مر ترا بنارد بد — تا ترا کوک و کوکنار دهد

لقمه دیدی که مرد میخاید — زان میان گندمی برون آید

بوده پیش جراد و مرغ و ستور — دیده تاب خراس و تف تنور

داشته زیر آسیای تو پای — که نگهداشتش خدای خدای

از پی حفظ مال و نفس و نفس — او ترا بس تو کرده زو بس

سنگ و زنجیر چون بدست آری — آهو دشت را شکست آری

پس برین اعتقاد و این اخلاص — از برای معاش و کسب خلاص

من بگویم ترا بعقل و بهوش — که نه بندی ز پند من در گوش

اعتماد تو بر سنگ و زنجیر — بیش بینم که بر سمیع و بصیر

نور ایمانت را درین بنیاد — آهنی و سنگی بغارت داد

التمثیل فی قوم یؤتون الزکوة

رادمردی حکیم پیش پسر — داد چندین هزار بدره زر

پسرش چون بدید بذل پدر — تر زبان شد بعیب خذل پدر

گفت بابا نصیب من زین کو — گفت ای پور در خزانهٔ هو
قسم تو بی وصی و بی انباز — من بآن داده‌ام او دهد بتو باز
اوست خود کارساز و مولی ما — او نه بس وین ما و دینی ما
او بجز کارساز جانها نیست — نکند بر تو ظلم از آنها نیست
هر یکی را عوض دهد هفتاد — گر دری بست بر تو ده بگشاد

فی الحکمة و سبب رزق الرزاق

آن نبینی که پیشتر ز وجود — که ترا کرد در رحم موجود
روزیت داد نه مه از خونی — کردگار حکیم بیچونی
در شکم مادرت همی پرورد — بعد نه ماه در وجود آورد
آن در رزق چست بر تو بست — دو در بهترت بداد بدست
بعد از آن الف داد با پستان — روز و شب پیش تو دو چشمه روان
گفت کین هر دو آن همی آشام — کل هنیئا که نیست بر تو حرام
چون نمودت نظام بعد دو سال — شد دگرگون ترا همه احوال
داد رزق تو از دو دست و دو پای — زین بگیر و از آن برو هر جای
گر دو در بسته کرد بر تو رواست — عوض دو چهار در بر جاست

زین ستان زان برو به پیروزی — گرد عالم همی طلب روزی

چون اجل ناگهان فرا آید — کار دنیا همه مجاز آید

باز ماند دو دست و پای از کار — بدل چار بدهدت ناچار

در لحد هر چهار بسته شود — هشت جنت ترا نجسته شود

هشت در خلد بر تو بگشایند — حور و غلمان ترا به پیش آیند

تا بهر در چنانکه خواهی شاد — میروی ناوری ز دنیا یاد

ای جوانمرد نکته بشنو — وز عطای خدا نمیدمشو

چون ترا داد معرفت یزدان — در درون دلت نهاد ایمان

خاصتی کان ترا است همچو جهیز — نستاند بروز رستاخیز

گر ترا دانش و درم نبود — کو ترا بود و هیچ کم نبود

او بفخر آردت نه بینی عار — او عزیزت کند نگر بی خوار

آنچه داری تو دل بدو مسپار — آنچه او داد استوار آن دار

تو خزینه منهی نه بینی باز — چون بدو دادی او دهد بتو باز

زر بآتش دهی چنب سوزد — زر سالمی ترا بجیب دزد

بد که او سوخت نیک داد بتو — دولت از چرخ مهر ساد بتو

(۲۰)

نفع آتش اگر مقیم ترست — آتش آرا از و کریم ترست

تو ندانی ز نیک و نه بد را — خازن او به تر اگر تو خود را

یار مارست چون رمی زدرش — مار یارست چون وی بر برش

ای صدف جوی جوهر مالا — جامه و جان بنه بساحل لا

هست حق جز به نیست نگراید — زاد این راه نیستی زاید

تا تو در نیستی کاسنی — روی را در بقا به ننهی

چون شوی نیست سوی حق پوی — تا بوی هست راه وق جوی

گرت هست زمانه پست کند — احسن الخالقیت هست کند

خیز و بگذار قصه های محال — از سر نفس شوم دلق و قعال

فی الهدایة

سبب هدیه ایادی او — نفس را مهتدی و هادی او

در ره فرض و شرع و سنت خویش — منت حق شمر نه منت خویش

نور بخش یقین و تلقین اوست — هم جهانبان و هم جهان بین اوست

مهربان تر ز مادر و پدرست — مر ترا او بجان و دل را مهرست

چون پرستد تن گران او را — کی شناسد روان و جان او را

۵۱

سنگ پاره است لعل کان آنجا | بو الفضولست فضل جان آنجا
بی زبانی ثنا زبان تو بس | هرزه گوئی غم و زیان تو بس
از پس کفر ایل دین بان کرد | بسیاهی سپید کین بان کرد
سنت کردگار هادی بین | کادمی را ز جمله کرد گزین
حضرتش را برای ماده و نر | بی نیازی ز پیر و شیب
کرده از بهر رهبری شش میر | گر بدرا نبی سگی را پیر

تو مر آنرا که رخ بحق نارد — بت شمر هر چه داند و دارد

روی بتافته ز حضرت حق — من نگویم که مردم است الحق

سنگ بر آن کسی که روی بتافت — زانکه ناجسته سنگ بر بتافت

سنگ کهدانی ار چه فربه است — نه ز تازی بکار ها به است

خود ز رخسار تست صبح و شفق — در ره عشق پیش رهبر حق

روز که بود که پرده در باشد — شب که باشد که پرده گر باشد

هر که آمد بدو دمی گوش آورد — خود نیامد که لطف او ش آورد

رهبرت لطف او تمام بود — چرخ از آن پس ترا غلام بود

هم از دوان که جان سجود کنند — کابر هم ز آفتاب جود کنند

ایضاً فی الهدایة

هر هدایت که داری ای درویش — هدیهٔ حق شمر نه کرده خویش

آن برنگ ز جود کس گشتند — با سخاوت چو همنفس گشتند

نام ایشان چو روح باقی ماند — ور چه گردون فنای ایشان خواند

قوم این روزگار گر چه خوشند — چون نگس شوخ چشم و دیده کشند

بسخن چون شکر همه نوشند — بسخا دل رند و جان جوشند

چون تو از بود خویش گشتی نیست
گر دل به بند و در راه ایست

چون کمر بسته ایستادی تو
تاج بر فرق دل نهادی تو

تاج اقبال بر سر دل نه
پای او بار بر خور گل نه

گرچه غافل برین عمل خندد
لیک عاقل چنین به پسندد

گرت باید که سست گردد تو
اولا پوستین بگازرده

پوستین باز کن که تا در شاه
پوستین در بسی ست اندر راه

بختیین قدم که زد آدم
پوستینش درید گرگ ستم

نه چو قابیل تشنه شد بجفا
داد هابیل پوستین بفنا

نه چو ادریس پوستین بفگند
در فردوس را ندید به بند

چون خلیل از ستاره و مه و خور
پوستینها درید بی غم خور

شب او همچو روز روشن شد
نار نمرود باغ و گلشن شد

سلیمان نگر که از سر داد
پوستین عمل بگازر داد

جن و انس و طیور و مور و ملخ
در بن آب قلزم و سرشخ

روی او را همه رفیع شدند
امر او را همه مطیع شدند

ز آتش دل چو سوخت آب نهاد
خاک بر دوش باد چرخ نهاد

چون کلیم کریم غم پرورد — رخ بدین نهاد با غم و درد

پوستین را ز روی مزدوری — بر کشید از نهاد رنجوری

کرده سال چاکری شعیب — تا کشادند بر دلش در غیب

دست او همچو چشم بینا شد — تاج بر فرق آل سینا شد

روح چون دم ز بحر روحانی — زود پذرفت لطف ربانی

پوستین را باولین منزل — بفرستاد سوی گازر دل

دل چو او را فرا الهی داد — هم بخرد بیش پادشاهی داد

گشت بی او بقدرت ازلی — از ثنای خفی و لطف جلی

تن ابرص از و چو سایه فرش — چشم اکمه از و چو پایه عرش

هر که او چون نه نام جوید و ننگ — از یکی چشم بر آورد و ده رنگ

سنگ با او چو مشک شد بویا — زنده کرد از مردگان گویا

گل دل را ز لطف جان سر کرد — دل گل را ز دست جانور کرد

چون دکانها بهر کرد قضا — دست تقدیر در نشیب فنا

ماند عالم پر از هوا و هوس — گشته بازار پر عوان و عسس

شحنه را ز بهر دفع ستم — بفرستاد اندرین عالم

۵۵

پوستین خود نداشت در ره دین — پس چه دادی بگازران تن بین

چون شد از آسمان دل ظاهر — هم بجان مست و هم بتن طاهر

از فنا چون سوی بقا آمد — زینت و زیب این فنا آمد

هر که گشت از برای او خاموش — سخن او حیات باشد و هوش

گر بگوید ز جا سخن فی حق — ور نگوید ز کاهلی نبود

دیدی ای خواجه سخن فربه — که ترا در دل از سخن فربه

در خموشی نه بوده لهو اندیش — گاه گفتن نبوده لغو پیش

روز و شب ابسط انصاف — تسویت داده نه بهرج و گزاف

از درونش چو بوی جان یابند — بی زبانان همه زبان یابند

تو درین گفت من مدار شکی — باز کن دیده بر کنار یکی

در رهش خوانده عاشقان بر جان — آیهٔ کل من علیها فان

آن سفیهان که دزد و طرارند — عقل را بهر ره زدن دارند

کن و دو حرفست بی نواهر دو — هر دو حرفست بی هوا هر دو

ذات او سوی عارف عالم — برتر از کیف و ما و از هل و لم

صنع او عدل حکمت است و جلی — قهر او مکر عزت است و خفی

پیکر آب و گل ز شوقش جو — لعبت چشم و دل ز کنهش کور
عقل آلوده از پی دیدار — آرزی گوی گشته موسی وار
چون برون آمد از تجلی پاک — گفت در گوش او که بنگر ایک
صفت ذات او علم بدان — نام پاکش هزار و یک بر خوان
وصف او زیر حلم نیکو نیست — هر چه در گوشت آید آن او نیست
نقطه و خط و سطح جز صفتش — هست چون جسم و بعد و شش جهتش
مبدع آن سه از ورای مکان — خالق این سه از درون زمان
هیچ عاقل درو نداند عیب — او بداند درون عالم غیب
مطلع بر ضمائر و اسرار — نور ناکرده بر دل تو گذار

فی التقدیس

کاف و نون نیست جز نشانه ما — چیست کن سرعت نفوذ قضا
وهم و خاطر دلیل نیکو نیست — هر کجا وهم و خاطر است او نیست
وهم و خاطر ز آفریده اوست — آدم و عقل برگزیده اوست
زانکه اثبات رنگ او بر نیست — هیچ اثبات ما در اسمی ست
داند اسمی که ما درے دارد — ایک چونی بهم درنارد

وهم او فارغ ست از چونی — زشت و نیکو درون و بیرونی

و چنین عالمی که رویش دید — زشت باشد تو او بود سی او تو

گر نکو بودی بد و نکو نبود — ور نکو نا تو بد شی او نبود

گر ندانی ز دین تهی باشی — ور بگویی مست می باشی

چون برون از کجا دگر بودی — کی شدی ناظر تو کی شدی او

راه جویان چو سوی او پویند — آنک آنک سبزه میگویند

باد مردان چو فاخته در کوی — طوق در گردن کبوتر کوی

خواهی امید گیر و خواهی بیم — هیچ بر هر دو نا فرین جسیم

عالمت امر چه کرد و کند — تو ندانی بدانت در کند

بر تسلیم نیست در علمش — تا بدانی علیم و حلمش

خلق را داده از کمی خویش — هر کرا بیش ما بت آلت بیش

هر را داده آلت رجوع — از پی جبر نفع و دفع ضرر

در جهان آنچه زشت و ناخ آید — وانچه هست آنچنان همی باید

تو نگو در میانه هیچ فضول — راند او بد بد و کن تو قبول

التمثیل فی اصحاب الفطنة

ای بلی دید اشتری بچرا — گفت نقشت همه کژست چرا

گفت اشتر که اندرین پیکار — عیب نقاش میکنی هش دار

در کجی من مکن بعیب نگاه — تو ز من راه راست رفتن خواه

نقش او مصلحت چنان آمد — کز کجی راستی گمان آمد

تو فضول از میان بیرون بر — گوش خر در خورست با سر خر

نه ست شایسته گر چپت آید — طاق ابرو برای جفتی چشم

هر چه او کرد عیب او مکنید — باید و نیک جز نکو مکنید

چهره ساز از بهار نیرو شد — چشم خورشید بین ز ابرو شد

زشت و نیکو بنزد اهل خرد — سخت نیکست از و نباید بد

آن نکوتر که هر چه از و بینی — گر چه زشت آن همه نکو بینی

جسم را تلخ راحت آمد و رنج — روح را راحتست همچون گنج

لیک مار شکنج بر سر اوست — دست و پای خرد برابر اوست

التمثیل بعین الاحول

پسر احول از پدر پرسید — کای حدیث تو بسته را چه کلید

گفتی احول یکی دو بینند چون — من نه بینم از آنچه هست فزون

احول ار هیچ گرد شمار ستی | بر فلک مه که دوست چار ستی
بس خطا گفت آنکه این گفتست | کاحول ار طاق بنگرد جفت ست
ترسم اندر طریق شارع دین | همچنانی که احول کج بین
یا چو ابله باشد پیکار | کرده بیهوده از پی کردار
قبلهٔ عقل صنع بی خللش | کعبهٔ شوق ذات بی بدلش
روح را از خرد شرف او داد | عفو را از گنه علف او داد
نیک داند خدای انابت را | حکمتش بانگست اجابت را
گرچه باشد گهر سوال مجیب | ندهد گل بگل خورنده طبیب
گل عمر کسی که گل کاهد | کی دهد گلش اگرچه دل خواهد
کی شود بی سبب نمودهٔ تو | بودهٔ حق بود عقل بودهٔ تو
سخت بسیار کس بود که خورد | قدح زهر صرف و زان نمرد
بلکه او را غذای جان باشد | که ز بحران چو خیزران باشد
همه را از طریق حکمت و داد | آنچه بایست بیش از آن همه داد
پیل را پشه گر بدرد پوست | کو بران گوش پشه ران باشد
سپش از رهت ناخشت هم هست | گیک را گوش مال چون برهست

کوه اگر پر ز مار شد مشکوه — سنگ تریاک هست هم در کوه
ور ز کژدم بدل گمان داری — کفش و نعل از برای آن داری
درد در عالم ار فراوان هست — هر یکی را هزار درمان هست
در هم آویخت از پی تصویر — کرهٔ زمهریر و گوی اثیر
معتدل گشت جنبش گل را — سردی مغز گرمی دل را
جگر و دل ز معده و شریان — سوی تن آب و باد کرده روان
تا جسد را بواسطه دم نفس — جان دهد این بجنبش آن بسکون
ملک تست و ملک در عالم — زهر تحت نور و تحت ظلم
کرد بخش این دو پایه او در صنع — چون بگسترد سایه را بر صنع
ملک از بهر لطف خوان او داد — ملکوت از شرف روان او داد
تا درون و برون پذیرد قوت — تن ز دنیی الملک جان ز علوی الملکوت
سوی تو نام زشت و نام نکوست — چه نه محض عطاست هر چه از توست
بد از و در وجود خود ناید — بجدائی بد از کجا شاید
نوش دان هر چه زهر او باشد — لطف دان هر چه قهر او باشد
باشد از ما و از ان ما پر ما — هم حجامت نکو نه هم حجامت

در ابتدا خلق آدمی است

ایضاً التمثیل فی اصحاب الغفلة

آن نه بینی که طفل را دایه — گاه خردی باولین پایه

گاه بندد ورا بگهواره — گاه بنهد بپیش آهواره

گه زند صعب و گاه بنوازد — گاه دورش کند بیندازد

گاه بوسد بمهر رخسارش — گاه بنوازد و کشد بارش

مرد بیگانه چون نگاه کند — خشم گیرد ز دایه آه کند

گوید پیش نیست مهربان دایه — برادهست طفل کم مایه

تو چه دانی که دایه بد داند — شرط کار آنچنان همی ماند

بنده را نیز کردگار بشرط — میگذارد بجمله کار بشرط

آنچه باید همی دهد روزی — گاه حرمان و گاه پیروزی

گاه بر سر نهد ز گوهر تاج — گه بدانگی ورا کند محتاج

آنکه آرد جهان بکن فیکون — چون کند بد بخلق عالم چون

آزمان کاید از قضا فرید آفاق — هیچ بنا فرید بر اطلاق

مرگ این را هلاک و آنرا برگ — زهر این را غذای و آنرا مرگ

چون ترا از درون دل بنگاشت — آینه نور پیش تو برداشت

تا ترا کبر تیز خشم نکرد — تا ترا چشم تو بچشم نکرد

سنگ و شکست گلخنی و ریخ — تو چو لعل از درون حقه ستی

سیم بهر هزینه دارد شاه — لعل بهر خزینه دارد شاه

سیم بدان نهاد و دان زونست — لعل شاد از درون پر خونست

آینه همچو پشت روی سیاه — گر بدی کس نکردی ایچ نگاه

زاینه روی به بود خورشید — پشت خواهی سیاه و خواه سفید

پای طاوس اگرچه پر بودی — بشب و روز جلوه گر بودی

کی تواند نگاشت در آدم — نقشبند قلم نگار قدم

آتش و باد و آب و خاک و فلک — زبرش عقل و جان میانه ملک

فی صفة قدرته

نقشبند برون گلها اوست — نقش دان درون دلها اوست

مبدع هست و آنچه ناهست او — صانع دست و آنچه در دست او

ساخت دولابی از زبرجد ناب — کوزه سیمین به بست بر دولاب

کرد در راه ناجوانمردان — در هوا شمع و شمعدان گردان

منع او را مقدم ست عدم — ذات او را مسلم ست قدم

عقل را کرده قابل صورت — مایه را کرده قابل صورت

عقل را داده راه بیداری — تو همی عقل را چه پنداری

فی تعظیم قدره و تمجید قضائه

اوست نیرنگ و مایه پرگار — نعمت شکر و شکر گوی نگار

کرده در شد ره معاش و معاد — فعل و قوت قرین کون و فساد

قدرتش کرده در جهان سخن — قوتی را بفعلی آبستن

هرچه آید بفعل جایش را — هرچه در قوت ست رایش را

هر که گشت از برای راه خموش — سخن او حیات باشد و نوش

چون تو گشتی خموش منطقی — در بگوئی لسان بطریقی

دانش از بند ملک برهاند — ملکوت جهانش بنماند

تا کند عقل از پی رازی — گرد میدان عرش پروازی

عرش چون فرش زیر پای آرد — چند باشد ولی هوای آرد

خواجه این و آن سرای شود — بنده مخلص خدای شود

مرد را عقل روی بنماید — تنش از نور خود بیاراید

لطف حق سایه اش فگند بر دل — پس بگوید که کیف ظل الظل

چون ز دل جان او بیابد بس — روی بنمایدش جعلنا الشمس

پیش بنمایدش بحس زبون — فلک و طبع و رنگ بوقلمون

هر کرا توبه زین شراب دهند — بوی و رنگش همه بآب دهند

تا ازان نعره با بگوش نوی — وحده لا شریک له شنوی

پیش سودای رنگها پیری — گر کند عیسی تو رنگرزی

هر چه خواهی ز رنگ برداری — در یکی خم زنی برون آری

بحقیقت شنو نه از سر جهل — نیست این نکته بابت نااهل

کین همه رنگهای پرنیرنگ — خم وحدت کشد همه یکرنگ

پس چو یکرنگ شد همه او شد — رشته باریک شد چو یکتو شد

دل و جانش نهفته شد حق جوی — شد زبانش بحق انا الحق گوی

مرد باید که چون خلیل بود — تا ز حق ظل او ظلیل بود

زهره دارد زمانه کز بیش — یک نفس برزند به تعلیمش

مرسیی اکه خفته گونست — فرعونش هلاک فرعونست

فی الامثال والمواعظ والفقر سواد الوجه ذکر الامثال خیر المقال والدنیا دار الزوال وتغیر الامور والانتقال

باسیه باش چونت نگیرد
که سیه هیچ رنگ نپذیرد

باسیه روی خوشدلی بهم است
طرب انگیز سرخ روی کم است

تیش آتشی که دلجویست
طالب سوخته سیه رویست

زنگی زشت با بلا جوئی
خوشدلی یافت از سیه روئی

طرب او نه از نکوئی اوست
خوشدلی او در مشکبوئی اوست

هست روشنتر از ضیای هلال
کشف حال هلال و کفش هلال

راز دل گر همی نخواهی فاش
باسیه روی دو عالم باش

زانکه آنرا که آرزو طلبست
پرده در روز و پرده دار شب است

زین هوسهای هر دو دست بکار
آرزو زهر دان و معده چو مار

اژدهای آرزو گرت بگزد
با تو این رنگها بسی نپزد

که بدین راه در بدی نیکی است
آب حیوان درون تاریکی است

دل ز رنگ سیه چه غم دارد
زانکه شب روز در شکم دارد

هر چه جز حق هر آنچه باطلیست
جز طریق حقیقت دینست

زانکه مردان درین کهن خانه
ندگرفتند بی دم و دانه

چون بباغ خدای بگرازند
هر چه تلقین بود بیندازند

بیخودی منتهای راز همه است — صبح روح پاک با کلمه است

ای که فرش زبان تو گشتی — وی که از چار و نه گذشتی

بگذر از جان و عقل یکباری — تا بفرمان حق رسی باری

می نبینی از آن که شبکوری — روز چون عقل ابلهان عوری

من بگویم ترا سخن نه بغمز — لیکن از راه حق بنکته و رمز

تا ز باطل نه بگذری حق نیست — که ازین نیمه حق مطلق نیست

جز بی زاد راه عالم سر — زور لاغیر دان و زر لاشی

هست لاغیر زور زورداران — همچو لاشی عقل میخواران

فی الفقر الی الله والاستغناء عمن سواه

از من و از تو کارسازی را — بی نیازی نیست بی نیازی را

بی نیازیش را چه کفر و چه دین — بی نیازیش را چه آن و چه این

بحقیقت بدانکه هست خدای — از پی حکم و حکمت بسزای

بی نیازی نیازجوی از تو — پاسداری سپاس گوی از تو

او ترا داعی و تو گرگ پسند — او ترا داعی و تو حاجتمند

گرگ و یوسف تست خرد و بزرگ — ورنه زی او یکی ست یوسف و گرگ

لطف او را چه مانعی و چه عون — قهر او را چه موسی و فرعون

چه عزیزی ز عقل و بیخ او را — چه بزرگی ز نفس چرخ او را

نفس و افلاک آفریده اوست — خنک آنکس که برگزیده اوست

چرخ و آنکس که چرخ گردانست — آسیا هست و آسیابانست

حکم فرمان و عقل فرمان گیر — نفس نقاش و طبع نقش پذیر

جنبش چرخ بی سکون زمین — هست چون مور در دم تنین

مور را اژدها فرو نبرد — گردش چرخ بیخبر گذرد

بیخبر وار در شمیمه لا — کرده بر کار آسیای بلا

عمر تو دانه وار در دم او — مور او همنشین ماتم او

نزد تست آنکه از پی شوی — کاسته قوچهار دار و پای

جز بفضلش براه او نرسی — ورچه در طاعتش قوی نفسی

طاعت و معصیت ترا ننگست — ورنه زی او بنگ یکرنگست

کی بعقل و بدست و پای رسد — بنده خواهد که در خدای رسد

آنکه در خود بدست و پای رسد — کی تواند که در خدای رسد

چون تو در علم خود زبون باشی — عارف کردگار چون باشی

فی التضرع والخشوع

در تو زاری نکوست و ربدست — مور ز بنور خانه شور بدست

زور بگذارد گرد و زاری گرد — تا ز فسق هوا بر آری گرد

زانکه داند خدای کز سر صدق — از تو زورست زور و زاری حق

چون تو دعوی زور و زرداری — دیده را گو رو گوش کرداری

روی در رنج و جامه تنگ تنگ — نام تو تنگ جوی و صلح تو جنگ

بر در حق بگرد زور مگرد — که بزاری شوی درین ره مرد

این نه از نام توختن باشد — که نیازی فروختن باشد

قدرتش را بچشم عجز ببین — خواجه آزاد کن مباش چنین

تا بخود قائمی بپرش و بخور — در بدو قائمی مدور و مدر

بی تو گل مسجدست با تو کنشت — با تو دل دوزخست بی تو بهشت

هر چه هست ای عزیز هست از وی — بود تو چون بهانه یاوه مگوی

بی تو خود کارها همه کرده است — با تو چون کرده نه سپرده است

تو توئی مهر و کین ما زان آمد — تو توئی کفر و دین ازان آمد

بنده باش بی نصیبه و چیز — که فرشته نه گرسنه ست و نه سیر

از تو بیم و امید دولت راند — چون تو رفتی امید و بیم نماند

بوم کو گر بکاخ شه گردد
چون قناعت کند بویران جای
ز آب و آتش زیان پذیرد مشک
چه مسلمان چه گبر بر در او
گبر و ترسا و نیکو و معیوب
نیست علت پذیر ذات خدای
مهر دین بر نیاید از تلقین
پارسا گر بهست او را به
تو نکو کار باش تا برسی
اندرین منزلی که یک هفته است
لفظ یسعی بخوان که اندر نشر
مصدر الفی گفت خدا از آن مه شد
داد او وفای بیش داد
پس چو داد از میان او وفت
آه ماندست یادگاری ازو

مشوم و بدرو و پیر گنه گردد
پیر او به بود که فقرهای
تا نه مشک را چه تر و چه خشک
چه کنشت و چه صومعه بر او
همگان طالب اند و او مطلوب
تو بعلت کنون چه جوئی جای
مه فرو شد چو تافت نور یقین
پادشا گر بدست ما را چه
با قضا و قدر چه استی
بوده نابوده و آمده رفته است
طرفه گوهی موسی است بحشر
دست موسی خلیل آوه شد
رتبت و زینت الیقینش داد
ماند آه مهر دانیت شگفت
ملت او نمود کارسی ازو

پیش تا صور در دهد آواز | خویشتن را بکش به تیغ نیاز
گر پذیرند کشتی آسوده | ورنه انکار بوده نابوده
بر در بی نیازی از که و مه | گر تو باشی وگرنه او را چه
چه وجودت بنزد او چه عدم | مثل تو بر درش نیاید کم
چون برون تاخت چشمهٔ روشن | حاجتی نایدش بقرعه زن
این همه طمطراق آب و گل ست | ورنه آنجا که محض جان و دل ست
چه کند طرقوا و مشتی خس | طرقوا گوی نور خویشش بس
آن چراغ ترا به تست امید | خود بر آید بتافتن خورشید
صرصر این شمع را نشاند | جان او نیم عطسه بستاند
پس درین کوچه نیست راه شما | راه اگر هست هست آه شما
همه از راه بندگی دورید | چون خران سال و ماه رنجورید
روز بهر خروس کی پاید | چون بود وقت خود برون آید
چون تو گه نیک باشی و گه بد | ترست از خود بود همیشه بخود
پس چو شد روی عقل و نفس سپید | رو تو یکسان شناس بیم و امید

فی عدل الامیر و امن الرعایا

۱۷

گر دو روزی عمر بگذرد سوی جوئی ز کودکان نظری
همه مشغول گشته در بازی کرده هر یک همی سرافرازی
هر یکی از پی مصارعتی مینمودی ز خود مصارعتی
برکشیده برای خط ادب جامه از سر بدان برسم عرب
چون عمر سوی کودکان نگرید چشمتش پر ز طرب بدرید
کودکان زو گریختند بتفت جز که عبدالله زبیر نرفت
گفت عمر ز پیش من بچه فن تو بنگر بگفت با من
چه گریزم ز پیشت ای بکرم نه تو بیداد گر نه من مجرم
نزد آنکس که دید جوهر خود چه قبول و چه رد چه نیک چه بد
میر چون جفت دین و داد بود خلق را دل ز عدل شاد بود
ور بود رای او سوی بیداد ملک خود داد سر بسر برباد
نیک باشی ز دور سر رستی ور بدی جمله عهد بشکستی
چون گرفتی ز عدل توشهٔ خویش مرکب تو بود دو منزل بیش
آنچنان شو بحیرت آبادش که دگر یاد نایدت از یادش

فی التسبیح و التهلیل

ذکر بر دوستان کم سخنان — چه شماری بسان سپیر زبان

جو ربا حکم او همه وادوست — عمر بی یاد او همه بادست

آنکه گریان ز دست خندان اوست — دل که بی یاد اوست سندان اوست

شهد نامین بنام او بردی — در طریقت قدم بفیشردی

تو بیادش چو گل زبان کن تر — تا دهانت کند چو گل پر زر

سیر جان کرد جان بجز ورا — تشنه دل کرد عاشق خود را

یک زمانی اندرش شو غائب — تا بود عزم ورای تو صائب

کار نادان کوته اندیش است — یاد کردن کسی که در پیش است

فی المرید الرشید والشیخ العمید

نوری از بایزید بسطامی — از پی طاعت و نکو نامی

کرد نیکو سوالی دیگر بیت — گفت پیرا بگو که ظالم کیست

پیر وی مر ورا جواب بداد — شربت وی هم از کتاب بداد

گفت ظالم کسی است بد روزی — که یکی لحظه در شبان روزی

کند از غافلی فراموشش — نبود بنده حلقه در گوشش

گر فراموش کرد پیش نفسی — ظالمی نیست خیره چون تو کسی

حدیث حکیم نوری

در بوی حاضر و بری ناشش — نیست گردی ز جرم احکاش

آنچنان یاد کن که از دل جان — نشوی غافل از زمان پژمان

یاد دار این سخن از آن بیدار — مرد این راه حیدر کرار

فاعبد الرب فی الصلوة تراه — در نباشی چنین تو و اغوشاه

آنچنانش پرست در کونین — که همی بینیش برای العین

گرچه چشمت ورا نمی بیند — خالق تو ترا همی بیند

ذکر جز در ره مجاهد نیست — ذکر در مجلس مشاهده نیست

رهبرت اول ار چه یاد بود — رسد آنجا که یاد یاد بود

زانکه غواص ار درون بحار — آب جوید کشد هم آتش زار

تا حضرت نماز است گوید کو — تو اگر حاضری چه گوئی هو

حاضران از هیبت ست شمال — گر ترا حضرت غیبت ست بال

ناله شوق تا حضرت بشنو — حالت شوق ساخته بدو خو

تا که خشنودی احد جوید — نور تا جوید در احد جوید

احد است ره وضه بهشت ترا — در دو چشمش بهشت زشت شود

حاضر آنگه شوی که دایم — حاضر دل بوی نه حاضر تن

تا درین خطهٔ تنگا پوستی — یا همه پشت یا همه روی
چون ازین خطه یکدو خطوت رفت — جان طالب عنان عشق گرفت
مردگی کفر و زندگی دین ست — هر چه گفتند مغز آن این ست
هر که شد لحظهٔ ز خود خشنود — سالها بند شد بدوزخ و دود
کی بدین اصل و منصب ارزانی ست — جز کسی کش سر مسلمانی ست
عشق و آهنگ آنجهان کردن — شرط نبود حدیث جان کردن
آنکسانی که مرد این راه اند — از غم جان و دل نه آگاه اند
چون گذشتی ز عالم تنگ و دیو — چشمهٔ زندگانی آنجا جوی

فی دار الغرور

اجل آمد کلید خانهٔ راز — در دین بی اجل نگردد باز
تا بجو این جهان نباشد آن — تا تو باشی نباشدت یزدان
حقهٔ سر بمهر دان جانت — مهرهٔ مهر نور ایمانت
سابقت نامهٔ بمهر آورد — ور نه پی تو بخاتمت بسپرد
تا ز دور زمانه خواهی زیست — تو ندانی که اندر آنجا چیست
نامهٔ حق نامهٔ خدای عز و جل — بر نگیرد مگر که دست اجل

تا دم آدمی ز تو نرسد — صبح دینت ز شرق جان ندمد

سرد و گرم زمانه ناخورده — نرسی بر در سرا پرده

تو نداری خبر ز عالم غیب — باز نشناسی از هنرها عیب

حال آنجا ز صورتی نبود — چون دگر کار عادتی نبود

جان بحضرت رسد بیاساید — وانچه کژ است راست بنماید

چون رسی بحضرت نورانی — پس از آنجا روانه گردد جان

رخش در آشنای رایج شود — مرغ وار از قفس بیاغ شود

با حیات تو دین برون ناید — شب مرگ تو روز دین زاید

گفت مرد خرد درین معنی — که سخنهای اوست چون دُرّ عدن

خفته اند آدمی ز حرص و طلب — مرگ چون رخ نمود فانتبهوا

خلق عالم همه بخواب درند — همه در عالم خراب درند

آن هوائی که پیش ازین باشد — رسم و عادت بود نه دین باشد

ورنه دینی کزین حیات بود — دین نباشد که ترهات بود

دین و دولت در عدم زدنست — کم زدن از برای کم شدنست

آنکه کم زد وجود عالم را — گو بجز مصطفی و آدم را

وانکه او طالبست افزون را — گو ببین عاد را و قارون را

این یکی پای در رکیب بماند — وان دگر خسته نهیب بماند

پای آن را قدم عدم کرده — دست این را ندم قلم کرده

باد هیبت بعاد مقرونست — خاک لعنت سرای قارونست

چه دریان دارد از بیم گزند — نیکوئی را فدی شوی چو سپند

چیست مردان ادرج مفروز — خویشتن را تو چون سپند بسوز

خود دو دین سری داری — گر تو با حق سری داری

مرد گر نهاد خود نه تند — شیر مندوق خویش خود شکند

ای ز خود سیر گشته جوع انست — وی دوتا از ندم رکوع انست

گر تن و جان خود بری گردی — گر تو تنها فی بری گردی

ایچ منهای روی شهر افروز — چون نمودی بر و سپند بسوز

آن جمال تو چیست هستی تو — وان سپند تو چیست هستی تو

لب چو بر آستان دین باشد — عیسی مریم آستین باشد

خویشتن را درین طلب بگداز — ور ره صدق جان و دل در باز

جهد کن تا ز نیست هست شوی — وز شراب فنای مست شوی

گو ببین عاد را و قارون را

باشد آنرا که دین کند هستش — گوی و چوگان دهر در دستش

چون ازین جرعه گشت جان تو مست — بر بلندی ز نیست گردی هست

هر که آزار کرد آنجا بست — حلقه در گوش و بند بر پا بست

لیکن آن بند به که مرکب بخت — لیکن آن حلقه به که حلقه و تخت

بند گو بر نهد تو تاج شمر — زیر پلاست و هر دو تاج شمر

زانکه هم محسن ست و هم مجمل — زانکه هم مکرم ست و هم مفضل

چه کنی بهر بینوائی را — شادی دیرک بهائی را

شاد از و باش و زیرک از دنیش — تا بیابی رضا و تمکینش

زیرک آنست کو بدل بردارد — شادی آنست کو بدل نگذارد

نیکبخت آنکسی که بنده اوست — در همه کارها پسنده اوست

چون ازین شاخها شدی بی برگ — دست را در کمر دوی با مرگ

نشوی مرگ را اگر منکر — یابی از عالم حیات خبر

دست تو چون بشاخ مرگ رسید — پای تو کرد و کاخ برگ دوید

پای کز طارم بدی دورست — نیست پای آن دماغ مخمورست

فی الشاد

یعنی شاد و بی نیرو

موضع کفر نیست جز در رنج — مرجع شکر نیست جز در گنج

شکر گوی از پی زیادت را — عالم الغیب و الشهادت را

چون شدی بر قضای وی صابر — خواند آنگاه مر ترا شاکر

آدمی سوی حق همی پوید — او نکو ترک شکر حق گوید

اوست بی شکل و جسم و هفت سما — ایزد فرد و خالق جبار

شکل و جسم و طبایع و تبدیل — آدمی را هست سال و ماه عدیل

شکر شکر او که داند رفت — گه هر ذکر او که داند گفت

او ببخشد هم او ثواب دهد — او بگوید هم او جواب دهد

هر چه بستد ز نعمت و نازت — به از آن یا همان دهد بازت

گر همه موی ها زبان گردد — هر یکی صد هزار جان گردد

تا بدان شکر او فزون گویند — شکر توفیق شکر چون گویند

پس سوی شکر نعمتش پویند — گر بگویند هم بدو گویند

تن و جان از پی قضا در شکر — دل ترنم کنان که یا رب شکر

ورنه در راه دانش و تدبیر — از زن و مرد و ز جوان و ز پیر

کور چشمان عالم هوس اند — مور جسمان چو مور چون مگس اند

فی القهر واللطف

شاکر لطف و محبتش دیدار — شاکی قهر و غیرتش کفار

بینی آنکه که گیرد ایزد خشم — آنچه در چشمه باید اندر چشم

قهر و لطفش که در جهان نفی است — تهمت کبر و شبهت شنویست

لطف و قهرش نشان بنبرد دار — شکر و شکرش مقام مغفر و عار

لطف او رحمت است جانها را — قهر او آتشی روانها را

لطف او بنده را سرور دهد — قهر او مرد را غرور دهد

لام لطفش چو روی بنماید — دال دولت دوال برباید

قاف قهرش اگر برون تازد — قاف را همچو سیم بگدازد

عالم از قهر و لطف او ترسان — صالح و طالح از فزع یکسان

لطف او چون مفرح آمیزد — کفش صوفی بکشف برخیزد

باز قهرش چو آید اندر کار — کشف سر در کشد کشف کردار

قهر او نازنین گدازنده — لطف او بینوا نوازنده

کفر و دین پرور روان تو اوست — اختیار آفرین جان تو اوست

جان جانست از لطف او زنده است — که روانت بلطف پاینده است

آرد از قهر و لطف سازنده — زنده از مرده مرده از زنده

دانش او رهی رعایت کن — بخشش او مهم کفایت کن

گشت قهرش چو آمد اندر جنگ — باشد ملک را به پشه لنگ

باز چون اسب لطف ازین کرد — لقمه کرم را ملخ چنین کرد

خود از و نزد عقل و رای زمین — کرم سیمین بود ملخ زرین

در عطا چون بلای سیلی دید — با بلا در عطا همی خندید

قهر او چون بگستر اندوام — سنگ آرد ز صورت بلعام

لطف او چون در آمد اندر کار — سنگ اصحاب کهف بر و بغار

سحره از لطف گفت آن لا تضیر — با غزالیل قهر کرد انا خیر

با خدای هیچ نیک و بد بس نیست — با که گویم که در جهان کس نیست

چه سوی ناکسان چه سوی کسان — قهر و لطفش بهر که هست رسان

خسروان در رهش کله باران — گر دهان بر درش سر اندازان

پادشاهان چو خاک بر در او — بر میده فراغنه از بر او

بیکی ترک خول نه برده — صد هزاران حلم نگون کرده

فرش مشتی گرسنه بنوشته — چاکرش زان یکی دو ناگشته

هر که در ملک او منی کرده — از ره راست توسنی کرده

گر بگوید به مردهٔ که برآی — مرده آید کفن کشان در پای

ور بگوید به زندهٔ که بمیر — مرد در حال ور چه باشد میر

خالق مغز و نقش از او فضاش — هیچ ترسان نبوده زاهماش

گردنان را طعام زهرش بس — سرکشان را لگام قهرش بس

گردن گردنان شکسته به قهر — ضعفا را ز لطف داده دو بهر

سرعت عفوش از ره گفتار — بر گرفتست رسم استغفار

عفو او بر گنه سبق برده — سبقت رحمتی نکو خورده

تائب ذنب را بداده پناه — پاک کرده ز بار دانش گناه

روح بخشش ست و حور نه چو ما — پرده دارست پرده در نه چو ما

او ترا حافظ و تو خود غافل — اینت بی عقل ظالم جاهل

خوی ما او نکو کند در ما — مهربان تر ز ماست او بر ما

آنچنان مهر کو کند پیوند — مادران را کجاست بر فرزند

ناکسان را به لطف خود کس کرد — شکر و صبری ز بندگان بس کرد

فضل او پیش چشم دانش داد — در حس بست و راه جان بگشاد

چون ترا کرد حلم او ساکن — از ربا بندگان شدی ایمن

رسته باشد همیشه در صحرا — مرد کوهی ز نکبت نکبا

غیب او عیبها بدانسته — عفو او شستنش توانسته

علم او عیب ما بپوشیده — تو نگفته سر او نیوشیده

آدمی زاده ظلوم جهول — فضل حق را همی نزد بفضول

خوب کار او و زشت کار شما — غیب بدان او و عیب و ار شما

این عنایت نگر تو از پس سیب — عالم غیب را بعالم عیب

گر نبودی ز وی عنایت پاک — کی شدستی تا چهار مشتی خاک

منزل عفو او بدشت گناه — لشکر لطف او پذیره آه

آه عارف چو پرده برگیرد — دوزخ از بیم او سپر گیرد

عفو او را قبول بهر خطاست — کرمش را نزول بهر عطاست

تو جفا کرده او وفا با ما — او وفادارتر ز ما با ما

فضل او آوریدت اندر کار — ورنه بر خاک کی بدی این بار

هر که شد نیست باشد او راست — هر که آمد ز پای گیرد دست

دستگیرست بیکسان را او — نه پسندد بپاسخان را او

حکیم سنائی

۸۴

زانکه پاک ست پاک را خواهد | عالم الغیب خاک را خواهد

فی اطلاع عدم علی ضمائر العباد

شرب یکیک ز خلق دانسته | داده وحدت آن توانسته
اوست مر فطرت ترا خاطر | دانش او منزه از خاطر
او ز تو داند آنچه در دل تست | زانکه او خالق دل و گل تست
چون تو دانی که او همیداند | خر طبع تو در گلت ماند
روی از آئین بد بگردانی | رای تو پیر و رهنمانی
چون بحلمش غرور خواهی داشت | نار در دل نه نور خواهی داشت
چون بعلمش نگه نخواهی کرد | طبع حلم از و مدارای مرد
علم او عقل را چراغ افروز | حلم او طبع را گناه آموز
گر بحلمش بدی همیشه پناه | بنده کی زهره داشتی بگناه
مصلحت بین خلق بیش از آن | مطلع بر ضمیر پیش از آن
آنچه در خاطر تو او داند | لفظ ناگفته کار میراند
شادی آرست و غم گزار خدای | رازدان ست و رازدار خدای
او نهاد از پی اولوا الالباب | بیم و امید و رنج و خواب

اگر دو قائم برای نظم و قوام — متقاضی برحم در ارحام

گر دو از حس پای مور آگاه — مور و سنگ و شب و زمانه سیاه

سنگ در قعر آب اگر جنبد — در شب داج علمش آزاد بد

در دل سنگ اگر بود کرمی — دارد آن کم ز ذرهٔ جرمی

صوت تسبیح و راز پنهانش — می بداند بعلم نیز دانش

بنموده ستاره آموزی — داده در سنگ کرم را روزی

هیچ جانی بصیر از و نشکیفت — هیچ عقلش بزیرکی نفریفت

مطلع بر ضمائر است مدام — تو بر اندیش و کار گشت تمام

بی زبانی بر شرح باندانی ست — قوت جانت ز خوان بی نانی ست

آنچه از بهر آدمی آراست — آرزو آنچنان نداند خواست

او کجا بیش خلق دانسته — دیده و دادنش توانسته

جای تو کرد در نعیم مقعد — تا تو یا بوم جفت کردی خد

قائل اویس تو گنگ باش و مگوی — طالب اویس تو لنگ باش و مپوی

زیر گردون از عدل و علم تعدا — ساخته چاز قسم بر یکجای

هر که از غیب هست واند کرد — هست با غیب هم تواند کرد

هست با قهر و علم یزدانی — ناتوانی نکو و نادانی

ناتوانی ترا کند دانا — عاجزی مر ترا دهد بالا

غیب خود زانکه صورت تو نگاشت — تو ندانی که غیب نتوان داشت

او ترا بهتر از تو واند حسان — تو چه گویی هنر و هزل و محال

تو مگو در دل که او گوید — تو مجو هر دمی که او جوید

گر گناهی همی کنی اکنون — آن گناه از دعا نیست برون

گر ندانی که می بداند حق — گو بدانی اینت کفر مطلق

ور بدانی که می بداند و پس — میکنی اینت شوخ دیده و خس

خود گرفتم کسیت محرم نیست — حق بداند حق از کسی کم نیست

عفو او گیرم ار بپوشاند — نه ز تو علمش آن همی داند

توبه کن زین شنیع کردارت — ورنه بینی بروز دیدارت

نفس خود را میان حالت خویش — غرقه در قلزم خجالت خویش

فی کرمه و انه رازق الارزاق

جانور را چو خوان به پیش نهاد — خوردنی از خورنده پیش نهاد

همه را روح و روز روزی است — نیکبختی و نیکروزی اوست

روزی هر یکی پدید آورد — در انبارخانه مهر نکرد

کافر و مومن و شقی و سعید — همه را روزی و حیات جدید

حاجت هنوزشان در حلق — جیم جودش بداده روزی خلق

جز بنان نیست پرورش ما را — جز شره نیست نانخورش ما را

او ز توجیه بندگان بنهد — نانخورش داد و نان همو بدهد

نان و جان تو در خزانه هوست — تو نداری بگفته او را دست

روزی تو اگر بچین باشد — اسپ کسب تو زیر زین باشد

تا ترا نزد او برد بشتاب — ورنه او را بر تو تو در خواب

نه ترا گفت رازق تو منم — عالم سر و عالم علنم

جان بدادم و جو و نان بدهم — هر چه خواهی تو در میان بدهم

کار روزی چو روز دان بدرست — که ره آورد روز روزی تست

با تو زانجا که لطف یزدانست — گر چو نان بدست تو جانست

زیرا چو نان همی بدهد

ع بیت

ادراک بعقل ادراک

در خور صحیح بیت

بادراک روزی

داروش

اعمش

خدا سبب

اوست

٨٧

حکیم سنائی

حدیقه

غم جان خور که آن نان خورده است | تا لب گور گرده بر گرده است
این گرو سخت دارو نان میخور | چون گرو رفت قوت جان میخور
جان بی نان بکس نداد خدای | زانکه از نان بماند جان بجای
آن زمانی که جان ز تن برسید | بیقین دان که روزیت برسید
سفله دارد ز بهر روزی بیم | نخورد دو یک گرم کرده کریم
نخورد شیر صید خود تنها | چون شود سیر ماند بر گرد رها
مر زنان راست کهنه تو بر تو | مرد را روزی تو روزی تو
روزی تست بر حلیم و قدیر | تو ز میه و وکیل خشم مگیر
روزیت از در خدای بود | نه ز دندان و حلق و ناسی بود
گر خدائی خدائیت بر نج | خاصه آنرا که نیست لعنت و گنج
گر خدائی همه غم و هوس ست | گر رها کن ترا خدای بس ست
اعتماد تو در همه احوال | بر خدا به که بر خراس و جوال
ابر اگر نم نداد یک سالت | سخت مشوریده بینم احوالت

فی انه لا یحتاج الی التفسیر

زاسمانی کرد سر بیرون ز نهف | اشتک خویش خشک دید و گفت

گاهی همان نود همان کهن — رزق برتست هرچه خواهی کن
علت رزق تو بخوب و بزشت — گریهٔ ابر نی و خندهٔ کشت
بی سبب رازقی یقین دانم — همه از تست جانم و نانم
از هزاران هزار به یک تو — زانکه اندک نباشد اندک تو
شعلهٔ زو و صد هزار اختر — قطرهٔ زو و صد هزار اخضر
مرد نبود کسی که در غم خور — در یقین باشد از زنی کمتر
آن به نشنیده که بی نم ابر — مرغ روزی بیافت از در گبر
گبر را گفت پس مسلمانی — زین هنر پیشهٔ سخندانی
کز تو این مکرمت به نپذیرند — مرغکان دانه گرچه برگیرند
گفت گبرا مرا به نگزینند — آخر این رنج من همی بینند
زانکه او مکرمست و با احسان — نکند بخل با کرم یکسان
دست در باخت در رهش جعفر — داد ایزد بجای دستش پر
کار تو جز خدای نگشاید — بجز اگر زخلق هیچ آید
دل بفعل و فضول خلق مبند — دل در و بند رستی از غم و بند
تا توانی جز او بیار مگیر — خلق را هیچ در شمار مگیر

چون نداری بهر زر راه نیاز | در حجابی بسان مغز پیاز
تا بقای شماست آن شماست | الف آلای او و جان شماست
هر دو را در جهان عشق و طلب | پارسی آب دان و تازی آب
تا جدائی ز نور موسی تو | روز کوری چو مرغ عیسی تو
اول از بهر عشق دلجویش | سر قدم کن چو کلک و میجویش
تا بدانجا رسی بحجت دوست | که بدانی که مغز نباید جست
نه پرسید کاهلی ز علی | چون شنید از زبان دلگسلی
که بگو ای امیر جان افروز | که شب تیره به بود یا روز
مرتضی گفت بشنو ای سائل | سوی او بار خود مشو مائل
عاشقان را درین ره جانسوز | تبش راز به که تابش روز
هر که دارد ذره تبش در دل | در نماند پیاده در منزل
در جهانی که عشق گوید راز | نه توانی نه نیز عقل تو باز

فی المحبة والتجرید

عاشقان سوی حضرتش سرمست | عقل در استین و جان بر دست
تا چو سویش براق دل رانند | در رکابش همه براقشانند

جان و دل در رهش نثار کنند
خویشتن را از آن شمار کنند

پیش توحید او نه کهنه نه نوست
همه هیچند هیچ اوست که اوست

عقل و جان را بنزد او چه خطر
دل و دین هم گذر کنند گذر

پردهٔ عاشقان رقیق‌ترست
نقش این پرده‌ها دقیق‌ترست

غالب عشق هست مغلوبش
خود ترا شرح داد مقلوبش

ابر چون در آفتاب دور شود
عالم عشق پر ز نور شود

ابر چون گیرد مظلمست و کدر
آب در جمله نافعست و مضر

اندک او حیات انسانست
باز بسیارش آفت جانست

پس مودت محب حضرت اوست
که محبت حجاب عزت اوست

بدچه باشد محدث تلقین
در محبت نگر تبالیفش
اشی محب جمال حضرت غیب
تا کشی شربت ملاقاتش
چون یکی دانی و یکی گوئی
با الف بی دستی بود همراه

بدچه باشد محب محنت بین
که همان محنت ست تعجیفش
تا بخوانی وصال طلعت غیب
بچشی لذت مناجاتش
بدو و سه چهار چون پوئی
بی دستی بت شمر الف الله

دست و پائی همی زن اندر جوی — چون بدریا رسی ز جوی مگوی

چون رهی کرد فخر و عار ترا — ای حدث با قدم چه کار ترا

تو حدیثی نفس مزن ز قدم — ای ندانسته باز سر و قدم

صد هزارت حجاب در راه است — همتت قاصر است و کوتاه است

دستبازیت قالت تو هنوز — پای و آهیت حالت تو هنوز

شو بدریای داد و دین یکدم — تن برهنه چو گندم و آدم

تا کند توبهٔ تو جمله قبول — تا نگردی دگر بگرد فضول

تو هنوز از متابعی شیطان — توبه ناکرده کی بوی انسان

چون ترا بار داد بر درگاه — آرزو و دو مخواه او را خواه

چون خدایت بدوستی بگزید — چشم شوخ تو دید نی همه دید

بر نگیر و جهان عشق دوئی — چه حدیثی ست این منی و توئی

تو کلی تو چو رخت برگیرد — رخت و تخت تو سخت برگیرد

نیست در شرط اتحاد نکو — دعوی دوستی و پس من و تو

بنده کی گردد آنکه باشد حر — کی توان کرد ظرف پر را پر

همه شو بر درش که در عالم — هر که او جز همه بود همه کم

چون رسیدی ببوس و حمزه یار — پیش کوشش شمار و غیر شمار

از پی زنگ آینه دل حسر — لاست ناحسن برای هستی بر

می نخوانی تو از کتاب خدای — نیست اموات مرده بل احیای

مشو از راه ناتوانستن — همچو کشتی مردم آبستن

نیک و بد خوب و زشت یکسان گیر — هر چه دادت خدای و جان گیر

نه عزازیل چون ز رحمان دید — رحمت و لعن هر دو یکسان دید

آنچه آورد شش از خدا آمی بچنگ — نیک بد خواست هر دو را یکرنگ

صورت آنکه هست بر در صبر — باد بانی بدست باد و بدابر

فی التجرد و المجاهدة

هر که خواهد ولایت تجرید — وانکه جوید رعایت تفرید

از درونش نباید آسایش — وز برونش نشاید آرایش

آن ستایش که از نمایش اوست — ترک آرایش و ستایش اوست

بر در شه گدای نان خواهد — باز عاشق غذای جان خواهد

در طریقت مجرد و چالاک — باد بر داده آب و آتش و خاک

زانکه در عرصهٔ معالم عصر — چه برش جاهلان چه عالم عصر

ای برادر برآ ز تجرید — جگر خود کباب دان نه شرید

سگ دون همت استخوان جوید — بچهٔ شیر مغز جان جوید

عاشقان جان و دل فدی کردند — ذکر او روز و شب غذی کردند

مرد عالی همم نخوید بند — سگ بود سگ بلقمهٔ خرسند

کشف اگر بند کرد دست بر تن — کشف را کفش ساز و بر سر زن

فضله کم گوی و عاجزی پیش آر — استخوان را تو بر سگان بگذار

تو بگوهر گرفت رفعت — پس چرائی چو سگ تو دون همت

هر کرا عالیست همت او — هر دو عالم شدست نعمت او

وانکه دون همت است همچون سگ — هست چون سگ بهر نان در تگ

گر همی روح خواهی از تن فرد — لاجوار است گرد او بر گرد

کی ز لاهوت خود بیابی باز | تات ناسوت بر نشد بردار
زانکه عیسیت ز اسم لاهوت | هست در راه جمعهٔ صلبوت
نیست کن هر چه راه ورای بود | تات دل خانهٔ خدای بود
تا ترا بود با تو در ذات ست | کعبه با طاعتت خرابات ست
ور ز ذات تو بود تو دور ست | بتکده از تو بیت معمور ست
ای خرابات جوی پر آفات | پسر خر توئی و خر آبات
با تو بود تو خر و تیره ست | چشم عقلت از آنجهان خیره ست
نفس تست آنکه کفر و دین آورد | لاجرم چشم رنگ بین آورد
بی تو خوش با تو هست بس ناخوش | بدر انداز گربه را از کش
در قدم کفرها و دینها نیست | در صفای صفت چنین نیست

فی سلوک طریق الآخرة

این همه علم جسم مختصر ست | علم رفتن براه حق دگر ست
علم آن کش ز نظر ذوق باشد | علم رفتن براه حق باشد
سوی آنکس که عقل و دین دارد | نان و گفتار گند بین دارد
چیست این راه را نشان و دلیل | آن نشان از کلیم پرس و خلیل

ور ز من پرسی ای برادر هم
باز گویم صریح نی مبهم

روی سوی جهان حی کردن
عقبه جاه زیر پی کردن

جاه و حرمت ز دل رها کردن
پشت در خدمتش دوتا کردن

تقیت کردن تفوس از بد
تقویت کردن روان بخرد

چیست زاد چنین راه ای غافل
حق بدیدن بریدن از باطل

رفتن از منزل سخن کوشان
بر نشستن بصدر خامه شان

رفتن از فعل حق سوی صفتش
نور صفت زی مقام معرفتش

آنگه از معرفت بعالم راز
پس رسیدن بآستان نیاز

با نیاز آنگه گشتی یار
دل برآرد ز نفس تیره دمار

در درون تو نفس دل گردد
زان همه کرده ها خجل گردد

خان و مانش همه براندازد
در ره امتحانش بگدازد

در تن تو چو نفس تو بگداخت
دل بتدریج کار خویش بساخت

پس از و حق نیاز بستاند
چون نیازش نماند حق ماند

نه نبیند وجود گفت و نادانی
بایزید ار بگفت سبحانی

پس زبانی که راز مطلق گفت
راست جنبید گو انا الحق گفت

راز خود چون زروی داد بشست — راز جلاد گشت و او را کشت

رهزن راز ش چو شب پیدا می آمد — نطق او گفت خدای آمد

راز چون کرد ناگهانی فاش — بی اجازت میانهٔ اوباش

صورت او نصیب دار آمد — سیرت او نصیب یار آمد

جان جانش چو شد متی ز آواز — خون دل گشت بر نهان غماز

راست گفت آنکه گفت از سر حال — گفت دع نفسک ای پسر تعال

[illegible] دوست نیست ره بسیار — ره تو فی پس بزیر پای در آر

تا نبینی بدیدهٔ لاهوت — خط ذی الملک و خطهٔ ملکوت

کی بود ما ز ما جدا مانده — من و تو رفته و خدا مانده

دل شده تا با شان خدای — روح گفته من اینکم تو درای

چون در آمد بطارم توحید — دل و روح از ستانهٔ تجرید

روح با حور همبری سازد — دل بدیدار دوست بگرازد

ای ندیده ز آب زندگی مستی — تا کی آخر ز آتش مستی

چه کنی لاف مستی بدروغ — تا ت گویند خور بدروغ

تو اگر [illegible] خوری مده آواز — دروغ خواره نگاه دارد راز

چو کنی جست و جوی چون جان تو — تو مدان نوش کن چو ایمان تو

تو ندانی بپارسی ملسی — چون بخوردی تو طعم بشناسی

من بیاموزمت که جام شراب — چون کنی نوش در سرای خراب

تا نخوردی مدارش ایچ حلال — چو بخوردی کلوخ بر لب مال

چون بخوردی دو دُرد با صد درد — گویم احسنت اینت مردی مرد

بر مدار از مقام مستی پی — سر همانجا بنه که خوردی می

بیشتر زین خران بی افسار — همه میخوارگان دل مردار

می همی عقل و جان شان بخورد — زر همی این و آن شان ببرد

اندرین مجمع جوانمردان — از سر بدولی چو نامردان

گر نگوئی تو صادقی باشی — ور بگوئی منافقی باشی

پیشتر چون روی که جایت نیست — باز پس چون جهی که پایت نیست

آنکه را جای نیست غمخوار است — وانکه را پای نیست بیچار است

نیستانی که بر در هست اند — نه کمر بر درش کنون بستند

کز ازل پیش عشق بی زر و زور — خود کمر بسته زاده اند چو مور

جهد کن تا چو مرگ بشتابد — بوی جانت ز کوی او یابد

در گذر زین سرای پر اوباش — گر بوی ورنه بر در او باش

کان کسانیکه بنده اند او را — بخدائی بسنده اند او را

کمر بندگی به بسته مدام — خواجه هفت بام همچو غلام

فی العالم والجاهل

به پسر شیخ گورکانی گفت — که ترا بهر کارهای نهفت

اندرین کوچه خانه باید — ور کلیدان بچپ بود شاید

سانچه پیرایه در ره تجرید — هم سر از شرع و هم سر از تقلید

و اندرین منزل تحت و حضر — چون مسافر و آمی و زود گذر

بر در بوستان الا الله — پیش و نیست کن قبا و کلاه

نیست شو تا هم او دهد بصواب — لمن الملک را بشرط جواب

فی التوکل والمناجات

در مناجات پیر شبلی گفت — همچو ایمان آمد از حدیث نهفت

که اگر دانکه نبودم در سر — بدهم در حدیث دستوری

لمن الملک گوید او بصواب — من و هم هر دو الصدق جواب

گویم امروز مملکت آنراست — که ز دنیا و پیر می آراست

یوم و غد ملکت ای بها بر چیر — هست آنرا که بود دوی و پدیر

تیغ قهر تو سر فرازان را — سر بدو پس بسر دهد جان را

نوش دان بهر سود سودا را — حربه آفتاب جر بارا

هر چه جز حق چو زان گرفتی چشم — جبرئیلت نیاید اندر چشم

زانکه از حرف لا سپهر بالا — کس نداند که چند باشد راه

راه تا با خودی هزاران سال — بروی روز و شب یمین و شمال

پس بآخر چو چشم باز کنی — کار بر خویشتن دراز کنی

خویشتن بینی از نهاد و قیاس — گرد خود گشته همچو گاو خراس

بیخود از هیچ آنی اندر کار — یابی اندر دوم بدین در بار

زین مسافت دو دست تا بهشت — وان مسافت خدای داند پشت

ایضاً فی التوکل

پی مست بانفاق بر درگاه — بتوکل روند مردان راه

گر توکل ترا بدست هست — چون نداری برزقش دست هست

رنج مسکین چو از طریق شمار — هست فرسنگ بست و چار هزار

تو اگر واقفی بصرف و صروف — بدلش کن بیست و چار حروف

ساعت شب چو ضم کنی با روز — هم بود بست و چار آدم سوز

قاف قول شهادتین ترا — بی ریا و نفاق و کیف مرا

از همه عالمت برون آرد — نه بآلت بکاف و نون آرد

از ورای خرد درین ره و کو — وروت این بس که لا هو الا هو

کلمهٔ حق چو در شمار آمد — عدد حرف بست و چار آمد

نیمی از بحر جان دوازده برج — نیمی از چرخ دین دوازده برج

در جهان پر ز در امید است — بر جهان پر ز ماه و خورشید است

در دریای این جهانی نه — ماه و خورشید آسمانی نه

در دریای عالم جبروت — ماه و خورشید آسمان سکوت

بیم و امید را بجای بمان — چه کنی تنگ مالک رضوان

نیست را مسجد و کنشت یکیست — سایه را دوزخ و بهشت یکیست

ای سکندر درین ره آفات — همچو خضر بنی درین ظلمات

زیر پای آر گوهر کانت — تا بدست آید آب حیوانت

با دل و جان نباشدت یزدان — هر دو بنود ترا همین و همان

نفس را سال و ماه کوفته دار — مرده انکارش و سجا بگذار

چون تو فارغ شدی ز فضل کریم — بر رسیدی بجملهٔ ناز و نعیم

پیش آن کس که عشق رهبر اوست — کفر و دین هر دو پردهٔ در اوست

هستی دوست پیش دیدهٔ دوست — پردهٔ بارگاه او نی اوست

پس بگوی توکل آورد رخت — بعد از آنت پذیره آید بخت

در توکل یکی سخن بشنو — تا تنانی بدست دیو گرو

اندر آموز شرط رزق فی — که از و گشت خوار لاف ترفی

فی توکل العجائز

حاتم آنگه که کرد عزم حرم — آنکه خوانی ورا همی باسم

کرد عزم حجاز و بیت حرام — سوی قبر نبی علیه سلام

مانده بر جای یک گروه ز عیال — بی قلیل و کثیر بی اموال

در پس پرده داشت انباری — که ورا بود یا خدا را زری

مرد را فرد و ممتحن بگذاشت — بود و نابود او یکی پنداشت

زن بتنها بخانه در بگذاشت — نفقت هیچ فی ورا بگذاشت

بر توکل ز پیش همره بود — که ز رزاق خویش آگه بود

جمع گشتند مردم بر زن — شاد گشتند جمله تا بدزن

حال او سر بسر بپرسیدند — چون ورا فرد و ممتحن دیدند

از ره پند و نصحت آموزی — جمله گفتند بهر دلسوزی

شوهرت چون برفت ای زعفات — هیچ بگذاشت مر ترا نفقات

گفت بگذاشت راضیم بخدای — آنچه رزق منست ماند بجای

باز گفتند رزق تو چند است — که دلت قانعست و خرسند است

گفت چندانکه عمر ماند ستم — رزق من کرد جمله در دستم

آن یکی گفت می ندانی تو — او چه داند ز زندگانی تو

گفت روزی دهم همی داند — تا بود روح رزق نستاند

باز گفتند بی سبب ندهد — هرگز از بیدن رطب ندهد

نیست دنیا ترا بهیچ سبیل — نفرستدت ز آسمان زنبیل

گفت کای راتی آن شده تیز — چند گوئید هرزه بر خیره

حاجت آنرا بود سوی زنبیل — کش نباشد زمین کشت و فلیل

آسمان و زمین بجمله ورست — هرچه خود خواست کرد حکم اوراست

بر سانند چنانکه خود خواهد — گه بیفزاید و گهی کاهد

از توکل نفس تو چند زنی — مرد نامی ولیک کم زنی

چون نه راهرو تو چون مردان
کاهلی پیشه کردی ای تن زن
دل نگه دار و نفس و پشت بدار
تا بدانجا که باد تو دامد
عقل کاندر جهان چنو نرسد
گوش سر دوست گوش عشق یکی
بیشمار ار چه گوش سر شنود
بر دو سوی سر آن دو گوش چو نیو
کودکی روز و یو چشم بپوش

ز تو بیاموز رهروی زنان
وای آن مرد کو کم است از زن
کین چو بازست و این چو تیار
چون همه سوخت او و او ماند
برسد در خود و بدو نرسد
بهر دین این و آن ز بهر شکم
گوش عشق از یکی خبر شنود
چه کنی بیش ازین خروش و غریو
تا به نهند سرت میان دو گوش

فی تفسیر الرؤیا

خلق تا در جهان اسیر بند
تا روان شان چه بیند اندر خواب
کس چو ما دید خیره عشوه‌ی آن
خفته بیدار کردن آسانست
پس کن از زجر و حال از تقصیر

همه در کشتی اند و در خوابند
زانچه پیش آید از ثواب و عقاب
میگذاریم خواب بیداران
غافل و مرده هر دو یکسانست
در گذر زین که کرده تقصیر

آتش تیز تاب خشم بود — چشمهٔ آب نور چشم بود

گریه در خواب مایهٔ شادی ست — بندگی از ذلت آزادی ست

نرد بازی بخواب یا شطرنج — سبب جنگ و غلبه باشد و رنج

آب در خواب روزیست حلال — گر بود پاک عذب و صاف و زلال

در بود تیر عیش ناخوش دان — گرچه آبست عین آتش دان

خاک در خواب مایهٔ روزیست — بزرگ را دلیل بهروزیست

باد اگر گرم نیست سرد بود — هر دو گنجور رنج و درد بود

باد اگر هست معتدل دیرپوست — اندوه دشمن ست و شادی دوست

چیز دادن بمرده اندر خواب — عدم مال باشد و اسباب

خنده اندوه باشد و اهوال — خامشی بستن دل اندر مال

شرب آب زیادت عطشان — علم باشد که نیست سیری از آن

وانکه باشد برهنه اندر خواب — شد فضیحت بسان مست خراب

طبل در خواب از گرد و فاش — بوق در خواب مایهٔ پرخاش

بند و غل قوت مفسوح بود — باغ دیدن غذای روح بود

میوه در خواب خوب نیست از شاه — لیک نه اندر زمان که اندر گاه

وقت ادراک چون فراز رسد — مرد بیننده زو بناز رسد

دست خود چون دراز بیند مرد — شود اندر سخا و رادی فرد

ور شود دستهای او کوتاه — کشد از بخل گرد خویش سپاه

دست باشد برادر و خواهر — آن چپ دختران رهت پسر

باشد انگشت همچو فرزندان — نسب مادر و پدر و ندان

دختران سینه با پستان — چون شکم مال و نعمت پنهان

جگر و دل بخواب گنج بود — ساق و زانو عنا و رنج بود

مغز مال نهان و پهلو زن — پوست چون ستر و کشیده بتن

هست فرزند آلت تولید — نیک و بد زشت و خوش شقی و سعید

دست شستن ز کار نومیدیست — رقص کردن قماحت و شیدیست

میز و سطل و آلت تغسیل — همه بر نامدان کنند دلیل

وانکه بر بط زند بخواب اندر — زن کند بیشک او بتاب اندر

یا دگر کس مصارعت کردن — غلبت کردنست و آزردن

وانکه دارو خورد همی در خواب — رسته گردد ز درد و رنج و عذاب

طیب باشد دو گونه اندر خواب — این یکی رهت آن دگر همتاب

راحت آن نوع را که در بلند — محنت آن جنس را که بر کمان[1] بلند

گر دخان رنج بیشتر باشد — راحتش کمتر از ضرر باشد

مرد بیمار و طبیب و جامهٔ نو — بد بود بد ز من نکو بشنو

رقص کردن بخواب در کشتی — بیم غرقست و مایهٔ[2] وحشتی

وانکه در بند حبس بسته بود — رقص کردن در آنجا بسته بود

هر که بیند ز تن روان شده خون — نعمتی باشد از حلال برون

چون نه بیند جراحت این باشد — ور جراحت بود جز این باشد

اندهی صعب یابد از کاری — بسته گردد بدست خونخواری

وان زنی کش ز فرج خون آید — کودک مرده زو برون آید

گوشت بیند بخواب در بیمار — که خورد رو تو و طمع بردار

مستی و بیخودی ز شرب شراب — آنکه تازیست بد بود در خواب

وانکه او پارسیست روزی دان — سرفرازی و نیکروزی دان

شیر در خواب رنج مال بود — روزی نیکو و حلال بود

فی رؤیا الاوانی والاثواب

جامهٔ کهنه رنج و اندوه ست — جامهٔ نو ز دولت انبوه ست

[1] بر کمان کند یعنی بر پشت او

[2] رشتی بفتح رای مهمله خاکساری باشد این بیت را

بهترین جامه بود هنگ گفت — هر مرا او ستا و چونین گفت

هر زنان راست جامه رنگین — اصل شادی و راحت و تزئین

جامه سرخ مایه شادیست — سال و مه بخت از و بآزادیست

جامه هیبت ست رنگ سیاه — ور بود زرد درد و محنت و آه

جامهای کبود اندوه ست — سبز بر دل فزونتر از کوه ست

طیلسان و ردا جمال بود — کیسه و صره اصل مال بود

نردبان اصل مایه سفرست — لیک زان مرد را همه خطرست

آسیا مردم امین باشد — آنکه در خانه بر گزین باشد

دام باشد بخواب بستن کار — آینه زن بود نگه بیش دار

بستگی آیدت ز قفل پدید — چون گشایش که آیدت ز کلید

فی ذکر ما یلتذ بالاعضاء

مرد طباخ نعمت بسیار — همچو قصاب در تباهی کار

سبز و بیماریست مرد طبیب — خاصه آنرا که هست خوار و غریب

درزی آنکس که رنجها و بلا — همه بر دست او شود زیبا

مرد خفاف و غسل و خراز — از مواریث آنکه دارد راز

بفتح و ضم کاف و فتح و ضم غین سفت و سیم ۱۰۹ بیشتر بر جامه اطلاق کنند

مرد بزاز و زرگر و عطار — خوبی کار و نعمت بسیار
مرد خمار و مطرب و راوی — مایهٔ شادمانی و شادی
مرد بیطار و رایض کحال — چون دلیلند بر تباهی حال
هست در خواب دیدن صیاد — مایهٔ مکر و حیله بر مرصاد
مرد شمشیرگر دلیل عناست — همچنین تیرگر که تیر آراست
مرد سقا و گلگر و حمال — هر سه آنرا دلیل دان بر مال

فی رؤیا البهائم

خر بود خادمی و وی کاهل — که بکار اندرون بود مبذول
اسپ نر باشد ای بدانش فرد — مرد را اسپ زن بود در خورد
استر آنرا که زن بود حامل — بد بود بچه نایدش حاصل
اشتر آید ترا سفر در خواب — سفر سهمناک پر غم و تاب
گاو باشد دلیل سال فراخ — به بر پادشا شود گستاخ

فی رؤیا السباع

شیر خصم مسلط و مغرور — که بود کارش از مجادله دور
پیل شاهیست لیک با هیبت — هر کسی ترسناک از آن صولت

۱ راوی رقاص و قاپچی
۲ مرصاد گذرگاه
۳ مبذول باول

گوسپند آیدت غنیمت و مال — اقتضا زان کند فراخی سال

نزد کسان دنی و بدگوهر — پر خرد پیش و بکارها پر شر

لیک باشد بهر سبیل مفید — نیست بر قول او ستاد مزید

آهو از خانهٔ زنان تعبیر — بیشتر دارد ای بدانش پیر

دشمن آید پلنگ بد کردار — که بود در معاملت غدار

بیزه اسم بدشمن انگارند — بکتاب اندر اینچنین آرند

خرس خصمیست پر خیانت و دزد — که ز دیدنش کس نیابد مزد

یوز و کفتار و گرگ با روباه — دشمنانند هر یکی بدخواه

ورچه روباه حیله گر باشد — مرده بینی ورا بتر باشد

مار شهر که عدوی کینه ورست — ور کند قصد تو ترا بترست

کژدم و مخنده و دگر حشرات — همه هستند یک بیک آفات

سگ بخواب اندرون عنوان باشد — گربه بیدار پاسبان باشد

فی رؤیا الشیر من ذوالکواکب

دیدن آفتاب را در خواب — پادشه گفته اند از هر باب

ماه مانند رای زن باشد — دگری گفت فی که زن باشد

جرم مریخ یا زحل در خواب — صاحب محنت اند و رنج و عذاب
تیر مانندهٔ دبیر آمد — مشتری خازن و وزیر آمد
زهره خود هست مایهٔ رامش — مایهٔ عیش و کام و آرامش
وان دگر کوکبان برادر و زن — گاه تعبیر شان برادر خوان
همچو یعقوب کین طریق نهاد — راز این علم بر پسر بگشاد
مهر و ماهش پدر بدد و مادر — کوکبان چون برادران دگر
کس چو بادید خیره غمخواران — میگذاریم خواب بیداران
خفته بیدار کردن آسانست — غافل و مرده هر دو یکسانست
پس کن از زجر و فال و از تعبیر — در گذر زین که کرد تقدیر

صفت خیره بادن فال و فرق میان فال و تعبیر

فی تناقض الدارین

علت و زر و شب چه هست و زمین — چون گذشتی ز آنت ماند و این
ای دو بر زخم تو مراد و مرید — دوئی از عقل و آن ز تو جید
در چنین حضرت از من شنوی — چون همه شد یکی همچو دوئی
که بدین درگه ار چه پر شورست — زال ز رستم چو زال بی زورست
در دوئی وان مشقت و تمیز — در یکی یکیست رستم و چیز

صفت شورش دنیا و آخرت

در مصاف صفا و ساحت دل — بر فراز روان و تارک گل

تیغ تا نفگنی سپر نشوی — تا به ننهی کلاه سر نشوی

تا دلت بندهٔ کلاه بود — فعل تو سال و مه گناه بود

چون شدی فارغ از کلاه و کمر — بر سر آن زمانه گشتی سر

سر گل را کلاه پناه بود — با چنین سر کله گناه بود

ترک ترکیب نفس توفیق است — نفی ترتیب محض تحقیق است

مردن دل هلاک جان باشد — مردن جان دم را امان باشد

صدر صدر پادشاه سخن — فارغ آمد ز سوزن و ناخن

اندرین ره بهیچ روی مایست — نیست گیر و دار نیست گشتن نیست

گرچه رو گرچه فی الشل تنهاست — نیست یک تن که عالمی برپاست

چون تو بر خاستی ز نقل و عقل — اینجهانت بدانجهان شد نقل

هر سری کز تو هست هم در دم — سر بزن چون چراغ و شمع و قلم

زانکه هر سر که دیدنی باشد — در طریقت بریدنی باشد

بی سری مر ترا سر آرد بار — درج پر دُر ز بیسریست انار

بی سری پیش گیر و نان او بست — زانکه پیوسته سر کله بکلست

تو بزیر کلاه عشق درآی — لاجرم چهره نارنگی دارای

آدمی را دو جاه بهتر چاه — کل فضولی شود چو یافت کلاه

جاه یوسف ز چاه پیدا شد — نفس دانا ز عقل گویا شد

زانکه در بارگاه ربانی — من بگویم اگر نیست ثانی

آن نکو تر که اندرین معراج — دست بر سر کنی نیابی تاج

کز پی غیب مرد ره پوید — وز پی عیب کل کله جوید

چون سلیمان کمال ره دارد — همچو یوسف جمال چه دارد

تا نشد نقش صورتت چاهی — نشود نقش سرت الله

با کلاهت اگر زیان باشد — قلب او خود هلاک جان باشد

در طریقت سر و کلاه مدار — ورنه داری چو شمع دل پر نار

گر همی یوسفیت باید و جاه — پیش حق باشگونه بال چو چاه

سر که آن بنده کلاه بود — همچو بیژن اسیر چاه بود

ور کله بایدت همی ناچار — همچو شمع آن کلاه از آتش دار

کانکه در عشق شمع ره باشد — همچو شمع آتشین کله باشد

ای ز صورت چنانکه جان از جسم — دل ز وحدت چنانکه مرد از اسم

آن کوشش از تن کشش ز جان خیزد
جستن از ترک این و آن خیزد

تا ابد با قدم حدث طفلست
وانکه صافی برون ازین ثفلست

تا زمین جای آدمی زایست
خیمهٔ روزگار برپایست

این زمین سیمانسرائی دان
آدمی را چو کدخدائی دان

فی الایثار والمعیشة

هر چه داری برای حق بگذار
کز لدایان ظریف ترایثار

جان و دل بذل کن کز آب و گل
بهتر از جود هاست جهد مقل

سید دو سر فراز آل عبا
یافت تشریف سورهٔ هل اتی

زان سه قرص جوین بیقدار
یافت در پیش حق چنین بازار

خیز و بگذار دینی و دنیا
تا بیابی خدای بی همتا

یک درم صد قوانگر کف درویش
از هزار قوانگر آمد بیش

زانکه درویش را دل ریش است
از دل ریش صد قوانگر بیش است

به قوانگر توان نگر که دلش
هست تاریک تیره همچو گلش

گل درویش صفوت ازلیست
دل اکسیمیای لم یزلیست

بشنو تا چه گفت فضل اکه
باکه گویم که نیست یک همراه

باشهنشاه و مخواجه لولاک
از تن و جان و عقل و دین بگذر
صورت و وصف و عین و ذهن
صورتت پرده صفات بود
هرچه از نفس و علم معرفت ست
آن چو مصباح روشن اندر ذات

گفت لاقعد تحتهم غمناک
در رهِ او دلی بدست آور
آن رحم این مشیمه آن فرزند
صفت شد عین ذات بود
وان که آن کفر عالم نعت ست
وان دو همچون زجاجه و مشکات

تا نگشتی دران گذرگه تنگ — با دو روحی و لعبت یکرنگ

تا بود نسل آدمی بر جای — هست آراسته ورا دو سرای

این سرای از برای رنج و نیاز — وان سرای از برای نعمت و ناز

تا درین خاکدان نه بیند رنج — نرسد زان سرای بر سر گنج

آدمی چون نهاد سر در خواب — خیمهٔ او شود گسسته طناب

از تو پرسم که علم حکمت و شرع — وارث آنی همی بجهل و بفرع

وین ز صورت همیشه بگریزد — تا ز بد مرد را بپرهیزد

یک جوابم بده ز روی صواب — گر نه مرده یا نه در خواب

چون ترا بر نهاد خود نفس ست — از تو او مر ترا عوض نه بس ست

فی قصة قیس بن عاصم

آن زمان کز خدای نزد رسول — حکم من فزا الذی نمود نزول

هر کسی قدر آنکه دست رسید — پیش مهتر کشید و سر نکشید

گوهر و زر ستور و بنده و مال — هر چه در وسع بود شان حال

قیس عاصم ضعیف حالی بود — کز نکردی طلب دنیا سود

رفت در خانه با عیال بگفت — زانکه بشنید هیچ یک نه نهفت

بعلم و حکمت خود و مصلحت — کشاده میگرداند رزق را

حال ایشان در بهشت و — بر جمع بتیم و قسمت خود

و مصلحت و منفعت ایشان — در آنست و بسوی

پادشاهش حق باز — گردیده فرا ایشان

کای چنین آیت آمدست امروز — خیز و ما را در انتظار مسوز
آنچه در خانه حاصل ست بیار — تا کنم پیش سید آن ایثار
گفت زین چیز نیست در خانه — تو نه زین سرای بیگانه
گفت آخر بجوی آن مقدار — هر چه یابی سبک بنزد من آر
رفت و خانه بجست بسیاری — تا بر آید در آنکه کاری
یافت در خانه صاعی از خرما — در قلل پشک گشته نابینوا
پیش قیس آورید زین دو سه مال — گفت زین بیش نیست ما را مال
قیس خرما باستین در کرد — شادمانه ببر رسول آورد
چون درون رفت قیس در مسجد — نز سر خرل بلکه از سر جد
گفت با وی منافقی که بیار — تا چه آورده سبک پیش آر
گوهرست این متاع یا زر و سیم — پیش مهتر همیکنی تسلیم
زان سخن قیس گشت در خجل — بسنگر تا چه آمدش حاصل
رفت و در گوشه بغم بنشست — بر نهاده ز شرم دست بدست
آمد از سدره جبرئیل امین — گفت کای سید زمان و زمین
مر ترا اندر انتظار مدار — وانچه آورده است خوار مدار

در خواستن قیس خرما را بر رسول ص

در نعت رسول ص

صدقه قیس خرما

مصطفی را از حال کرد آگاه — یلمزون المطوعین ناگاه

ملکوت آمده بنظارند — مر ورا انتظار چون دارند

زلزله است او فتاده در ملکوت — نیست جای قرار و جای سکوت

حق تعالی چنین همی گوید — دل او را بلطف همی جوید

کای سرافراز وی گزیده رسول — اینقدر زود کن قبول

که بنزد من این قول بعیان — بهتر از زر و گوهر گران

زو بپذیر ختم این متاع قلیل — زانکه دستش رسید نیست بخیل

از همه چیزهای بگزیده — هست جهد المقل پسندیده

قیس را زان سبب بر آمد کار — زان منافق بفعل بد گفتار

گشت رسوا منافق اندر حال — قیس را کار گشت از آن بکمال

تا بدانی که هر که پیش آمد — هم بر آنسان که بود پیش آمد

با خدای آنکه او زود دل باشد — از همه فعل خود خجل باشد

راستی بهتر از همه کاری — خوانده باشی تو اینقدر باری

فی الاتحاد والمودة

در جهان یک شیان چو سود نیست — هیچ جنس ابد چو بود نیست

ظهر النور ذو المنن باشد | بطل الزور جان و تن باشد

عیب خواهی خودی زره بردار | عیب با سرای غیب چه کار

تو پر از عیب و قصد عالم غیب | نتوان کرد خاصه با شک و ریب

برنخیزد بدست بیخبر دیت | از دو پای نهاد بند خودیت

بود تو چون ترا حجاب آمد | عقل تو با تو در عقاب آمد

گفت بگذار و نفس کن پدرود | ورنه برساز زین دو چشم دو رود

روز و شب در فراق عقل بنال | بیش با عقل خود بدی مگال

عقل را زین عقیله باز رهان | بعد از آن گشت بر تو کار آسان

بینی آنگه که یابی از دل قوت | ملک را از دریچه ملکوت

چند گوئی رسیدگی چه بود | در ره دین گزیدگی چه بود

بند بر خود نهی گزیده شوی | پای بر سر نهی رسیده شوی

تا گزنده بوی گزیده نه | تا رسنده بوی رسیده نه

آدمی کی بود گزنده چو تو | دیو و دد کی بود درنده چو تو

غافلی سال و ماه مغروری | دد و دیوی و ز آدمی دوری

سال و مه کینه جوی همچو پلنگ | خلق عالم ز طبع تو دلتنگ

بر سر شاهراه هیچ کسی — ترسی در خود و در رو هر سی
آیت یعنی کرد کوفی از صوفی — عشق ورای قریشی و کوفی
صوفی و عشق و در حدیث هنوز — سلب ایجاب ولا یجوز و یجوز
صوفیان دستها بر آورده — که بلی را بلا بدل کرده
خاک پاشان جمله انسش — ره نشینان حجره قدسش
همه بدر ایشان پرده رشک — غرقه از پای تا بسر در اشک
همه ارزانیان حلم شده — همه زندانیان علم شده
خویشتن را فرو نه از گردن — تا شوی نازنین هر بر زن
دیده پاک پاک دین بیند — دیده چون پاک شد چنین بیند
خاکسارند با دسارانش — تاجدارند تاجدارانش
از سر این دلق هفت رنگ بر آر — جامه یک رنگ از عیسی وار
تا چو عیسی بر آب راه کنی — همه از آفتاب و ماه کنی
همگی خود ز خویشتن کم کن — وانگه آندم حدیث آدم کن
تا بود نفس ذره با تو — ترسی هیچگونه آنجا تو
نفس را آن هوا نسازد هیچ — خیز و بی نفس راه را بسپیچ

آیت یعنی کرد کوفی از صوفی — عشق ورای قریشی و کوفی
صوفی و عشق و در حدیث هنوز — سلب ایجاب ولا یجوز و یجوز
صوفیان دستها بر آورده — که بلی را بلا بدل کرده
خاک پاشان جمله انسش — ره نشینان حجره قدسش
همه بدر ایشان پرده رشک — غرقه از پای تا بسر در اشک
همه ارزانیان حلم شده — همه زندانیان علم شده
خویشتن را فرو نه از گردن — تا شوی نازنین هر بر زن
دیده پاک پاک دین بیند — دیده چون پاک شد چنین بیند
خاکسارند با دسارانش — تاجدارند تاجدارانش
از سر این دلق هفت رنگ بر آر — جامه یک رنگ از عیسی وار
تا چو عیسی بر آب راه کنی — همه از آفتاب و ماه کنی
همگی خود ز خویشتن کم کن — وانگه آندم حدیث آدم کن
تا بود نفس ذره با تو — ترسی هیچگونه آنجا تو
نفس را آن هوا نسازد هیچ — خیز و بی نفس راه را بسپیچ

مَن أمِنَ بطاعتهِ فقد خسر نعمتنا

رو به پیری رو به بی را گفت — کای تو با عقل و رای و دانش جفت

چابکی کن دو صد درم بستان — نامهٔ ما بدین سگان برسان

گفت اجرت فزون ز درد سرست — لیک کاری عظیم با خطرست

زین زیان چونکه جان من نرسود — در رسد آنگهم چه دارد سود

ایمنی از قضات ای الله — هست نزد یک عقل عین گناه

ایمنی کرد هر دو را بدنام — آن عمر از بیل و آن دگر بلعام

من زهد فی الدنیا وجد ملکا لا یبلی

بود پیری به بصره در زاهد — که نبود آن زمان چنو عابد

گفت هر بامداد برخیزم — تا ازین نفس شوم بگریزم

نفس گوید مرا که هان ای پیر — چه خوری بامداد کن تدبیر

باز گویم مرا که تا چه خورم — منش گویم که مرگ و در گذرم

گوید آنگاه نفس من با من — که چه پوشم بگویمش که کفن

بعد از آن مر مرا سوال کند — آرزوهای بس محال کند

که کجا رفت خواهی ای دل کور — منش گویم خموش تا لب گور

تا مگر بر خلاف نفس نفس — بتوانم زدن دریغ عسس

بیخ بیخ آنکس که نفس را دارد — خوار و ویرش خویش نگذارد

فی زهد الزاهد

زاهدی از میان قوم جدا — بر سر کوه رفت و جمع نشست

روزی از اتفاق و اتفاقی — عالمی بر خرد توانا بود

بر گذشت و بدید زاهد را — آنچنان پارسا و عابد را

گفت و بیک چرا برین بالای — ساختی مقام و مسکن و جای

گفت زاهد که اهل دنیا پاک — در طلب کردنش شدند هلاک

باز دنیا فتاده در پرواز — در فگنده بهر دیار آواز

بزبان فصیح می گوید — در جهان صید خویش می جوید

هر زمان گوید اهل دنیا را — جفت بلوی و فرزندی را

وای آنکو ز من حذر نکند — در طلب کردنم نظر نکند

تا مگر در چنانکه در قسطاط — اندکی مرغ و باز دیگر اقراط

فی حب الدنیا و صفة اهله

هست شهری بزرگ در حد روم — باز بسیار اندران بود بوم

نام آن شهر شهره فسطاط — ساحتش تا بحد دمیاط است

واندرو مرغ خانگی نپرد — زانکه باز از هوا نهمی شکرد

واندران شهر مرغ نگذارد — زانکه در ساحتش بیه بارد

همچو فسطاط شد زمانه کنون — علما همچو مرغ خوار و زبون

من نهان گشته ام بدین بالا — تا شوم ایمن از بد دنیا

گفت دانا که با تو اینجا کیست — بر سر کوه پایه حالت چیست

گفت زاهد که نفس من با من — هست روز و شب اندرین مسکن

گفت دانا که پس نکردی هیچ — بیده راه زاهدی هیچ

گفت زاهد که نفس دوخته اند — در من و زی دیم فروخته اند

نتوانم زدی جدا گشتن — چکنم چاره رها گشتن

گفت با زاهد آن سخن چکنیم — نفست افعال بد کند تعلیم

گفت زاهد که من بسا خته ام — زانکه من نفس را شناخته ام

هست بیمار نفس و من چو طبیب — میکنم روز و شب دوا ترتیب

بمداوای نفس مشغولم — زانکه گوید بهی که معلولم

که ورا قسد نعمه فرمایم — انحل از دید گانش بگشایم

چون تصعد کند فرو بارد | قصد تسکینش اندر و آرد
که ورا مسهلی بفرمایم | علل از جسم او بپالایم
حب دنیا و بغض و حقد و حسد | غل و غشش برون شود ز جسد
از خورش خوی خویش باز کند | در شهوت بخود فراز کند
گاه نهیش کنم من از شهوات | تا مگر باز ماند از لذات
قوتش از باقلی و دوده کنم | خانه بروی چو گورخانه کنم
ساعتی نفس را کنم در خواب | پس کنم یکدو رکعتی بشتاب
پیش از آن کو ز خواب برخیزد | همچو بیمار در من آویزد
یکدو رکعت بی او چو بگزارم | بعد از آن نفس گشت بیدارم
مرد دانا چو این سخن بشنید | جامه بر خود یگان یگان بدرید
گفت لله درک ای زاهد | بارک الله عمرک ای عابد
این سخن جز ترا مسلم نیست | ملکت تو ز ملک جم کم نیست
هر چه امر و نهی است آرایش | وانکه فرد است باشد آلایش
نیست آلوده کز گنه خیزد | آن کز اندوه آه و واه خیزد
زن کند بهر میهمانی پاک | موی ابرو و موی رخ چالاک

دل بدینجا غریب و نادانست — تا به بند چهار ارکانست

خرد اینجا تهی کند جعبه — که تحری بدست در کعبه

پیش کعبه مگر که بوالهوسی — بشنود علم سمت قبله بسی

هر که در کعبه با تحری مرد — زیره تر بسوی کرمان برد

در سه زندان غل و عقد و حسد — عقل را بسته به بند جسد

پنج حس کز چهار ارکانند — پنج نماز این سه زندانند

دل که شد محرم خزانه راز — چه کند ننگ منحی و غماز

نیز بانان زبان او گویند — بی نشانان نشان او جویند

هر چه جز دوست آتش اندر زن — آنگه از آب عشق سر بر زن

که نه یار زند و یار مے بینے — همه زنهار خوار مے بینی

گلبن باغ خویشتن بینان — شده چون دلم دلم بدبینان

نیک معلوم کن که در محشر — نشود هیچ حال خلق دگر

پیش آید هر آنچه بگزینند — آنچه زینجا برد همان بینند

فرغ الله تعالی من الخلق و الخلق و الرزاق و الاجل

هر چه آن کدخدای دکاندار — سوی خانه فرستد از بازار

۱۲۶

آنکه باشد بخانه در خویشش | در شبانگاه آورد پیشش
هر چه زینجا بری نگه دارند | در قیامت بهانت پیش آرند
نیست آنجا تغیر و تبدیل | نشود نیک با بهیچ سبیل
هیچ آنجا بکس نخواهد داد | وادنی داد و آن دگر همه باد
نیند و بر خوان اگر نمیدانی | شرح این از کلام ربانی
لن تجد سنتش ز تبدیلا | لن تجد ملتش ز تحویلا
نیست بر حکم قاطعش تبدیل | نیست بر امر جامعش تحویل
خیز و ترک امنی ز خود کن دور | ورنه نبوی در آنجهان معذور
آتش اندر غم و زحیر زنی | گر کنون نفس را به تیر زنی

فی شرائط الصلوات الخمسة والمناجات والتضرع والخشوع والوقار والدعاء

قال الله تعالی الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوة وقال النبی علیه السلام عند نزعه وما ملکت ایمانکم وقال علیه السلام من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر والفرق بین الاسلام والکفر ترک الصلوة

بنده تا از حدث بیرون نماید | پرده غرنماز نگشاید
چون کلید نماز پاکی تست | قفل آن دان که عیب ناکی تست
پای کی بر نهی ببام فلک | باده کی در کشی ز جام ملک
کی ترا حق بلطف بر گیرد | یا نمازت بطوع بپذیرد
آب چون خسرو درین سرای خراب | شکم از نان پرست پشت از آب
تا بزیر چهار پنج و شش شی | باده جز از خم هوس نچشی
چون دوم کرد امر یزدانت | چار تکبیر بر سر ارکانت
فرطه ما فان عالم ازلت | بر تو خوانند نکته و غزلت
روی سلطان شرع کی بینی | گون در آب و در آسمان بینی
لقمه و خرقه هر دو باید پاک | ورنه گردی میان خاک هلاک
چونت نبود طعام و کسوت پاک | چه نمازت بود چه مشتی خاک
بر عونت سوی نماز میاسای | شرم دار و بترس تو ز خدای
سوی خود هر که نیست باز خدای | دهش در نماز باز خدای
سگ بدم جای خود برو بدباز | تو نرو بی برای جای نماز
از پی جاه خدمت یزدان | دار پاکیزه جای و جامه جان

قبلهٔ جان ستانهٔ صمدست — احد سینه کعبهٔ احدست

در احد حمزه وار جان در باز — تا بیابی مزه ز بانگ نماز

هرچه جز حق بسوز و غارت کن — هرچه جز دین از آن طهارت کن

با نیازت بلطف برگیرند — بی نیازت نماز نپذیرند

بی نیاز از غم نماز خوری — از جگر قلیه پیاز خوری

باز اگر با نماز هست نیاز — بر گیر دست لطف پردهٔ راز

پس چو در بارگاه لطف شناخت — داوری داد و جستنی دریافت

ورنه ابلیس در درون نماز — گوش گیر و برونت آرد باز

تو لئیم آمدی نماز کریم — تو حدیث آمدی نماز قدیم

هفده رکعت نماز از دل و جان — ملک هژده هزار عالم دان

پس بدان کاین حساب باریکست — زانکه هفده به هژده نزدیکست

حسد و خشم و بخل و شهوت و آز — بخدای ار گذارد نماز

هر که او هفده رکعه بگزارد — ملک هژده هزار او دارد

تا حسد را ز دل برون نفی — از عملهای زشت او نرهی

چون نه بیند ز دین غنیمت تو — نکند هم نماز قیمت تو

قیمت تو عنان چو برتابد — والله از جبرئیل دریابد

گرچه پاکست هرچه بایست تست — همه در جنب حق جنابت تست

طالب اول ز غسل در گیرد — کز جنب حق نماز نپذیرد

تا ترا غل و غش درون باشد — غسل ناکرده تو چون باشد

غسل ناکرده از صفات ذمیم — نپذیرد نماز رب عظیم

چون ترا از تو دل برانگیزد — پس نماز از نیاز برخیزد

اصل و فرع نماز غسل و وضوست — صحت دار علت از دارو است

تا بجاروب لا نروبی راه — کی شوی در سرای الا الله

نه هد سوی حق نماز چو از — چون طهارت نکرده بنماز

نزاری و بیخودی طهارت تست — کشتن نفس تو کفارت تست

چون بکشتی تو نفس را در راه — روی بنمود زود فضل آله

با نیازی تا بیابی باز — در ربایی سبک تلاق سباز

کان نمازی که در حضور بود — از تری آب روی دور بود

هر که چون جان تو برانگیزد — از نیازت نماز برخیزد

تن چو در خاک رفت جان بفلک — روح نو در نماز بین چو ملک

فی حضور القلب و الصلوة

در احد میر حیدر کرار — یافت زخمی قوی دران پیکار

ماند پیکان تیر در پایش — اقتضا کرد آن زمان پایش

که برون آرد از قدم پیکان — که همان بود مرو را درمان

زود مرد جراحتی چو بدید — بسته زخم را بساخت کلید

تا که پیکان مگر پدید آید — قفل آن زخم را کلید آید

هیچ طاقت نداشت با دم کار — گفت بگذار تا بوقت نماز

چون شد اندر نماز و مخمش — برید آن لطیف اندامش

تیغ پیکان از و برون آورد — وا و شده بیخبر ز ناله و درد

چون برون آمد از نماز علی — آن مر او را خدای خفته ولی

گفت کمتر شد آن الم پیست — وز چه جامی نماز چیز خوبست

گفت با او جمال عصر حسین — آن برادر اولاد مصطفی شد زین

گفت چون در نماز رفتی تو — برایزد فراز رفتی تو

کرد پیکان ز تو برون حجام — باز نادادی از نماز سلام

گفت حیدر بخالق الاکبر — که مرا زین الم نبود خبر

۱۳۱

حکایت علی در حضور قلب

ای شده در نماز بس معروف — بعبادت بر کسان موصوف

این چنین کن نماز و شرح بدان — ورنه بر خیز و خیره ریش ملان

چون تو با صدق در نماز آئی — با همه کام خویش باز آئی

ور تو بی صدق صد سلام کنی — نیستی سخت کار خام کنی

یک سلامی دو صد سلام ارزد — سجده صدق صد قیام ارزد

کان نمازی که عاری باشد — خاک باشد که باد بر پاشد

جان گزارد نماز با رخداری — خشک خنبان بود همیشه گدای

گوید از روی جهل و نا اهلی — چون پذیرد طریق بوجهلی

کاندرین ره نماز روحانی — آن به آید که خشک خنبانی

گرت باید که در کشی سر مرد — خشک بگذار و گرد دریا گرد

گرت ناید ز بحر قوت خویش آب — هم تو دانی که در نمانی از آب

چنگ در راه حق زن ای هنرمند — گرت نبود مراد نبود ننگ

مرد کز خاک و آب دارد عار — بهوا بر نشیند آتش وار

کله آسمان منه بر سر — تا بیابی ز جبرئیل افسر

تاج گردد ترا کلاه ملک — باشگونه شود کلاه فلک

یعنی مالک

بارگی را بساز آلت و زین — از پی بارگاه علیین

با دعا یارب آر بابت حق — تا قبولت کند اجابت حق

گه گه آئی ز بهر فرض نماز — از حقیقت جدا قرین مجاز

بی دعا و تضرع و زاری — یک دو رکعت بغفلت بگزاری

ظن چنان آیدت که هست نماز — بخدای ار دهندت ایچ جواز

بارعونت شوی نزد خدا — از تو کی بشنود خدای دعا

بی تو باشد بپاک برگیرد — کز تو آلوده گشت نپذیرد

نام کز زبان درو زود — آن رسول از جهان مرو زود

چون ز نزد و نیاز باشد پیک — از تو یارب بود دو ز و لبیک

همچو خواجه که در خدام شود — بر بنده و غلام شود

بارمنت منی همی بروی — که منم دوست تو عزّ کلی

دوست دانی نه بنده مر خود را — این بود رسم مرد بخرد را

اینچنین طاعت ای پسر آن به — که نیاری برش بر دسته

بی دری آدمی کم از دده است — هر که او بی دری ست بیهده است

توبه زین طاعت تو ای نادان — خویشتن را دگر تو بنده مخوان

لا یعنی کار بر بیت
کر آن شنیدی گفتهای
بمعبود و رب گفتهای
۱۳۳
وبا وجود این کو
با منت بر معبود
نهاده قوقه
منت داری

گر ترا در زمانه بودی عون — کم نبودی بلفظ از فرعون

که وی از غایت پریشانی — وز کمال غرور و نادانی

چون سر بندگی و عجز نداشت — پرده از روی کار خود برداشت

گفت من برترم ز خدایانم — در جهان از بلند رایانم

همه را این غرور و نخوت هست — لفظ فرعون بهر حیثیت هست

لیکن از بیم سر نیارد گفت — دارد آن را ز خویشتن بنهفت

فی التقصیر فی الصلوة

بود شعیب الانبیا امامی بود — که ورا هر کسی همی بستود

قائم اللیل و صائم الدهری — یافت از زهد و زمان بهری

برده از شهر صومعه بر کوه — جسته بیرون ز زحمت انبوه

زنی از اتفاق رغبت کرد — گفت شیخا بوقت آن در فرود

گر بخواهی ترا حلال شوم — بقناعت ترا عیال شوم

بقناعت زیم بکم راضی — نکنم یاد نعمت ماضی

گفت بخ بخ درست بپسندم — گر قناعت کنی تو خرسندم

بود این زن عفیفه جوهره نام — یافته از حسن زیب بهره تمام

با عفاف و کفاف و خلق حسان — غایت حسن و آیت احسان

شهر بگذاشت عزم صومعه کرد — قانع از حکم چرخ گردان گرد

بوریا پارهٔ فگنده بدید — جوهره بوریا کسک برچید

مر ورا بوشعیب زاهد گفت — کای شده مر مرا گرامی جفت

از برای چه برگرفتی فرش — که بود خاک تیره موضع کفش

گفت بهر صلاح برچیدم — که من ایمنی از تو نشنیدم

که بود بهترین هر طاعت — که نباشد حجابش آن ساعت

جهت بنده راز عین تراب — بوریا بود در میانه حجاب

بود هر شب دو قرص راتب او — بوطیفه گه معاتب او

بدو قرص جوین گه افطار — بود قانع همیشه آن دیندار

بوشعیب از قیام شب رنجور — گشت رنجور و بود وی معذور

آن شب از ضعف و درد آن سر مرد — فرض و سنت نماز قاعد کرد

زن یکی قرص پیش شیخ نهاد — قطرهٔ سرکه داد و بیش نداد

شیخ گفت ای زن این وظیفهٔ من — بیش ازین ست کم چرا شد زن

گفت زیرا نماز قاعد را — مزد یک نیمه است عابد را

تو نماز ار نشسته کردستی — نیمه از وظیفه خوردستی

بیش یک نیمه از وظیفه مخواه — از من ای شیخ کردمت آگاه

که نماز نشسته را نیمی — مزد استاده هست تقسیمی

چون تو نیمی عباده بگذاری — جمله را مزد چشم چون داری

جمله بگزار و مزد جمله بخواه — ورنه این طاعتست عین گناه

ای تو در راه صدق کم زنی — باز پستر ز هیچ خویشتنی

مر ترا زین نماز نز سر دل — نیست جان کندنی مگر حاصل

طاعتی کان ز دل ندارد روح — کس ندارد وجود آن بفتوح

زانکه در اصل خود نیاید نغز — بر سر کاسه استخوان بی مغز

هر نمازی که با غلل باشد — وانکه در حشر بی محل باشد

از خشوع دلست مغز نماز — ور نباشد خشوع نیست جواز

آنکه در بند روزه ماند و نماز — بر در جانش ماند قفل نیاز

زان درین عالم فریب و هوس — واندرین صد هزار سایه قفس

دست موزه ات کلاه جاه آمد — که سرت برتر از کلاه آمد

هر کرا در نماز خنده نکوست — خار مغرب سزای سجده اوست

[illegible] طاعت واقع شده

۱۳۶
حدیقه حکیم سنائی

رو قضا کن نماز بی دم آن | که نمازت تبه شد از نم آن
شد ز ننگ نماز و روزه تو | کفش پای تو دست موزه تو
مرد باید که در نماز آید | خسته با درد و با نیاز آید
ور نباشد خشوع و دمسازی | دیو بر سبلتش کند بازی
کن خوش و ار چون بکوه آئی | کوه را بانگ خرچه فرمائی
کرده در ره دعا بر پای | صد هزاران عوان صوت ربای
لاجرم حرف آن کوه مجاز | چون صدا هم بزیست آید باز

فی الحمد و الثنا

در دهان هر زبان که گویا شد | از ثنایت چو مشک بویا شد
دل و جان ابعد و قربت تو | هست در امر و در مشیت تو
دولت سرمدی و خسروی | ملک بی هلک و عزت ابدی
بندگانت بروز و شب پویان | همه از تو شراشره جویان
دولت و ملک و عز هر دو جهان | پیش عاقل به آشکار و نهان
هست معلوم بی هوا و هوس | کان همه هیچ نیست بی تو و بس
عدمت چون وجود آسانست | هر چه تو خواستی همه آنست

در ثنای تو هر که گرید تر — گرچه قادر ترست عاجز تر
نیست در امر تو بکن فیکون — زهره کس که این چه یا آن چون
بنده را در ره معاش و معاد — نیست کس ناصر از صلاح و فساد
روزی آخر ز خلق سیر شوی — لیک دوری هنوز و دیر شوی
آنگه آگه شوی ز زرع پیاله — که نیابی براه راست جواز
مرد ایمان همیشه در کار است — زانکه ایمان نماز بیار است
تا نداری سر سر اندازی — تو چه دانی که چیست جانبازی
چون سر انداز و صف جود شدی — بر در رقم در سجود شدی
کعبه دل ز حق شده مقصود — همت سگ بر استخوان و قصور
پیش شرعت ز شعر جستن به — بیت را همچو بت شکستن به
شرع از اشعار سخت بیگانه است — گرچه با او کنون هم از خانه است

هرچه ما را مباح و محظورست — بر کسی کو ازین و آن دورست

فرق حظر و مباح باعث او داند — کانچه راحت جراحت او داند

دل و همت مده بصحبت خلق — بر از خلق تا نبرد حلق

نیکوئی با عداوت از خودست — که فلک نام تو و نیک و بدست

فی الاقتفا بر قدم التحیر

مستمع نعمت نیاز از دل — مطلع بر طلوع راز از دل

چون در دل نیاز بگشاید — انچه خواهد به پیش باز آید

یار بش از شه ره اقبال — کرده لبیک دوست استقبال

یا ربی از تو زود و صد لبیک — یک سلام از تو زود و هزار علیک

سایبانیست عقل بر در او — خیلتاشیست جان لشکر او

از بد و نیک خلق پیوسته — رحمت و نعمتش بگسسته

در گهش را نیاز پیرایه — تو نیاز آر سود و سرمایه

در پذیرد غم نیاز ترا — بی نیازی او نیاز ترا

دوست بودش بلال بر درگاه — پوست بر تن چو زلف یار سیاه

جامهٔ ظاهرش ز بهر دلال — گشت بر روی خوش مشکین خال

از پی تازگی ز دشمن و دوست | در دو عالم بدل کنند چو پوست
از پی دین و ملک پروردن | آنکند هیچ سر بدون گردن
ای صف آرای جمع درویشان | وی نگهدار درد دل ایشان
آنکه شد چون بهی بهش گردان | وانکه شد چون کیا بهش گردان
نیک درماندهام بدست نیاز | کارم ای کارساز خلق بساز
متفرد بحظیرهٔ ملکوت | متوحد بعزت جبروت
آیت علم را بدایت نیست | غایت شوق را نهایت نیست
تو ندانی ز حال عالم راز | از بلا عافیت مدانی باز
تو حقیقت نه مرد این راهی | طفل راهی ز درد آگاهی
کودکی زر بگرد بازی گرد | بر کبر و بی نیازی گرد
بس بود کبر و ناز یار ترا | با حسن ای پسر چه کار ترا
چه کنی جنت و نعیم ابد | کرده حقی ز بهر دنیا رد
او ز تو خشت تو میدارند | چون تو کی زر ابجد و هی خواند
میکند عرضه بر تو جور و قصور | تو بدنیا و زینتش مغرور

فی تادیب جمعیان الکتب و صفة الجنة و النار

از پی راه حق کم از کودک — نتوان بودن ای کم از یک یک

گر در آموختن کند تقصیر — هر چه خواهد ز وی سبک بپذیر

بلطف بدار و بنواز ش — خیره و زنتظار بگذارش

در کنارش ز آن زمان کاکا — تا شود راضی و بکنش جفا

در سخواند بخواه زود و دوال — گوشهایش بگیر و نیک بمال

بمسلم نمای تهدیدش — تا بود گوشمال تاکیدش

بند و جبش کند بخانه موش — میر موشان کند فشرده گلوش

در ره آخرت ز بهر شنود — کمتر از کودکی نباید بود

خلد کاکای تست هین بشتاب — بدو رکعت بهشت را دریاب

ورنه شد موشخانه دوزخ تو — در ره آن سرای برزخ تو

زو بکتاب انبیا بگزیند — بر خود این جهل و این ستم مپسند

لوحی از شرع انبیا برخوان — چون ندانی برو بخوان و بدان

تا مگر یار انبیا گردی — زین جهالت مگر جدا گردی

در جهان خراب پر ز ضرر — از جهالت بدان تو هیچ بتر

فی الانبساط والتضرع الی الله تعالی

ای روان همه نومیدان — آرزو بخش آرزومندان
تو کنی فعل من نکو در من — مهربان تر ز من تویی بر من
رحمتت را کرانه پیدا نیست — نعمتت را میانه پیدا نیست
آنچه بدهی به بنده دیر دهی — با رضای خودش قرین دهی
دلم از یاد قدس بین خوش کن — نسب خاک و باد آتش کن
از تو بخشودنست و بخشیدن — وز من افتادنست و بخشیدن
از تو دانم یقین که مستورم — پرده پوشیت کرده مغرورم
راندهٔ سابقت ندانم چیست — خواندهٔ خاتمت ندانم کیست
عاجزم من ز خشم و خشنودیت — نکند نیز لابه‌ام سودیت
دل گمراه گشت انابت جوی — مردم دیده شد جنابت جوی
دل گمراه را رهی بنمای — مردم دیده را دری بگشای
کی نیاز و بکارسازی تو — کی نترسد ز بی‌نیازی تو
ای برحمت شبان این رمه تو — چه حدیث است این همه همه تو
ای یکی خدمت ستانت را — گرگ و یوسف نگارخانت را
تو بخشای بر گل و دل ما — کز نگاه غم دل از گل ما

تو نوازم که دیگران فتند — تو پذیرم که دیگران گفتند

چه کنم با مجاز از تو همنفسی — مرده ایشان مرا تو یار بسی

چه کنم نعمت تو ای مودود — چون یقین شد که من منم تو توئی

چه کنم با لقب تو دو و همه — چون تو هستی مباد بود همه

باد نعمای تست بود جهان — ای زیان تو بر که سود جهان

من ندانم که آن چه کس باشد — کز تو او را بخیره بس باشد

کس بود زنده بی عنایت تو — یا توان زیست بی رعایت تو

آنکه با تست سوز کی دارد — وانکه بی تست روز کی دارد

آنچه گفتی مخور بخورد من — وانچه گفتی مکن بکردم من

با تو باشم درست شش دانگم — بی تو باشم ز آسیا بانگم

از پی مرگ و زر جهد من — جان من باش تا نمیرم من

چه فرستی حدیث و تیغ بمن — من کیم از تو ای دریغ بمن

با قبول تو ای ز علت پاک — چه بود خوب و زشت مشتی خاک

خاک را خود محل آن باشد — کز ثنای تو اش زبان باشد

عز تو دل خاک را برداشت — خاک را تا بعرش سر برداشت

گر ندادی کلام دستوری / که بر نامت از سر دوری

خلق را هیچ زهره آن بودی / که ترا بر محبان بستودی

چه کشاید ز عقل و هستی ما / که نه ما و نه بود و هستی ما

بخودی مان کن از بدیها پاک / به نجاتی امان و اهم ز هلاک

پیش حکمت خود ار خرد باشم / من که باشم که نیک و بد باشم

بد ما نیک شد چو بد رفتی / بد شود نیک ما چو بگرفتی

بد و نیکم همه تو فی یارب / وز تو خود بد نیاید ایزد عیب

آنکسی بد کند که بدکار است / از تو نیکی همه سزاوار است

نیک خواهی به بندگان بکنی / بندگان را خود از تو نیست خبر

اندرین پرده هوا و هوس / جهل ما عذر خواه علم تو بس

گر سگی کرده ایم اندر کار / تو نه شیری گرفته بگذار

بر در فضل حضرت جودت / بهر آنجا بلطف موعودت

آنچه نسبت به تست تقصیر است / وانچه از فضل ماست تقصیر است

فی الرمز و التمثیل

ای خداوند قائم قدوس / ملک تو با حواس نامحسوس

از تو چیزی دبی تو چیز نه ایم — بتو سیریم و از تو سیر نه ایم

سوی ما گرچه هیچکس کس نیست — کرم تو نوید گر بس نیست

دین مان داده یقین مان ده — گرد این هست بیش ازین ان ده

سر به بر نطع نفس شهاتیم — تشنه وادی هما واتیم

کسی از بدی همی نداند به — انچه دانی که آن بهست آن ده

ای مراد اکل نگاران تو — وی امید امیدواران تو

ای نهان دان آشکارا بین — تو رسانی امید ما به یقین

همه امید من برحمت ماست — جان و روزی همه نعمت ماست

جگر تشنه مان ز کوثر دین — شربتی بخش پر ز نور یقین

نیست نزد دانشی و نزد هنری — جز قوام سوی تو وکیل دری

هر چه بر من قضای تو بنوشت — همه نیکو بود نباشد زشت

هستم از هر چه هست جمله گزیر — ناگزیرم تو ئی مرا بپذیر

بلبل عشق را ز گلبن جست — در ترنم نوای ای همه تست

باز نازم من از طریق نیاز — بر سر سدره میکند پرواز

ملکها راند هر که سوی تو راند — باز درماند هر که زین درماند

۱۳۵

خنده گریند عاشقان از تو — گریه خندند عارفان از تو

وجیم تو جنت آرامان — بی تو راضی بحور عین عاصیان

گر بدوزخ فرستی از در خویش — میروم نی بپای بر سر خویش

دانکه ارشاد خلاف آرد — دل شود از غفلتش غلاف آرد

یار بارست و بار یار از تو — یار بارست و بار یار از تو

نه بلا تا من از تو سیر شوم — نه بلا تا تو سیر شوم

گر کنی [illegible] — از شکر تلخ تر نیارم گفت

[illegible] — که سخن مایه غمی باشد

امن و مکر تو هر دو یکسانست — عاقل از مکر تو هراسانست

ایمن از مکر تو نشاید بود — طاعت و معصیت ندارد سود

ایمن آنکس بود که وی آگاه — نبود از مکر تو بفعل گناه

فی الاخلاص و المخلصون علی خطر عظیم

چون ز درگاه تست گومی مال — خواب را زیر پای چیل خیال

همچو شمع آنکه را نماند منی — در تو خندد چو گریه‌اش بزنی

با تو با عقل و جاه و زر چه کنم — دین و دنیا تو فی دگر چه کنم

تو مرا دل ده و دلیری بین — رو به خویش خوان و شیری بین

گر ز تیر تو پر کنم ترکش — کم کوه قاف گیرم و کش

یار آنی که بی‌خبر و نبود — وآن آنی که آن خود نبود

هیچ خود بین خدای بین نبود — مرد خود دید مرد دین نبود

گر تو مرد شریعت و دینی — یک زمان دور شو ز خود بینی

ای خداوند کردگار غفور — بنده را از درت مگردان دور

بسته خویش کن بیر خوابم — تشنه خویش کن مده آبم

دل ازین و ازان چه باید جست — درد خود رهنمای مقصد تست

عمر ضایع همی کنی در کار — همچو خر پیش سبزه بی افسار

گر دو هر شهر هرزه میگردی — خر دران ره طلب که گم کردی

خر اگر در عراق و ور دیدند — پس ترا چون به بزد و ور می دیدند

پل بود پیش تا نگردی گل — چون شدی گل ترا چه بحر چه پل

اندرین ره ز داد و دانش خویش — پارسا رو ز هیچ پل مندیش

قصد کشتی مکن که پر خطرست — مرد کشتی ز بحر بی خبرست

گرچه نوخیزه نو گرفت بود — بط کشتی طلب شگفت بود

بچه بط اگرچه دیده بود — آب دریاش تا بسینه بود

تو چو بط باش و دینی آب روان — ایمن از قعر بحر بی پایان

بچه بط میان بحر عمان — غرب بط باز گشته کشتیبان

یارب این خر بطان عالم را — گم کن از بهر عز آدم را

قدم ار در ره قدم داری — آخر مے را ز دست نگذاری
قدمی را که با قدم بقل ست — سطح بیرونی محیط پل ست

فی قضائه و قدره و صنعه

داده از عقل تو تمنی را — امر دین را و عقل دینی را
آنچه زاید ز عالم از امر ست — آنچه گوید نبی هم از امر ست
کفر و دین خیر و زشت و کهنه و نو — یرجع الامر کله زے او
هر چه در زیر امر جبار اند — همه بر وفق امر بکار اند
همه مقهور و قدرتش قاهر — صنع او بر ظهور شان ظاهر
همه موقوف قدرت و علمش — همه مسبوق سابق علمش
آنکه عامی و آنکه از علماست — آنکه محکوم و آنکه از حکماست
همه را بازگشت حضرت اوست — هر که را منتی ست منت اوست
عقل را نقل کرده اسبابش — نفس را پی بریده انسابش
نسبت نفس سوی عالم جان — همچو کور ست و گوهر عمان
کور را گوهرے نمود کسے — زین هوس پیشه مرد بوالهوسے

که ازین مهره چند میخواهی — گفت یک کرده و دو تا ماهی

نشناسد کسی چه داری خشم — لعل و گوهر مگر بگوهر چشم

پس چو این گوهرم ندارد جای — این گهر را ببر تو ژاژ فضای

گر نخواهی که بر تو خندد خر — نزد گوهر شناس بر گوهر

دست گوهر شناس بر داند — چون کف پای بر صدف راند

نیک دانی که در قضای ازل — دست صنع خدای عز و جل

کرده امر خدای در هر فن — قوتی را بفعلی آبستن

تا چو راه مشیمه بگشایند — زانچه گشتند حامل آن زایند

آنکه او را عدم برد فرمان — کی وجود آرد اندر و عصیان

کرده یک امر جمله را بیدار — همگان آمدند در پرکار

هر چه استاد بر نبشت و براند — طفل در مکتب آن تواند خواند

گر نوشت ابجدی ز دفتر خویش — نتواند که زو کشد سر خویش

عقل شد خامه نفس شد دفتر — مایه صورت پذیرد و جسم صور

عشق را گفت جز ز من مهراس — عقل را گفت خویشتن بشناس

عقل دائم رعیت عشق ست — جان سپاری حمیت عشق ست

ع ذرهٔ عقل شخط ادراک
عقل خاصیت دفتر تیغ
عقل نمایات
دفتر عقل عقل
خاصیت فیض بر
ایشی بیت
قبول صورت
۱۵۱ عقل خاصیت
یکی دو جم
مرکب از صور
و صورت ست
قبول اشکال
ع ن ۱۲۸

عشق را گفت پادشائی کن	طبع را گفت کدخدائی کن
از عناصر بساز ارکان را	پس بکف کن تو آب حیوان را
تا چو زر و نطق مایه سازد	در ره روح قدس در بازد
روح قدسی بنفس باز شود	نفس چون عقل پاکباز شود
همچنین ست از بدایت جان	روش اوست تا نهایت جان
آنکه مختار زیر پرده اوست	وانکه مجبور بنده کرده اوست
همه از امر اوست زیر و زبر	غافلند آدمی ز خیر و ز شر
هر چه بود است و هر چه خواهد بود	آن توانند کرد کو فرمود

فی الشوق

از پس این براق شوق بود — بدل و جان و عقل و ذوق بود

آفرینش چو گشت زندانش — پس خلاصی طلب کند جانش

آتشش از درون برافروزند — که از و جان و عقل و دین سوزند

تا که جویای عشق خود بین ست — بوئی توبه از پی این ست

هر کرا کوی عشق او تازه است — توبه او کلید دروازه است

شوق با یار خود سرور بود — یار جوی از خدای دور بود

شوق زد قفت باتش اندازد — سوق شوقت چو حور بنوازد

چون برون رفت جان ز دروازه — دل کهنه از و شود تازه

صورت از بند طبع باز رهد — دل و دیعت بروح باز دهد

افتد از سیر جان بی اندازه — از زمین تا بعرش آوازه

گر دگر با و شوق و درد بود — بر زن ار بگذرد چو مرد بود

هر چه در راه فتنه انگیزد — همه اش از پیش راه برخیزد

از پی پایت آبله بشکوه — پشم رنگین شود به پیش کوه

آتش او ز بحر بالا را — ببرد آبروی دریا را

ذوق از پس براق شوق بود
بدل و جان و عقل و ذوق بود
پس خلاصی طلب کند جانش
که از و جان و عقل و دین سوزند
توبه از پی این ست
توبه او کلید دروازه است
یار جوی از خدای دور بود
سوق شوقت چو حور بنوازد
دل کهنه از و شود تازه
دل و دیعت بروح باز دهد
از زمین تا بعرش آوازه
بر زن ار بگذرد چو مرد بود
همه اش از پیش راه برخیزد
پشم رنگین شود به پیش کوه
ببرد آبروی دریا را

ذوق از پس براق شوق بود
بدل و جان و عقل و ذوق بود
پس خلاصی طلب کند جانش
که از و جان و عقل و دین سوزند
توبه از پی این ست
توبه او کلید دروازه است
یار جوی از خدای دور بود
سوق شوقت چو حور بنوازد
دل کهنه از و شود تازه
دل و دیعت بروح باز دهد
از زمین تا بعرش آوازه
بر زن ار بگذرد چو مرد بود
همه اش از پیش راه برخیزد
پشم رنگین شود به پیش کوه
ببرد آبروی دریا را

۱۲

چون مر او را از و بر انگیزند | اختران پیش او فرو ریزند
دیدهٔ او چو نور ره بینند | شمس در جنب او سیه بینند
بر و نیک اندران جهان نبود | خاک و خورشید و اختران نبود
هر کرا عشق کوی او نبود | در دلش جست و جوی او نبود
آسمان و گرش گردانند | بر زمینی دگرش بنشانند
هر زمان شوید از پی تنگ و بوی | جبرئیلش ز آب حیوان روی
خرد از نعرهٔ دلش کالیو | میزند موج نعل اسپش دیو
آدمی سوز گشته از پی راه | مالک در دا و بانگش آه
سر آهش نداند ایچ صبور | پی او در نیابد ایچ غیور
نعل اسپش چو گرد بند از | جبرئیلش حنوط جان سازد
او روان گشته سوی عالم نیست | باد فریاد کن که یکدم بایست
مصطفی ایستاده بر ره او | از ره لطف رب سلم گوی
اندر آویزد از پی اشراف | از درونش ترا ز و انصاف
آب در راه او خلیل زند | مقرعه اش جان جبرئیل زند
همه را باز خود رساند بخود | کایچ یک را از و نیامد بد

۱۵۴

همه هستند و از همه دور
ز و بدو نیک قوت و حولست
امر او را تغیر نبود
بغض و حقد از صفات او دورست
اوست قادر بهر چه خواهد و خواست

در بی خواندهٔ تغیر الا تغیر
امر او را بدل القولست
خلق را جز تحیر نبود
غضب آنرا بود که مقدورست
هر چه خواهد کند که حکم اورست

فی صفات مذمومه آنها لیس فی صفات الله تعالی

در حق حق غضب روا نبود — زانکه صاحب غضب خدا نبود

غضب و مقدمه هر دو مجبورند — وین صفت هر دو از خدا دورند

غضب و مقدمه خشم و صلح و حسد — نیست اندر ذات او فرد احد

همه رحمت بود ز خالق بار — هست بر بندگان خود ستار

میدهد هر ترا ز رحمت پند — بخودت میکشد بلطف کمند

گر نیابی بدانت سوی خویش — بتلطف برشت آرد پیش

زانکه مستی بدین سرای دریغ — تو گرفته ز جهل راه گریغ

نور توحید را توئی چو صدف — آدم تازه را شدی تو خلف

گر کنی ضایع آن نور توحید — شوی از مفلسی مایه سرید

ور نوآن نور را نگهداری — سر ز بخت و دیار بگذاری

بسر و راید بسی پس ادان — نرسد هرترا ز خلق زیان

در زمانه تو سرفراز شوی — در فضای ازل چو باز شوی

دست شاهان ترا شود منزل — هر دو پایت برآید از همه گل

بی ریاضت نیافت کس مقصود — تا نسوزی ترا چه بیند دود

فی الذی هو یطعمنی و یسقین

باز را چون ز بیشه صید کنند — گردن و هر دو پاش قید کنند
هر دو چشمش سبک فرو دوزند — صید گردون ورا بیاموزند
خوز اغیار و عادهٔ باز کند — چشم از آن دیگران فراز کند
اندکی طعمه را شود در صفی — یاد دارد ز طعمهٔ ماضی
باز دارش ز خود پیاده کند — گوشهٔ چشم او گشاده کند
تا همه بازدار را بیند — خلق بر باز دار رنگ زنند
زو ستاند همه طعام و شراب — نشود یک نان بی او در خواب
بعد از آن بر گشایدش یک چشم — بر رضا بنگرد درونه بخشم
از سر رسم و عادهٔ برخیزد — باز گرگس بطبع نامیزد
بزم و دست ملوک را شاید — صید گه را بدو بیاراید
چون ریاضت نیافت وحشی ماند — هر که دیدش ز پیش خویش براند
دیگران غافلند تو هشدار — و اندرین ره ز بانت خامش دار
شرط آن کو همه طعام و شراب — از سبب ستد نه از اسباب
رو ریاضت کش ار ترت باید ناز — ورنه راه جحیم را می ساز

فی العوام اولئک کالانعام بل هم اضل

کره را کش شد سه سال تمام — رایضش در کشد بزین و لگام

مر ورا در دهند یکسر جو — نوسنی از تنش بیاموزد

کره را به لگام رام کند — نام او اسپ خوش لگام کند

بار گیرد ملوک را شاید — بزر و زیورش بیاراید

چون ندید این ریاضت در خور — باشد آن کره از خری کمتر

بابت بار آسیا باشد — دائم از بار در عنا باشد

گاه بار جهود و گه ترسا — میکشد در عنا و رنج و بلا

آدمی نیز کش ریاضت نیست — پیش دانا ورا اقامت نیست

علف دوزخست و ترسانست — با خر و جحیم یکسانست

مر ورا هست جای خوف و هراس — فوائد و نکاش و فقد الناس

نفس فرمان پذیر مانده — عقل قرآن شناس ایمان ده

خرد و جان و صورت مطلق — همه از امر دان امر از حق

نور خورشید چون بر آب آید — آب از آرام و شتاب آید

عکس خور ز آب بر جدار شود — سقف از نقش او نگار شود

آنچه از عکس آفتاب شمار — آن دوم عکس آب بر دیوار

جان نزد بدن بیم مهجوری — خاک درگاه جز بدستوری

آن او بیند در مکان و زمان — از کن امر تا در بیچه کان

گفته از بهر خدمت درگه — امر با عقلها اطیعوا الله

نفس و بنده تا بگوینده — همچون بنده اند بیننده

سوی آن کفر و دین و نشئت نکوست — که ز دین نقش بیند از خرپوست

گرچه بی اوست قصد و نیرونه — کار دین بی توفی و بی اونه

کار دین خود نه سرسری کاریست — دین حق را همیشه بازاریست

دین حق تاج و افسر مردست — تاج نامرد را چه در خور روست

دین نگهدار تا بملک رسی — ورنه بی دین بدانکه هیچ کسی

راه دین رو که راه دین چو روی — همچو شاخ از برهنگی نه روی

ای خوشا راه دین و امر خدای — از گل تیره رو برآر دو پای

همه از کار کرد الله دست — نیکبخت آنکسی که آگاه است

در ره جبر و اختیار خدای — بی تو و با تو نیست کار خدای

ذکر کلام الملک العلام یسهل الامر امرا قال الله تعالی

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ
بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ
وَالسَّلَامُ الْقُرْآنُ غَنِيٌّ لَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَلَا غِنَىٰ دُونَهُ وَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ الْقُرْآنُ هُوَ الدَّوَاءُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ

سخنش را بس لطافت ظرف | صدمت صورت فی زخرفت حرف

صفتش در حدوث کی گنجد — بجنبش را حروف کی سنجد

وهم حیران ز شکل صورتهاش — عقل واله ز سیر سورتهاش

مغز و نغز است حرف و سورت او — دلبر و دلفریب صورت او

زو گرفته مقیم قوت و قوت — داده ملک و زاده ملکوت

سر او بهر حل مشکلها — روح جانها و راحت دلها

دل مجروح را شفا قرآن — درد دلسوز را دوا قرآن

تو کلام خدای را بیشک — گر نه طوطی و حمار و اشک

اصل ایمان و رکن تقوی دان — کان یاقوت و گنج معنی دان

هست قانون حکمت حکما — هست معیار حادث علما

زینت جانها ستایش اوست — ساکنت عقلها نمایش اوست

آیت او شفای جان تقی — رایتش درد و اندهان شقی

عقل کل را فگنده در شدت — نفس کل را نشانده در عدت

عقل و نفس از نهاد آن عاجز — فصحا از طریق آن عاجز

فی جلال القرآن

هم جلیل است با حجاب جلال — هم دلیل است با نقاب لآل

سخن اوست واضح و واثق — حجت اوست لایح و لائق

نور جان را حروف او مخرج است — چرخ دین را هر آیتش برج است

روضهٔ انس عارفانست او — جنت الاعلی زوانست او

ای ترا از قرائت قرآن — از سر غفلت روی پنهان

هر زبان از حروف ذوقی نه — در جنان از وقوف شوقی نه

از کمال جلالت و سلطان — هست قرآن بحجت هر زبان

از درون شمع منهج سلام — وز برون ناشر عقیدهٔ عام

عاقلان را حلاوتی در جان — غافلان را تلاوتی بر زبان

بر زبان ظرف حروف ذوقی نه — غافل از معنیش کز ذوقی چه

روح و حروف قرآن را — چشم جسم این و چشم جان آن را

نعمت آن ببرده جسم ز گوش — نعمت این بخورده روح ز هوش

بهر نامحرمان ز پیش جمال — بسته از مشک پردهٔ جلال

پرده و پرده دار را از شاه — نبود دل بهیچ سان آگاه

داند آنکس که وی بصر دارد — پرده از شاه کی خبر دارد

نشد از دور طارم ازرق — عرق اوست تا بگیش فلق

نحو و نقش و قرائت و تکوین — از زمین ست تا سر پروین

تو هنوز از کفایت شب و روز — قشر اول چشیده از کوز

کاولین پوست نرم و تلخ بود — دومین چون زماه سلخ بود

سومین آن حریر زرد و تنک — چارمین مغز آبدار خنک

پنجمین منزلست خانهٔ تو — سنت اندیاست تا نهٔ تو

چون ز پنجم روان بیارائی — پس باول چرا فرود آئی

تو ز قرآن نقاب او دیدی — حرف او را حجاب او دیدی

پیش نااهل چهره نگشاوست — نقش او پیش او براستاوست

گر ترا هیچ اهل آن دیدی — این نقاب رقیق بپوشیدی

مر ترا سر می خویش بنمودی — تا روانت بدر بیاسودی

دل مجروح را شفا زویست — جان محروم را دوا زویست

تن چشد طعم ثفلش از پی تست — جان شناسد که طعم روغن چیست

حس چه بیند مگر که صورت نغز — مغز داند که چیست اندر مغز
صورت سورتش همی خوانی — صفت سیرتش نمیدانی
کم ز مهمانسرای عدن مدان — خوان قرآن به پیش قرآن خوان
حرف را دان نقاب خود کرده — که ز نامحرمیت در پرده
صورت از عین روح بیخبرست — تن دگر دان که روح خود دگرست
تو همان دیده ز صورت آن — کاهل صورت ز صورت سلطان
چه شماری حروف را قرآن — چه حدیث حدث کنی با آن
حرف با او اگرچه همخوابه است — بیخبر همچو نقش گرمابه است
که نه بینند همچو بیداران — ذات او خفتگان طراران

فی ذکر سر القرآن

چون نباشد ز محرمان بنهفت — سر قرآن زبان نداند گفت
سر قرآن خدا نکو داند — ز و شنو زانکه خود همو داند
کس بنشناخت جز بدیده جان — حرف پیمای راز قرآن خوان
من نگویم وگرچه عثمانی — که تو قرآن همی نکو دانی
هست دنیا بسان تابستان — خلق در وی بسان سرمستان

در بیابان غفلت اند همه — مرگ همچون شبان و خلق رمه

و اندرین بادیه هوا و هوان — ریگ گرم است همچو آب روان

هست قرآن چو آب سرد و فرات — تو چو عاصی کشنده در عرصات

حرف و قرآن تو ظرف و آب شمر — آب میخور بظرف در منگر

کان کین زان نمایدت او طان — کز تو زشت و دهر در سرطان

زان بماندت نهاد بی روزه — کاب سرد است و کاشته پیروزه

سر قرآن پاک با دل پاک — در رود گوید بصوت اندهناک

عقل کی شرح و بسط او داند — ذوق او سر سر نکو داند

گرچه نقش سخن نه از سخن است — بوی یوسف درون پیرهن است

بود در مصر مانده یوسف خوب — بو بکنعان رسیده ز پی یعقوب

حرف قرآن ز معنی قرآن — همچنان است کز لباس تو جان

حرف را بر زبان توان راندن — جان قرآن بجان توان خواندن

صدف آمد حروف و قرآن در — نشود مائل صدف دل حر

حرف او گرچه خوب و منقوش است — کوه از و همچو آهن منقوش است

از درون کن سماع موسی و ر — نز برون سو چو زیر موسیقار

جان چو آن خواند لقمه چرب کند
هر که بشنود خرقه ضرب کند

لفظ و آواز و حرف در آیات
چون سه چوبک نی کاسهای نبات

پوست ار چه نه خرب و نه نغز بود
پوست هم پرده دار مغز بود

حکمت از خشت تو سر بر آید
نی از جهل تو فتنه بر آید

تا درین ترتیبی که ترتیب بست
تا درین مرکزی که ترکیب بست

تا درین عالمی که پر صید است
تا درین مرکزی که پر کید است

بصر بیند بین بدل طوبی
بزبان حرف خوان بدل معنی

بکن از بهر حرمت قرآن
عقل را پیش نطق او قربان

عقل بنمود دلیل اسرارش
عقل عاجز شدست در کارش

تو کنون تا حفاظ غمازی
نه سزاوار پرده رازی

تو نگشتی بسر او واقف
نه سپیدی هنوز در موقف

تا هوا خواهی و هوا داری
کودکی کن نه مرد این کاری

چون جهان هوا خرد بگرفت
نیکی محض جای بد بگرفت

دیو بگریخت هم بدوزخ آز
یافت انگشتری سلیمان باز

شد هزیمت ز سر او شیطان
چه عجب گر زبان شد از قرآن

باش کانگه که صبح دین بدمد — شب وهم و خیال و حس برمد
چون به بینند مر ترا بی عیب — روی پوشیدگان عالم غیب
مر ترا در سرای غیب آرند — پرده از پیش روی بردارند
سر قرآن ترا چو بنمایند — پرده‌های حروف بگشایند
خاکی اجزای خاک را بینند — پاکی باید که پاک را بینند
در دماغی که دیو کبر دمید — فهم قرآن ازان دماغ رمید
ز استماع نمی تباید گوش — ور پی سر سوره نارد هوش
هوش اگر گوشمال حق یابد — سر فقر آن ز سوره دریابد

فی ذکر اعجاز القرآن

ای ز دریا بکف کف آورده — وز ملک صورت صدف آورده
مغز دُر زان بدست ناوردی — که بگرد صدف همی گردی
زین صدفهای تیره دست بدار — دُر صافی ز قعر بحر برآر
گهر بی صدف درون بست — صدف بی گهر برون گلست
قیمت دُر نه از صدف باشد — تیر را قیمت از هدف باشد
آنکه داند بدید فقر از فقر — بشناسد ز دُر دریا بقعر

وانکه بر شطر شط این دریاست — نه سزاوار لولوی لالاست

سطر قرآن چو شطر ایمانست — که از و راحت دل و جانست

صفت لطف و عزت قرآن — هست بحر محیط عالم جان

قعر او پر ز دُر و پر ز گهر — ساحلش پر ز عود و از عنبر

زوست از بهر باطن و ظاهر — منشعب علم اول و آخر

پاک شو تا معانی مکنون — آید از پنجرهٔ حروف برون

تا برون ناید از حدث انسان — کی برون آید از حروف قرآن

تا تو باشی ز نقش خود محجوب — با تو و عقل تو چه زشت و چه خوب

نشود دل ز حرف قرآن به — نشود بز به بیخ بچی فربه

نکند خیره زودی و دیری — آب در خواب تشنه را سیری

تو که در بند کلک و انقاسی — چهره را از نقاب نشناسی

نبود خاصه در جهان سخن — رنگ و بوی سخن چو جان سخن

چون قدم در نهی دران اقلیم — کندت ابجد و فا تعلیم

چون بخوانی تو ابجد دین را — آب و جد دان تو شمس پرین را

سیرت صادقان چنین باشد — ابجد عاشقان همین باشد

پرده روی روز تاریکیست — نظم این نکته سخت باریکیست
گر همی گنج دولت باید و جان — آیتی زو بجان و دل برخوان
تا درو گوهر یقین یابی — تا درو کیمیای دین یابی
تا بیابی تو درج دُرّ یتیم — تا بدانی تو زر ناب از سیم
دُرّ جها چیست سرّ ربانی — در میان چیست رمز روحانی
تا نماید بتو چو مهر و چو ماه — روی خوب خود از نقاب سیاه
چون عروسی که از نقاب تنک — بدر آید لطیف و روح سبک

فی هدایة القرآن

رهبرست او و عاشقان راهی — رسنست او و غافلان چاهی
در بن چاه جانت را وطنست — نور قرآن بسوی آن رسنست
خیز و خود را رسن بچنگ آور — تا بیابی نجات خویش مگر
ورنه گشتی بقعر چاه هلاک — آب و بادت هر آتش غمناک
تو چو یوسف بچاهی از شیطان — حزوت بشری و رسن قرآن
گر همی یوسفیت باید و چاه — چنگ در وی زن و برآی از چاه
راه مردان رسن بدان دارند — تا بدان آب جان بدست آرند

تو رسن راهی بدان سازی | تا کنی بهر زمان رسن بازی
کس نداند دو حرف از قرآن | با چنین دیده در هزار قران
دست عقلت چو چرخ گردانست | پای بند دولت تن و جانست
گر تو اختر و تاج باید و جاه | چه نشینی مقیم در بن چاه
یوسف تو بچاه در ماهست | دل تو سوره سفه خواهست
رسن از دو سه سازد و دلو از آه | یوسف خویش را برآر از چاه

فی غرة القرآن انها لیست بالاعشار والاخماس

بهر یک مشت کودک از دو سه اس | نامش اعشار کرده و اخماس
کرده منسوخ حکم هر ناسخ | نشده در علوم آن راسخ
متشابه تر اشده محکم | کرده بر محکمش معول کم
تو رها کرده نور حق آن را | وز پی عامه صورت آن را
ساخته دست موزه سالوس | بهر یک من جو و دو کاسه سبوس
گه سرودش کنی و گاه مثل | گاه سازی از و سلاح جدل
گه زنی رایش به بی ادبی | گه شمارش کنی به بوالعجبی
گه کنی بر قیاس خود تاویل | گه کنی حکم را بدان تحویل

لهو و پایانش بر بی خیال — گه درونش کنی برون بحال

گه برای خودش کنی تفسیر — گه بعلم خودش کنی تقریر

مے نکردی مگر به پیشاره — گر و صندوقهای سیپاره

گاه گوئی رفیق جاهل را — یا نه کرباس باف کاهل را

گه نویسی ترا یکی تعویذ — پاک دارای جوان مدار پلید

لیک بد به پگاه می باید — فون مرغ سیاه می باید

این همه حیله بهر یک درم — شام یا چاشتی ز بهر شکم

عمر بر داده بخیره بباد — من چه گویم برو که شرمت باد

در یکی مسجدی خری بهوس — خلق پر باد و پیشوای و جرس

زین هوس شرم شرع و دینت باد — یا خدا یا اجل قرینت باد

با چنین خود فضل و فرهنگت — شرم بادت که نیست خود ننگت

فی حجة الکلام

باش تا روز عرض با یزدان — کلمه بیان تو کند قرآن

گوید این باطل مصدق تو — چند باطل کشید از حق تو

گوید ای کرده کار بیدانی — آشکارا چنانکه پنهانی

۱۷۱ ابجد نانی

شب و روزم بخواند با فریاد — داد یک حرف من بصدق ندا

حق نحو و معانی و اعراب — زو ندیدم بصدق در محراب

حجت در سرود نیک آید — حاجت عشم کبود نیک آید

چند گولاف زد بدعوی ما — پس ندانست قدر معنی ما

بجز از گفت و گوی و دمدمه — نیست گوشی نصیب این همه

سوی میدان خاص نتاخت — روی ما از نقاب بانشناخت

بر سر کوی ما بزشت و نکو — سگی آمد کسی نیامد ازو

عقل و جان را بقول من بسپرد — سوی رای و هوای خویشم برد

گه به تیغ هوا بخست مرا — گاه بر دام نفس بست مرا

گه بسوی شراب الا مرا — گه براه سرود خواند مرا

گه بخواندی مرا براه مجاز — خیره بگشاده چون خران آواز

گه شکستی چو چوب را سکنه — سر و روی حروفم از شکنه

گه چو قوال کرده از نغمه — متفرق حروفم از زخمه

ای مدبر ز مدبری چنین — خواهم انصاف تو بیوم الدین

در سرای مجاز از سر ناز — گه ببازار و گاه و گه بنماز

گوش

[illegible]

[illegible]

جلوه کردی براه اعجازی | گه بحرفی و گه بآوازی

فی حلاوة القرآن

کی چشی طعم و لذت قرآن | چون زبان بر دی و نبردی جان
از درون بنظر جان آی | بتماشای باغ قرآن آی
تا بجان تو جمله بنماید | آنچه بود آنچه هست آنچه آید
تر و خشک جهان درون و برون | آنچه موجود شد بکن فیکون
حکمهائی که گشت از و محکوم | همه گردد ترا از و معلوم
بشنو اندر ترا صفات خدای | گشته پیشت بصدق قصه سرای
مستمع چون کند سماع کلام | گیردش نطق موی بر اندام
تا به بینی بدیده اخلاص | چون بخوانی تو سورة الاخلاص
سورتی همچو سرو غاتفری | نظم او چون بنقشه بطری
نصب و رفعش چو عرش و چون کرسی | گر تو از مر شدی خبر پرسی
جر و جزم وی از طریق قدم | لوح محفوظ و سر سین قلم
حرفها بال روح و پرده نور | نقطها خال مشک بر رخ نور
اینچنین در نگر بصورت او | تا بدانی تو سر سورت او

پاکان

ع قرآن خوانی نه قرآن خوانی
ع قرآن نام است
ع ۱۷ از ترکان خوبان خرگه دارند
سر زبان بر دهند و خوب شوند ۱۲

تا الف را درون رای آرد
تا فرو شد بجای جان و خرد
زانکه در کوی عشق وحدت و ننگ
بوته شهوت امتحانش کند
پس دگر باره بوته سازد
پس چو زرش کند فرو ساید
هر ملک را که عدل و دین باشد
سخنی کز تو گشت آلوده
باد اگر چه خوش آید و دلکش

با قتار ایزد پاسے آرد
یوسف خوب را بشرده بد
بیش ازین قیمتی نیارد رنگ
پس از آن همچو زر کمالش کند
تا درو غل و غشش بگدازد
پس بدو تاج او بیاراید
افسر و تاج او چنین باشد
گرچه نیکوست هست بیهوده
بر حدث بگذرد نباشد خوش

فی ذکر کشف القرآن

هر جنب را بامر یزدانش
پس ز انوی خیرش بنشاند

پس نه مهجور کرد قرآنش
لا یمسه چو بر دو دستش خواند

مُقری زاهد از پی یکدانگ — همچو قمری و دمغره دارد بانگ
قول باری شنو هم از باری — که حجابست صنعت قاری
مرد عارف سخن ز حق شنود — لاجرم ز اشتیاق کم غنود
طبع قوال را زبون باشد — عشق را مطرب از درون باشد
در دل نفس نه بر رخ خال — که خیالت نشان دهد از حال
با خیال لطیف گوید راز — شکن و پیچ و وقفه در آواز
هر چه آواز و نقش و آوازه است — خانه‌شان از برون دروازه است
هیچ معنیت اگر در بانگ — بلبلی بنده نیستی بدو دانگ
دل ز معنی طلب ز حرف مجوی — که نیابی ز نقش عنبر بوی
عدتی دان درین سرای مجاز — چشم را رنگ و گوش را آواز
مجلس روح جای بی‌کوشیست — و اندر آنجا سماع خاموشیست
کی سوی عشق دیدنی باشد — لذتی کان چشیدنی باشد
طبع را از غنا مگردان شاد — که غنا جز غنا نیارد یاد
یار کو بر سر پل آمد یار — تو مر او را ز آب دور مدار
یا بآبش فرو بر از سر کین — یا بخاکش سپار و خوش بنشین

هر چه در عشق نیک و هر چه بد است — بار حکمش خریدن از خرد است

هر چه صورت دهد بآتش ده — ناله زار در دل خوش

چون برون ناله آید از دل خوش — پای او گیر و سوی دوزخ کش

می نداری خبر تو ای نسناس — که بصد بند و حیلت و ریواس

آن همه دیو نفس در تو دمد — تا ز تو عقل و هوش تو برمد

ای درین بادیه پر از بیداد — عمر را عمر خوانده شرمت باد

راه دین صنعت و عبارت نیست — نحو و تصریف و استعارت نیست

این صفات از کلام حق دور است — ضمن قرآن چو در منثور است

تا نگهی باشد ای مسلمانان — که شود سوی آسمان قرآن

گر چه ماندست نزد ما نامش — نیست مانده شروع و احکامش

فی استماع القرآن

در طریقی که شرط جان سپریست — نعره بیهده خری و تریست

مرد دانا بجان سماع کند — حرف و ظرفش همه وداع کند

جان از و حظ خویش برگیرد — کارها جملگی ز سر گیرد

با مرید جوان سرود و شفق — همچنان دان که مرد عاشق و دق

حال کان از مجال و زرق بود | همچو فرعون و بانگ غرق بود
بانگ او حال غرق سود نکرد | آتش اشتیش دود نکرد
هر که در مجلسی سه بانگ کند | وان کز اندیشه دود دانگ کند
ورنه آه مرید عشق الفیخ | همچو ماریست خفته بر سر گنج
اژدها گرد گنج برخیزد | مهره کامش آتش انگیزد
کنج اندر فقیر چیست خری | چاپ چاپ اندر چراغ چیست تری
آب در روغن چو در هم آمیزد | تیره در صفو روغن آویزد
لقب چو روغن ز پیش برگیرد | نم بیگانه بانگ در گیرد
آه رعنائی طبیعت تست | راه بینائی شریعت تست
آینه روشن ست راه شما | پرده آینه ست آه شما

التمثیل فی خلقة آدم و عیسی بن مریم علیهما السلام

پدر آدم اندرین عالم | هست او آن دم که زاده مریم

تن که تن شد ز رنگ آدم شد — جان که جان شد ز بوی آدم شد

هر کرا آن دم است آدم اوست — وان که را نیست نقش عالم اوست

آدم آندم که از قدر دریافت — دل خبر یافت سوی جان بشتافت

که ازین دم خبر چگونه دهی — گفت هستم ز جام و جامه تهی

جامه و جام ما تهی ز انست — کین گرانمایه سخت از زانست

همه خواهی که باشی او را باش — بر او سوی خویش هیچ مباش

بر پریده ز دام ناسوتی — در خزیده بدار لاهوتی

دیده خطهای خطهٔ ملکوت — همچو عیسی بدیدهٔ لاهوت

آنکه در بند این جهان آویخت — سود کرد از لشکرش بگریخت

کاین جهانی ست مایهٔ غم و رنج — خوانده عاقل در اسرای پنج

رهبرت باد بهر صورت و جان — این جهان عقل و آنجهان کیمان

خنک آنکس که عقل رهبر اوست — هر دو عالم بطوع چاکر اوست

خنک آنکس که نقش خویش بشست — نه کسی او را نه او کسی را جست

خویشتن را یکی مخوان در ده — کان یکی هیچ از آن یک هیچ

همچو نقش زیاد بهر پسیچ — بسوی خود یکی و آن یک هیچ

تو یکیئی ولیک بفرمان او — نام داری و بس چو نقش بیاد
چون در آمد وصال را حالی — سر و کشت گفت و گوی و لا اله
گرچه دلاله بیشه کارست — گاه خلوت ترا گرانبارست
زانکه باشد ز روی عقل و نظر — دو هزیمت بوقت خود ظفر
پس تو ای بوالفضول بلنباری — چون درین دو بر پل و غاری

ذکر الانبیاء و تعریض بحدیث الجهلا

انبیا راستان دین بودند — خلق را راه راست بنمودند
چون بغرب فنا فرو رفتند — باز خود کامگان بشفتند
پرده ها بست ظلمت از شب شرک — بوسها داد کفر بر لب شرک
این چلیپا چو شاخ گل در دست — وان چو نیلوفر آفتاب پرست
این صنم کرده سال معبود — وان خدا مانده از همه مقصود
این شمرده ز جهل بی برهان — بدی از دیو و نیکی از یزدان
خاک پاشان آتش آشامان — آب کوبان باد آرامان
این چو باده ز مغز عقل زده — وان چو نکبا ز سر عمامه رباده
این وثن را خدای خود خوانده — وان شمن را درین بنه فشانده

سنه ای جهلا را کتب

۱۷۹

این یکی سحر و آن دگر جنجیم — این یکی در امید و آن در بیم
همه ناخوب سیرتان بودند — همه اعمی بصیرتان بودند
عام قانع شده بر مین دین — خاص مشغول در تشمین دین
دین حق روی خود نهان کرده — هر یکی دین بدعیان کرده
بدعت و شرک پر برآورده — زندقه جمله سر برآورده
این به تلقین هرزه و رسند — وان بتخییل بیهده خرسند
گوش سر شان هوس شنوده ریو — هذیان شان هدی نموده دیو
شده نزدیک عام و دانشمند — سفه و غیبت و فضولی پند
خاص در بند شهوت و لذات — عام در بند هزل و ترّاهات
مندرس گشته علم دین احداث — همگان ژاژخای و هرزه درای
عز خود جسته در بهانه علم — عقل پوشیده در میانه علم
راستیها نه بیم بند و طلسم — روی پوشیده چون الف در میم
خاصگان چون بخانه باز شدند — عامه هم با سر مجاز شدند
آن یکی رفته بر ره موسی — وان دگر مقتدی او عیسی
کیش زردشتی آشکاره شد — پرده رسم پاره پاره شد

در بیان باطل بعضی اهل دعا و ادعا

ملک توران و ملکت ایران — شده از جور یکدگر ویران

حبشه تا حنت سوی یثرب — فیل با ابره زمخ هر چه

خانهٔ کعبه گشته بتخانه — بگرفته بغصب بیگانه

عتبه و شیبه و لعین بوجهل — یک جهان پر دناکس و نااهل

عالمی پر سباع و دیو و سعور — صد هزاران ره و چه و همه کور

بر چپ و راست غول پیش نهنگ — راهبر گشته کور و همره لنگ

خفته جهل از پی خوابی — گشته دم حق کرده دنیا بی

پر جهالت جهان و پر نیرنگ — بر خردمند راه دین شده تنگ

بانگ برداشته سحرگاهان — سگ و خر در جهان گمراهان

ای سنائی چو بر گرفتی کلک — در معنی کشیدی اندر سلک

چون بگفتی ثنای حق اول — پس بگو نعت احمد مرسل

چون ز توحید گفته شد طرفی — گفت خواهم ز انبیا شرفی

خاصه نعت رسول با دین — آن ز پیغمبران بهین و گزین

احمد مرسل آن چراغ جهان — رحمت عالم آشکار و نهان

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي فَضِيلَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي مِعْرَاجِهِ وَفِي بِدَايَةِ ذَاتِهِ وَبَدْوِ شَأْنِهِ
فِي مَنْقَبَتِهِ وَحُسْنِ خُلُقِهِ وَكَرَامَتِهِ وَانْشِرَاحِ صَدْرِهِ وَمَشِيَّتِهِ
وَاتِّبَاعِهِ وَبَعْثِهِ وَإِرْسَالِهِ وَفِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا
أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَآدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ

آمد اندر جهان جان هر کس	جان جانها محمد آمد و بس
چون بخندید بر سپهر جلی	آفتاب سعادت ازلی
آن سپهرش چه بارگاه ازل	آفتابش که احمد مرسل

ناید اندر سر آفاق — پا بر روی چنوی بر میثاق

شرع او را فلک مسلم کرد — خانه بر بام چرخ اعظم کرد

اندر آمد بسارگاه خدا — دامن خودی کشان در پای

پیش وی سجده کرده عالم و دین — زنده گشته چو مسجد ذوالنون

دیده جان پاک آدم از او — معنی یکدل لفظ محکم از او

جان عاقل جهان بدو بیند — دانش بر جان خویش بگزیند

انبیا ریخته هم از در او — هر چه شان نقد بود بر سر او

تا شب نیست صبح هستی زاد — آفتاب چنو ندارد یاد

همه شاگرد و او مدرس شان — همه مزدور و او مهندس شان

او سری بود و عقل گردن او — او ولی بود و انبیا تن او

دل کنت بجسم با آسانی — میزبانی بروی چو انسانی

کوشکش در ولایت تقدیس — صحن او بام خانه ادریس

آستان درش بر فرقدان — بوده بستان کوچ روح القدس

گرد و باشا بر طاه سیه — جاده در بوستان قدوسی

جان او خانه پیش ترا مدرت — انجمن لم یزل ز تخشه حق

سر او سورت وفا خوانده — دل او مرکب صفا رانده

گوی بربوده دست منقبتش — پای بر سر نهاده مرتبتش

عالم جسم و روح را نظام بدو — غرض نقش کل تمام بدو

قدمش در ازل به پیموده — بوده کل کون نابوده

داده اشراف بر همه عالم — مر ورا کرده کار لوح و قلم

قدمش در ازل نفر سوده — قدمش در ابد نیاسوده

علم او میزبان عالم داد — شرع او شحنهٔ خدای آباد

آمد از رب سوز زمین عرب — پیشه زندگانی اندر لب

قابلی چون عقیقش اندر بر — قابلی همچو حیدرش بر در

فیض فضل خدای دایهٔ او — فر تیر همای سایهٔ او

جان او دیده را سمان قدم — زادن عقل و آدم و عالم

بلکه از عقل بیشتر دل او — دیده صنع خدای در گل او

گفته او را بوقت وحی و جبل | جبرئیل امین ولا تجبل
بوده چون نقش صورت خویش | ماجراهای غیب در پیش
بست گردد ز نور و لطف گلش | شرق و غرب ازل درون دلش
آدم آنگه که سمت جان داشت | پای دانش بر گریبان داشت

فی معراج صلوات الله و سلامه علیه

بنهاده ز بهر تاج قدم | پای بر فرق عالم و آدم

دو جهان پیش همتش بدو جو — ستر ما زاغ و ما طغی بشنو

پای اقتاج فرق آدم شد — دست او رکن علم عالم شد

بارگیرش سوا ازل معراج — مرد باش سوا ابد معراج

گفت سبحانش الذی اسری — شده زانجا بمسجد اقصی

در شب از مسجد حرام بکام — رفته و دیده و آمده بمقام

بنموده بدو عیان مولی — آیة الصغری و آیة الکبری

یافته جای خواجه عقبی — قبة قرب لیلة القربی

شده از صخره تا سور فرف — قاب قوسین لطف کرده بکف

گفته و هم شنیده و آمده باز — همدران شب بجایگاه نماز

قامت عرش با همه شرفش — ذره پیش ذروه شرفش

بر نهاده خدای در معراج — بر سر و تاش از لعمرک تاج

با قرضی دل تباه کراست — با لعمرک غم گناه کراست

شده اندر زمین بفضل و نظر — خاک آدم ز آفتابش زر

زاده او یکدگر بعلم و بدم — آدم از احمد احمد از آدم

غرض عالم آدم از اول — غرض آدم احمد مرسل

از پی او زمانه را پیوند — بر او خدای را سوگند

در او بوده جای روح القدس — پای او سجده جای روح القدس

گر نه از بهر عز او بودی — ذل خاک این کمال ننمودی

خلق او دایه نفس انسان را — خلق او دایه نفس انسان را

کرده ناهید از غمش توبیخ — خوانده تا سخ هستیش مسخ

بوده بر جیس چون دبیر او را — چون کمان خم گرفته تیر او را

چشم جمشید مانده در ابروش — قرص خورشید مهره گیسوش

رنگ رخساره زحل کاهش — نقش پیشانی قمر ماهش

شرف اهل حشر فتراکش — لوح محفوظ ملک ادراکش

بوده در مکتب حکیم و علیم — لوح محفوظ بر کنار مقیم

جسم و جان کرده و خزانه راز — پیش محراب ابروانش نماز

نعت آن روی و لعنتی آمد — صفت زلف او ذاسیحی آمد

بود مقصود آفرینش او — انبیا را بآن بشیر و نذیر او

یافت بهر رهی خواجه دین — رتبت شیر چرخ گاه زمین

پیش از اسلام در هدایت خویش — دیو کش بوده در ولایت خویش

کرده در کوی عاشقی بر باد — جان و دل را بمهر امینه زاد

دولتش چون گذاشت علیا را — راهبر بود مر بحیرا را

امینه غافل از چنان دری — دهنها دیده آنچنان گهری

ورنه نگذاشتیش حبستن دین — بر دهان امینه بروح امین

وز حلیمه فطام یافته او — در ممالک نظام یافته او

گشته عمان ورا حدود راه — وز بزرگیش ناشده آگاه

قسم دین نشد بجز زوجه — دوست ای جز بدولت احمد

چون بدین جایگه سفر کرده — خاک آنجای با خود آورده

خورده با آب پاک بنشسته — ز آب گردش چو آسمان شسته

خاک او بوده ز آب تجریدش — سفر دل تمام توحیدش

باد بد قصد جانش ناکرده — آب غربت در آبش ناکرده

سیل نامد نهال کن ترازو — مرغ نامد قفس شکن ترازو

همتش الرفیق الاعلی جوی — عزتش لا نبی بعدی گوی

شیخ را ساز نور داده چو شاب — خاک را آبروی داده چو آب

او در آن بنده بود او در سر جار — همه عالم زپای او مسجد

فی فضیلته علی سائر الانبیاء علیهم السلام

خلق او از نفیس تر کوکب — عرق او از شریف تر نسب

از همه انبیا چو بخشش رب — یکتن ست و همه ست این عجب

هم عرب هم عجم مسخر او — لقمه خواهان رحمت از در او

در جهانی فگنده آوازه — با خود آورده سنتی تازه

گشته ادیان خلق زسیرت او — نیست ادراک بر بصیرت او

رشد قومی برای حق جویان — اهد قومی زخوی خوش گویان

تیغ و قرآن ورا شده معجز — نشود شرع او خلق هرگز

او چو موسی علی ورا هارون — هر دو یکرنگ از درون و برون

او مدینه علوم و باب علی — او خدا را نبی علیش ولی

هر که از در در آمده بر او | تاج زد فی نهاده بر سر او
از پی خود نه از برای سجود | صدر او آب کعبه برده وجود
خاتم شرع و خاتمت در خم | صدق الله نبشته بر خاتم
از پی صورت دل و جانش | پیش حکم و خطاب فرمانش
نفس پر چشم همچو نرگس تر | عقل پر گوش همچو سیسنبر

فی بدایة ذاته علیه السلام

آدم از نادر عدم زاده | او چراغی بدو فرستاده
غیب یزدان نهاده در دل او | آب حیوان سرشته در گل او
دیده او بگاه منزل خواب | تا سوی عرش بر گرفته حجاب
جان او بوده در طریقت حق | گوهر حضرت حقیقت حق
رحمت آب و گل درین عالم | رحمتش نام کرده فضل قدم
قدر شبهای قدر از گل او | روز روز قیامت از دل او
حلقه حلقها بحلقه موی | شحنه شرعها بصفحه روی
غرض کن ز حکم در ازل او | اول الفکر آخر العمل او

بوده او را خلقت و صورت — وامده آخر از پی دعوت

راز حق پرده محارم او — نفس کل صورت مکارم او

بوده در روضهٔ خطیرهٔ انس — مادرش امر و دایه روح القدس

منتصب قد چو سرو آزاده — شمسهٔ عقد آدمی زاده

قد او هر که از مهی و بهی — سخره کردی بقد سرو سهی

صبح صادق چو نزد دیده براه — آفتابی بزیر گنبد ماه

شرع و دین چار طبع و شش سو او — عقل و جان گوهر دو گیسو او

اندران گیسو سیاه و سپید — دوخته عقل کیمیای امید

هفده تا موی چون ستاره بباغ — وان دگر تا سیاه چون شب زاغ

لون او ماه را چو گل کرده ای — بوی او مشک را خجل کرده ای

خلق خلق از برای طوق فرش — خلق خلق نسیم خاک درش

فرش نو یار فرع او گشته — عرش مقلوب شرع او گشته

بوده همزاد با ازل نسبش — گشته همراز با ابد ادبش

دیده از چشم دل بنور احد — از دریچه ازل سرای ابد

کرده از بر بکتب فردی — سورهٔ سیرت جوانمردی

من نگویم که غیبدان بود او — گرچه از چشمها نهان بود او

غیبدان در شمیمه کن و کان — نیست جز خالق یکین و مکان

نه زبانش بوقت نشر حکم — گفت لو تعلمون ما اعلم

زانکه بمود حق بجان و دلش — رمزهای حقیقت اولش

طینتش زینت جهان آمد — ساختش راحت روان آمد

شرع او چون نشست بر عیوق — شد گسسته عنان عزیعوق

چون زبان را بنامه کرد روان — تا شود کسری آرمیده روان

بشقاوت چو رشد کرد رها — از سعادت بغی بماند جدا

چونکه عینش فتاد بر عدوان — زهر شد نوش جان نوشروان

[illegible]

[illegible] ۱۹۳

[illegible]

شد ز تابش نشانهٔ کسری — سر ایوان طارم کسری

پای کوبان عروس عشق ازل — سرنگون اوفتاده لات و هبل

داده داوش همه خلایق را — عز معشوق و ذل عاشق را

رفته از اقتداش تا عیوق — زشت و نیکو و لاحق و مسبوق

پادشا بر جهان آدم اوست — پارسا سوی ملک اعظم اوست

ملک تن را خرابی از کنش — ملک جان را عمارت از دنش

جزع و لعلش ز بهر عز و شرف — گوشها کرده همچو گوش صدف

روز تار و شبست و شب سپید — زلف و رویش شفیع هر گنهست

از پی زقه دادن از لب او — وز پی زاد راه مرکب او

عقل کل بوده در دبستانش — نفس کل گاهواره جنبانش

دیو را بوده روز بد بر و چنین — صورت سورهٔ معوذتین

فی کرامته علیه السلام

گر ملک دیو شد که آدم — دیو در عهد او ملک شد هم

نور بیننده دور گوینده — جز از آن دل ندیده جوینده

هیچ سائل نخشندی و نبخشم — لا در ابروی او ندیده بچشم

[1] زقه بفتح [illegible] پیکان [illegible] ۱۹۴ [illegible]

جوهر این سرای را عرض او — لیک عرض بهشت را غرض او

کفر اشهاد کرده بر مویش — عقل دریوزه کرده در کویش

خاک پاشان ملک شکار ازوی — نیمکاران تمام کار ازوی

لب و دندان او بمنع و عطا — بوده دندانه کلید بقا

لب او کرده در مسالک سیب — روی دلها سوی دریچه غیب

خلق را اورده صواب دهد — سایه را مایه آفتاب دهد

جبرئیل از کرامتش در راه — بر ملک جمله گشته شاهنشاه

شرفش بهر قال و قیلی را — در قفس کرده جبرئیلی را

طیب ذکرش غذای روح ملک — بطول عمرش مدار دور فلک

قدر او بام آسمان برین — خلق او دام جبرئیل امین

تحفه بوده او ز جان بلند — زاده و زبده جهان بلند

پدر ملک بخش عالم او — پسر نیک بخت آدم او

آدم از وی پسر پدر گشته — وز نجابت ورا پسر گشته

چشم روشن شده از و آدم — جان او از جنان پسر خرم

متفرد بخطه ملکوت — متوحد بعزت جبروت

جان او بر پریده زان گل — دوست را دیده از دریچه دل

بیت دوم

ایزد چو صورت

لیک عرض بهشت را غرض او

عقل دریوزه کرده در کویش

نیمکاران تمام کار ازوی

بوده دندانه کلید بقا

روی دلها سوی دریچه غیب

سایه را مایه آفتاب دهد

بر ملک جمله گشته شاهنشاه

در قفس کرده جبرئیلی را

بطول عمرش مدار دور فلک

خلق او دام جبرئیل امین

زاده و زبده جهان بلند

پسر نیک بخت آدم او

وز نجابت ورا پسر گشته

جان او از جنان پسر خرم

متوحد بعزت جبروت

دوست را دیده از دریچه دل

فی اتباعه علیه السلام

خرد و جان او بهر دو سرای — واسطه در میان خلق و خدای

صرف کاغذ همی سیاه کند — کی دل تیره را چو ماه کند

آن بنان کو میان ماه روی — کی دم از خامه سیاه روی

ضرب کردی میان ماه تمام — کی شدی بارگیر خامه خام

آن بنانی که کرد مه بدو نیم — کی کشیدی ز خامه حلقهٔ میم

آنکه هر حرف را دلش بدظرف — کی شدی در زمانه پیشهٔ حرف

آنکه شب را سپید موی کند — کی سخن را سیاه روی کند

کی توان دید نور جان نبی — از دریچهٔ مشبک جنبی

که شد اوراکش از بلندی نور — از زجاجی و از جلیدی دور

آدمی زنده اند از جانش — انبیا گشته اند مهمانش

او همه است از جلال با یار — همچو جان در تن و یکی ز شمار

چون فرو تاخت مر آسمان قدم — فلک المستقیم زیر قدم

آتش کسری از تفش بگریخت — جان خود زیر پای اسپش ریخت

پیش شاخی که نور بار آورد — نار زردشت جان شمار آورد

خدمتش از بارگاه بلند — خواجهٔ سدره شد جلاجل بند

گرچه موسی بسوی نیل شدی — نیل چون پر جبرئیل شدی

اندر آمد بخوشدلی عاطر — نسخت علم غیب در خاطر

مصلحت را ز بهر عالم داد — هر چه کوشش شد زبانش داد

چرخ تا شد جدا ز گوهر آبی — هست آن آنگاه باز گوهر جوی

آسمان از جمال او زمین — خاک بیزی شدست گوهر چین

نطق او هر چه در عقول نهاد — روح بر دیدهٔ قبول نهاد

یک سخن زو و عالمی معنی — یک نظر زو و یک جهان تقوی

نام او هم تگ ست با تقدیر — کام او همره ست با تیسیر

وصف او روح بر زبان دارد — یاد او آب در دهان دارد

مشرع شد از هدایتش کبری — قدر هی شد بسعی او جبری

خلق او آمد از نکو عهدی — روح عیسی و قالب مهدی

یافته دین حق بدو تعظیم — خلق او را خدای خوانده عظیم

چون دُر آمد صدف کشای ازل — پر گهر شد دهان علم و عمل

دین بدو یافت زینت و رونق — زانکه زو یافت خلق راه بحق

رهروان را ز احمد مختار — آنکه دی نار بود شد دین آر

تا گرمی کردی چو دینارند
پیشش امروز جمله دین آرند

تا نه بکشود لعل او کان را
شمعها شمعدان نشد جان را

نرگسش چون ز آب تر گشتی
زهره در حال نوحه گر گشتی

چون ز جمال رخ نهان کردی
خانه بر خود چو بوستان کردی

چون شدی تنگدل ز اهل مجاز
بتماشا شدی ببلغ نماز

چون ز اشغال خلق درماندی
آه ز جفا بلال را خواندی

گاهی بلال اسپ و لقم زین کن
خاک بر فرق آن کن و این کن

کو شدم سیر ز آدم و عالم
بین سیاها سپید مهر و بدم

آدم و نوش را بپرده راز
بوده ادهم جنیبت اشهب تاز

گاه گفتی جهان مراست تبع
گاه گفتی اجوع گاه اشبع

یک شکم نان جو نخوردی سیر
نه زدی جز برای دین شمشیر

گرسنه بی گرم و سرد بی تر و خشک
تربتش تربت عرب اشک

مهرش از پیش ابد داده نوید | لطفش ابلیس را انکرده نمید
سایه پروردگان پرده غیب | از پی رشک و شک و شبهت و ریب
رفته زو بر عطا چو چرخ کبود | تا بگردون در آفتاب فرود
ذوق و شوقش ز نیک و بد کوتاه | چشم جوشش ز روح و روح آگاه
همه خلق و وفا و بسط و فرح | شرح این نعمتها الم نشرح

فی انشراح صدره علیه السلام

سینه او کشاده رسوخ نخست | هر چه جز پاک دید پاک نشست
وز ره بود داشت در دهان از وی | در ره بکشاده همچنان از وی
سینه را که حق حکم باشد | وز ره بکشادنش چه کم باشد
بهر آن تا کند دل این بنیاد | چون رخ بیند از رخ گریاد
از پی جبرئیل گشت درست | آن جراحت با مراد ایزد چست
دل او بود از خیانت پاک | چون ز اشکال هند شخته خاک
رقم اوست قسمت جان را | شخته خاک امر یزدان را
انبیا گرچه محتشم بودند | هر یکی صفدر آن رقم بودند
پیش بودند نزد پی و نیش | پیش بودند بهر آسنه و میش

گرچه بیش اندو بیش از این نیست | بیشی صفر بیشی رقم ست
جان یکی فرع او بهفت ندیم | او یکی شرع او بهفت اقلیم
شور نی کیفیت ظاهر و معلوم | همیش از دبوم و بام کلب الروم
همچو پیکان سوی همه پیکان | پر برآورده تیر بی پیکان
بهر پیکان تیرش از تعلیم | لقبش داده حق کتاب کریم
گفت دیدم بهشت ماوی را | سدره و عرش و لوح و طوبی را
دیدم از دل بدیده لاهوت | در جوامع علوا مع ملکوت
لطف فردوس آن ندیدم | قهر زندان عدل هم دیدم
هر چه مکنون غیب عزت بود | بکم از ساعتی مرا بنمود
داند آنکو دلش ز ریب تهیست | کین همه غیب عالم علویست
واسطه کیست پیش پرده سرای | جز از و در میان خلق و خدای
گر شریف اند و گر وضیع همه | کرم او بود شفیع همه

فی مشیة مصلوات اکرم من علیه

نور کز خلق او موثر شد | چشمه آفتاب و کوثر شد
پیش آن مقتدی رحمانی | عقل با حفص شد دبستانی

قدم صدق یافت نقل از وی
از عقبات برست عقل از وی

چون در آمد بمرکز سفلی
گفت دین را هنوز تو طفلی

دایگی کرد دین یزدان را
تا بپرورد نور ایمان را

پیش او گوش گشته عقل همه
پس از و فاش گشته نقل همه

هر مصالح که مصطفی فرمود
عقل داند که گوش باید بود

عقل در پیش حکم او است هی
زانکه زو یافت عقل و وجه ی

عقل در مکتب هدایت اوست
زیرکی عقل از بدایت اوست

کی ره جهان زبیم گمراهی
عقل کل را بامر الله

عقل داود وار در محراب
پیش او خضر را کجا و اناب

پیش او عقل قد خمیده رود
تو بپای آئی او بدیده رود

نقل جان ساز هر چه شد نقل
که بایمان رسی بحق نه بعقل

رهنمای تو نور ایمانست
عقل در کار خویش حیرانست

عقل تو در مراتب جان و تن
زندگانی دهست زندان کن

عقل خود کار سر سری نکند
لیک با دین برابری نکند

عقل و فرمان کشیدنی باشد
عشق و ایمان چشیدنی باشد

این دو بیرون عقل و جان خیزد — این بران آن برین نیامیزد

شرع او روح عقل و جانست — رای تو یار دیو نفسانیست

چون سران بهر چشم زخم بزن — رای را پیش شرع او گردن

هر کجا شرع روی خویش نمود — رای در گرد شرع او فرسود

هست با شرع کار رای قیاس — همچو پیش کلام حق وسواس

راه شرع آنکه نفس را سوزد — رای عقل آنکه شعله افروزد

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

چون تو بیاری از هوا و هوس — رحمة العالمین طبیب تو بس

هر کرا از کمال مایه بود — خرد مصطفاش دایه بود

بست دیوار بهر سنت را — سیرت او سرای سنت را

گر ندانید ای هوا کوشان — بشنوید این سخن ز خاموشان

تا بگوید از زبان خرد — هر که دل دارد او خرد

کاندرین کلبت پر از کوران — واندرین کارگاه مزدوران

ادب او به از خصال شما — خرد او به از کمال شما

او دلیل تو بس تو راه مجوی — او زبان تو بس تو یاوه مگوی

وهم وحس وخیال ابلهست | وان همیشه مقام تو برتست
مرد همت نه مرد نعمت باش | چون پیمبر نه زامت باش
سخن او برد ترا به بهشت | ادب او رهاندت ز کشت
پی او گیر تا سری گردی | خرزی زود جوهری گردی
جان فدی کن تو در متابعتش | گر نداری سر معانقتش
سوی حق بی رکیب مصطفوی | نرسد پایت ار چه پس بدوی
تا قدم بر سر فلک نزنی | با وی انگشت در نمک نزنی
شرع می ساقی شراب ویست | دیده نقاش آفتاب ویست
هرچه او گفت امر مطلق دان | وانچه او کرد کرده حق دان
قول او ختم دان تو چون قرآن | لفظ او جزم دان تو چون فرمان
دل پر درد را که نیرو نیست | هیچ تیمار دار چون او نیست
از کرم نز هوا و نز هوسی | مهربان تر ز تست بر تو بسی
بر تو از نفس تو رحیم ترست | در شفاعت ز دان کریم ترست
سوی جان پلیدگی پوید | هست او پاک پاک را جوید
پاک شو پاک رستی از دوزخ | کو رهاند ترا از آن برزخ

باد آن کز حرام دارد خور
وز دوزخ او را ز خلد او دور

گر تو خواهی که گردی او را یار
از حرام و مفاح دست بدار

در حریم وی ای سلامت جوی
شرم دار از حرام دست مشوی

نه خدای جهان باهل نفس
گفت مولای مؤمنانم بس

تو که جزو غم قنینه نه
سینه کم کن که پاک سینه نه

سینه را که سنت آرایه
دل آن سینه شرع را شاید

سینه و دل که جای غی باشد
خانه دیو و غیک می باشد

ای فرو مانده زار و وجل
در جحیم تن و جهنم دل

غضبت گه فرو برد به جحیم
گه دهد شهوتت شراب حمیم

گه کشد شیر کبر و فوک نیاز
گه زند مار حقد و کژدم آز

گه شرار غضب شود با شیر
گه کشد غل و غش ترا بسیر

در شکن بوم نام قلب سلیم
بکلاغی و در گذر ز کلیم

در دو دوزخ فراز کرده و پس
می پری در بهشت نیک هوس

از برون سوختت ز غفلت شاد
وز درون عقل و جانت با فریاد

مصطفی بر کناره بر دوزخ
روی او نخیت در دوزخ

تا رهاند ترا ز دوزخ زشت — پس رساند ترا بصحن بهشت

گر ترا دیده هست و بینائی — چون ز دوزخ سبک شوی نائی

سنت او رو است هین برخیز — در ردای محمدی آویز

کاسمانست احمد مرسل — اولش آخر آخرش اول

آمدنش چو قطره باران — کاول و آخرش بود چو میان

دایهٔ جان بخردی خوانش — دفتر راز ایزدی دانش

اندرین کارگاه گون و فساد — کار و بارش دو بود فقر و جهاد

چون نیم مرد فرش ایوانش — من غلام غلام دربانش

با حسامم خوش از قدم اوست — من غلام سقر چو پالکم اوست

مالک ملک و دین و داد اوست — هر چه بایست داد داد اوست

تا مرا دانش است و دین دارم — دامنش را ز دست نگذارم

پی او گیرم مسرے گردم — بر سر شرعش افسرے گردم

فی الصلوات علیه

تا بحشر ای دل ار شفا گفتی — همه گفتی چو مصطفی گفتی

نام او بردی از جهان مندیش — حور و ندان گنان فرو آید پیش

دوزخ از نام او رمد چو نان | که ز لاحول لعنتی شیطان
هر چه دانی در آیت او دان | ور نه یابی عنایت او دان
عقل از آن نامدار و مشهورست | که درین کارگاه مزدورست
جان از آن در مقام عز و بقاست | که از آن روی در امید لقاست
جان که آن روی را نخواهد دید | نیست جان بلکه پاره گلین پلید
خاک او باش و پادشاهی کن | آن او باش و هر چه خواهی کن
کانکه او خاک نیست بر رای او | گر فرشتست خاک بر سر او
عقل چون بر دو شخص او را نام | نقش کلی کشد زبان در کام
عقل کل بی بهاش چیز نشد | تا نشد چاکرش عزیز نشد
زین در ار هیچ عقل بگریزد | همچو پرده اش فلک آویزد
عقل و جان را بدولت احمد | از بقا ساختند جیش ابد
جوهرش چون کان کن یکست | در کمرگاه آسمان زو دست
ز آسمان گرچه بر فرازنش | تا زمینش نکرد باز نشد
که در آمد بجز محمد حر | از جهان تهی بعالم پر
کیست جز وی بگو شفیع رسل | بر سر جسر نار و بر سر پل

گفته در گوش جانش جانب
پنج نوبت زدند بر عرشت
فرش را در جهان جان گستر

کای شهنشه سرا بگیم برآر
ساختند از جهان جان فرشت
عرش چون فرش زیر پای گذر

فی بقیه شانه علیه السلام

انبیا از آسمان بیاد دست
از پی خجلت آدم اندر دل جان
نوح در حصن عصمتت جسته
تاج بر بر نهاد و میکائیل
موسی سوخته بر آذر تو
با ثنای تو عقد بسته بهم
بر گرفته ز عرش پرده نور
منتظر مانده بر یسار و یمین

وز و ساده بسوی ساده شدند
بر درت ربنا ظلمنا خوان
روح در چاکری میان بسته
خاشیه بر کتف بمانده خلیل
از فی گوی گشته بر در تو
در عرب خانه عیسی مریم
بر دهان نای مانده خواجه صور
با طبق روح قدس و روح امین

رفعت ادریس از سنای تو یافت — سدره جبریل از برای تو یافت

خضر آتش بباد سینه سپرد — آب حیوان ز خاک پای تو برد

بسته بودی نقاب درویشی — چون گشادی تو قفل درویشی

شرف قاب قوسین از آن نقاب فزود — رفعت عرش رتبت از تو رو بود

جان روحانیان دل تو بدید — دیده بر سر نهاد و پیش کشید

اهل هفت آسمان نهان مانده — سر انگشت در دهان مانده

هشت در چار طبع بی فریاد — بر صهیب و بلال تو بگشاد

هفت در مهر کرد همت تو — بر دل عاصیان امت تو

روی روحانیان سوی درست — کامشب آیین عرض لشکر تست

شده از یونه رخت ذوالنون — آمد از بطن حوت و بحر برون

صالح و لوط و هود منتظرند — حال پرسان ز یوشع و خضرند

هست داود قاری خوانت — جمله اصحاب کهف مهمانت

هست لقمان بدرگهت بر پای — چون سلیمان ترا وکیل سرای

پسر آزرست فرش افکن — پسر مریم ست مقرعه زن

ایستاده ملک یمین و یسار — با طبقهای نور بهر نثار

چشم روشن بروی تست اسحاق — چون اسمعیل شهرهٔ آفاق

شده یعقوب مستمند فقیر — از قدوم تو تیز بین و بصیر

یوسف اندر رهٔ تو استاده — ابن یامین بره فرستاده

انتظار تو کرده پیر شعیب — رفته اندر درون پردهٔ غیب

چرخها را لقب زمین دادند — اختران نور بهر دین دادند

از زمان آمدند بهر شناخت — جمعه و بیض و عید و قدر و برات

وز مکان آمدند رهاخم — مکه و یثرب و حرمی و حرم

منتظر مانده در سرای قرار — طبق آسمان و دست نثار

نقل ارواح گشته نقل از تو — تخته از سر گرفته عقل از تو

صورتت دیده مرد بنیادین
نفس کل آب رانده در جویت
فلک آورده بهر مهمانی
آمده دست آسمان در کار
ریخته عرش زیر پای تو در
زحل و مشتری سوم مریخ
شمس را بهره رهش افزایان
تیر باریک بین دو دو اندیش
هفت سیاره و دوازده برج
لم تعبد کلاه کون و فساد
رب هب لی بنای ملک ابد

هوس از سر گرفته بوتن و یقین
عقل کل خاک گشته در کویت
بره و گاو را بقربانی
گشته انجم گیل ز بهر نثار
ز آسمانها طبق طبق گوهر
کرده خاک در ترا تاریخ
در گهت را بزینت آرایان
با قمر پرورت شده درویش
شده نام ترا خزانه و درج
لیس یعنی قبای عید معاد
نقد لا ینبغی نظر بجدو

کردہ یاسین عاقبت حاصل
اتق اللہ نقاب روی حل
انظروا کیف مصرف الانذار

امر قل لن یصیبنا بدل
لاتخافوا خطاب دست اہل
واذکروا انہ معرف الاسرار

اهبطوا امر آمد از رب آن	یا بحشر ثبا ظلمت خوان
ان شر الدواب مختصران	اهل حسن الماب معتبران
یوم نطوی السما بید دنا	یوم لا تملک ایست ای شفا

واعبدوا ربکم ورا رهبر — وافعلوا الخیر رهنمای سفر

وبزاهم قبای جمع بقا — وسقاهم شفای اهل شفا

استیلوا پناه گاه جهان — لاتیلوا بشاهراه جهان

تسبیح الحی رایت قدرت | تسبیح اللیل رایت فطرت
قوت جان قافیه عقل هو | مرهم عقل میم ما ترکوا
اندران قاف قیل و قالے نه | واعدران میم سیل ما لے نه
او کرو ثانی قوام ذات و خرد | واعبدوا فی مقام داود ستد

زده صدره بجیم خرگه — در سراپرده بجبوته

لام لا تقنطوا بواکی خرج — الف اسنوا جزای حرج

دیدم آن پیشوای عالم را — گهرکان نسیم آدم را

خضر و موسی به پیشگاهش در — لوح تعلیم برگرفته بکبر

دولتش برده زهره را زهره — دهر را استده زکف مهره

کرده تقدیر اسپ قدرش زین — عاشیه برکتف روح امین

صدر را و صدر ملک استغنا — قاب قوسین قلبش او ادنی

از فقر کک کلاه تشریفش
صابرین بر یمین ایمانش
قانعین بر یسار ایثارش
نقد مستغفرین فراوانش
مرکب اهلت را کرده بزین
جان در آویخته ز فقر آکش

قم فانذر قبای تکلیفش
صادقین بر زبه گریبانش
منفقین بر طراز دستارش
درین جیب چاک دامانش
بر در دین برای یوم الدین
عقل جان داده بر سر خاکش

عقل داند که جان چه میگوید | عقل خواند هر آنچه جان گوید
گفتم ای نقش خاتمت صورت | واسطه عقد گردن دولت
نکته مختصر بفرمائی | منهج روی رهت بنمائی
گفت از بهر قوت و قوت جان | در نبی آمن الرسول بخوان
کن تناولوا فی نظام انام | لا تعولوا فی حلال و حرام
این همه طمطراق بهر چه است | این برون از خیال خاطر ماست
قبه بر فرق آفتاب زده | راه را جبرئیل آب زده
ظاهرش آن نماید از دور دل | کین گل دل که بر دارد دل گل

گفته در کوشش اختیار ازل
کای شهنشاه دین شیب و فراز
تا زند قبه آسمان یقین
تو دری تاج و بدر عالم را
هست گوئی سپهر پیشانی
کی توان خود زدی رتبت بیم
چه کنی با نقاب عالم انس
انی بیا قوت گفتن و گردن
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بی رطبهای علم و خار عمل
فر آدت فزود و سر بفراز
صبح ایمان بسوی مشرق دین
تو بری تخم و نسل آدم را
وی جهان خموش پر آواز
این چنین نو بتی بزیر گلیم
نور رخسار تو نقاب تو بس
گر نبان ایمان ز گردن
کفر کیه فرشته بزمین
دین برون کفر در شده بدرون
کوی بیگل همی کند رویت
چه بسزا که بست گوش از سر
از پی چون تو میهمان دارد
[illegible]
آن سرا [illegible]

برخیز ای شاه عالم و آدم — داغ بر ران اشهب وادهم

ز اقتلوا المشرکین کمر بند — از لکم دینکم ولی دین چند

گردن و پشت مشرکان بشکن — بیخ کفر از بن جهان برکن

تیغ را لعل کن به خون عدو — مهتری چون شوی ز بون عدو

از تو ایزد کجا پسند کند — انتظار تو و هر چند کند

قحط دین است برگشای نقاب — میزبانش کن بفتح الباب

در بیابان فرو خرام از پل — آب را گل کن و مغیلان گل

کوه سنگ از خدنگ قاف شکاف — چرخ دهر از سنان تاو کلاف

شرک پادار شد هلاکش کن — کعبه بتخانه گشت پاکش کن

مرتضی را تو این عمل فرمای — تا شد بر عزت کعبت توپای

کعبه از بت بجمله پاک کنند — مشرکان را هلاک کنند

تحمل کن از زبان سدور — در جهان چه کوش کن مور

از تو چون گفتی از ره فرمان — مرغ جبل در پرید جان

زانکه در خدمت وی آدم — جان ز فرمان رعیت بدهم

بر مروت که یاور کن شاه — هست جای هست داد

یافت زان پس هزار گونه فتوح
هر که گفتی ثنایش را احسنت
زو که گرفتند قوت و پیرایه

جانش بی زحمت سفارت روح
صدق گفتی بدو که مدانت
خرد و جان و صورت و مایه

ذکر منقبت حضرت عیسی علیه السلام

پرده بر بام آسمان زد عرش
صورتی را که بود اهل فضول
نسبت از عقل آنچنانی داشت
در جبلت جلالت او را بود
در رسالت تمام بود تمام
کعبه وادی حرم او بود
چشمه با کمال بی شرکی
روی او خوبی را ای او ثابت
صحن او شرع و عقل او دیباچ
صیت صوتش برفته در عالم
وصف این حال مصطفی دارد

سایه بخت و پایه تخت
کردش از صورت طلب مشغول
هم معالی و هم معانی داشت
بار رسالت رسالت او را بود
در کرامت امام بود امام
غرض حکمت قدم او بود
شجرهٔ پر ز برگ بی برگی
از لبش خوانده حاشر و عاقب
خوانده محیی العظمش ما
نه پرش بوده در روش نه قدم
بوی خوش پای و پر کجا دارد

صاد و دال آب و صادق را — عین و شین عشوه و اد عاشق را

هر چه از تر و خشک بوی آورد — این سپید و سیاه روی آورد

کشته و زاده اندر آن کاش — پدر عقل و مادر جانش

مایه و سایه زمین او بود — گوهر شبچراغ دین او بود

مفخر جملهٔ انبیا او بود — خسرو و میر مرتضی او بود

از درون فتنش نداشته باز — پرده دار سرای پردهٔ راز

پس چو آمد ز شاهراه عدم — نور هی خواست مصطفی زادم

آبش نور هی چو پیش کشید — جان او جام مصطفی بچشید

منبع صدق در دو ابرو داشت — مدرج عشق در دو گیسو داشت

عقل کل نو گرفته حکمت در — سایه از آفتاب پا بر جای

۳۲۱

پیش آنکه در اصل بدخو بود — بسته چشم و گشاده ابرو بود

شرع را دست عقل کی سنجد — عشق در ظرف حرف کی گنجد

آنکه شب اسپیده اندر کرد — از تن عقل بر نیارد گرد

چیست جز شرع او بخانه راز — بر قبای بقا طراز طراز

رخ او میزبان صادق بود — زلفش اجری ده منافق بود

رخ و زلفش صلاح عالم بود — خلق و خلقش وجود آدم بود

غرض ایجاد کردش عالم — خواندهٔ او و طفیل او آدم

یافت تشریف سجدهٔ ملکوت — نیز تشریف بدو قوت و قوت

زان دل زنده و زبان فصیح — دل یار آنش چون شاق مسیح

جملهٔ یاران او در دانش و علم — کیسها دوخته ز حکمت و حلم

نقش هاش بگاه دانش ای راه — از در غیب ریب قفل کشای

همه سادات دین از و محروم — همه نامحرمان از و محروم

مرشد طبع سوی عقل از ی — داعی عقل سوی رشد از ی

چون محمد بحق ای درویش — شو بنزدیک عقل و در اندیش

تا ترا عقل هم زدی سیراب — پشت پای زند مگر در خواب

گویدت منی محمد راست — مخ و قدست هر دو بر و عطاست

محو کفر از سرای پرده دین — مدا طناب شرع تا پروین

هم ستانند از گدا از احمق — هم دهند بکه بصاحب حق

آنکه را از خدای او نورست — از خدای زمانه مهجورست

جان عاقل جهان بدو دیده — زانش بر جان خویش بگزیده

خلق بنده خدای و چاکر او — قبله شان او و قبله پرور او

هر که یکدم نبوده بر خوانش — عقل او خون گرسنه بر جانش

طینتی نه از و محتشم تر — سالکی نه از و مشتهر تر

اوست بر کفر چون گرفت شتاب — نور توزی گدا از چون مهتاب

ملک دین امین و ناصر اوست — تخت اشراف را عناصر اوست

در رهِ مصلحت مکتمِ اوست
هر که از هر ملک ملک عبس
از همه خلق و از همه اغیار
از پی شرع در جهان خدای
نه زبانی که گوش تین باشد
نطق در گوش عاریت باشد
نیت پاک چون درین خیزد
معنی گل تین چو شد حاصل
چون همه دل گرفت شانی شد
روی او چون به انقلب تین شد

و طریق خدا معظم اوست
پای بند هوا نبوده چو خس
چشم بر دوخت چو باز شکار
دهان خاموش و زبان خدای
بل زبانی که گوش تین باشد
غایت تین چیست کو نیت باشد
نقطه شرک را بر انگیزد
اندر نفس چو بان همه شد دل
گوهر با چو شیر صافی شد
بانی او در عمل تین باشد

جان گل پیر می شود به قعود — خون دل شیر می شود به صعود

باز گشتم به نعت سید قاب — بر گرفتم ز روی عذر نقاب

تو از و همچو شیر در بیشه — من از و همچو دل در اندیشه

دل در اندیشه روشن و عالیست — بیشه دین ز شیر شرع خالیست

فلک اندر صنایع صدی — در نبوت و دوایع آمدی

گرچه در خلق شکل گوساله است — به ز تکرار ذکر صد ساله است

اختریش قهرمان راه ملک — عصمتش پاسبان شاه فلک

دست گر و جهان بر آورده — هر چه جز حق همه بدر کرده

نبوت

منبع رعب در دو بازو داشت
هر که بگرفت پای اهل بصر
چون سوی راه بیخودی پوید
نزد آن خواجه جهان نهفت
نه چنان رو که شیر در بیشه
منبع صدق در دو ابرو داشت
هرگز از دل نیاید اندر سر
نقش خود در آب وی خود شوید
بشر دو دید و باز گشت بگفت
آنچنان رو که در دل اندیشه

فی بعثه و ارساله علیه السلام

از خدای آمده بر جانت
بیخودی تخت و بی کلاهی تاج
سیرت و خلق او سوی کدخلم
شده جبریل در مواقفتش
پشت احمد چو گشت محرابی
رسالت بشهر ویرانت
لشکرش رعب هر کبش معراج
خرد و جان او مؤید علم
بدوی صورت از مراقبتش
پیش روی آمدی چو اعرابی

جبرئیل از پی دعا کردن — راست انگشت و خم سر و گردن

گرد نعت چو شرقی از غربی — راهی او روی دیده الکابی

از گریبان بعث سر بر کرد — دامن شرع پر ز گوهر کرد

کرده پیشش نثار در محشر — هشت حمال عرش هفت اختر

جانش کرده ز پرتو پای نثار — همت و فهم و حفظ و فکر و وقار

مشتری جانش اسپرده عطا — صدق و عدل و صلاح و دین و وفا

داده مریخش از برای خطر — مجد و اقدام و عزم و زور و ظفر

شمس پیش کشیده بهر جمال — رفعت و قدرت و مهار و جلال

زهره بر وی فشانده از پی نور — زینت و خلق و ذوق و ظرف و سرور

برده پیشش عطارد از معلوم — فطنت و حکم و رای و نطق و علوم

کرده بر وی نثار جرم قمر — سرعت و نشو و لطف و زینت و فر

آمده با هزار عز و مراد | بر سر چار سوی کون و فساد
در جهان خدای دزدیده | ماه نوروز بر روی او دیده
لاجرم در جهان کرن کشش | شده نیک از جمال او شکنش
بگرفته بالفضل بی یاران | گل از تارک و فن داران
همه او در طرب طلب کرده | پس بمازاغ شان او رب کرده
بود با یاران او زروم و حبش | با صهیب و بلال و حبشش دبش
بوده اصحاب صفه یار اش | همچو ابری که صفه بار اش
جان فدای کرده بهر زیان | اهل قوی بگفت نادان را
در فنا راهی رمه شده او | از همه گشته تا همه شده او
زان چهاری که پیش خوان بودند | مغز و دل بدیگران جان بودند
هر یکی زان چهار چون مردان | اندرین ساحت و درین میدان

مغز را صدق داده دل را عدل — دیده را شرم داده جان را بذل

دل و چشمش ز راه قصد و نشاط — خلق و خلقش ز بهر زهد و شرف

نیک را بد نکرده هرگز خود — دل بیچ بد را ز ساده بد

نفس شرک دوستان درست — نفس جان دشمنان شکست

آن نفس با صفا چو در هم شد — آن نفس با نیم جنبش شد

طاق در مهر بی تناهی او — طوق داران پادشاهی او

طوق دارانش از دلی و نبی — تشنگان بعرهٔ او سقی

جمله یارانش جان فدای کرده — لفظ او روز و شب فدای کرده

جاه او همرکاب علیین — دین او همعنان یوم الدین

در احد یا احد یکی بوده — در چه یار انش اندکی بوده

اهل قومی دران میان گفته — در کنارش عتیق ناسفته

گوهر از زخم سنگ بدروزی — یافت از ساز جان او سوزی

لب و دندان او پر از خون شد — اشک چشمش چو موج جیحون شد

زره چو شد آب و خون و آتش — جان چه دل نعره از دل خوش

زانکه دید نصرت از درگاه — از پی فتح آن سپهر سپاه

نعرهٔ کافران بر اوج شده / نحر هر یک چو بحر و موج شده

که فکندیم سرو را از پای / سرو بستان فروز شرع آرای

مثل افگنده حمزه و میدان / همچو نخشاب و زان جوانمردان

خواجهٔ ابلیس نعره زن بر کوه / کاینست فتحی بزرگ و کاه شکوه

کشته شد نقطهٔ امید و امل / روی یاران به پشت گشته بدل

هند هند و نهاده بر سر کوه / کافران پیش او گروه گروه

بانگ میکرد کین نه از غدرست / بلکه این کان کینهٔ بدرست

دست احمد بریده شک آپی / سر حرب آش بوده جان آبی

ماه بود آن امام عالم قاب / پیش روی از جلال بسته نقاب

کو بدیدندش آشکار و نهان / دیدهٔ سعد و سینهٔ سلمان

باز بودند عیب اعیب / صخر و بوجهل و عتبه و شیبه

زان همه کور و بی بصر ماندند / کاندرین راه مختصر ماندند

کرده بر روی کشتگان نیاز / در در دوازده قیامت باز

از درون بر درون بلطف بیان / بسته بر دیوده دریچهٔ جان

بوده در بندگی بخاطر و رای / سرو آزاد جویبار خدای

چشم دین روشن از بقایش بود — نور خورشید از نقایش بود

بدل خون ز بهر سر یقین — دین وان کرده در نکات یقین

ماه بود آن سپهر فرخنده — که خور از روی او زند خنده

خنده مه ز قرص خور باشد — خور مه جانه مختصر باشد

کرده از بهر طفل بی فرمان — دایه طبع را سیه پستان

وز خرد سوی جان شیر کرد و غم — مرگ را دوست وی کرده چو عم

چون درخت بهار لطف قدم — آتش تازگیش هر دو بهم

شمع بود آن جهای فرخنده — از درون سوز و از برون خنده

فی حسن خلقه صلوات الله علیه

عندلیبان باغ آن خوشخوی — در ترنم تبارک الله گوی

بر زبان حکم چون شهان کرده — بر زمین نان چو بندگان خورده

نان جو خورده همچو مختصران — پس کشیده ز حلم بار گران

خلق او خلق را مفید گرست — نور ماه از فروغ جرم خورست

گنج احسانش بد دل پاکش — سنج سایه نبود بر خاکش

صد هزار آه از و شفیا حرکی — نه الف بوده در میان نه یا

جبرئیل آمده ز سدره برش / بوده سوگند صعب حق بسرش

جز از و کس ندیده در بشری / در طلب گریه نیز خنده گری

خلق او زیر این سراپرده / زخمها خورده رحمها کرده

سالها زیر چرخ می بینی / تا گوارنده خورد جانش همی

گلشکر دوشت با خود از دل خود / زان نشد ایچ تا گوارش باد

خود کسی را که آن زبان دارد / تا گوارنده کی زبان دارد

چون زبان از زبان خلق بست / رفت و بر فوق فرق عرش نشست

قامتش چون خم رکوع آورد / عرش در پیش او خشوع آورد

بتشهد و سجده چون نشستی / گر کند قاف بستی

بهره دادی وجود تمام / زان لب و دیدها بسین سلام

بوده بحری همیشه محرابش / آتش عشق لم یزل آبش

واندران بیکرانه دریا بار / صد هزاران نهنگ مردم خوار

چون دم از حضرت سجود زدی / آتش اندر همه وجود زدی

چون جهان جملگی طفیلش بود / انس و جن کمترین خیلش بود

ماه را بش خسوف نپذیرد / شمس شرعش کسوف نپذیرد

برتر از فرش و عرش قدرش بود — قبهٔ عرش زیر صدرش بود

در ره مصطفی شدن پایست — برتر از قدر او بلندی نیست

تا ابد نور وحی در تمکش — پای بست بماند در حسدش

گر گشایند پیش افلاک — شرع او را از آن نیابد باک

اسپ گردون بیاید از تازه — مدحش شرع او نگیرد گرد

مطلعی بانش چون تقش شکست — رفت بر فرق جبرئیل نشست

زانکه در پیش مدحت او هفت — زان همی آفرین همی گفت

بود مشتاق حضرت تلوت — سیر بود از سرای پر آفت

از پی جود و نیرای جود — صدر او آب بخل برده ز جود

حکم او همچو حکمت ست روان — عمر او همچو دولت ست جوان

همتش بر صلاح خلق نثار — خلق بر آتش بخش نوش گوار

زان دو شق کو با جبیل ست — شاخ تنزیل میوه تاویلست

شیخ رسانده [illegible] — خاک را آبروی داده چو آب

دین او در جهان شریف شده — از پی امتان شفیع شده

تا بیفتد ز سایلان تشویر — هر چه خواهند زود گوید گیر

[illegible]

[illegible]

بخت او چون بهار تیره و خزان
مولدش بر دعای مظلومان
نور فلک و ارسبی و موزن
از همه بنده بوده از سر جد
بود پاکیزه باطن و ظاهر
اول روز دین شهنشاه او
شرع او در بصیرت و احسان
سفل نیل آب داد تا سر او

نمروش چون شکوه نمرود و جوان
موسوش بر قضای معصومان
زو بگشت و کلیسیا ایمن
همه عالم ز پای او مسجد
خاک عالم ز آشه طاهر
و آخر روز دعا و نجاه او
بر ترست از قیاس و تشبیه
از نشان و مثال چه اکراه

ملت و دو صفیا و گلشن — معنی نور انبیا و روشن
نفسی کز هوای عشقش خاست — طاقت آن نفس ز خلق کراست
شود از تف آن نفس چو نمود — موج دریا چو آتش بر زد
راه و پیدا بود بر آرا گفت — راه او جز نهفته نتوان رفت
از پی جان آن سر سادات — اشتر بار کش بداده زکات

فی فضیلته علی سائر الانبیاء و معراجه

شب معراج چون بحضرت رفت — با هزاران جلال و عزت رفت
چون بر فرق رسید روح امین — خست فرق مصطفی گزین
جبرئیل از مقام معلومش — باز گشت و بماند محرومش
گفت شاها کنون تو خود بخرام — که مرا بیش ازین نماند مقام
بیش ازین گر بیایم انگشتی — یا برین روی آورم پشتی
همچو انگشت سوخته سر و پشت — گر دوم پا و پنجه و انگشت
جبرئیل این سخن روایت کرد — با ملائک چنین حکایت کرد
گفت نزد عجز باز گشتم من — یا بگرد نیاز گشتم من
مصطفی را صفات قرب کرم — بر درود و بجلال و الاکرام

چون ز کونین بدر نهاده قدم
تا سفر بود در حدیث ما را
سائل اولیه و آخر و مسئول
او ز من حال ما همی پرسید
چون قدم بر نهاده بر کونین
گفتم از زین سپس سوال کند
حدثان را جواب هم آسان بود
بیخبر بودم از حدیث قدم
پیش او دانم نماند تاب جواب
او برفت و بدید آنچه بدید
من ز نادیده و نه دانسته
پیش از آن مرا مجال نماند
زین سبب قاصر آمدم در آن راه
مرا تا بخلق راه بود
زان مقامی که من بماندم پس

حدثان را بماند و ماند قدم
مشکلش بود چون عیش ما را
هر دو همراه حامل و محمول
من همی شرح دادم آنچه بدید
مرا گشت دوخته عینین
هر چه گویم مرا زوال کند
ایک بان از قدم هر آسان
گشت ما را ضعیف پر و قدم
گشت از آن حال کار من دراب
گفت با حق سخن جواب شنید
باز ماندم شدم قدم بسته
حدثان را از آن قال نماند
که نبودم ز حال راه آگاه
چون گذشتم ز خلق آه
ترسم هیچ وهم و خاطر کر

چون گوهر فتنش فراز آمد — بسوی حضرتش نیاز آمد

جان دین بپرید و جسمی ماند — معنی شرع رفت و اسمی ماند

جسم در رسم پر خلل گوشد — اسم در قسم لم یزل کوشد

اسمی در بقا که در جهان سخن — سر در انگشت میکشد ناخن

هر کجا این شراب دین پالود — پسر بوقحافه تخفش بود

جان او با دلش بعلیین — تن او با تنش رفیق و قرین

روز و شب سال و ماه در همه کار — ثانی اثنین اذ هما فی الغار

بوده خود با رسول پیش از نیک — صدق صدیق را سلام علیک

فی مناقب امیر المؤمنین الصدیق الاکبر والشیخ الاظهر والوزیر الانور الضجیع الاقمر العتیق الازهر الصاحب الغار المؤمن فی الشدائد والاسرار المنفق لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اربعین الف دینار حبیب حبیب ملک الجبار الذی انزل الله تعالی فی شانه الذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون ابی بکر رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم من احب ابا بکر فقد اقام الدین هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین

والمرسلين يا علي ولا تجزعها وقال عليه السلام انت عتيق الله
من النار فسمي عتيقا وسئل الجنيد عن قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم
لابي بكر انت عتيق الله من النار لم سمي عتيقا قال لانه عتيق
من مشاهدة الكونين لا يشاهد مع الله غير الله وقال عليه السلام
لا تبك يا ابا بكر ان من آمن الناس علي في ماله وصحبته ابو بكر قال
صلى الله عليه وآله وسلم لو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن
اخوة الاسلام ومودته ولا يبقى في المسجد باب الا سد الا باب
ابي بكر وقال عليه السلام لو وزن ايمان ابي بكر بايمان اهل الارض
لرجح وقال حسان بن ثابت في النبي وابي بكر وعمر عليه السلام
ورضي الله عنهما ثلثة من ذوي فضلهم ونصرهم ربهم اذا انتشروا فليس
من مؤمن كانهم ينكر فضلهم اذا ذكروا عاشوا لاقرانهم ثلثتهم اجمعوا الملة قاموا

چون نهفت آفتاب چرخ غرب
آفتاب کرم چو در بست
خواجه با خلاص و با اخلاص
در سرای سرور مونس و یار
از زبان صادق و ز جان صدیق
بوده از پاشنه طریقت سای
همه خویش کرده در کارش
بوده با راز عشق پرورش
حق بگذاشته چو دل تخفش

کرد ماه خلافت آخر چرب
قمر نابیان کمر بربست
جانش آزاد کرد مجلس خاص
ثانی اثنین اذ هما فی الغار
چون نبی مشفق و چو کعبه صدیق
پیش جان رسول را افسای
همه او گشته بهر و یدارش
همره و هم مزاج و همدردش
پوست بفکنده همچو ارنش

هر چه حق بر دل محمد خواند / بر دو در باغ جان او بنشاند

چون نهال نهاد او بر جست / غنچه بگشاد و میوه عقد ببست

هر یکی شاخ میوه دار فره / نام آن میوه‌ها و صدق به

جبرئیل آمدی بر مهتر / بنیادت ز حق پیام آور

کای محمد ز بهر خاست نشست / در دو دندان خواجه بهتر است

مهترش گفت چون خورد بگریخت / وحی در جام جانم ایچ نریخت

کز من آن شراب در سینه اش / ریختم بهر عهد دیرینه اش

بل بفرمان حق باستحقاق / ریختم نزد ریا و نفاق

پیش از اسلام قابل دین بود / پیش ازین رمزها سخن این بود

صدق او از پی سلامت راه / بوده ساحر شناس و کاهن کاه

بر دو در شه ره امانت و صدق / قایم صدق را بقعد صدق

بر فشانده بعشق عقل نوی / در قدوم رکاب مصطفوی

از نبوت بجان دانسته / هم پذیرنده هم رسانده

مشورت را وزیر پیغمبر / وقت خلوت دبیر پیغمبر

انس با وی گرفته روح رسول / زانکه بد فارغ از طریق فضول

جان فدای کرده بود در دین | زانکه بود از نخست آگه دین
کرده بود انتظار خسرو شرع | بر دلش تافت زود پرتو شرع
سوی دل مصطفی آزاده | صدق او را در بچه بگشاده
سوی میدان سپه پیمبر او | همه در ها به بسته جز در او
زانچه امت ندیده یزدانش | هیچ ایمان پذیر چون جانش
پیش دین بنده هوش او بوده | حلقه در گوش گوش او بوده
گر دلش را و فا ندادی هوش | کس نبودی زبان دین آگوش
خواجه با وقار آهسته | دست صدقش شکسته بسته
چند صدقش بگوش مرد و ستور | کرده او را ز غول رائی دور
قائل صدق و قابل ایمان | عامل علم و عامل قرآن
درد دل را بسینه درمان او | خوان دین را نخست مهمان او
انچه بشنید زود باور داشت | شرع را هفت عضو در خور داشت

فی تخصیص ابی بکر رضی الله عنه علی کافة الناس بعد النبیین علیهم السلام

دل احمد ز کون بود فقط | آدم و جمله انبیا بخط
انبیا خط دائره بودند | همه بر خط جمال بنمودند

وان صحابی که چون ستاره بدند		همچو پرگار گرد واره بدند
آنچه گفت احمد آن سول گزین		اول الخلق و آخر البعث این
زانکه اول نقطه بود پس خط	خط	خط دوم خلق بود بعد نقط
وان ابوبکر خلق او وسط بود		نه ز خط بد حقیق و در خط بود
راه سوی راه رو نبود او را		هیچ جمعیتی نبود او را
گرچه اصحاب کمتر از پی راه		جمله گشتند از آن خلل آگاه
زرق تلبیس کرد قیانوس		گشت معلوم شان که هست سوس

آنکه از گربه زمان باشد — کی خدای همه جهان باشد

یا سه یا پنج یا نه هفت بدند — بود جمعیتی چو جمع شدند

بعد از آن سگ متابعت نمود — تا از آن یک قدم ورا پیمود

گاه بوبکر خود نه بد جمعی — از هدایت نیافت او شمعی

لفظ سیئه چو در زمان بشنید — در شب داج راه راست بدید

بیکی لفظ وی بدو اقرار — گشت از اسلام و روشن بیزار

لاجرم در میان آن بود — بی زبان مرد را بر آمد سود

انبیا بود خلیا و بسان لفظ — بان بوبکر در میانه خط

صد هزاران ترحم و رحمان — از سنائی بجان او برسان

فی قربته مع رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم

چون زدی گوش شرع روح امین — چشم بر گوش او نهادی دین

بعد اگر وجان شایسته — از زبان دل نمود چون بسته

بر مقدار رضای یزدانی — دوخت پیراهن سلیمانی

بود چندان کرامت و فضلش — که او لو الفضل خواند و الفضلش

جز عطیت نبود حاصل او — تا چه دل داشت یار با آن دل او

واو قرض از نهاد دل و دین
حکم من ذا الذی شنید بگوش
دیگری در مقام ایثارش
واو و سیاب ملک سهل و سلیم
از در سینه مشبک ایمان
صدق او نقشبند زیب و فرش
گشته پشمینه پوش و موج آیین
تخته بست سنه زهر شرع رسول
قفلی بود سینه صدیق
دل او چون بشرع او بر بست
گشت حاصل هر آنچه او را سول

بست من ذی الذی گواه برین
زده در پیش حکم خانه فروش
واو و وی چل هزار دینارش
کرده بهر خود اختیار گلیم
در تماشای روضه رضوان
در دو امر هم دل و جگرش
از پی دو او بحلقه زین
از الف با تا بعقل فضول
عند لیبی در و بنام عتیق
بخشتین دم آن قفس شکست
نام کل بر دلش نهاد رسول

مسند لب دلش چو بالا است — در ورازای شرع پیشانیست
عرش شرع محمدی براو — هم دران سینه منور او
طول و عرضش بحق معلومست — زانکه مقلوب موم هم موست
چون کمال و جمال او بشناخت — همه خویش در رهش در باخت
دایه دین بلا بجز و بجوز — سیر شیرش نکرده بود هنوز
کرهی کرد بهر و مسازی — جان او با صفاش دلبازی
صدق او میزبان ایمان بود — مصطفی هرچه خواست آن بود
دین چو شمع و مصطفی پروانش — جان بوبکر بود پروانش
بوده در دین حق خبیر او — یافته روز کین ظفر فر او
کرده منشور را بخط بدیع — حق لیستخلفنهم توقیع

بخلافت چو دست بیرون کرد
خرد خویش را ز روی نیاز
آن یکی همه چو جوهر عقل
سال و مه بوده در مراقبتش
چه ابوبکر بود دین را جاه
سوخته شاخ غارت و عادت
ملک افتاده را بپای آورد
چون شد او خواست شد زکوة و نماز
تازه زو شد زکوة و فرض صلاة
برگرفت او بقوت ایمان
عالمی قصد کافری کرده
دل عاقل بنام شد نه بنان
چشم عاقل درون جان بیند
دست هر ناکسی دروز نرسد
صورت و سیرتش همه جان بود

ز دو کس بس که اهل رتبه را خون کرد
قبله از کرد و جای نماز
آن خدا و عدد بنده چون سر عقل
جان فدای کرده و در مقتش
دین نبی بکر یافت تاج و کلاه
کینه بیخ ارادت و رتبت
ملت رفته باز جای آورد
بهم آورد هر دو آن را باز
رکن اسلام شد مصون از آفات
شرک و شک را ز کسوت ایمان
او بنوبت پیمبری کرده
چشم عامی بتن رسد نه بجان
گوهر لعل چشم کان بیند
پای هر سفله اندرون نرسد
زان ز چشم عوام پنهان بود

چشم مومن جمال او بیند — کور کی چهره نکو بیند

جان پر کبر و عقل پر مکرت — کی نماید جمال بوبکرت

تو بدین چشم مختصر بینش — چون توانی بدیدن آن بینش

چشم بوبکر بین ز دین خیزد — نه ز رفض و هوا و کین خیزد

گر دو بوبکر کار بوبکری — تو نه مرد عیار بوبکری

حور صدر قیامتش خواند — رافضی قدر او کجا داند

ای ندانسته صدق بوبکری — تو چه دانی صلاح بی مکری

دشمنش را اجل دوان آورد — که هوا مرد را هوان آورد

تا هوا را و یه مکار تو شد — مار و موش اهل شکار تو شد

سر بریده چو بیند از خود سیر — گوید او با هزار شر انا خیر

رافضی را اجل آن نبود — وانچه از ظن برد چنان نبود

تو چه مرد علی و عباسی — مصلحت از جهل نشناسی

آنکه ابلیس و ازین بیند — همه را همچو خویشتن بیند

او چه داند که تابش جان کیست — چه شناسد که مرد ایمان کیست

آنکه جان بهر خاندان خواهد — کی علی را بجان زیان خواهد

رافضی

۳۴۷

از پی ای فضول و جاهلیی
آنکه نستد ز حق حلال فلک
گر نه بهانش اطاعتی بودی
مصطفی کی بدو سپردی ملک
آنکه جان را ز سحر بستاند
آن علی کو کشد ز اعدا پوست
تو بدین ترهات هزل و فضول
گر مرا این بود روا نبود
ور بود عاجز و حقیر بود
مصلحت بود آنچه کرد علی
مکر و کبر و هوا برون انداز
شد چو شیر خدای حیدر نویس
تا علی با چو تو ولی چه کند
از بدو نیک بگزین کردن
برگذشت او ز مقتضای قدم

نار خواند ز بغض چون علیی
کی بخود ره دهد حرام فدک
ورنه صدقش خلافتی بودی
یا ز صید رهگونه بردی ملک
کی ز بیم عدو فرو ماند
با چنین دشمنی نباشد دوست
مر علی را همی کنی معزول
بخلافت خود او سزا نبود
پس منافق بود نه میر بود
تو چه سال و ماه با جدلی
تا دهد جانش مر ترا آواز
رخت برگاو بر نهد ابلیس
با هوا و هوس علی چه کند
زشت باشد حدیث دین کردن
در رسید او بمنتهای هم

پیش او رفته اند تا درگاه — حور و غلمان بسجده و گیسو راه

رافضی را بمانده در گردن — چیچک و مرگ و جنگ و جان کندن

بر برائی که مصطفی پرورد — رافضی را یقین چه واند کرد

بود بوبکر با علی همراه — تو زبان فضول کن کوتاه

آفرین خدای بی همتای — بر ابوبکر باد و شیر خدای

صورت صدقش از درجه فضل — دیده فاروق را بعلم و بعدل

بود عدل عمر زبی مکری — آینه صدق دید بوبکری

کان اسلام و زین ایمان بود — صدق او عدل و عقل ارکان بود

دین بوقت ملتبق بود هلال — پس بفاروق یافت عز و جلال

ذکر مناقب امیر المؤمنین عمر ابی الحفص الفاروق المذکور بافضل الخطاب

الحاوی الثواب الماحی العقاب الذی فرق بین الحق والباطل

والقتل والقاتل الذی رضی الله عنه قال الله تعالی فی شانه

یا ایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المؤمنین یعنی عمر رضی

الله عنه قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم عمر سراج اهل الجنة

ولو کان بعدی نبیا لکان عمر ان الشیطان لیفرق من ظل عمر

آنکه کامل بوقت او شد کار
دین نهاد و صبرای چونان شاه
داده بستش بصدق طالب
کرده بر صبح حق بنور یقین
شفقش آورده سوی مشرق خویش
دیده از طاهمه طهارتها
عمری از عمر بیش مانده
شاهد حق روانش در خفتن

بسر نقطه باز بشد پرکار
پای دامی زطاوها در راه
بسته پایش بعشق ها بهر سب
طاوسها ماه چاره اش در دین
طرق خواطر قوا کنان در پیش
کرد از ها همه عمارتها
عمری رفت قرب مانده
نائب حق زبانش در گفتن

کرده در عز و دولت سرمد — عمری را بدل بعمر ابد

بود میر عمر شهنشه دین — جان فدا کرد و مال در ره دین

از پی دیو در زمانهٔ او — سایهٔ او سلیح خانهٔ او

گر بگفتی زبانش ناطق حق — در نگفتی روانش شاهد حق

کرده بهر رسول یزدانش — حسبک الله رویف ایمانش

در ره دین و دل فراغ از وی — باغ فردوس را چراغ از وی

زد عقلش درین سرای مجاز — آتش اندر سلیح خانهٔ آز

از پی حکم نافذش بشتاب — نامهٔ او بخوانده آب چو آب

خون دل را بادم وفا بشست — نیل نامه بر سفال نوشت

نیل تا نامهٔ عمر بر خواند — آب چون یک دو دیده بر افشاند

راند فی کاندرو نبود و قوف — خواند فی کاندرو نبود حروف

کرده پیوند دلق خویش از برگ — دیده زان برگ بوارش مرگ

بهتر از هر زمان زمانهٔ او — سر ابلیس بر ستانهٔ او

روی او مسند عتیق آراست — رای او سر و باغ دین پیراست

دست بسته ز حضرتش تلبیس — کوچ کرده ز کوی او ابلیس

[1] قدر این مصرع بیت ایک الشیطان بجای خود سهو

[2] خطبهٔ عمر بن الخطاب رضی الله عنه

[3] ۲۵۳ شهنشاه بدر بیشتر شیطان بیش کمتر

[4] از سیاه عرفی آمده عنوان

[5] این آیه در همین عنوان گذشته

[6] شاه بجای شیطان که در همین عنوان گذشته

۱۲

چرخ مالیدگان نکو خوانده
کرده خورشید را جدا از نیش
بر نفیس ستاره کرده خرد
گشته قیصر نگون ز تخت رفیع
کرده تلقین پی ضرورت را
از پی مومنان به تیغ و کمند
روح کرده ز راح سرمستش
ز اعتدالش در اعتدال بهار

عمر مالیدگان به نیروانده
سایه نور و لق مقدمه منیش
پیش سمش سر نیش کرده سرش
ذره در دست او و او به بقیع
سوره سنت اهل صورت را
خار شبهت ز راه ایمان کند
امر حق داده ذره در دستش
گل پیاده بمانده باده سوار

تیغ شاهان فرس با خنجری
گشته کمتر زو تهی عمری

خانه یزدگرد گرد و خراب
کرد تاراج جمله آن اسباب

شاخ و بیخ ضلالت او بر کند
کفر را دست و پای کرد بند

روی چون سوی آفتاب آورد
گل چو پل پای در رکاب آورد

نفس حتی ز هفت بند بجست
عقل انسی ز چار میخ برست

در بخواهی کرامتی بشکوه
قصه ساریه بخوان بر کوه

بر سپه حد بر انداز پی دین
شد روان سپه علیین

آری این زخم هم ز دین منست
ور چه فرزند نازنین منست

از عمر عالمی منور شد
همه آفاق پر ز منبر شد

دست پیدا ز بهر تصحیحش
دفتر اوج پر مصاحبش

خانه می خراب گشته از او
زهره زهره آب گشته از او

شده از غیرتش فرشتم تن
فلک از زهره فریشم زن

ذره را از پی اقامت حد
در ره احمد از برای احد

ذره را برای مستوری
نزد و ذره جز بدستوری

ناصر الله در رعایت حق
حکم حق کرده در ولایت حق

عدل او بود با قضا همبر
حکم او بود تیز رو چو قدر

بیشه بر گور کرده همچو حرم
تله بر مرغ کرده همچو ارم

کرده از عدل او بدستوری
گرگ با جان میش خوش پوری

بر بزرگان چو حکم دین راند
چرخ بر حکمش آفرین خواند

زهره او بزرگ و زر ستاخیز
بوده چون زهره خرمی انگیز

بوده در زیر دو پیش از نشر
عدل او نائب تراز و حشر

بوده جانش معانی انصاف
پایه و مایه اش نبود گزاف

گروه کم بیش شمسی و قمری — متساوی خلافت عمری

عجم و شام را بباس بداد — چون دل و دست طبع خویش گشاد

بنا اعدل او و شوکت او — خسته بار روزگار و دولت او

بصلابت گشاد روم و عجم — بسته از شام و حمل تا زره و رم

سعد وقاص نحو و معدی را — آن دو آزاده وان دو هادی را

بعجم هر دو را فرستاد او — بدل ظلم داد بادا داد او

در نهاوند چون قوی شد حرب — کفر و اسلام در شده و ضرب

او بفرط کیاست از سر درد — آنچنان حنظله بجای آورد

حیلت کافران بدید از دور — از فراست بدان دل پر نور

رفت تا دینه بر سر منبر — گفت یا ساریه ز خصم حذر

الجبل الجبل که لشکر کفر — حیله کرد و ست جمله بود کفر

سعد وقاص لفظ او بشنید — وان کمینگاه کفر جمله بدید

کوه بشگافت سعد عمرو آواز — بشنیدند و فاش گشت آن راز

وان کمینگاه شان شدند آگاه — باز گشتند از آن مضیق تباه

کافران زان سبب شکسته شدند — هم بدین گشته زار و بسته شدند

مختصر کردم این مناقب را
بهر آن روی و رای ثاقب را

بدو حرف از برای یک ایجاز
سه سخن گویم از برای نیاز

بعمر گشت عمر ملک دراز
بعمر شد در شریعت باز

از عمر یافت دین بها و شرف
اینت دین آشده گزیده خلف

پیش دین بود همچو سدّ سپر
بود در شرع راهبر عمر

روز محشر دو چشم او روشن
بخدا و رسول و عدل و سخن

صد ترحم زنا درین ساعت
بر دلش رسان پر از طاعت

ملک او را امان و دور ایمان
بود فرزند عدل او عثمان

دین بدو بود شاد و با آیین
در وفاقش فزود رونق دین

گاه با عمر و نفس کرد پدید
چون بمیرد رسید خود بر سید

هر چه از لفظ و فضل با عمر است
سنت محض و دولت امر است

فی مناقب امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه الشهید القتیل
المظلوم ذی النورین المکرم فی المنزلین خلیفة رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم باثنتین ام کلثوم ورقیة المبارکتین الکریمتین
جامع القرآن الشاهد یوم التغابن الجمعان الذی انزل الله تعالی
فی شانه امن هو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الآخرة
ویرجوا رحمة ربه وقال النبی علیه الصلوة والسلام عین الایمان
عثمان بن عفان رضی الله عنه وجهز جیش العسرة وقال ایضا
علیه السلام مکانه من الله تعالی استحییت من عثمان بن عفان
وقال علیه الصلوة الحیاء من الایمان وعثمان عین الحیاء

آنکه بر جای مصطفی بنشست — بر کیش شرم راه خطبه ببست
چه عجب داری از فکنت سر — شرم عثمان ز رعب پیغمبر
آن ز لکنت نبود بود از شرم — زانکه دانست نیاش این از زر
زانکه بر جای احمد مرسل — از پی وعظ و از طریق مثل
گر رسد عقل سر در اندازد — ور رسد روح مایه در بازد
زانکه پیش وحی از دهان جهان — نطق چون قطن گشت پنبه دهان

گفت عثمان چو بسته شد هوش — بگشاد از میان جان آتش

که مرا بر مقام پیغمبر — بی وی از عیش مرگ نیکوتر

گشت ایمن ره ممالک از و — سر ببر در کشد بلا یک از و

شرم و حلم و سخا شمائل او — هر سه ظاهر شد از فضائل او

این سه خصلت اصول انبیاء — بد و خفته رسول را ادا ماه

شد اقارب نواز درگه او — وان اقارب عقارب راه او

شربت غم چو جان او بچشید — آن ستم از بنی امیه کشید

سیرت وادرا چو دو کردند — با چنین نیکمرد بد کردند

راستی از میانه بربودند — بیگرانه کژی بیفزودند

شامیانی که شوم بی بودند — اهل آزرم و شرم کی بودند

شوری اندر جهان پدید آمد — قفل شان بسته بی کلید آمد

عقل اگر چند صاحب مزورست — گفت یا رب چه بی نمک شورست

همین ایمان که بود جز عثمان — حجت این کما یحیا من الایمان

دست مشاطه پسندیده — کحل شرمش کشیده در دیده

دائم از شرم صدر پیغمبر — ژاله و لاله بارخش همبر

شرم او را خدای کرده قبول — شده خشنود زو خدا و رسول

مدد از نطق جشن عشرت را — عدت از مال جیش نصرت را

از پی ساز مصطفی شب و روز — بوده منفق کف و منافق سوز

بدل و عدل سر و آزادش — بدو چشم و چراغ و اما دشش

کرده در کار ملک و ملت ملک — در قرآن کشیده اندر سلک

دل و جان اعتقیده عثمان — ساخته درج مصحف قرآن

صورتش خوب و خلقتش کامل — قائل صدق و عالم عامل

علم تنزیل مر ورا حاصل — دل او سوی جی مجمل

عاشق شکر او تلید و طریف — زائر جود او بلید و ظریف

هم ز اسلاف مهتر آمده او — در کنار شرف بر آمده او

دل و چشمش ز شوق در محراب — چشمه آفتاب و چشمه آب

در قرائت همه ثنا و ثبات — با قرابت همه حیا و حیات

بذل او بشت ملت نبوی — شرم او روی دولت امروی

دل او با نبی موافق بود — نور جانش چو صبح صادق بود

شرم او کارساز خویشاوند — گرچه بد بر دل و رحم پیوند

آنکه دل صدیقه [illegible] دل [illegible]

شیخ چشمی زبان ایمانست — شرم دیده زبان ایمانست

در دو فی عقل راست چپ هیچ — چشم ایمان دو فی نه بیند هیچ

قابل آن در چو آینه ایمان — پیش او بد همان نیک همان

عقل جز فعل خیر و شر نکند — ورنه توحید به تبر نکند

بد و نیک از درون چو بر گیرد — دیو را چون فرشته پذیرد

نه ز توحید دل شرک و شکیست — که بنزد تو دین کفر یکیست

چشم اعمی چو کرد علت کور — پیش چشمش چه زمرد و چه بلور

دل همان چاشنی بهش گوهر — کاچ با لعل نگرد حق بهر

روی آئینه را که نبود زنگ — زنگ نپذیرد و نگیرد زنگ

هیچ کژ هیچ راست نپذیرد — راست کج را براست بر گیرد

فتنه را که خباست و تعبیش — از ذوالارحام بود و از عصبش

آن نه زو بود فتنه و کینه — زشت زنگی بود نه آئینه

خلق را از آنچه عالی اند و خس اند — شرم و ایمانش عذر خواه بس اند

خلق عالم هر آنکه نیک بدند — همه در جستن هوای خودند

از همه نیک بود و نیکی یافت — سوی یاران خویشتن بشتافت

آنچنان از بین جهان بگزید — زانکه خود نیک بود نیکی دید

وای آنکس که سعی در خونش — کرد و این خواست ای ملعونش

زانچنان خون که خصم از وی تافت — فسیکفیکهم خلوق ساخت

سر او عمر و عاص داد بباد — سر او پیش دشمنان بنهاد

او ذوالارحام را گرامی کرد — طلب مهر و نیکنامی کرد

از دل خود نگه بدل شان کرد — تکیه بر اصل آب و گل شان کرد

دل صادق بسان آینه است — راز ها پیش او معاینه است

دشمنان را چو خویشتن پنداشت — بی غل و بی غش از حسن پنداشت

بود دوری با محمد بوبکر — همچو بوبکر بی بدو بی مکر

بار گرامی بسان فرزندش — غایله کرد خویش و پیوندش

آنکه بوبکر را چو جان بودی — کی بفرزند او زیان بودی

دشمنان ساختند غایلها — تا پدید آورند حایلها

هر که او بد دلست و بدکار است — گرچه زنده است کم ز مردار است

بد دلی کار هیچ عاقل نیست — دل که پر غایله است آن دل نیست

خالق ما که فرد و قهار است — از حسود و حقود بیزار است

آفرین خدای عز و جل | باد بر روی باد و اول

فِي مَنَاقِبِ زَوْجِ الْبَتُولِ وَابْنِ عَمِّ الرَّسُولِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
الْمُبَارِزِ الْكَرَّارِ غَيْرِ الْفَرَّارِ غَالِبِ الْجَيْشِ سَيِّدِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ مَنْ أَحَبَّ
عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّذِي أَنْزَلَ تَعَالَى فِي شَأْنِهِ
إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا
مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا وَقَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ
مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ
وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَتَقُولِينَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَأَطْرَقَتْ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَتْ
رَأْسَهَا فَقَالَتْ بَيْتَيْنِ

اذا ما الثغر حلت على المحاك
وفينا الخيل والذهب المصفا

تمكين غشه من غير شاك
حلت بيننا اشبه المحاك

ابدا با عمر و حیدر کرار
ای ثنا فی بقوت ایمان

گشت بیدین مصطفی سالار
مدح حیدر بگو پس از عثمان

با بخیش مدائح مطلق
آن ز فضل آفت سرای فضول

زهق الباطلست جاء الحق
آن علمدار و علم دار رسول

آن سرافیل سر فراز علم
ملک الموت دیو آز از علم

آن خدا کرده در ره تسلیم
حکم تسلیم را خلیل بشرط
بشکنیده ز مصطفی تاویل
مصطفی چشم روشن از رویش
آنکه در شرع تاج دین او بود
شرف شرع تیز گرد او بود
باغ سنت بامر نو کرده
هرگز از خشم هیچ سر نبرید
هر عدو را که در فگند از پای
فخر از آل صخر بربوده
خواب و آرام مرده و عشرت
هرگز از بهر بوده و بیره
از در کفر گل بر آرنده
بدو تیغ آن هزبر دین بی میغ
بود تیغ از زبان گوهر پاش

هم پدر هم پسر چو ابراهیم
در گوشه شرع را وکیل و شرط
گشته نگشوف بر دلش تنزیل
شاد زهرا چو گشت وی شویش
زانکه در دین حق گزین او بود
در حدیث و حدیث مرد او بود
هر چه خود رست بود خود کرده
جز بفرمان حسام بر نکشید
نام بر دستش و زنند خدای
بستر زیر بنقد بنموده
کرده در مغز عقل زیر و زبر
خصم را خصم خویش ناکرده
در دین را نگاه دارنده
کز اسلام را همه یک تیغ
که بدو کرد علم عالم فاش

دیگرے ذوالفقار برّان بود — کافت جان شیر نقران بود

بد و تیغ او بذوالفقار و زبان — گر و یک تیغ همچو تیر جهان

زان دو تیغ کشیده در عالم — شرع را کرد همچو تیر و قلم

در علمش کشنده کوثر — نار تیغش کشنده کافر

در صفت رزم پای او محکم — وز پی رفتن جان او مجرم

دست و تیغش چو پای کفر بست — هیبتش گردن عدو بشکست

هر که ناطق شود قائل او — وانکه قابل بود قاتل او

کرده از دشمنان دین چو سحاب — خامهٔ ریگ را بخون سیراب

کنده زور شش در جهود کند — در علم و عمل بدو ستده

حس او چون تعظیم بود و کبیر — گشت مقلوب او سحاب اثیر

خیبر از تیغ او خراب شده — سر آبش همه سراب شده

هم مبارز بعلم هم و امید — هم مبارز چو شیر و چون خورشید

در مصافیکه پای بفشرد — آنت دولت که دست او برد

شب یلدا سراج او بود — روز هیجا هیاج او بود

دل و بازوش اندیده بچشم — دستبردی و پایمردی خشم

کرشمه گوش فتنه از گوش
کس ندیده بزم و بشتش
آل یاسین شرف بدیده
مرتضی را وصی و هم داماد
کتب نادیده خوانده بود بدل
بفصاحت چو او سخن گفتی
لطف او بود لطف پیغمبر
خوانده در دین ملک فقارش
جان آزاد مرتضی تن دین
شرف شرع و دایه دین او
آمد از سدره جبرئیل امین
ذوالفقاری که از بهشت خدای
آوریدش نبی و پیغمبر
تا بدو دست آشکارا کند
[illegible]

کرد فتح و ظفر زمین بکوش
منزه شرک از دیک اشتش
اینه او را بعلم بگزیده
دان پیغمبر از جمالش شاد
علم و جهان ورا شده حاصل
مستمع زان حدیث و سفتی
صنف او صنف شیر شرزه نر
هم در علم و هم علمدارش
مفسر و سنت و تهمتن دین
صدف دُر آل یاسین او
لافتی گرده مرو را تلقین
بفرستاده بود شرک زدای
گفت کین هست باب حیدر
لشکر بقر تار و مار کند
که بدین آزدین بردن نهفت

نه جگر بود و داعی مرویش — نه ظفر باعث جو امر و نهیش

آنچنان آختی زبانی کین — کاچ تاوان نه بد و راد و دین

چون نه از خشم بود و از ایمان بود — آن دو کافر کشیش یکسان بود

در صف رزم پای محکم — وز پی مرد جان او بیشم

زور راویت شکن ز روز ازل — دست او تیغ زن بر اوج زحل

کرده در عقد دین به تیغ و قلم — با شجاعت سخاوت اندر هم

نائب مصطفی بروز غدیر — کرده بر شرع خود مر او را امیر

قابل راز حق رزانت او — مهبط وحی حق امانت او

نفس نفسش کشنده تنزیل — جان جانش چشنده تاویل

عرضه کرده بر آن جمال و سرشت — هفته هفت و هشت بهشت

چشمها چشمها ز دیدارش — سمعها شمعها ز گفتارش

تیر او تیر چرخ را بنیان — بود خانه و بال ما چو کمان

هر کجا کان دل و زبان بودی — فطنت تیر چون کمان بودی

هر که دیدی حسام او مسلول — نفی گشتی بر طریق حلول

تو کشیدن ز کافری پندار — تیغ در روی حیدر کرار

سر بدعت بزد به تیغ زبان
روی سنت بشست ز آب بیان

بهر او گفته مصطفی با آله
کای خداوند والی من والا

کرده از لعل و در کرامت او
پر گهر دامن قیامت را

کرده از بهر جان اهل هنر
درج هر یک سخن چو درج گهر

بوده با آسمان شناش خلیط
بر بساط زمین چو بحر بسیط

در دیار عرب بر امت او
در زمین عجم شجاعت او

کرده خورشید و ماه را بدو نیم
نور اقلاش اندران اقلیم

صدف صد هزار بحر دلش
شرف صد هزار عرش گلش

محرم او بوده کعبهٔ جان را
محرم او بوده سر قرآن را

این برهنه شده ز رحمت طرف — وان برون آمده ز پرده حرف

تا بدان حد شده مکرم بود — که کشف مرد مسلم بود

رحمت دین چو طرف جاش داشت — زحمت حرف پیش او نگذاشت

کاتب نقش نامهٔ تنزیل — خازن گنج خانهٔ تاویل

علم او را که صخره کردی موم — بود چون محرم عرب محروم

عالم علم بود و بحر هنر — بود چشم و چراغ پیغمبر

هر که سنگی مخالفت ورزید — کردی او را بزیر خاک دفین

بحر علم اندرو بجوشیده — چاه را بر مستمع دیده

راز دار خدای پیغمبر — راز دار پیمبرش حیدر

حیدری کش خدای خواند شیر — کی زدی بر معاویه شمشیر

شیر روباه را نیازارد — لیک صد گور زنده نگذارد

عقل در آب و گل آغشته — سهو در گرد و دنش ناگشته

لفظ قرآن چو دید در پیش — خویشتن جلوه کرد در پیش

ذات باری از آن ستم دیده — تا ش نادیده ناپرستیده

کرده از سرهای عقل انگیز — طبع و بازار ذهن و خاطر تیز

مصطفی را مطیع و فرمانبر
عشق را بحر بوده دل آسمان
مصطفی از برای جان قبش
نام او کرده در ولایت علم
فضل حق پیشوای سیرت او
دیو گریزنده در مدایحش
کمر خدای زمانه چاکر او
باز دانسته بی جهان لوی
فرش توحید جان مستش بود
کی شود آنکه ماه دین با او
از پی سایلی بکیده رغیف
مرد را عقل رای زن باشد
مر قضائی که کرد یزدانش
در سفر پیش آن قوی ایمان
هر دو یک قبله و خردشان دو

همه بشنیده ز مرتضی یکسر
شرع را دیده بود دین ایمان
زبر اسرار کلاه و پیر جهنش
علی از علم و بوتراب از حلم
خلق او عشرت عشیرت او
عقل خندیده در مناقبش
خواجه روزگار قنبر او
در دل نفس نقش ز از نبی
سید اسلام تیغ دستش بود
تبع و تابع ثریا او
سیره اهل اتی در اشرف
شنبه فال گوی زن باشد
همره جان مصطفی جانش
بوده چون لاشه کو بزی برآن
هر دو یک روح و کالبد شان دو

هر دو یک در زیک صدف بودند
هر دو پیرایهٔ شرف بودند

دو رونده چو اختر و گردون
دو برادر چو موسی و هارون

بر منظوم پادشاهانش
لوح محفوظ مصطفی جانش

سایهٔ چاکرانش از ره حلم
قدوهٔ عاشقانش از سر علم

سر توحید اندرین گلشن
پیش جان عزیز او روشن

در ره خدمت رسول خدای
اندرین کارگاه دیونمای

با کسی علم دین نگفت استاخ
زانکه دل تنگ بود و علم فراخ

سایلان را بآشکاره نهفت
جز باندازهٔ علم شرع نگفت

در خیبر بکند شوی بتول
در دین ابدو پسر و رسول

چون تو انت چاه کفر انباشت
چاه دین هم نگاه داند داشت

قوت سرش ز فوت نماند
چرخ را داشته ز گشتن باز

تا دگر پاره برنشاند بزین
باز ماند رول علی هر سوی
زمزم لطف آب خامه اوست
خامه او چو یار شد با دست
هر یکی عین و صد هزار غرر
زانکه غیبش ز غیب آگه بود
شمتی یاد کن ز یک نامه
آن سخنها که در ضیافت وصیف
هر یکی لفظ کو ادا کردست
نه بهنگام کودکی پدرش
قهر انگشت در دهان آورد
سر انگشت خویش را تر کرد
داد مردی و علم و حفظ و سخن
گشت از بهر سود و سرمایه اش
سر انگشت مه شگاف آمد

خسرو چرخ را نهفتن دین
عرش و کرسی چو نیم زانگشت
کعبه اهل فضل نامه اوست
سمط لولو ز یک لفظ پیوست
هر یکی دال و صد هزار درر
دال با در دویش همره بود
خام کی باشد آنچنان خامه
بفرستاد سوی سهل تصنیف
سر انگشت مصطفی کردست
بر دو نزدیک صاحب خبرش
قطره آب بر زبان آورد
آنگهی در دهان چو حیدر کرد
سر انگشتش از بن ناخن
سر انگشت مصطفی دایه اش
نطق او همچو کوه قاف آمد

همچو خورشید شرع تابنده
ثابت و استوار و پاینده

لاجرم زان خداوند آن گشت
دین پیمبر رو و کافران را کشت

گفت او را رسول جبارش
کای خدا از بدان نگهدارش

خلق شرع از برای سیر شاه
مصطفی خواندش ولی پیشوا او

علم او از برای یک تسلیم
گفت در بیت آل با زعیم

چون دو تو دید از این حال و زان جان
گشت بیدار این دل و زان جان

دیگر بیت او بیت ای رضا
تیستی تو سزاوار خدا

ننگ من سوی آل شما
نشوم نیز بر وال شما

همتش سفیه وجود نبود
کار او بسته بجود نبود

چیز را رهنمای حسام او بود
در هر اکد خدای علم او بود

علم را کار بست رو بر جهل
عفو کرد از صد و علاوه ملل

با زبانش خویش در صفین
با صد و کار بست رای زین

تا نه بگشاد علم حیدر در
ند سنت پیمبر بر

در سرای گناه کشور دین
حیدر ملک بود و کشور دین

روح را در قعود و جود او کرد
در رکوع و سجود جود او کرد

خاتم اینجا بداد بر در راز
ملک آنجا عوض ستد با ناز

سهم او دام دیو چاهی بود
چرخ او را رسن الهی بود

تیغ خشمش منیر بود منیر
بحر علمش غدیر بود غدیر

چون نمود او بدشمنان دندان
تنگ شد بر عدو جهان چو دهان

تاج علمش گذشته از پروین
تخت علمش نهاده بر روین

او توانست خصم را مالید
لیک خشمش بدو همی نالید

خشم با رای خویش یار نکرد
جز بدستوری ایچ کار نکرد

گر تهور چو جنگیان کردی
روم چون موی زنگیان کردی

آمدی در هزار از بی بیم
دل میخ همچو جان بیتیم

زحل اندر محل خود حیران
چشم ناهید سوی زنگیان

بتعجب ز خم تیرش تیر
پشت همچون کمان و سخ چو زیر

گر سری بر زدی از و بزمان
دل این سر بدی آخر آن

نایب کردگار حیدر بود
صاحب ذوالفقار حیدر بود

مهر و کینش دلیل مهر و وداد
علم و خشمش قسیم جنت و نار

آب رویش ببرده آب فلک
باد عزمش نشانده تاب خاک

گرد چون گرد ناوکش پرواز
شیر یزدان چو بر کشاد ز چنگ
صخر چون زخم تیغ دستش دید
ذوالفقار از نهیب شیرش
پیش تیغش بنگ نام نبرد
اندرین عالم و دران عالم
دیده چون دید خلق وجود
هر دو کوتاه داشت ناشایست
بر قلیلی ز قوت قانع بود
او نبود آن اسد که رنگ و خلوق
چرخ پیری ز خاک رهگذرش
او ز بهر کمال بی بندی
خوانده بر کنده پیری پیری
کودکان از زرد و سرخ نشکیبد
جان حیدر ز آزمایش نزد

ز آهن کوه را گریبان باز
شیر گردون شدی چو پشت پلنگ
جان بساعت ز جسم او بربید
دیده بر جان خویشتن پیرش
همچو مردم گیا نمودی مرد
اوست پرکار علم و یار علم
مشک خون شد و گره از بوی
از برون نیست و از درون باطن
ترس بر حرص جهد نافع بود
کردی او را درین کهن صندوق
عقل خالی و عاشق نظرش
وز برای جمال خرسندی
سه طلاق و چهار تکبیری
مرد و سرخ و زرد نفریبد
شیر اندر آتش همیشه بگریزد

حکم و عزبابت علی باشد — شیر راتب زپهلوی باشد

عالمی بود همچو فوج استاخ — عالمی بود همچو روح فراخ

دل او عالم معانی بود — لفظ او آب زندگانی بود

بود پیوسته در عقیله و قیل — تا کجا تا بدرد چشم عقیل

دل او را چو رای برهان کرد — چرخ را شرع تنگ میدان کرد

عقد او با بتول در سلوی — بود در زیر سایهٔ طوبی

نی که این عقد پیش ازین بودست — از ازل تا ابد قرین بودست

با ثریا قمرے برابر شد — چون علی با نبی برادر شد

تنگ آن شد برو جهان سترگ — که جهان تنگ بود و مرد بزرگ

حضرت صدیقین و قتل عمار بن یاسر

روز صفین چو حرب در پیوست — گرم شد کارزار دستاویست

زود عمار یاسر آمد پیش — که فدا کرده خواهم این سر خویش

آلت و ساز جنگ پیش آرند — در شوم کشته زنده انگارند

از پی دین چو جان کنم ایثار — روز محشر مگر نمانم خوار

سال او در گذشته از صد پنج — تیغ را بر کشیده زد بر پنج

چشم خود را عصابه بربست / به بسی رنجها بر اسپ نشست

در مصاف آمد و بگفت نسب / که منم شیخ دین و پیر عرب

کرد جولان و گفت تکبیری / سفله مروان و را بزد تیری

سبک از اسپ خود بزیر افتاد / در زمان جان بدرد و رنج بداد

چون بدیدند مر ورا دهقان / زود برخاست آن میانه فغان

که شنیدیم ما ز قول رسول / که بگفت این سخن بشوی بتول

گفت عمار بس همایونست / قاتل او بدانکه ملعونست

این زمان کشته شد چه چاره کنیم / دل درین درد و رنج پاره کنیم

نه تیغ و سپر بیفکندند / خود و مغفر ز سر بیفکندند

عمرو عاص این حدیث چون بشنید / بجز از مکر هیچ چاره ندید

گفت ظن شما خطاست چنین / اینهمه گفتگو چراست چنین

آنکه صد ساله را بحرب آرد / بیشکی زود کشته انگارد

پس علی هست قاتل عمار / نیست جای ملامت و گفتار

جمله راضی شدند و بشنیدند / رونق کار خود در آن دیدند

آنکه را مکر زین نمط باشد / مردخوانی ورا غلط باشد

با چنین کس علی نیامیزد	شاید از عقل از و پرهیزد

حرب جمل

در جمل چون معاویه بگریخت	خون ناحق بسی بخیره بریخت
شد هزیمت بجانب بغداد	گشته از فعل زشت خود ناشاد
سر احرار حیدر کرار	سرفراز مهاجر و انصار
چون مصاف معاویه بشکست	یافت بر لشکر معاویه دست
جمل آن ستیزه را پی کرد	برگ و ساز معاویه نی کرد
هودج زن بخاک تیره فتاد	زخجالت نقاب رخ نگشاد
گفت بد کرده ام اما نمرده	در تو چشم کنون زنا نمرده
چون بدیدند زود برگشتند	در نعوی و خون ورا نگشتند
خواند حیدر برادرش را زود	جمله خالد ورا بنمود
رفت وقتی محمد بوبکر	آن همه صدق و فارغ از همه مکر
پس برآهیخت تیغ تا بزند	گفت حیدر مکن کس این نکند
عفو کن تا بسوی خانه رود	بعد ازین کارهای بد نکند
برگرفتش محمد از سر راه	جمله لشکر شده زکار آگاه

بسوی که دو و بفرستاد — در قواضع محل او ننهاد

با هزاران خجالت و تشویر — رفت زی که جفت گرم و زحیر

عاقبت هم بدست آن باغی — شد شهید و بکشتش آن طاغی

آنکه با جفت مصطفی زنیسان — بد کند مر ورا بمرد مخوان

چون ازین گشت فارغ آن بدمرد — قصد جان امیر حیدر کرد

تا برآورد زو بحیله دمار — تو مر این شخص را بمرد مدار

پس چنان اگر بد و بد کرد — آن بدی دانکه جمله با خود کرد

چه زیان آفتاب را از ابر — کی شود جفت با مسلمان گبر

او ز خصمان چو نام بود از ننگ — او ز مردان چو لعل بود از سنگ

زان از و خصم او فزون تر بود — که نه در را امام حیدر بود

مر ورا چون پس بود خورشید — سایه پیشی کند بر و جاوید

او ز اسامی خنیا کند بسی — سایه زان پیش او دوید همی

او چو خورشید بود و خصمش میغ — میغ کوتاه کرد از وی تیغ

او ز خصمان سپر نیفکند ز — حلم را کار بست یکچند ز

خصم را روز چند مهلت داد — لاجرم خصم پایدام نهاد

ع گرم با کان خواهی خصم شانی زده و فرو افتاده بخفت با شمشیر

۲۸۱

فی فضیلة رضی الله عنه

پسر ملجم آن سگ بی دین — آن ستمگر ز رفت نفرین

بر زنی گشت عاشق آن مشئوم — آن نگارین سار چهره را مسموم

بود آن زن ز آل بوسفیان — منعم و مالدار و خوب جوان

مرد مفلس چو گشت عاشق او — کفر شد در میانه عاشق او

گشت زین سر معاویه آگاه — مرد را گشت جمله کار تباه

گفت کار تو با کمال شود — وین چنین زن ترا حلال شود

گر تو در کار خویش شیر دلی — هست کابین تو بر من علی

گر تو فارغ کنی جهان زین کار — بفرستم بنزد من مقدار

زن ترا با هزار زینت و زیب — نرساند ترا کسی آشیب

اسپ و مرکب هم ترا پس از آن — بنزد من در جوار من آسان

مرد مدبر ز بهر عشق زنی — اندر افکند در جهان محنی

آنچنان اهل جهل مبتلی — خیره بگزید خون چون علی

رفت زی کوفه از پی این کار — آنچنان خاکسار بیمقدار

این سخن جمله با علی گفتند — وین چنین فتنه هیچ نهفتند

ل مشوم
بیشوم ما خوذ
از شوم است
والعامة تقول
میشوم بالمرح
۲۸۲
ل منسوب
بفتح الیاء
وکسرها

کین بدا فعال را گیرد بکیش — داد شان پس جواب مرد بهش

گفت و بیک تیغ قاتل خویش — کس نکرد است سعی در بندش

مرد غرست نگاه داشت بکار — کرد بر فعل زشت خویش اصرار

شب آدینه رفت در مسجد — آنچنان ناحفاظی از سر جد

رفت وقت سحر ز بهر نماز — میر جید رچو شد بخفته فراز

مرد را خفته دید گفت ای مرد — گاه روز است برو از این بر برد

سفله از خواب خویش چو شد بیدار — مترصد نشست از پی کار

میر چون در نماز شد مشغول — آن سر افراز مرد جفت بتول

رفت و زخمی زدش سبک بر پشت — که بدان زخم صعب مرد بکشت

مردم از هر سوی فراز رسید — پرده بر مرد بد کنش بدرید

گرفتند مرد را در حال — کرد از و میر زخم خورده سوال

که که فرمود مر ترا این کار — داد بر لفظ خویش مرد اقرار

که مرا این معاویه فرمود — کار کردم کنون ندارد سود

جان بداد آن زمان علی و حال — ماند آن بی سبب گرفت وبال

مثله کردند مرد را پس از آن — رفت او را سوی جهنم جان

وانکه فرمود شادمانه بزیست — این چه حکمت یارب این چه حکمت است

فی مذمت اعدائه

حال با بوجهل خصم او حالی — لیک خالی ز خیرها خالی

خال مشکین نبود بر خورشید — خال بر دیده بود لیک سپید

آنکه مردود هاد تلبیس است — آن نه خال و نه عم که ابلیس است

وانکه خوانی کنون معاویه اش — وانکه در هاویه است نه اویه اش

شیر حق زینجهان بپرهیزد — سگ بود گر بگلیچه نگریزد

تا بش روح خواهد وقف صمد — روز خود بدر خواهد و شب قدر

آنکه جز ابله و منافق نیست — شرم مخلوق و ترس خالق نیست

کرده خصمان او چه بنده چه حر — مطبخ اینجا و دوزخ آنجا پر

بهر گردی بزیر چرخ کبود — کیسه با کاسه پر تواند بود

چه خطر دارد آل بوسفیان — که برآرند نام شان بزبان

آل مروان و آل سفله زیاد — که نرفتند جز براه عناد

با علی کی بود مخنث دوست — کی زبیر عوام بابت اوست

در ره دین یکی نیاوردند — طاغیان همچو قوم عاد بدند

۳۸۴

دور و مور بند و رنها دو شست | با غیاثش زبا غیاثی شست

دین چو با غی میان نجف و جا | طمع الفقه دان و بیم قفا

هر کرا در بر علی بر دن آید | روز محشر بگو که چون آید

هر که باشد خوارج و ملعون | واجب آنست کش بهشتی خون

پس تو گوئی که حزم و حلم و وفا | بود با حالت معاویه یار

بغی کردن بر علیمی نیست | علی آزردن از حکیمی نیست

مصطفی گاه رفتن از دنیا | چون بپیچید منزل عقبی

جمله اصحاب مرورا گفتند | که چه بگذاشتی بر ما فرزند

گفت بگذاشتم کلام الله | عترتم را نکو کنید نگاه

آنکه ز ابلیس حیله جوید و غدر | او مرا در پس را چه داند قدر

شیر علی از خسان زبون بودی | شیر با گاو پیش چون بودی

صورت ملک را که روح نداشت | از پی صورتی بگذاشت

ملک معنی گرفت و نیک برآمد | آینه غزلی بجهان [illegible]

نشوی غافل از نبی هاشم | [illegible]

[illegible] شیر این جهان [illegible] | [illegible]

دور کرد آن دو گیر ناخوش را — سیر کرد آن دو گونه آتش را

جانب هر که با علی نیکوست — هر که گو باش من ندارم دوست

کی بود آنکه حلیم که او — درد کان دماغ شش پهلو

کند از بهر لوت و باد بروت — سینه را همچو قلعة الموت

از برای دو سیر روغن گاو — معده چون آسیا گلو چون ناو

غال ما داد بهر دنیا را — زهر مر نور چشم زهرا را

هر کرا غال ازین شمار بود — مر ورا با علی چه کار بود

گر همی غال بایدت ناچار — پور بوبکر را بخال انکار

عایشه بهترست خواهر او — خال ما به بود برادر او

حفصه و زینب و دوم زینب — آنکه او را خزیمه بودش اب

باز میمونه بود و ریحانه — که شد آراسته بدو خانه

چون فتادی بدخت بوسفیان — که ازو گشت خاندان ویران

اینهمه جفت مصطفی بودند — جملگی مادران ما بودند

هر یکی را برادران بودند — مصطفی را بسان جان بودند

از چه مخصوص شد بخال ما — ابن سفیان بخال عالی ما

جای تطویل نیست ذر گفتار | اختصار اندرین سخن بیش آر
ای سنائی سخن دراز مکش | کوتهی به ز قصهٔ ناخوش
بگذر از گفتگوی بیهوده | تا شوی سال و ماه آسوده
ای سنائی بگوی خوب سخن | در ثنای گزیده میر حسن
قرة العین مصطفای گزین | شاه اسلام و شرع و خسرو دین

فِي فَضِيلَةِ الْأَمِيرَيْنِ الْعَادِلَيْنِ وَالسِّبْطَيْنِ قُرَّتَيِ الْعَيْنَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْلَادُنَا أَكْبَادُنَا فَإِنْ عَاشُوا حَزَنُونَا وَإِنْ مَاتُوا أَقْتَلُونَا وَقَالَ أَيْضًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّاكِبُ وَنِعْمَ الْجَمَلُ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا رَضِيَ اللهُ عَنِّي وَعَنْ وَالِدَيْهِمَا وَيُقَالُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذُو الْعَصَرَيْنِ يَذْهَبُ الْخُرْفَ

بوعلی آنکه در مشام دلی | آید از گیسوانش بوی علی
در سیادت دل مؤید اوست | در رسالت رسول سید اوست
نسبش در سیادت از سلطان | حسبش در ریادت از سحبان
چون علی در نیابت نبوی | کوثر داعی و عدوی دعی

نامهٔ دوست چاکی دل اوست — دوست احمد بنا نامهٔ دوست

قرة العین مصطفی او بود — سید القوم انبیا او بود

آنچنان در دوران جدت او بود — اصفیا را بحق کفایت او بود

جگر و جان علی و زهرا را — دیده و دل حبیب مولا را

منبع صدق در دلائل او — مشتری رهبت در مخائل او

بوده مانند جد بخلق عظیم — پاک عرق و نفیس خلق و کریم

فلذهٔ بوده از دل زهرا — جستهٔ او خدیجة الکبری

زهر قهر عدو هلاکش کرد — فقد تریاک درد ناکش کرد

باک ناید ز مردم بیباک — عود ناید ز دود چوب راک

ماه در چشم او هلال نبود — زهر در کام او زلال نبود

وانکه زان واسطه چشیدن زهر — وان ز دشمن بسی کشیدن قهر

بجهانید جانش از ره حلق — برهانید شان ز ذلت خلق

روز باطل چو حق شود پنهان — اهل حق را توبه زنگ بر مدان

پای باطل چو دست بر تابد — دل دانا بمرگ بشتابد

چون جهان خیر را امیر کند — زال زر روی چون زریر کند

فی العجز والسکوت

شبلی از پیر روزگار جنید — کرد نیکو سوالی از بی صید

گفت پیرا نهاد جمله علوم — مر مرا کن درین سفر معلوم

تا بدانم که راه حق چیست — مرد این راه از چه خلق کیست

گفت برگیر خواجه زود قلم — تا بگویم ترا ز سر رقم

شبلی اندر زمان قلم برداشت — وانچه او گفت همچنان بنگاشت

گفت بنویس این قلم الله — چون بنوشتی حدیث شد کوتاه

گفت دیگر چه گفت نیست جز این — خود همین ست کردمت تلقین

علمها جمله زیر این کلمه است — هست صورت یکی و لیک همه است

علم جمله جهان جز این نشناس — بشنو فرق فرقها ز آماس

این بدان ور قیل و قال گریز — جمله اینست و آن دگر پرهیز

رهروانی که چشم سر دارند — دیده بر پشت راهبر دارند

روی در خلق منقدی نه رواست — که نه راه خدای راه هواست

تو بدو داده او بتو روی — هر دو همره چو حلقها در موی

بهر او ترا و او را دوست — بت پرستی تو بت پرستی اوست

آنکه هرگز نبود با خود یار
نیک و بد میل تو نه از خود است
کی شود هرگز بخار راه کین
آتش دل ز حکمت چپ و راست
دل تهی کن ز آتش پنداشت
ساخته راه را همه اسباب
بی رفیق انچنین ره هایل
همه در باخته ز خود الوان
کرده این نفسها بجمله فدی
روح صافی بمانده تن رفته
معنی کار را همه شده
چون شدم فارغ از طریق جوان

اوست از عمر و علم بر خوردار
بد و نیک تو همچو خاک بست
کاتش اندر دلست ای مسکین
نشود جز به باد بیزن کاست
که کف خاک باد و آب نداشت
سوی منزل رسیده و ترک آب
رفته و کرده جسم را بسمل
رفته نفس و مانده جان در روان
ساخته از قالب نفوس غدی
صدق مانده بجای و فن رفته
عشق ارواح را همه شده
عشق را زین سپس کنم آغاز

الباب الخامس فی صفة العشق والعاشق والمعشوق

دلبر دلربای عشق آمد
عشق با سر بر پایه گوید راز

سر بر سر نمای عشق آمد
زانکه داند که سر بود غماز

نیز و بنای عشق را قامت — که موزون بگفت قد قامت

عشق گوینده نهان سخنست — عشق پوشیده برهنه تنست

عشق هیچ آفریده را نبود — عاشقی جز گزیده را نبود

آب آتش فروز عشق آمد — آتش آب سوز عشق آمد

عشق بی چار میخ تن باشد — مرغ دانا قفس شکن باشد

جان که دور از یگانگی باشد — دانکه چون مرغ خانگی باشد

کش بسوی علو سفر نبود — پر بود لیک اوج پر نبود

همتش آن بود که دانه خورد — قوتش آنکه گرد خانه پرد

بنده عشق باش تا برهی — از بلاها و زشتی و تبهی

بنده عشق جان محر باشد — مرد کشتی نه مرد در باشد

سر کشتی ز آرزو دان پر — قعر دریاست جای طالب در

طمع از دیده آبدار ببر — خردی را چه ره بود زی در

عزم خشکی بر اسپ و بر خر کن — چون بدریا رسی قدم سر کن

مرد در جوی را بدریا بار — جان و سر دان همیشه پای افزار

سفر آب را بسر شو پیش — اندر آمو رهم ز سایه خویش

در چنین جوی ورنه پیش و کان
تا ازین سایه می هراسی تو
نیست در عشق حظ خود موجود
عشق و مقصود کافری باشد
بیخودان را ز عشق فائده است
عاشق آنست کو ز جان و ز تن
جان و تن را بسی محل نهند
تا بود جعفری بلون چو ماه
کردگار لطیف و خالق بار
ای دریغا که با تو این معنی
بر صدف در چو یافت جانت بسنج
قالت از سایه هوست بدرو
خطهٔ خاک لهو و بازی راست
عاشقان سر نهند در شب تار
عشق آتش نشان بی آبست

تو و خر مهره تا فنا نان
ور ز خر مهره چون شناسی تو
عاشقان را چه کار با مقصود
عاشق از کام و دل بری باشد
عشق و مقصود و خویش بیهده است
زه و بر نیز داو نگفت سخن
گنج را سکه در دغل نهند
نهند بدرهای سیم سیاه
هست خود پاک و پاک خواهد کار
عقوان گفت زانکه هست عزی
و بر آن مهره را دوست بده
لاف کم برگ طاعت بدو جو
عالم پاک پاکبازی راست
قهر آنی که چون بری دستار
عشق بسیار جوی کمیاب است

مشرب دین اصالت نسبش — منصب دین نزاهت اوبش

اصل او در زمین علیین — فرع او اندر آسمان یقین

اصل و فرعش همه فا و عطا — عفو و خشمش همه سکوت و رضا

خلق او همچو خلق پاک پدر — خلق او همچو خلق پیغمبر

کرده چون مصطفی ز اهل و کرم — شرف و عرق و خلق هر سه بهم

عشق او اولیست بی آخر — راز او باطنیست بی ظاهر

چون طباشیر وقت تاثیرش — جگر گرم را طباشیرش

چشم از اهل او ندارد چشم — او جگر گوشهٔ پیمبر و چشم

شده عقل شریف با شرفش — سایه سایه ز آفتاب کفش

پیش چشمش حقیر بد دنیا — نزد عقلش وجیه بد عقبی

هست او در ای قبهٔ عرش — نام او گسترده در همه فرش

مصطفی مر ورا کشیده بدوش — مر تلخی پرورده در آغوش

بر رخش انس یافته زهرا — کرده بر جانش سال و ماه دعا

مزرع اصل و فرع او دل و جان — نسبت بذر و زرع او ایمان

آن نبی طلعت بزرگ نسب — آن ز علم و ورع چراغ عرب

بعضی بالله اعلم
سیستان اینجا
طباشیر اول
بخشیده شود طباشیر
یعنی بعضی شب
یعنی بعضی باشد
پس یعنی بیت
چنین باشد
جگر گرم را
پیش پشان لطف
او وقت تاثیر
مانند طباشیر
باشد بخش
۱۲

۲۹۳

نبوی جوهری ز بحر جلال
یافته از کمال صدق و جمال

بسر و روی و سینه و دو دیدار
راست مانند احمد مختار

صدفش پشت مرتضی بوده
دُرّی از بحر مصطفی بوده

اصل او از ورای مختفی
بود جان نبی و صلب وصی

او ز حیدر چو خاتم از جمشید
او ز احمد چو نور از خورشید

در رضوان هدی صیانت او
کن و روی دین و بانت او

عقل در بند عهد و پیمانش
بوده جبریل مهد جنبانش

بود او سرو جویبار مهدی
سر و با تاج و با دواج و روی

اصلها ثابت اشارت حق
سوی این سر و گفتمش مطلق

آمد و پیش سرو پیش گیا
بوریا و انیست بوی ریا

باد بر دوستان او رحمت
باد بر دشمنان او لعنت

فی صفة قتله

دشمنان قصد جان او کردند
تا و ما را ز تنش برآوردند

جگر گرم او ز آب زلال
منع کردند اهل بغی و ضلال

عمر و عاص از منافق رائی زد
شرح را خیره پشت پائی زد

یزید پلید بیعت کرد — تا که از خاندان برآورد گرد
شرم و آزرم جملگی برداشت — جمعی از دشمنان برو بگماشت
تا مر او را بنامه و تهدید — از مدینه کشید و در منزل
کربلا چون مقام و منزل ساخت — تا که آل زیاد بر وی تاخت
ره آب فرات بر بستند — دل او از عنا و غم خستند
شمر و عبدالله زیاد لعین — روح شان جفت باد با نفرین
برکشیدند تیغ بی آزرم — نه خدا ترس و نی ز مردم شرم
سرش از تن به تیغ ببریدند — و اندران فعل سود میدیدند
بدمشق اندرون یزید پلید — منتظر بود تا سرش برسید
پیش بنهاد و شادمانی کرد — تکیه بر دینی و امانی کرد
بیتی از قول خویش املی کرد — کین دیرینه جست انتقمی کرد
دست شومش بران لب و دندان — زد قضیب از نشاط و لب خندان
کینه خیبر و حدیث اسل — وان مکافات شش جهت عمل
شهربانو و زینب گریان — مانده در فعل ناکسان حیران
سر برهنه برآشتر و پالان — پیش ایشان ز درد دل نالان

علی الاصغر ایستاده بپای — وان سگان ظلم را بداده رضای

عمر و عاص و یزید و ابن زیاد — همچو قوم ثمود و صالح و عاد

بر جفا کرده هر یکی اصرار — رفت از دفتر بره انکار

هیچ ناورده در ره هدا او — مصطفی را و مرتضی را یاد

یکسو انداخته عمامه را — دشت کرده ره معامله را

کرده دوزخ برای خویش معد — بو الحکم را گزیده بر احمد

ره از رحم و شرم بربسته — عهد و پیمان شرع بشکسته

فی صفة الکربلا

حبذا کربلا و آن تعظیم — کز بهشت آورد بخلق نسیم

وان تن سر بریده در گل و خاک — وان عزیزان به تیغ دلها چاک

وان کنیزین همه جهان گشته — در گل و خون تنش بیاغشته

وانچنان ظالمان بدکردار — کرده بر ظلم خویشتن اصرار

حرمت دین و خاندان رسول — جمله برداشته ز جهل و فضول

تیغها لعلگون ز خون حسین — چه بود در جهان بتر زین شین

تاج بر سر نهاده بدکردار — که از آن تاج خوبتر منشا

زخم شمشیر و نیزه و پیکان — بر سر نیزه سر بجای سنان

آل یاسین بداده یکجان — عاجز و خوار و بیکس و عطشان

کرده آل زیاد و شمر لعین — ابتذال چنین تبه بر دین

فاطمه جامه جمله بدریده — خون ببارید و جید از دیده

مصطفی رویها خراشیده — علی از دیده خون بپاشیده

حسن از رحم کرده جامه کبود — زینب از دیدها برانده دود

شهربانو بی پر گشته حزین — علی الاصغر آن دو رخ پرچین

عالمی بر جفا دلیر شده — رو به مرده شرزه شیر شده

کافرانی در اولی پیکار — شده از زخم ذوالفقار فگار

همه ابر دل از علی صد داغ — شده یکسر قرین طاغی و باغ

کین دل باز خواسته ز حسین — شده قانع بدین شماتت و شین

هر که بدگوی آن سگان باشد — دانکه او شاه آنجهان باشد

ابتذال در باختن

التمثیل فی امراة صالحة خیر من الف رجل سوآء

بود در شهر کوفه پیرزنی — سالخورده ضعیف ممتحنی

بود از اولاد مصطفی و علی — ممتحن مانده بی حبیب ولی

کودکی چند زیر دست و یتیم — شده تا فتح کربلا بیتیم

زال هر روز با بداد و پگاه — کودکان را فگندی اندر راه

آمدی از میان شهر برون — دیده از ظلم ظالمان پرخون

بر کربلا با ستادی — برکشیدی ز درد دل بادی

گفتی اطفال را همی پوید — وین نکو باد را همی بیند

پیشتر زانکه در شود در شهر — بر گریبان از آن سپید مهر

شود از هر دماغی آلوده — باد چون گشت شهر پیموده

حق این جمله باد بر دارید — سوی ما اهل خیمه بگذارید

من غلام زنی که از صد مرد — بگذرد روز یار و یزید

است زینب حسین بشناس — از حقایق خیمه نهراس

صفت اشراط الساعة عین العشرة

آدمی چون بشست از دست — هر چه خواهی بکن که فاضح نیست

هر که راضی شود بکرده زشت — نزد ناقص چه دوزخ و چه بهشت

مرد عاقل به آنکه خندد — کز پی خویش نار بپسندد

دین بدنیا بخرد بفروشد — تا بدنیا و درد دی کوشد

خیره راضی شود بخون حسین | که فزون بود وقعش از ثقلین
آنکه را این خبیث خال بود | مومنان را کی ابن خال بود
من ازین ابن خال بیزارم | کز پدر زیر هم دل آزارم
آنکه را عمر و عاص باشد پیر | یا یزید پلید با خدمیر
مستحق عذاب و نفرین ست | بدرگ و بدفعال و بیدین ست
لعنت داد گر بهر نفس باد | که مر او را کند به نیکی یاد
من نیم دوستدار شمر و یزید | زان قبیله منم بعید بعید
هر که راضی شود به بدکردن | لعنتش طوق گشت در گردن
از سنائی بجان میر حسین | صد هزاران ثناست و الم دین

فِي فَضِيلَةِ الْإِمَامَيْنِ الْهَادِيَيْنِ أَبِي حَنِيفَةَ نُعْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الْكُوفِيِّ وَالْإِمَامِ الْعَالِمِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا ذِكْرُ النُّعْمَانِ مَرْوِيٌّ عَنِ الْعُرْمَانِ فِي فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ الزَّاهِدِ مِفْتَاحِ الشَّرِيعَةِ نِظَامِ الدِّينِ قِوَامِ الْإِسْلَامِ أَبِي حَنِيفَةَ نُعْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الْكُوفِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

دین چو بگذشت ازین جو امر نه | خلق در دین شدند سرگردان

همه را باد رای نعمانی — اشتق داد با سلمانی

آفتاب سپهر معروفی — بدر دین بوحنیفهٔ کوفی

همه را از پی صلاح جهان — مغز سنت نهاد اندر جان

بوده در زیر گنبد ازرق — حجت صدق در محبت حق

دل او چون سر مجرد هشیار — تن او چون دل قضا بیدار

گرد شی او ز رای او همراه — لوح محفوظ شرع احمد او

پیشوای ائمه دین بود — حلم و علم و سخاش آئین بود

چون پدر در اصول ثابت بود — چون نبی کار کرد و راه نمود

کرده توفیق پادشاهی خودش — شاه شاهان رعیت خردش

از پی فطنت و هدایت او — پادشاهان بزیر رایت او

دیده بی واسطه هدایت عقل — چهرهٔ سنت از دریچهٔ عقل

حجت اصل و فرع ایمان بود — نعمت خوان شرع نعمان بود

کرده در شاهراه فتح و ظفر — شاخ بیخ هدی چو نام پدر

میکند روز و شب دعا افلاک — از دل آفتاب روشن و پاک

باد در راه جان بدعلان — دست آن چارگاه تنگدلان

دل همیگوید از طریق دعا — متضرع چو باد در شهدا

که روان ابو حنیفه زما — شادمان باد تا بروز جزا

شحنهٔ راه دین صلابت او — روح عشق نبی ثابت او

روزگارش بعلم مستغرق — جمله آسوده از جدال فرق

آسمان ای دشتری دیدار — مفتی خلق و محتسب کردار

راه دین بر خلائق آسان کرد — همه را در اصول یکسان کرد

هر کس از خود گرفته راهی پیش — این ره دین گرفته آن کیش

برگرفت از فلک پلنگی را — دور کرد از جهان دورنگی را

علم او کرد جمله را یکرنگ — گشت ناچیز زرق و حیلت و نیرنگ

تاج بر فرق هر خطیب او بود — تخت در زیر هر ادیب او بود

زان عنان سر آسمان برتافت — تا چو خورشید در جهان درتافت

تیغ از روی خشم برنکشید — سپر از هیچ خصم درنکشید

قابل تابش نبوت بود — لوح محفوظ شرع و سنت بود

بود مفتاح گنج خانهٔ جود — بود مصباح آسمان وجود

صورتش دیو را پری وش کرد — سیرتش مغز ناقه را خوش کرد

در راه دین بر خلائق آسان کرد

همه را در اصول یکسان کرد

یکسان کرد خواه خلائق اختیار حق کنند و خواه نکنند او کار خود ساخت و اختیار حق نمود

چون در آمد بباغ دین نبی — کرد روشن چراغ دین نبی

در طریقت دواج امت بود — در شریعت سراج امت بود

کرم وجودش از شتاب نوال — از جهان برگرفته رسم سوال

در ره بوحنیفه کوفی — پاتیان همچو خرقه کوفی

باز بهر کمال و کسب یسار — دستان چون قبای فرزبهار

بادپای جهان بوقت صبوح — در ره او چو دست دل مفتوح

صدق او در فضای قدوسی — بازگشته چو بال طاووسی

خلق پیش وی از طریق صواب — مانده حیران چو گوش در طبطاب

همه غور اگرفته اندر چنگ — همه با دین و سنت اندر جنگ

داده او را بپای دولت و دین — دل و جانش بفضل و علم یقین

چون نشد آدم کبرت از ملت — پس نه علم تو باد و نه عمامت

نقش معنی ز خط او در صدر — بود روز شنبه و شب قدر

خرم از علم او روان سول — کو بر مسند نگاه داشت اصول

بر روانش باد درود و سلام — با کریم بحشر کن بدار سلام

هر امامی که گفت خواهد قال — تا قیامت ورا بوند عیال

ذِكْرُ الشَّافِعِيِّ فِي حَالِ الشَّافِعِيِّ فِي فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَالِمِ الْعَارِفِ

قِوَامِ الدِّينِ نِظَامِ الْإِسْلَامِ مُفْتِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ سَيِّدِ الْعُلَمَاءِ

وَالْفُقَهَاءِ مِفْتَاحِ الشَّرِيعَةِ سِرَاجِ السُّنَّةِ كَنْزِ الْأَحَادِيثِ أَبِي

عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ ادْرِيسَ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

چون فرو شد چراغ دین نبی — روی بنمود ماه مطلبی

از پس بدر دین شد پیدا — آفتاب زمانه چهره نمود

رو بجو از دیده در طلبی — راه شرع از امام مطلبی

اصل او در قواعد و بنیان — فرع نسل معد بن عدنان

نسب بش با رسول پیوسته — ادبش از فضول بگسسته

درس دین ساخت از پی تقدیس — صدر سنت محمد ادریس

از پی طالبان نور یقین — خویش را وقف کرده بر دین

بر خود از عقل خویش هیچ نساخت — در ره شرع خویشتن در باخت

مصطفی گفته او شنیده بجان — زان نموده بشرع او برهان

تا حدیث پیمبر او خوانده — بر خودش اقتدا نمانده

آنکه نارد چنو صنائع دهر — کرده فرمان دین حق را قهر

بقوه در راه دین امام بحق — که امامت ورا سزد مطلق

همتش دین فروز و عرش گذار — فطنتش فتنه سوز و شغل گزار

گرد و شاگردی حدیث نبی — غاشیه بر کتف ز پیش وصی

راکبان در رهش اثیر فرس — همرهان وش عبیر نفس

جود او همچو کعبه انبه جوی — خلق او چون بهار خندان روی

شرع تا کد خدای این خانه است — عقلها را قبا غلامانه است

در تراجع ز خلق و خلقش چین — در ترفع ز حلم و حلمش دین

دین مرقه بخوب گفتارش — همه عالم رسیده آثارش

بختش از حق بهانه بر سعدست — جود از ابر و لاف بر رعدست

گرچه اگنده زو شدند اوباش — سنت مصطفی از و شد فاش

هر حدیثی که مصطفی بر گفت — شرحش او داد و علم آن بنهفت

فلک او شد خزانه اسرار — درس او را فرشته نظار

گاه تدریس و گاه شرح علوم — حاکم او بود و عالمی محکوم

گام و گامش چو مرکبان شکار — نه رو نورش چو روزگار بهار

ظاهر ظاهرش مدبر بر — خاطر خاطرش مفسر سر

واعظ عقل و حافظ تنزیل — محرم عشق و محرم تاویل

خیل طالوت را سکینهٔ علم — امت نوح را سفینهٔ علم

صورتش عین علم و دانش بود — زانکه بس پاک خاندانش بود

خاندانی که از قریش بود — پیشکی سرفراز جیش بود

هست کوتاه زبهر شرع و شعار — دست او همچو زیر پوش بهار

سخنش یکسر و لفظ دوشیزه — مذهب او درست و پاکیزه

بافته حلهٔ صفا و مصاف — دست و کلکش بطبع دیبا باف

از غرور سپهر موسن ظن — وز مرور زمانه ایمن تن

گرچه کز شیر تخم یکدیم راست — که سخا و مروت ایشان راست

دین از و یافت زینت و رونق — در تبع متفق شدند فرق

بنده او شده وضیع و شریف — عالم و عارف و وجیه و عفیف

علم دین تا بدو سپرد بقا — جهل از اسلام برگرفت فنا

زندگی از علم او هزیمت گشت — طالب علم با غنیمت گشت

فی مناقبها رحمة الله علیها

هر دو همراه راه دین بودند — هر دو همکاسهٔ یقین بودند

آن بفر قد نهاده مرقد خویش — وین ز سنا و کرده مسند خویش

آن بحجت گرفته سرمایه — وین ز سنت ببسته پیرایه

مبتدی اوست دیده جانرا — مقتدی اینست عقل و ایمان را

آن یکی پیشوای راه صواب — وین دگر مقتدی بگاه جواب

آن یکی زیب و زینت محفل — وین دگر یافته ز علم محل

آن یکی آفتاب نور افزای — وین دگر رهنمای دین خدای

آن یکی آفتاب محفل و صدر — وین دگر بدر لیل در شب قدر

آن ز اسرار قابل اسرار — وین ز اخبار قابل اخبار

آن کج آگور کرده خانه دین — وین بیار استه بنقش یقین

این قریشی باهل و آن کوفی — این بهمت فقیه و آن صوفی

آن امام و مدرس و زاهد — وین دگر با دیانت و عابد

بدعت از قهر و تیغ آن بهرب — صفوت از لطف جان این بطرب

هر دو بودند از اجتهاد قوی — آسمان ستاره نبوی

مر ورا آن بقهر شه کرده — طفل را این بلطف پرورده

آن بحجت چراغ دین رسول — وین بنسبت جمال آل بتول

آن شده حکم شرع را حاکم — دین شده علم محض را عالم

کوفی اندر طریق دین کافی — شافعی در دو جهل اشافی

لطف آن داد و بیخ دین آب — قهر این کرده قصر کفر خراب

تو که اندر خلاف هر دو بوی — از بد و نیک هر دو تن چه دوی

تو که دین را بکین بدل کردی — پس چه دانی حدیث یکدوی

همه نیک اندر بد توئی تو مکن — نیست در دین دوئی دوئی تو مکن

هر دو در راه دین چو شمع و چراغ — هر دو در راغ دین چو گلشن و باغ

هر دو در راه دین دلیل و گواه — هر دو بر چرخ شرع زهره و ماه

ماه جاه ابوحنیفه بتافت — میوه شرع رنگ سنت یافت

زهره شافعی چو طالع شد — خرد او را ز دل متابع شد

هر دو مهتر یکی بذوق و مزاج — کاژدی ای خواجه با هوا و لجاج

گوش کر را سخن شناس که دید — دیده کاژ راست بین که شنید

هر دو آن همچو جان و دل بشکل — جان بدل دل بجان که دید بدل

هر دو در دل بشرع صادق بود — هر دو در شرع صبح صادق بود

آن بدل تیغ حجة الوسطی ست — دین چراغ محجة الوثقی ست

مسلک این نمداد هدایان را — مذهب او ثبات ایمان را

حجت اوست واضح و واثق — نکته اوست لائح و لائق

تو چه دانی که بود حنیفه که بود — چه شناسی که شافعی چه شنود

هر دو نیک اند بی حکومت تو — بد تو بی دان سگ خصومت تو

کاشف شبهت تو قرآنست — واضح حجت تو فرقانست

تو که باشی بگو مر ایشان را — چه شناسی تو بر در ایشان را

گم کن این گفتگو ز بهر خدای — گنگ شو ساعتی و ژاژ مخای

تو چه بیهوده گشته مشغول — پیش ما ور بجای فضل فضول

گر کسی جسمی آمد و بدخواه — شافعی را و بر حنیفه نزد

ور خبری ع استدلال می ورزد — ابو بر بو حنیفه خود نزد

فی مذمت اهل التعصب

دست دین از روی جهل مزن — بیخبر وار پشت پای مزن

ادبهای قبول عامه مساز — بیخبر وار خیره مهر مساز

بهر مشتی خراب شرع مبر — بی گهر و بینبه دانه گاو مخر

از پی شاخ بیخ شرع مکن — وز پی جاه راه خلق مزن

سنگ کین از بغل برون انداز / سنگ نباشد روا بجای نماز

قامتت شد دوتا ز بدخوئی / که چرا قامتت تو یک توئی

تو دوتا کرده باز قامت راست / که چرا قامت فلان یکتاست

تو فشانی بناقدی ایشان / خیمه و رخ و نبرد درویشان

با سلاطین گدای بی خیرو / شاید ار کم زند بکین پهلو

خیره با جهل تا کی آویزی / رنگ او تا بتا کی آمیزی

عمرت از کوی عقل رفت برون / وز غم آنکه این چه یا آن چون

چون و چه آلت عداوت تست / سنگ بر شیشه از شقاوت تست

سخن از کوی عقل باید گفت / ور معنی بعقل شاید سفت

دیو مردم ز پند من دورست / خرنه عیسی فرشته معذورست

تو سر آورده دست بر مهمان / که چرا دست می برآرد آن

حسد و حقد کرده آلت جنگ / دیو حقدت گرفته اندر چنگ

بخدا از رسی بدین خدای / تو بدین خوی زشت و شهوت رای

کی کند جلوه عزت الله / قدس لاهوت بر دل لاهی

دور دورست شاهی از شاهی / همچو راز الهی از لاهی

۳۰۹

تو فرازی بیار ملائک / معذورست قال الخ

قوله بخدا الخ تخذا / از رسی بدین خدای

قوله کی کند الخ / الهی کو کند

تو هوس را فی و اهوا و جدل — وز پی عامه کار کرد و عمل

جز هوا و هوس نخیزد و کین — شافعی آن و بوحنیفه این

گر ترا بوحنیفه دیو نمود — او سوی دین بجز فرشته نبود

شافعی گر به تو بولهب است — بسوی حق امین حق ملک است

هر دو حقند باطل از من و تست — باطل از خبث این دل من و تست

ورنه در باغ دین بغیر یقین — سنبل سنت اند و سوسن دین

من ز روی نصیحت این گفتم — آمدم پند داد و رفتم

ور تو پندم دهی تو بدرد و زری — عیسی را طبیبی آموزی

صورت عقل پند بنیوشد — جامه جهل بخرد پوشد

آتش خوی تو چو خاک نشست — آبروی تو زان چو باد هوست

گر نه بگیر بر من کین — ور چنینی چنین مکن در دین

بده از دست پس بشهوت کین — از پی بانگ عامیان دل و دین

از پی عامه کس مری نکند — خر عامه بجو کری نکند

من بگفتم نصیحتی در دین — گو بهی ور بدی تو دور مرم زین

ای هوا کرده زیر بار ترا — با چنین یاوه چه کار ترا

از برای سگان و گربگان را / اینچنین ها مگو بزرگان را

من نمودم ترا طریق نجات / گر نخواهی تو دانی و ترهات

گر نخواهی نصیحت دینی / به نصیحت جزای خود بینی

گر ز من نیستی تو پند پذیر / تو ز دیو تو میزن و میگیر

چون ترا چشمهای بینا نیست / این غرامت بر اهل دنیا نیست

همه از آب این دو روزه نهاد / تازه و تر چو رود و پر باد

از هوس گفت هیچ معنی نه / چون جرس بانگ جز که دعوی نه

هر که چشم عقل کور بود / نبود آدمی ستور بود

مرد باید که عیب خود بیند / بره زرق و غیبه نشیند

تو اگر عیب خود همی دانی / نه از عامه بل جهان بانی

زینچنین ترهات دست بدار / کار کن کار بگذر از گفتار

گر ترا از نهاد خود خبرست / درد باید که درد را اثرست

دین طلب کن گرت غم دین ست / که کلید در دلت این ست

هر کرا در دل رسیل بود / مرحبا گوش جبرئیل بود

آن ترش کرده روی بر مهمان / که ز دونی چو جان شما دنان

ناصحم قول من نکو بشنو — ورنه کم کن سخن بد و فرخ رو

چون زمین پر بره شود فلکند — چون جهان بیمره شود نمکند

این همه داعیان الله اند — باز آنها که داعی جاه اند

نه نمک بلکه شوره خاکند — زان همه بی بر و بیا کند

بنده ام بنده من امامان را — نشنوم قول خام خامان را

شهره ام چون بنام ایشانم — خواجه ام چون غلام ایشانم

پای در پایم از خجالت رب — دست بر دست چون نهم بطرب

شهره ام تا رسند پیام و سلام — خواجه ام تا بوم غلام غلام

بو حنیفه ترا چو نیست پسند — خویشتن را بسوز همچو سپند

شافعی گر بر تو بو لب ست — بسوی من امین حق طلب ست

بر من هر دو مهتر ند و امام — بر روان شان ز من درود و سلام

آن بمعنی مثال بحر محیط — وین بفتوی جهان علم بسیط

آن بمعنی امام قرآن ست — وین بدعوی دلیل و برهان ست

آن بکردار قلزم خضر — وین بگفتار حیدر صفدر

آن بسان ستاره کیوان — وین چو زاوش بنور خود رخشان

شرع زین یافت رونق روز
آن یکی شرع را چو ارکانست
هر دو را اجتهاد بوده درست
شاد زیشان روان پیغمبر
یافته دین ز سعی شان رونق
جان من هر دو را فدی باد
باد یزدان ز هر دو ان خشنود
خایب و خاسر آنکه را دان
تا نگردد شتر پا گنده
تا نگردد تباه کار سفیه
تو که یک مسئله ندانی حل
مرد جولاه چون سوار شود
مرد نادان چو قصد دانا کرد
هر که او از دلیل ماند باز
دستگیر خدا تعالی یا رب

زندقه یافته از آن آسیب
وین مر اسلام را تن و جانست
این بآخر رسید و آن بنخست
سعی ایشان بشرع کرده اثر
نزد عاقل امام بوده بحق
روح را قول شان غذی باد
که بسی خلق یافت ایشان سود
که بگفتار شان نیافت امان
ندود گرد کوره و کنده
ندرد پوستین مرد فقیه
با سخندان چه آنکه تو جدل
بکم از ساعتی فگار شود
از تن خویشتن بر آرد گرد
ماند بیچاره در چه صد مایه
بنده را روزه ز ظلمت شب

مشکلی آنکسی که بدکارست — بجهنم درون سزاوارست

یک جهانند زیر این افلاک — کام پر زهر و خانه پر تریاک

همچون نطق گنگ بی معنی — همچون پای لنگ در دعوی

سوی جان همچو تیر زنبورند — سوی دل همچو عطسه موورند

زان همه دست و پای آشوبند — که سر و سینه خود کوبند

پهن نافی هزار بانگ کنند — تا دو قسو مگر دو دانگ کنند

من نگویم از کمال یقین — در حق جمله ائمه دین

در چه حشمم بکن بحس بصر — از ثنای همه زبانم تر

گر همه خلق دشمنم دارند — دوستی را بنهره پندارند

من ز نقد خلیفتی در حال — بدهم جمله را جواب سوال

گر مرا عمر سام و نوح بود — در بقای تنم چو روح بود

از بنای ثنای ایشانست — که بنانم چو شمع رخشانست

من اگر جمع گر پریشانم — هر چه هستم از آن ایشانم

من بهندل درم چه جویم — نیستم من جنب چه سر شویم

حافظ و من شده بگرمابه — ماهی ادمن طپیده بر تابه

فی الزهد والحکمة

غرست از حضرت بی دوست لیست — در لحاف خلاف خفتن چیست

کودکان را ست فرش و بستر خواب — مرد را ذوالفقار همچون آب

وقت نامد که از ره آزرم — وارد از مهل دست جهل تو شرم

مهر مکن ملک ملک جهان — از اکم یا کن زاد ره بستان

زاد راه تو دانکه تجرید است — زانکه تجرید جفت توحید است

تو بتوحید کی رسی چو مرید — نازده گام در ره تجرید

شو بتسرادهٔ آفرینش را — تا به بینی عروس بینش را

تو چه دانی عروس بینش کیست — سر صانع در آفرینش چیست

آتشی بر فروز عاشق وار — خانه را در بسوز و دود برآر

تا ز دود تو سوی چرخ کبود — ز زیان زرد روی گردد زود

چار تکبیر کن چو خیر الناس — بر که بر چار طبع و پنج حواس

شاخ و دندانه محال بزن — بیخ بتخانه خیال بکن

در ره حق بلا می هستی مرجوب — هر چه جز هستی خدای بر روب

در جهانی که طبع بر کارست — دیو لاحول گوی بسیارست

چون ز لاحول تو نترسد دیو — نیست مسموع لا به نزد خدیو

دیو دین را ز اعتماد بقول — منهزم کن بسیلی لاحول

دیو دین آنگهی ز تو برمد — که ز تو کند معصیت ندید

لیک هستی تو در همه کردار — کنده و بی طهاره چون مردار

فی الرائحة الکریهة علی غیبة اخ المسلم

گفت روزی مرید خود را پیر — که ز غیبت مکن تو چهره چو قیر

کاشکی معصیت بدادی گند — تا که مغتاب را شدی چون بند

هر کسی دم ز غیبه بر بستی — هر کسی مهر غیبه بشکستی

در نشستی در ایحات کریه — گنده گشتی میان جمع سفیه

زان خجالت دگر بغیبت کس — نزدی نزد خلق هیچ نفس

هست غیبت بسان لحم اخیه — نخورد لحم اخ مرد حقیه

بجز از ابله و صغیر و سفیه — نماید شره بلحم اخیه

نخورد لحم اخ که گفتار — جز که مردار خوار چون کفتار

ای برادر حذر کن از غیبت — از یقین ساز توشه نزد میت

گفت کم کن سبک بکار درآی — چون درست خیره یافته درآی

نه زلا تا منو اسپر بفگن — نه زلا تقنطوا نفس بشکن

همچو مردان درای در تنگ پوی — تخته گفت ذاب وی بشوی

علم لشکر جفا بفگن — قلم نقشبند تن بشکن

تکن صبر نفس تو ناپاک — کآب و آتش ست و باد و خاک

که سپید و سیاه دفتر جاه — دیده دارد سپید و نامه سیاه

در گفتار بهیده در بند — بقضای خدای شو خرسند

چون نگوئی سپید نامه شوی — رستی از رنج و خویش کامه شوی

ور بگوئی بمانی اندر رنج — بشنو این پند و خیره با مسنج

شیر گردون سطبر از آن دارد — که رسولی بخرس نگذارد

راهی در ره رهائی باش — از خودی دور شو خدائی باش

چون شوی چون ستور و دیو و دد — چار میخ اندرین گدای کده

نیست در وی ز معنی آلت و سان — همه جا بهست و گندگی چو پیاز

گرنه چرخ برگذشتن چیست — گر و این خاک تو و گشتن چیست

در هوس عالمی نه بینی سود — از هوا زنده نه میری زود

کار کن کار بگذر از گفتار — کاندرین راه کار دارد کار

ع

اشارت ست بآیه

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذوب جمیعا

سوره زمر آیه ۳۱

من ظلم واقع شده بر ای بندگان من آنانکه اسراف کرده اید بر نفسهای خود یعنی از افراط نموده اید در گناهان و از رحمت خدا مایوس مشوید ایشان را بخشش عذاب دوزخ عذاب ایام دو

گفت کم کن که من چه خواهم کرد | گوی کردم مگو که خواهم کرد

حکایت

گفت روزی مریدی پیری | که درین راه چیست تدبیری
کار این راه بر مجاهده نیست | در ره جهد خود مشاهده نیست
کار توفیق دارد اندر راه | نرسد کس بجهد سوی اله
پیر گفتا مجاهده کردی | شرط شرعش بجای آوردی
جملگی بندگی بسر بردی | پای در شرط شرع بفشردی
شد یقینم که ناجوانمردی | در رهش بدزنی نه بدمردی
آنچه بر تست رو بجا آور | وز سخنهای جاهلان بگذر
بندگی کن تو جهد خود میکن | راه رو راه پیش ما سخن
جهد بر تست بر خدا توفیق | زانکه توفیق جهد راست رفیق

فی تمثیل الصبیان والمعلمین وحالاتهم فی التادیب و تنفیرهم من الاخلاق المذمومة الی الاخلاق المحمودة

خلق را زیر گنبد دوار | دیدها کور و خواندنی بسیار
هر که از خواندنی کرانه کند | اوستادش بمو غبغانه کند

نیست اندر جهان نکو نفسی — نه کسی ماند چرخ را نه کسی

خواجه لاحول گوی در کوتیت — زان بماندست تا گند مویت

اندرین کارگاه با مکره — تو بلاحول شان مشو غره

کاندرین روزگار با ابلیس — نان لاحول می خورد ابلیس

تو چنانی بحیلت و تلبیس — کز تو اعراض میکند ابلیس

وانکسانی که راه دین رفتند — چهره از ننگ خلق بنهفتند

واسطه عقد نفسیان بودند — نه حروری نه مرجیان بودند

پخته از حسرت طلب گل شان — سوخته زاتش دل شان

کرده از بهر جذب فانده شان — شهپر جبرئیل مانده شان

هر چه اندر جهان پریشان بود — لاجرم زیر حکم ایشان بود

چون بسنت بدند یا زنده — عالمی بود زان گروه زنده

همه رفتند گام و دولت ماند — همه مردند نام و حشمت ماند

وین گروهی که نو رسیده ستند — عشوهٔ جان و دل خریده ستند

سر باغ و دل زمین دارند — کی دل عقل و شرع و دین دارند

همه از راه صدق بیخبرند — آدمی صورتند لیک خرند

کتب شرع را ندیده هنوز
بدر عقل نارسیده هنوز

همه دیوان آدمی روند
همه غولان بیرهی پویند

معنی دیو چیست بیدادی
تو به بیداد پس چرا شادی

ماهرویان تیره هوشانند
جاه جویان دین فروشانند

همه رعنا و سرتهی تازند
کور روز زشت و کرو خر آوازند

از هم آواز خود بپرهیزند
هم ز آواز خویش بگریزند

اصل بگذاشتند از پی فرع
بر عوام و بهانه شان بر شرع

همه باز آشیان و شاهین خشم
همه طوطی زبان و کرکس چشم

همه در راه آنجهانی کور
بنده خور و خفت همچو ستور

همه بر اکل و بر جماع حریص
آن شان سال و ماه کرده قریص

همه گشته نفایه تقسیم و نقل
آنکه گفتش خدای بل هم اضل

همه خونخوار و آزور چو سگس
همه فرزین بکش و دی و فرس

بجدل کوشد و بعلم ابتر
بسخن فربه و بدین لاغر

بی فراغند و بی فروغ همه
که دریغ اندوگه دروغ همه

آنکه نیک از حدیث بگذارند
وانچه باشد شمع بردارند

بوالفضولان برای تمکین را
بخدا از شرع ره دانند
زندگی شان بتر ز مرگ بود
چون کنیز شتر ز بازپسان
همه جویای کبر و تمکین اند
سر بدره گرفته زیر بغل
کرده با جان شان خرد جفتی
در سر آن تا که زیر پای شود
داده فتوی بخون اهل زمین
گشته گویان ز بغض یکدیگر
همه در علم سامری دارند
علم در دست یک مه رعنا
همه بسیار گوی و کم دانند
دیو ز افعال شان حذر کرده
در نفاق و خیانت تلبیس

همه کاسه کجا شهم دین را
بی نصیب از حیات دو جهانند
مرگ را از انکسان چه برگ بود
رنجه دارنده تر ز خر بکسان
همه قلب شریعت و دین اند
آنگهان خواجه امام اجل
نز پی دین برای کین مفتی
تا که با جان و جاه و جای شود
از سر حقد و جهل و ز سر کین
کین فلان ملحد آن فلان کافر
از برون موسی از درون نارند
همچو شمع ست پیش نابینا
همه چون غول در بیابانند
آنچه او گفته زان بتر کرده
در گذشته بصد درج ز ابلیس

در سخن چون شتر گسسته مهار | چون شتر مرغ جمله آشفته‌وار
مال ایتام داشته بجلال | جوزده اموال بیوه و اطفال
هیچ نایافته ز تقوی بوی | تهی از آب مانده همچو سبوی

فی الاجتهاد و طلب التقوی

عبد الله را چه یار رسول | کرده بودی در رسول قبول
بود یاری گزیده در همه کار | اختیار محمد مختار
بر سید حقوق صحبت داشت | یکزمان خدمتش فرو نگذاشت
آنزمانی که جبرئیل امین | آیت آورد بر رسول گزین
که بود امت ترا ناچار | بر جهنم بجمله را بگذار
نیک و بد وارند بر آتش | خواه خوشدل نشین و خواه ناخوش
چون شنید این حدیث عبد الله | گفت افتاده گیر و اغوشاه
رفت در خانه و برون نامد | عوض آب چشم خون آمد
زن در آگفت خیز و بیرون رو | تخمهائیکه کشته بدرو
نیست باشد بخانه اندر مرد | مرد را کار و شغل باید کرد
مرد گفتا چو این شنیدم من | طمع از خویشتن بریدم من

جهد آن کرد باید هم لابد — که کنم عاجزی چو کوه احد

که ضعیف ست مرمرا تن و جسم — هست ترس و نهیب نا مهیب

مگر از شرع چاره سازم — که در آتش چو روی نگدازم

آمد آیت دگر که یافت فرج — آنکه رحمتیست ثم نجی

الذین اتقوا درست نجات — زنده دانش و گرچه از اموات

گفت بی تقوی ار گرانباریم — راه تقوی مگر بدست آریم

راه تقوی رویم و نندیشیم — که ز یاران بمنزلی پیشیم

آنکه بی تقوی است در ره دین — آدمی نیست هست دیو لعین

فی سؤال موسی فقال یا رب ای شیء خلقت افضل من الاشیاء

در مناجات با خدا موسی — گفت یا کردگار یا مولی

از هر آنچه آفریدی از هر گون — چیست بهتر ز خلقها در کون

گفت کز خلقها ایا موسی — نیست بهتر بعالم از تقوی

سر هر طاعتی یقین تقوی ست — متقی شاه جنت المأوی ست

داعیانی که زاده ز من اند — بیشتر در هوای خویشتن اند

از خودی خویش زیخبان بتر — وز بدی از اجل گلو بتر

پرده بر دیده بسته کین فهم ست
همه چون از کتاب فهم ستند
روی شان همچون پیاز لعل و نکوست
چون پیاز از لباس تو بر تو
همه بر شوه خورند و قاعده خر
از یتیمان و بیوگان دینار
تا زبان در جدل جری کردند
این کدو کردنان بی پر و بال
پست بالا چو نقطه جاه همه
گشته ماهر دلی بجلد دون
هوش شان در سرای بی فرمان
کرده از بهر جاه و مال و مده
از پی کسب چند ره و مشره
شاکر از فعل شان شد ضحاک
از پی شرط شرع بر گشته

کینه در سینه گشته کین فهم هست
جز ترا سوی خویش نفرستند
چون نکو بنگری بود همه پوست
لیک چون سیر گندیده و بد خو
زیر بار زند و خوار همچون خر
کرده دائم بطون شان پر نار
عقل را عاشق گری کردند
چون کدو زود و بال و زود زوال
تنگ میدان چو قطب راه همه
مستحق سیاط و جلد دون
باز چون گوش کر با در زاد
سر ز شر دل ز ذل جسد ز حسد
صدق الله گوی و بو مره
پیش هاروت و نشسته بخاک
تشنه خون یکدگر گشته

در مصرع اول واقع شده ۱۲

قصد کرده بخون ساده دلان — اینچنین ناکسان مستحلان

از پی صید عامی و خامی — ساخته شرع و صدق را دامی

همه اندر بدی بهی دیده — همه از باد فربهی دیده

گرچه با یکدگر ز اصحاب اند — شفها بر مثال سیماب اند

همچو سیماب بر کف مفلوج — از پی مال خلق و حرص فروج

بکرم کاهل و درم مائل — جهل شان پیش عقل شان حائل

پیش مردان دین چه لاف زنند — که عیال یتیم و بیوه زنند

چون حریص و حسود و دور و بند — بکرانی بیکدگر پیوند

هر که در خود زد از فضولی پای — دست او شست شرع بار خدای

همه از جاه و مال رشوه و آشی — همه یوسف فروش نابینای

همه بی مغز و دشمن عنبر — همه بیمار و عیب جوی هنر

همه زشتان آینه دشمن — همه خفاش چشمه روشن

فی اصحاب الغفلة والجهال

یافت آئینه زنگی در راه — واندر و کرد نقش خویش نگاه

بینی پیچ دید و روی زشت — چشمی از آتش و رخی زنگشت

لیکن بنسخه اول مفتوح و خاتمه این است که ۳۲۵ بیت است و آخر بخش نیز خوانند ۱۱۷ بیت

چون برو عیبش آینه ننهفت — بر زمینش زد آن زمان بگفت

کانکه این زشت را خدا او بست — بهر زشتیش ابیفکند دست

گر چو من پرنگار بودی این — کی درین راه خوار بودی این

بیکسی او ز زشت خوئی اوست — محل او از سیاه روئی اوست

اینچنین جاهلی سوی دانا — اینت رعنا و اینت نابینا

نیست اینجا چو مرغ در ابرگ — مرگ به باچنین حریفان مرگ

فی النظر السوء

مثلت همچو مرد در کشتی ست — زان تر فعل سال و مه زشتی ست

آنکه در کشتی ست در دریا — نظرش گر بود چو نابینا

ظن چنان آیدش بخیره چنان — ساکن اویست ساحلست روان

می نداند که اوست در رفتن — ساحل آسوده است و آشفتن

مرد دنیا پرست از نیسانست — همچو کودک ضعیف نادانست

تو بگفتار عمره شب و روز — لیک معلوم تو نگشت هنوز

بیش مشنو ز نیک و بد گفتار — آنچه بشنیده بکار در آر

ای ندیده ز رحمت و فر تو — خر عیسی بخواب جز خر تو

عزو علم است نخوت و بودیت | کبر و عجبیت شتم و خشنودیت

علم داری عمل ندان که خری | بار گوهر بری و کاه خوری

دانشت هست کار بستن کو | خنجرت هست صف شکستن کو

بوی از آن کوی خود نیابی از آن | کاین فلان مذهب است و آن بهمان

تو روان کرده از بطر قر قر | کاین فلان ملحد آن فلان کافر

در نگر خواجه در گریبانت | تا بجا مانده است ایمانت

غم خود خور ز دیگری مندیش | تو بر خویشتن منه در پیش

این همه مظلمت چه باید برد | گر یقینی که می بباید مرد

علم با کار سود مند بود | علم بی کار پای بند بود

علم داری ولی بسود و ریا | مولعی لیک بر فساد و زنا

علم مخلص درون جان باشد | علم دوروی بر زبان باشد

چون قلم وار گفت جفت قدم | ور نداری تو نون بوی قلم

تازگی دانش از صواب آمد | فربهی ماه از آفتاب آمد

ماه بی آفتاب تاریک است | ور چه آنجا مسافه نزدیک است

هر که او آتش است آب مکار | وانکه او هست زور گر دار

زانکه اقبال عامه مفت است او
قیمت او بقدر همت اوست

حق مرا مش مکن بدولت تو
زانکه در دوست گاه رست گرو

علم با تو نگوید هیچ سخن
زانکه گه مرد باشی و گه زن

ریخته آب روزگار تو حق
مایه زرق خلق کرده خلق

بخل و جود برای مردم کوی
روز و شب دوست خفته و دشمن روی

دل و جان مرد غمگین است
هیچ عیبش مکن که بیدین است

خیز بقول تو و تو در عالم
باز و خفاش را که دید بهم

بر سر من مزن که بر پایم
زانکه من عالمم چنین بایم

در تو بنشسته مکن فربهی
زانکه تو فتنه نشسته بهی

هر کجا دولت و بر نانی
تو بدان کس مخ که بر نانی

هم رو تین چه است بر کرسی
چون از و مشکلی نمی پرسی

نه هر آنکس که کرسی دارد
مشکل سایلی برون آرد

سخن بیهده ز افراط است
هر که دارد خمی نه سقراط است

فضل بر دانت به که منت خیز
دم عیسیست به که کحل عزیز

خصم او گر خطا کند تدبیر
روز کارش عطا کند توفیر

نیکی بام گویش چون داری — بد و خانه خروش چون داری
نیکی خانه خود نداری تاب — وز وجود تو خانه گشته خراب
قاف کوه است و مبر گران باشد — هر که احمق بود چنان باشد
بر دل خلق کاف کبر و گزاف — نبود هیچ کمتر از که قاف
خصم خود را تو چون حبیب بدان — مرد مصروع را طبیب مدان
شکل کاسب بلمی جواب دهد — زرهی دان که باد زاب دهد
خود ندارد هیچ تدبیری — زره آب طاقت تیری
کی ستاند حکیم فرزانه — دارد صرع را ز دیوانه
چون نباشد براه پیچاپیچ — عاقل از چشم بد ترسد هیچ
خضری از غول چشم چون دارد — آنکه او خضری از درون دارد
گر ترا نیست جاهلی در راه — گام در نه حدیث کن کوتاه
هست بر لوح مادت و مدت — با تو تا عقل و جان الف حدت
تا فرود آمد از در فرمان — عقل بر نفس و نفس بر انسان
عالم مظلم از تزلزلش نور — یافت رخشنده شد چو طلعت حور
نعت و فضل رسول شد گفته — چو عقل فعال کن سفته

زاد باب

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي صِفَتِ الْعَقْلِ ذِكْرُ الْعَقْلِ اَوَّجَبَ لَكَ

بِكِفَايَتِهِ اَحْسَبُ مِنْ لَا عَقْلَ لَهُ لَا دِيْنَ لَهُ وَاَحَقُّ الْهِ
وَاَفْعَالِهِ وَغَايَةِ عِنَايَتِهِ وَسَبَبِ وُجُوْدِهِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَقْلُ

هرچه در زیر چرخ نیک و بدند — خوشه چینیان خرمن خردند
چون در آمد در بارگاه ازل — شد بدو راست کار علم و عمل
هم کلید امور در دستش — هم ره امر بسته در دستش
مایهٔ نیک و سایهٔ بد اوست — سبب بود و هست و باشد اوست
در هر حرفی که پرده نقل ست — آخر شرع اول عقل ست

از برای صلاح دولت و دین — چشم عقل اولیست آخر بین

مر ترا عقل جمله بنماید — آنچه بود آنچه هست و آنچه آید

سخن عقل صوت و حرفی نیست — زانکه تاریکی از شکر فی نیست

هر کجا نطق عقل بر زد دم — حرف و آواز در خزد بعدم

عقل هم گوهرست و هم کانست — هم رسولست و هم نگهبانست

خشکبندی ندیدی نیکوتر — هیچ خاموش از و سخن گوتر

جسم را جان و بر دبار دی وه — نفس را علم بخش و یاری وه

نه ز روی فسون و افسانه — سخنی گویمت حکیمانه

مشرق و مغربی که عقل ترا است — فوق و تحت نی نه از چپ و راست

مشرق آفتاب عقل اول — مغرب او خدای عز و جل

ور بینی شناسد این معنی — که خرد همچو جهل بر دوزی

کاین درین منزل فریب و هوس — هست بهر شکست بند قفس

عقل در منزل ازل زاول — آخرش اولست همچو ازل

که برین روی پشت دین آمد — آنچنان بود آنچنین آمد

زان درین پایگاه اندوه و غم — از پی شادی بنی آدم

علت ضم و وهم و هوش آمد
عیب ابهر و دولت و دو سرا
شد بی هیچ عیب و ریب و شکی

که برهنه بر سینه پوش آمد
گاه پوشنده گه صریح نمای
عقل و معقول و عاقل این یکی

عقل در راه حق دلیل تو بس — عقل هر جا که خلیل تو بس

چنگ در زن بعقل تا برهی — گر نگردی رهی او نبرهی

کن مکن در پذیرد از فرمان — پس بجان گوید این بکن آن

خوانده از قدر صانعان عرب — ذات او را مدبر الاقرب

عقل فعال نام او کرده — پنج حس را غلام او کرده

حس و اتباع خوانده او را مهر — نفس کلی و را بسان وزیر

فیض او نقشهای جانی شوی — فعل او نفسهای صافی جوی

از پی مصلحت نه بهر هوس — بیشتر میل او بود بدو بس

تا بتائید خیر و عادل — یا بتوحید عالم عامل

ارچه او جوهر است و کس عرض اند — لکن ایشان متابع غرض اند

زانکه بی این دو ملک و دین نبود — هر کجا آن نباشد این نبود

بر مجرد رعایتش بیش ست — بر خلیفت عنایتش بیش ست

انس دارد همیشه با زهاد — زانکه زهاد برتر از عباد

جوهری همچو عقل باید و بس — کز پی نفس کم زند چو نفس

وارث رسم شرع و دین باشد — از ازل تا ابد چنین باشد

زیرکان را درین سرای کهن — هیچ غمخواره مدان چو سخن

عقل را گر سوی تو هست قرار — جان حکمت فزای را بگذار

از جهالت ترا رهاند عقل — بحقیقت کسی نداند عقل

مر ترا عقل دستگیر بس ست — عقل راه ترا خبیر بس ست

عقل مر نفس را دهد پیغام — کای زمن مر ترا درود و سلام

هر که مر عقل را نبیند — از حدیثش همه نکت رود

مرد عاقل همیشه تندرست — مرد جاهل ذلیل و غمخوار ست

دل جاهل ز طمع باشد پر — طمع از مال خلق جمله بتر

آز خود را بزیر پای در آر — عقل را جوی و جهل را بگذار

آز چون اژدهاست مردم خوار — تا نداری تو آز خود را خوار

آزمانند خرس و خوک شناس | آز بگذار و از کسی مهراس
سینهٔ تو درین هوس دائم | چون سرایست وهم از و پائم

فی ان العقل سلطان الخلق و حجة الحق

عقل سلطان قاد خوشخوست | آنکه سایه خدای گویند اوست
سایه با ذات آشنا باشد | سایه از ذات کی جدا باشد
سایه جز بنده وار کی باشد | سایه را اختیار کی باشد
عقل کل تخت زیر کل دارد | هر کجا امر امر قل دارد
عقل تا پیشکار فرمانست | سخنش همقرین قرآنست
فیض او در صفا سکینهٔ روح | فضل او در وفا سفینهٔ نوح
هرچه از بارگاه فرمان نیست | آن همه درد تست درمان نیست
عقل برتر ز وهم و حس و قیاس | برترست از فلک ستاره شناس
در مصالح مدبر جان اوست | بر ممالک دبیر یزدان اوست
عقل کل سر تراز هاندهٔ وجود | از قرینی دبیر و آتش و دود
عقل را حامل جحیم شناس | مبدء هیچو قرینهٔ آماس
رحمة الله نهاد عالم را | حجة الحق سرای آدم را

عقل اندیشه‌ای پرده کن
از برای قبول کن و مکن

مقبلی بود مدبری شد باز
باز اقبال یافت از پی راز

قابل نور امر شد همه
در خور خود نه در خور کله

هر که او را مخالف از خود دست
وانکه او را متابع از همه رست

با خرد کن چو مشتری تدبیر
چون قمر دین ز بهر غلبه بگیر

نفس گوینده در هدایت اوست
حضرت او نهایت الفهم

او کند در به و بتر تمییز
از همه حال باخبر عقل ست

جز بعقل این کجا توان دانست
از همه عیبها جدا باشد

در سرای فساد عین صلاح
دُرّ دین ست و ذهن او الماس

جان او سرّ لوح ربانی ست
بی هنر مرده جان و زنده بدن

خرچو بی عقل بود بار کشد
جامهٔ باطلش ز سر بکرد

حلم او زور و حلم او جهلست
عقل او در عقیلها افتاد

بیدب بر زدیو خالی نیست

نفس روینده در رعایت اوست
او ست از جود کاشف الغمه

عقل داند اسامی هر چیز
کدخدای تن بشر عقل ست

پاک و مردار بر یکی خوانست
هر که با عقل آشنا باشد

یافت غافل ز روی فوز و فلاح
سخن عاقل از طریق قیاس

گرچه مرد هنر بپایانی ست
هنر از مرد همچو روح از تن

شربت عقل بردبار چشد
عقل چون اسجد حق از بر کرد

هر که با عقل خویش نااهلست
هر که در بند قیلها افتاد

مرد بی عقل جز خیالی نیست

مغز عقلست و اختران نغلند — نیز عقلست و خاکیان طفلند

دایه عقل آمد از برای سخن — نخبه‌ها را بگاه واره ظن

عقل هم قادرست هم مقدور — عقل هم آمرست هم مامور

برتر از صورت و مکان و محل — در در دوازده جهان ازال

عقل شاهست و دیگران حشمند — زانکه در مرتبت ز عقل کم اند

همه تشریف عقل را مددست — ورنه بیچاره است و گمراه است

عقل کل را ایمان بام شناس — نردبان پایه سوی بام حواس

عقل تخته است و نفس نقش نمای — نقش امرست و نقشبند خدای

عقل را داد کردگار این عز — ورنه کی دیدی این شرف هرگز

عقل کان رهنمای حیله نشست — آن نه عقلست آن عقیله نیست

سوی تو عقل صلح یا کین ست — اینت ریش ار سوی تو عقل ایست

از برای صلاح دشمن را — عقل خوانده حواس و شن را

منگر آن روشنی که هم بغرور — گشت پروانه را چراغ از نور

عقل را هر که بادی آمیخت — لاجرم عقل جست و او آویخت

آنچه عقلت نمود آن ره گیر — رخ و اسپت چو شد کم شه گیر

آشنا نیست هر که بیگانه است / هر که را عقل نیست دیوانه است

گنگ باید مرید پیر نیاز / تا شود عقل از و سخن پرداز

چون سخن گوی گشت عقل مرید / مرده بود بماند دیو مرید

هر که در عقل همچو سلمان شد / وانکه دیو دلش مسلمان شد

لاجرم چون ز عقل یافت کمال / سه بیابان بزد بصد سال

هر کرا رای و روی سلمانیست / آخر منزلش مسلمانیست

نیست از عقل در سرای غرور / تبش از تاب شمس دم انگور

وز خرد نیست در میان سرای / می و شطرنج و نرد و بربط و نای

خرد از بهر امن امر آمد / نز پی لاهی و ملاهی راست

عقل فرمان پادشاهی راست / آنکه بشنید اولوا الامر او

زاجر زمر و ناهی خمر اوست / نه سلاطین که آن شیاطین اند

وین سلاطین که نزد دین اند / وانکه عطار نیست ناکده است

عقل گر بهر مال و جاه بود / عقل دوروی و کینه و زنبور

عقل طرار و حیله گر نبود / عقل را با دروغ مهر نه چکار

عقل از اشعار عار دارد و عار / عقل را با دروغ مهر نه چکار

عقل بر هیچ دل ستم نکند
عقل خود کار های بد نکند
عقل جز خواجه محقق نیست
عقل هرگز بکذب راضی نیست
عقل جز راست گوی گفتار نیست
عقل هرگز خطا نیندیشد
عقل را جز صلاح نبود کار
تا بدانی بر استی نه بروی
زانکه اندر نگارخانهٔ جان
هر هوائی که ناپسند بدست
هر چه نیکوست گر بدست بدست
عقل و دست یک ره خود را
عقل و عشاق زور و بهتان نیست
گر چون پاپی و رشاد بقبیل
در و ایتام و اندوه اطفال

بطمع قصد مدح و ذم نکند
هر چه آن ناپسند خود نکند
عقل صوفیچه مبقبق نیست
عقل هرگز وکیل قاضی نیست
حیله سازنده و گلو بر نیست
با من و تو بلا نیندیشد
عقل را در صلاح هرزه مدار
که دل از پشت چشم بیند روی
از پی پنج حس و چار ارکان
حس نسان ز عقل و زو بدست
آن از و نیست گم شده خرد است
چون چه غفت و رطهارت جای
پرده پوش فلان و بهمان است
دست حمید سزای عقل عقیل
آورید ش طمع به بیت المال

وآدم چون خواست از علی دارش — آهن تافته هم پهلوش

زور او چون نیافت جامی عقیل — نه بنالید از عقل عقیل

مر ترا عقل چهره ننموده است — ورت بنمود چهره بر سوده است

تا ترا عقل دوربین چه کند — خویشتن را بنور عین چه کند

عقل جائی جمال بنماید — گر ز مرگ شود بر آساید

ننماید ترا ز خویش نشان — تا تو او را مکان کنی زندان

خردی بوده اصل دانش و مزد — نیست نامی شده مشتی دزد

آنکه داهی و آنکه سالوسیست — وانکه غماز و آنکه ناموسیست

وانکه او آب ریز و نان طلبست — وانکه آتی و آنکه بی ادبیست

وانکه از بهر مجمع رندان — کرد تقب تمز در زندان

وانکه سرمای وی می را باز — بند می بر نهد برای نیاز

وانکه از سنگ شیشه پرداز — وانکه در حقه مهره می بازد

وانکه او بر زمین هزاران بار — پای بر سر نهاد چنبر وار

هست بسیار زین نسق بجهان — که حساب و شمار آن نتوان

این همه عقلهای عامیست — کز پی مال و جاه و نفسیست

این همه زرنمای خاکده اند
همه عطار شکل تاکده اند

عقل زین کارها کرانه کند
عقل کی قصد دام و دانه کند

کرم کردار گرد خویش تنند
زانکه در بند جهل خویش شدند

گرچه از زرق و خدعه و تلبیس
وز پی شادی دل ابلیس

از گل نو بنفشه رویانند
تیره رایان و خیره رویانند

آنکه زایشان حکیم تر در کار
در نهان کژ دست و پیدا یار

در سخا کند و در جفا تیزند
همچو بهمان بهمن انگیزند

آنچه زین روی عقل مردود است
این نه عقل استراق اهرمن است

ذهن قلاب کاهن و ساحر
رای دزد و مشعبد و شاعر

این همه فطنت و دها و حیل
از عطای عطارد است و زحل

خود پدید است تا به بمکاری
چه دهند دهی و طراری

وحش تیر بخشش کیوان
گوشه گشتست کنند همچو کمان

دیو زین عقل گشت با شر و شور
تا بمخراق لعنتی شد کور

بگذر از عقل مخدعه و تلبیس
که عزازیل ازین شدست ابلیس

خردی را که آن دلیل بدست
لعنتش کن که بیخرد خردست

عقل دانست خوی بخل از جود — عقل بشناخت بوی بیدار و غود

در گذر زین کیاست او باش — عقل دین جوی پس روار و باش

عقل دین مر ترا نکو یاریست — گر بیابی نه سرسری کاریست

عقل دین جزدی عطا کند — تا بزوت بحق رها کند

عقل دین مر ترا چو تیر کند — بر همه آفریده میر کند

نفس بی عقل احمقی باشد — لوح بی نوح زور قی باشد

عقل مردان رسیده تا در حق — شده از بند نیک و بد مطلق

سوی عاقل چو دیو و دد باشد — هر که در بند نیک و بد باشد

جز ازین نیست عاقلان را برخ — نیست کز هفت میر و زنه چرخ

چون همه نیک دید بد نکند — زانکه بد والی خرد نکند

والی چرخ و دهر کیست خرد — عالم شرع و داد چیست خرد

نیست اندر مقام راحت و رنج — بر سر گنج به ز مار شکنج

وایه زیر این کهن بنبل و — نیست کس را چو عقل یار و دل

عقل تو روز و شب چو طوطی فان — بر سر چار سوی صرافان

خیره می پوید و همی گوید — که فلان کون نه نیک میشوید

وان غلامان هیچ و آن غلامان دست
وان ز مین شوره و ان زمین مست

گل این خار و آب آن سرمست
دل این خفته عقل آن سرمست

این یکی عیسی آن دگر خر سول
این سوم خضر و آن چهارم غول

این بلند است و آن دگر کوتاه
این یکی سرخ و آن سپید سیاه

این همه بیهده است بگذر از این
شاه جان الملک فرزین

تو ندانی طریق هشیاری
زان خرد را دروغ زن داری

پرده از روی عقل بر ترکش
چه زنی دست خیره بر ترکش

چون نه مرد کار روز مصاف
شب روی را بمان خیره ملاف

مرد درمان درد بی زحمت
دیر یابد ولیک زود خورد

زاول خلقت و بآخر عمر
بیهوده در کار عقل جاهل عمر

صفت عاقلان زین نوباغ
کهنه نوکرد نیست پیش چراغ

گر دو باید ز بهر کسب معاد
کاسه چون کیسه خرد پیوند

بر در غیب ترجمان خرد است
شاه تن جان و شاه جان خرد است

هر که بی هوا خرد را راند
از میان دو خر پیاده بماند

گرچه بر بی خرد هوا چیره است
بر در خانه هر سگی شیر است

بیخرد را بد است فضل و هنر — زانکه باشد هلاک مور از پر

مار را چون اجل فراز آید — بسر ره ورا جواز آید

وهدایه و گه سوال و جواب — هر کسی را بقدر عقل ثواب

ویل در جان خویشتن داری — گر خرد را در وی زن واری

ورنه داریم باور از قرآن — ویل والمرسلات بر خوان

عقل را چون بیافتی بنواز — از دل خویش جای او بر ساز

عقل کردت بخوبرویی هست — مسخ گشت آنکه مسخ عقل شکست

فی بر الوالدین

پدر و مادر جهان لطیف — نفس گویا شناس و عقل شریف

زین دو جفت ظریف طاق مباش — واندرین هر دو اصل عاق مباش

بندگی کن همیشه ایشان را — مده از دست دُر پریشان را

گر شان بعد امر بر بستند — این دو گوهر سزای آن هستند

پدر و مادر ستی که نازارند — حکما نفس و عقل را دارند

مایه بخش سپهر و ارکانند — پیشکاران عالم جانند

سبب جسمت این و جسمانیت — علت روحت این و روحانیت

این دو و از آرزو رسید بخاک — وان دو و از علم رفته بر افلاک

حق آن دو شریف را بگذار
حق این هر دو هم فرو مگذار

زانکه در راه کعبه از سر دو
اشتر این و او ازت زاد آن و او

خرد از تو توقی بر جاوید
آب را در هوا کشد خورشید

خرد آمد مشاطهٔ جانت
خرد آمد چراغ ایمانت

حق درین جهان خرد دست
سر بهر پایدار خود دست

عقل در کارگاه کن فیکون
از پی جلوه و قرار و سکون

در ازل چون حدیث با خود زد
تا ابد همچو کرم پیله بماند

سوی بازار دین چو جستی راه
رستی از جستی از ملامت گاه

از کشی دور باش کافر مباش
چون نه عود و غیره ناثر مباش

که کشی تخم عشوه و کین راست
راستی عقل ناقبت بین راست

خرد از بد ترا نجات دهد
خرد از روز خست برات دهد

جاهلی کفر و عاقلی دینست
عیب جوی آن و غیب گوی اینست

کشد این را هوا سوی بحین
بر دو آنه آخر و بعلیین

منکر آن تات بد چه فرماید
آن نگرکت خرد چه فرماید

کند ار عاقلت بحق در خشم
به از آن کت ببندد ابله چشم

همه کار تو باد با عقلا | دور باد ای ز صحبت جهلا

فی المروة والسخا

معن وادی خم درم بدهی | باز کردی بکیس در دهی
گفتی این خوی نزد من نه بدست | جود مال و بخیلی خود هست
مال بدهم پی جوانمردی | عقل ندهم بکس بنامردی
در سخاوت چنانکه خواهی ده | لیکن اندر معاملت بسته
ستد و داد را مباش زبون | مرده بهتر که زنده و مغبون
مرد باشی بگاه بیع و شری | از ثریا نیوفتی بثری
عقل دست و زبان کوته دان | آرد و رسد مال ابله دان
ای خرد کرده سرفراز ترا | سرنگونسار کرده آز ترا
مرد گیرد در خرد گردد | تنگ میدان بگرد خود گردد
هر کجا رخ نهادی ای عاقل | بهتر آئی چو بدنداری دل
هر که تدبیر رای بد نکند | ستد و داد بیخرد نکند
بیخرد را ز خود نباشد سود | بود او آتش است و سوزش دود
که از و تیره و تیرگی آرد | چشم را خیره خیرگی آرد

حاکم عقل است و درین بنیاد	عمل	خانهٔ محکم است و دلها شاد
وانکه در مکتب علوم ازل		از پی راندن رسوم ازل
نقش او در آسمانهٔ عقل		نکتش در کتابخانهٔ عقل
از خرد خواجه شو که سنگ سپید		لعل شد زیر دامن خورشید
او بهشت بهر بقای جاوید		دفتر نفس و خامهٔ فرمان

فی صدق العقل

در عبارت کتاب مسطور است	رق منشور و بیت معمور است
اوست در سایه و پناه خرد	حاجب بارگاه خرد
کدخدای نبی مرسل اوست	عقل ثانی و نفس اول اوست

از پی استفاده و تحقیق
دائم آن جوهر پذیرنده
هم دهنده است و هم ستاننده
متوسط میان صورت و هوش
مدتی گر عقل در جمع گردد
مرد چون عقل را پناه کند
پادشاهی شود ز سایهٔ عقل
جوهرش چون کند ز نقصان نقل
چون شد از فیض عقل خود شاه
شوق چون در نهادش آویزد
تا کنون عقل بد بدو بر امیر
چون شود بر نهاد خود مالک
بعد از آن سالکان که بشتابند
تا سخن علم صورت و صفت است
در بهار ارنه عدل وی بودی

عقل کل مصطفی و او صدیق
اثر از نور عقل گیرنده
هم پذیرنده هم رساننده
شده زین سو بان و زان سو گوش
گرچه باشد پسر پدر گردد
جرم و شکل سها چو ماه کند
آفتابی شود ز سایهٔ عقل
برتر آید یکی شود با عقل
خلعت شوق یابد از الله
عقل کل را زره بر انگیزد
ز و کنون عقل گشت امر پذیر
بشنود کارجعی الی ربک
علم حق در حدیث او یابند
نکره بیشتر ز معرفتش
با گل و با گلاب کی بودی

عقل کل مصطفی و او صدیق
اثر از نور عقل گیرنده
هم پذیرنده هم رساننده
شده زین سو بان و زان سو گوش
گرچه باشد پسر پدر گردد
جرم و شکل سها چو ماه کند
آفتابی شود ز سایهٔ عقل
برتر آید یکی شود با عقل
خلعت شوق یابد از الله
عقل کل را زره بر انگیزد
ز و کنون عقل گشت امر پذیر
بشنود کارجعی الی ربک
علم حق در حدیث او یابند
نکره بیشتر ز معرفتش
با گل و با گلاب کی بودی

عقل همچون بهار و بحر است | کتاب فرزانگیش در بحر است
باطل بر نماز شاطر زن باشد | صبح اول دروغ زن باشد
شب بزنانی از فطیر بود | پرچون صبح مستنیر بود
هست در خانگاه ربانی | بر سر شارع مسلمانی
از بزرگی سر و سر و سهی | نه زرای بدی زر و زبهی

فی حضرة النفس الانسانیة

چار بعثش مرید و او پیر است | ده حواسش سپاه و او نیر است

رنگ پندار است از تخته آز — ز و بشو ویش تاب ز دل و نیاز

زانکه اندر سواد شارع شرع — اصل دین را برای نکته فرع

پایه داد از پی درنگ ترا — سه قوی چار گونه رنگ ترا

جان چو در عالم درنگ آمد — خود ازین رنگها شش رنگ آمد

از پی جستن سلامت جان — اسپ تن را درین محیط مران

واندر آنکس که اهل دین و دکاست — که سلامت بساحل دریاست

دست و پایت ببند و غل قضا — هست بسته درین فسیح فضا

پس تو با پای و دست بسته او — روی دریا مجو به پشت کدو

آشنا را اگر نمیدانی — خر بدریا درون چه میرانی

ور ندانی تو آشنا بشنو — خیره بیهوده بر منار مرو

در سیاحت اگرچه استادی — پیش من درین قبل بر استادی

نه چو کشتی شکست در دریا — شد سیاحت وبال ای رعنا

جز ز روی کمال عقل و خرد — سه گز اطلس به درم که خرد

نزد آن دل که معدن خرد است — همه نیک فلک بجمله بدست

فی عزت العقل

عزت عقل هست سوی روان — نزد روشن ضمیر پاک روان

در دل و جان آنکه هشیار است — بر سر و چشم آنکه بیدار است

پیل بود بر دو سوی آب سره — چون گذشتی ترا چه پیل چه دره

در اضافت بسوی زمانه لطیف — باضافت بسوی عقل کثیف

اول و آخر و غریز و ذلیل — علوی و سفلی و قبیح و جمیل

عرض چرخ و دایهٔ آدم — عرض نفس و جوهر عالم

هم ورای مراتب اسمی — هم پذیرای صورت جسمی

ذات او گشته مشتهر او نفس
جنبش او اثر پذیر از نفس

مایه و پایه مدارج اسم
علت و آلت مراتب جسم

این همه عقل مسلم گشت
آسمان عقل و روح سلم گشت

فی کمال العقل

سبب امت و رسولی او
علت صورت و هیولی او

او نهادست هم بامر قدم
صورت اندر هیولی عالم

کان وجود یکه بی زمان باشد
از هیولی عقل و جان باشد

از برای شناسای اندر گرد
عالم جسم کو همی آمد گرد

متساوی نهاد چون گوئی
متفاوت نه سوی از سوئی

هست ممتد جهان و اندر صد
متناهی جهت بود ممتد

بعد از آن در ولایت تصویر — مرتبه نفس دان و نقش پذیر

زاول جان و آخر مرجان — فاعل و منفعل درین دو میان

در سرای صفت پذیر فنا — از پی رفعت قصور و بنا

عقل در بند امر بنشسته — نفس در شوق عقل وابسته

صورت از بهر مایه اندر بند — نه فلک را بدست هفت کمند

وز درون فلک چهار گهر — همه در بند و خصم یکدیگر

سه مولید ازین چهار ارکان — چون نبات و معادن و حیوان

چون نباتی غذای حیوان شد — حیوان هم غذای انسان شد

نطق انسان چو شد غذای ملک — تا بدین روی باز شد بفلک

ورنه در عالم یقین و گمان — خر همان بود و حکیم همان

نطق زیبا رهنمای بهشت — ورنه از جان فرامشی بهشت

در سخن در بباید سفتن — ورنه گنگی به از سخن گفتن

گنگ اندر حدیث کم آواز — به ز بسیار گوی بیهده ساز

گر ز عقلت نصیبت محکم — گر نکو گوی باش یا ابکم

تمت نظم کتاب الجسمانی

هست اعضا چو شهر بیشه و ران / عقل دستور و دل وزیر و سلطان

جسم شحنه است و آرزو عامل / این یکی ظالم آن دگر جاهل

عامل از هیچ شرط بگذارد / خرد او را بشحنه بسپارد

شحنه گر هیچگون سگالد بد / وین موکل برو بود ز خرد

نفس سلطان اگر بود عادل / با تن و عقل و جان شود بیدل

ترجمان دلست نطق زبان / مر زبان تنست سود و زیان

ترجمان چون ز روی دور زبان / پشت یابد ز قوت سلطان

گر بیابد ز بیگه گفتن بهر / خوش بود با دشاه و خرم شهر

ور همه طالبان کام شوند / ملک و ملک ناتمام شوند

گر نه در امر عقل و دل باشند / همه هم خوار و هم خجل باشند

عقل و دل را اگر مطیع شوند / در حضیض فنا رفیع شوند

فی صفة القوی النباتیة

نفس کو مر ترا چو جاندار است / بی تو در جسم تو پی کار است

گرچه آن پنج شحنه بیکارند / سه وکیل از درون بیدارند

آن کند هضم و این کند قسمت / آن برد ثقل و این دهد نعمت

آن نماید ره این کند تدبیر — این شود حافظ آن کند تقدیر

آن نه بینی که چون بخواب شوی — فارغ از رحمت و عذاب شوی

از برای فراغت خوابت — وز برای صلاح اسبابت

اندرین خاکدان آتش و باد — ز ابروی تو پیر خاک نژاد

تا نشاید بر سریر خرد — بنشاندند بهر آفت خود

تو بر آسوده و خرد بر کار — تو بخفته درونت او بیدار

فی الجمع بین العقل و الشرع

عقل چشم و پیمبری نور است — این از آن آن ازین بسی دور است

نور بی چشم کشاخ بی بر دان — چشم بی نور جسم بی سر دان

این که در دست شهوت و خشمند — چشم بی نور و نور بی چشمند

این تواضع نمای پر تلبیس — وان تکبر فزای چون ابلیس

این ز دست امیر چیز دهد — وان ز کون رئیس تیز دهد

نیست جز شرع و عقل و جان و دماغ — خلق را در دو خطه چشم و چراغ

چون ترا از خرد هوا بلست — خندت آید ز هر چه جز جدلست

چون خرد سوی هر دلی پویم — وز دل هر کسی سخن گویم

از پی مصلحت درین بنیاد — کاولش آتش ست و آخر باد

قهرمان امین یزدانی ست — بهرمان نگین انسانی ست

عقل جز داد جز کرم نکند — که اولوالامر خود ستم نکند

عقل چون پرکشاد زاغ هوس — درکشد چون تذرو سر در خس

راکبی کز خرد عنان دارد — اسپ انجام زیر ران دارد

چهره را که روز بد نبود — هیچ مشاطه چون خرد نبود

از خرد بدگهر نگیرد فر — کی شود سنگ بدگهر گوهر

مده ای خواجه روز نیک بدی — با خرد در از گونه با دل خود

با خرد باش و ز هوا بگریز — که هوا علتیست زهر آمیز

گوش بی تجربت فساد بود — تجربت عقل مستفاد بود

خرد از اهل عاطفت باشد — معتم عمرش برین صفت باشد

خرد از اهل برّ و احسانست — زانکه خود خلقتش برین سانست

حرف بد بر زبان نبون باشد — هر که با دین بود نه دون باشد

ملک عقل از عقود کافی به — پادشاهی ز پاسبانی به

عقل را هیچ مدح نتوان گفت — جز بدو در مدح نتوان سفت

شعر باکن جهان فانی را | تا بدانی جهال باقی را
آنکسی کو بملک عقل رسید | هر دو عالم چنانکه هست بدید
از برای حصول نعمت دل | در دل آویز خاک بر سر گل
ای خداوند خالق سبحان | من بهی را بملک عقل رسان

الباب الرابع فی فضیلة العلم والذین اوتوا العلم درجات

سخن عقل چون تمام آمد | علم را در جهان نظام آمد
علم سوی ورا که برد | نه سوی نفس و مال و جاه برد
آنچه دانستی بکار در آر | پس دگر علم جوی از پی کار
علم باید نخست پس علمت | بر خور از علم خوانده با حکمت
علم بی حلم خاک کوهی بود | علم با حلم آب دریا بود
جان بی علم تن بمیرانند | شاخ بی بار دل بگیرانند
جاهل از علم جاه جوید سود | مرد آجل بعاجل آرد زود
مرد بی علم لیف دزد بود | در ز بحر بزرگ خرد بود
هر کرا علم نیست گمراهست | دست او زان سرای کوتاهست
مرد را علم ره دهد بنعیم | مرد را جهل در کشد بجحیم

علم باشد دلیل نعمت و ناز — خشک آنرا که علم شد دمساز

روزگارند اهل علم و هنر — سینه شان چرخ و انگشته شان اختر

صبر مردان چو جفت شد با علم — چون بدانند خلق باشد و حلم

علم از حلم نیک پی گردد — سنگ بی سنگ لعل کی گردد

رفتن و خلع آشتی بغیر موضعه

آن شنیدی که ابله بر خاست — سر گذشتی ز چیزی اندر خواست

که بگو سر گذشتی ای بهمان — گفت رو رو ز رنج مزن هذیان

کسی از چیز سر گذشت بجست — چیز را کون گذشت باشد چست

گوش سوی همه سخنها دار — وانچه زود به درون جان بگذار

هر چه یابی صفا بدان ده روی — وانچه بینی کدر گذر کن از وی

حجت ایزد است در گردن — خواندن علم و کار نا کردن

گرد همچو کودبن گردن — از چه از عشوه و قفا خوردن

مخر آن عشوه کاندرین بنیاد — عشوه تن پرکند ولیک از باد

مشک پر بادی از سر دل و تن — ریسمانی عصوی بیک سوزن

در جهان خراب بی مغز یاد — کس گرفتار باد عشوه مباد

قبلهٔ اول ز قبله باز شناس — تا بدانی تو فربهی ز اساس

چند ازین در نقاب محتالی — چشمها در دو لاف کحالی

هر که مغرور بانگ غولانست — جهلش زیر ام غیلانست

علت از جان و مالت ازین تست — آن دو معشوقه این دو دشمن تست

پاک شو تا ز اهل دین گردی — آنچنان باش تا چنین گردی

رهروان را ز نطق نبود ساز — پیل فربه بود ضعیف آواز

علمدان کد خدای دو جهانست — وانکه نادان حقیر و حیرانست

حکما بار جمله بر بستند — جمله رفتند و زین هوس رستند

تو گل و دل درین جهان بستی — ای نه هشیار چون چنین مستی

علمدان خاصه خدا آمد — علم خوان شوخ و نرگدا آمد

بهر دین بر سفیه رای مزن — رگ قیفال بهر پای مزن

باز زنگان سلامتی نشود — گد ز جیاده قیمتی نشود

ور نه چنگی برای زر زنند — با شقیق از برای سر زنند

آنکه را علتی بود در پشت — چون بنالد ز پنجه و انگشت

چون تو بر سر منی و ام هم — نقر اید ز مرهمش مرهم

ل قیفال
رگیست در مرفق بطرف
درون بالاتر از محل
واقع شده و فصد آن
اعضاء اعالی بدن و دماغ
را مفید باشد ۳۲ پایلیق
رگیست در مرفق بطرف
درون پایین تر از محل
واقع شده و فصد آن
اعضاء سفلی بدن و دماغ را
مفید باشد ۳۳ پایلیق

آن سلیمان را کرسی بنمایند | بر گل و بر دولت بخشایند

فی الجاهل و نظیر العالم

آن یکی را عوام در تعظیم | نیز ندانند جاهلی چیست دین
یکی از وی بگذرد در آمد زده | پیش از آن بیخ بکار آن گره زده بود
گفتم از میزند ایشان نیش | بهر اشکال کفر و ایمانش
تو چرا بار بی‌ای بدل سندان | بیخبر گوفتی دو صد چندان
جرم او چیست گفت بشنو نیک | من ز جرمش خبر ندارم لیک
سنیان میزدند من بدمش | رفتم از بهر مزد میزدمش
علم خواندی نگشتی اهل هنر | جهل زین علم تو بسی بهتر
علم را نیست هر که آماده | مثلش چون کهست و بیجاده
سنگ بیجاده گر بطبع و سرشت | بر تر آمد ز خاک خرمن و کشت
گرچه در جذب کاه گیرد پیچ | گهربار از کهر چه خیزد هیچ
عالم علم عالمیست فراخ | پنج پنج آنرا که شد در و گستاخ
عالم علم عالمیست شگرف | نیست آن خطه خط و حرف
چون ترا جهل و قال بیسازند | که ترا خود بآدمی خوانند

۳۶۱

علم خوان گرت ز اوست رگی / وانکه شد خاص شه بعلم سگی

از صفات سگی تهی کن رگ / ورنه در رستخیز خیزی سگ

ننگ دارد بسی بطبع و بدل / سگ عالم ز آدم جاهل

چون نباشد چو خر سر افگنده / تیز خر به ز ریش خر کنده

علم دین بام گلشن جانست / نردبان عقل و حس انسانست

از پی دوست را و دشمن را / علم جان را به و عمل تن را

سوی عالم نه سوی صاحب ظن / دانش جان به از توانش تن

حلقه دام تو توانش تن / هست شبها بروز ابستن

فی العالم و المتعلم

از عمل مرد علم باشد دور / مثل این مهندس و مزدور

آن ستاند مهندس دانا / بیکی دم که پنج مه بنا

وآن کند در دو ماه بنا کرد / که نه بیند بسالها شاگرد

باز شاگرد آن چشد بسر تا / که نیابد بعمر با مزدور

مزد این کم ز مزد آن زانست / کین بتن کرد و آن بجان دانست

این بکرده بدیده قسمش را / وان نکرده بمانده اسمش را

بوده بیند کسی که جانورست — وانکه نابوده بیند آن دگرست

هر که شد جان ز علمش آسوده — بوده دانست و دیده نابوده

جان عالم بود مآلی بین — دیده جاهلست حالی بین

زانکه نازیبکان وطرّاران — گل فرستند سوی گلخواران

باز عالم چو بیندش با گل — سر و گردانندش گل اندر دل

لذت گل بدلش سر و کند — دلش از گل بحیله فرو کند

از پی مصلحت بدو خندد — گلخ اخی در بروت او بندد

چون ترا از تری دل بسمت — آنکه شیر خرت دهد ز خریست

نیک نادان در اصل نیکو نیست — بد دانا ز نیک نادان به

کار یک ساله را بها دو درم — علم یک لحظه را بها عالم

آن کشد زین و این کشد زان باز — که عمل مرکبست و علم سوار

چه کنی علم در میانه گنج — کار باید که کار دارد گنج

علم نزاید و عمل زاده — دین و دولت ازین دو شد زاده

عالمان خود کم اند در عالم — باز عامل میان عالم کم

زعفران خوار تازه روی بود — زعفران سای یافه گوی بود

شادی دل شراب خوار خورد — آمده دل شراب دار برد

چند پرسیم چون گرانجانان — که عمل چیست هیچ دانان

مرد را زه ز حال برخیزد — حال باید که قال برخیزد

از سخنگوی قال پرس حال — از زره گرز ره طلب جوال

زاد این راه عجز و خاموشیست — قوت و قوت مرد کم کوشیست

رهروان را چو درد راهبرست — آنکه را درد نیست کم ز خرست

فی شرح المحبة

آن یکی خیره ز اشتری پرسید — که مرا در چنان مسخر دید

که چرا با چنین قد و قامت — کودکان را همیکنی طاعت

هیکلت بس شگرف گاه طلاع — کودکان را چرا شوی مطواع

داد اشتر جواب گفت ای مرد — من شدستم چنین متابع درد

من خود از کودکی ارچه بخیزم — بهمه روز سن نمی نگرم

درد کردست مرا گروی — من شدستم متابع دروی

هر کرا درد راهبر نبود — مرد را زان جهان خبر نبود

مرد را درد عشق راهبرست — آتش عشق مونس جگرست

گرچه حاجی مناسک آموزست
پوست عالم بهر آلودست
عالم آنکس بود که معنی گیر
گر محدث بود ندیمش دان
در ره از آبهای جاکاهست
لاجرم دیدبایدت ناچار
زان همه هیچ هم هی مطلب
گر خود از بهر آب دنان نبود
بهر پاس ست مار بر سر گنج
ناطق عقل و صدق دانا باید
کار بی علم بار در بندد
در دل علم تخم در شوره است
دانشی کان فزون ز کار بود
علم کان زیر دست مزدورست
مرد دین تا بجست دینارست

عقل و علم او ره افروزست
وز درونش کمشک اندوزست
آورد او برون ز اندیشه فکر
در محقق بود حکیمش خوان
پل نگهبان بود نه همراهست
اندرین ره رباطیان بسیار
توشه جوی از برای خود در کب
همره هیچ نگاهبان نبود
نه پی آنکه گیرد از وی رنج
مستمع در عمل توانا باید
تخم بی مغز بس ثمر ندهد
علم بی دین ز سنگ کوه است
هیچ در دیده پشتیار بود
آن نه علمست کان همه دورست
همچو ناقه درست و جبارست

علم را چون تو خوانی از بازی — آلت جاه و سازه سازی
کشتی آن علم جانت در امواج — بدل تاج دین کند تاراج
باز گر علم مر ترا خواند — بر براق بقات بنشاند
تا بدانجا که چشم او بیند — تا نه بنشاندت نه بنشیند
علم کز بهر دین و داد بود — آتش و آب و خاک و باد بود
علم کز بهر باغ و راغ بود — همچو مردار در چراغ بود
علم کز بهر حشمت آموزی — حاصلش رنج دان و بدروزی
زانکه جان آفرین چو جان نبود — علمدان همچو علمخوان نبود
نیک خواند ولیک بد گردد — ره برد لیک گرد خود گردد
نه پی کار داشت علم ابلیس — داشت بهر تکبر و تلبیس
قدر دین تو دیو به داند — که دهد عشوه و منیت بستاند
تو ز ابلیس کم نه ای خر — زانکه تو دین فروشی او دین خر
چون تو در دام او بر آویزی — از خدای و رسول بگریزی
هر که هست کرد گفتارش — تا ابد کس ندید بیشمارش
آنکشی از خدای برنخورد — که حدیث و حدث یکی شمرد

علم در مزبله فرو ناید — که رقم با حدث نگونا ید
روز اول چه بینوا چه نوا — شب آخر چه پادشا چه گدا

فی الاخلاص الدنیا

شبلی آنگه که شد درین ره صید — رفت یک روز پیش پیر جنید
دیدها کرد بر دو رخ چو دو جوی — یا مرادی و یا مرادی گوی
پیر گفتش خموش باش خموش — بر ره او بر و سخن مفروش
در ره او سخن فروشی نیست — ورزش بهتر از خموشی نیست
ورزش رنج نیست آسایست — بیزبانی همه زبانانی ست
بگذر از قال و حال پیش آور — قال قیدست از و سبک بگذر
آنکسانی که بسته حالند — برگذشته ز قیل و ز قالند
در مناجات بیزبانان آی — هر چه خواهی بگوی لب بگشای
بگذر از قال و قیلهای محال — ذرهٔ صدق بهتر از صد قال
راه تقلید و قول رو بگذار — وز هوسها بجمله دست بدار
گر مراد تو اوست خود داند — پس گر او نیست این نشاید
از هوس گفت جز که دعوی نیست — چون جرس جمله بانگ و معنی نیست

مرد معنی سخن ندارد دوست
از مقلد مجوی راه صواب
هر که از علم صدق جست بیرون
علم مخلص درون جان باشد
علم با کار سودمند بود
علم حق از درون اهل صواب
که بهر جا رسد چو در باشش
زین لطایف کار باید ساخت
علم در مغز و عقل در پوست
که کند به چه نیست یک صادق
نیست یک مرد صادق اندر کار
دانش آنجا که رخ بخلق آرد
دانش آن خوبتر که بهر نسیج
نیست از بهر آسمان ازل
گر برای خدا است اندک بس

دانکه بود دست مغز را پوست
نزد بان پایه کی بود تا آب
هر که از وی مدد با گزید بمرد
علم دوروی بر دبان باشد
علم بی کار پای بست بود
همچو در جوی خرد روشن آب
بدهد بر مزاج او جانش
هر که باشد گواه جان درست
همچو نور چراغ در روغن است
پیر را فلج و جوان را دق
لیک هستند مدعی بسیار
هر دو دانش بخلق بگذارد
زود بدانی که می ندانی هیچ
نزد بان پایه به ز علم و عمل
وز پی مال و جاه اینت هوس

فی العجز والسکوت

شبلی از پیر روزگار جنید — کرد نیکو سوالی از پی صید

گفت پیرا نهاد جمله علوم — مر مرا کن درین زمان معلوم

تا بدانم که راه عقبی چیست — مرد این راه ازین خلائق کیست

گفت برگیر خواجه زود قلم — تا بگویم ترا ز سر قدم

شبلی اندر زمان قلم برداشت — وانچه او گفت همچنان بنگاشت

گفت بنویس زین قلم الله — چون بشبلی حدیث شد کوتاه

گفت دیگر چه گفت نیست جز این — خود همین است کردمت تلقین

علما جمله زیر این کلمه است — هست صورت یکی ولیک همه است

علم جمله جهان جز این مشناس — بشنو فرق فرق زآماس

این بدان وز قیل و قال گریز — جمله اینست وزان دگر پرهیز

رهروانی که چشم سر دارند — دیده بر پشت راهبر دارند

روی در خلق مقتدی نه روا است — که نه راه خدای راه هوا است

تو بدو واده و او بتو روی — هر دو همره چو حلقها در موی

بهر او ترا تو او را دوست — بت پرستی تو بت پرستی اوست

آنکه هرگز نبود با خود یار — اوست از عمر و علم برخوردار

نیک و بد میل تو نه از خود است — بد و نیک تو همچو جگر آب است

کی دهد مر بخار را تسکین — کاتش اندر دلست ای مسکین

آتش دل ز حکمت چپ و راست — نشود جز به باد بیزن کاست

دل تهی کن ز آتش پندار — که کف خاک باد و آب نداشت

ساخته راه را همه اسباب — سوی منزل رسیده در تک و تاب

بی رفیق اینچنین ره هایل — رفته در کرده جسم را بسمل

همه در باخته ز خود الوان — رفته نفس و رهانده جان و روان

کرده این نفسها بجمله فدای — ساخته از قالب و نفوس غذای

روح صافی بمانده تن رفته — صدق مانده بجای و فن رفته

معنی کار را جهینه شده — عشق ارواح را مهینه شده

چون شدم فارغ از طریق جوان — عشق را زین سپس کنم آغاز

الباب الخامس فی صفة العشق والعاشق والمعشوق

دلبر دلربای عشق آمد — سرور سرنمای عشق آمد

عشق با سر بریده گوید راز — زانکه داند که سر بود غماز

خیز و بنمای عشق را قامت — که موذن بگفت قد قامت

عشق گوینده نهان سخنست — عشق پوشیده بر همه تنست

عشق هیچ آفریده را نبود — عاشقی جز گزیده را نبود

آب آتش فروز عشق آمد — آتش آب سوز عشق آمد

عشق بی چار میخ تن باشد — مرغ دانا قفس شکن باشد

جان که دور از یگانگی باشد — دانکه چون مرغ خانگی باشد

کش بسوی علو سفر نبود — پر بود لیک اوج پر نبود

همتش آن بود که دانه خورد — قوتش آنکه گرد خانه پرد

بندهٔ عشق باش تا برهی — از بلاها و زشتی و تبهی

بندهٔ عشق جان محرم باش — مرد کشتی نه مرد دریا باش

سر کشتی ز آرزو دان پر — قعر دریاست جای طالب در

طمع از دست آبدار ببر — خردی را چه ره بود بدری

عزم خشکی بر آب و بر خر کن — چون بدریا رسی قدم سر کن

مرد در جوی را بدریا بار — جان و سر دان همیشه پای افزار

سفر آب را بسر شو پیش — اندر آمو و هم ز سایهٔ خویش

در چنین جوی ورنه پیش و کان
تو و خر مهره تبائی نان

تا ازین سایه می هراسی تو
ورز خر مهره چون شناسی تو

نیست در عشق حظ خود موجود
عاشقان را چه کار با مقصود

عشق و مقصود کافری باشد
عاشق از کام دل بری باشد

بیخودان راز عشق فائده است
عشق و مقصود خویش بهیده است

عاشق آنست کو ز جان و تن
زو و برخیز و او نگفته سخن

جان و تن را بسی محل ننهد
گنج را سکه دخل ننهد

تا بود جعفری بلون چو ماه
ننهد بدرهای سیم سیاه

کردگار لطیف و خالق بار
هست خود پاک و پاک خواهد کار

ای دریغا که با تو این معنی
نتوان گفت زانکه هست عزیز

بر صدف در چو یافت جانت بسنج
ورنه خر مهره را ز دست مده

قالت از سایه هوست برو
لاف کم برگ طاعتت بدرو

خطه خاک لهو و بازی راست
عالم پاک پاکبازی راست

عاشقان سر نهند در شب تار
تو برآئی که چون بری دستار

عشق آتش نشان بی آبست
عشق بسیار جوی کمیابست

عشق چون وی داد پشت شکست | پای عاشق دو دست خرج بست

فی کمال العشق

عاشقی را یکی فسرده بدید | که همی مرد و خوش همی خندید
گفت کافر بوقت جان دادن | چیست این خنده و خوش استادن
گفت خوبان چو پرده برگیرند | عاشقان پیش شان چنین میرند
عشق را رهنمای ره نبود | در طریقت سر و کله نبود
عشق معشوق اختیاری نیست | عقد زانسانکه تو شماری نیست
عشق را کس وجود نشناسد | هر دلی را وطن نپیماسد
گنگو بنگری نه جای شکست | عشق را ره ورای فرفلکست
راه نارفته را نیافتن است | عشق بی خویشتن شناختن است
عاشقی خود نه کار فرزانه است | عقل در راه عشق دیوانه است
در ره عشق کائنات همه | سست از عجز خود برات همه
عرش و فرش از نهاد او حیران | باز گشته ز راه سرگردان
کس نداده نشان جوهر عشق | هیچکس نانشسته بهر عشق
نقد عشق از سرای ارواح است | نه ز اشخاص و شکل و اشباح است

کفر و دین عقل ناتمام بود — عشق با کفر و دین کدام بود

هر چه در کائنات جزو و کلست — در ره عشق طاقهای پلست

هیزم و میوه و اره و نار و رنگ — همه را گرد آتش یکرنگ

بید و عودی که سوختی همبر — دود و اگر دو یکیست خاکستر

نه آنکس که عشق رهبر اوست — کفر و دین هر دو پرده در اوست

مرد صورت پرست را که کار — کفش و دستار دان کمر زنار

سوی آن کفر و دین نشست و نکوست — گر ز دین نقش بیند از غم پوست

هر چه آن نقد و در گرو دنیست — از سر ضرب عشق بیرونست

عشق برتر ز عقل و از نفسست — لی مع الله وقت مردانست

عقل مردیست خواجگی آموز — عشق درویست پادشاهی سوز

طفل را باز عشق پیر کند — پسر را عشق باشه گیر کند

فی قصة آدم و عشقه

دل خریدار نیست جز غم را — آن نه بشنیده که آدم را

عقل عشقش سوی جنان آورد — دل عشقش بجا کدان آورد

چون ره علم رفت سلطان شد — چون پی دل گرفت عریان شد

چون همه لطفها بدید از حق
عشق جانش ندا شنید از حق

گرچه ذاتست بعقل فرزانه است
عشق بگذار کو هم از خانه است

زیرکی دیو و عاشقی آدم
این بمان تا بدان رسی دم

عشق در پیش گیر و دل بگذار
کز دل خیره بر نیاید کار

مر ورا عشق تاج سر باشد
عشق بهتر ز هر هنر باشد

عاشقی بسته خرد نبود
علت عشق نیک و بد نبود

آدم از عشق اهبطوا منها
آمد اندر جهان جان تنها

عقل عزم احاطت وی کرد
غیرت عشق پای او پی کرد

برگزیده دو مرغ بهر دو کار
عقل طوطی و عشق بوتیمار

قدم عقل نقد عالی جوی
شعله عشق لاابالی گوی

باشد عقل صعوه گیر بود
گرگس عشق باز پیر بود

در ره عشق ما همه طفلیم
عاشقان صافی اند و تعلیم

بالغ عقلها بسی یابی
بالغ عشق کم کسی یابی

در جهانی که عشق گوید راز
عقل باشد در آن جهان غماز

تا تو بماندهٔ و عقل تو باز
تو چو کبکی و عشق همچون باز

عقل تو عقل تو نیک باد زمانه

حق بشو هان که راه دل سپرند | عقل را لاشه در شمرند
عقل در کوی عشق نابیناست | عاقلی کار بوعلی سیناست
محدث خلقت از قدم که بود | روز کور از سپیده دم که بود
چون ترا عشق نیست کی دانی | مزه نان نخورده کی دانی
عشق را جان بود العجب داند | زانکه تفسیر شهد لب داند
صورت عشق پوست باشد پوست | عشق بی عین و شین و قاف نکوست
در ره عاشقی سلامت نیست | اضطرابست و استقامت نیست
صفت عاشقان چو من بشنو | ور ندانی برو مرا بدو جو

فی ایجاب العشق

دعوی عشق عقل و گفتارست | معنی آن را محک و معیارست
بنه از هیچ عشق آن داری | در میان آنچه بر میان داری
بر تو چون صبح عشق بر تابد | نه تو کس را و کس ترا یابد
چون بترسی همی ز مردن خویش | عاشقی باش تا نمیری پیش
که اجل جان زندگان را برد | هر که از عشق زنده گشت نمرد
آتش بار و برگ باشد عشق | ملک الموت مرگ باشد عشق

هر کرا عشق آن جمال بود — در دو بی وال و ری و وال بود

گرچه بیرون طرب فزون دارد — نوحه گر عاشق از درون دارد

مرد عاشق کبود بر باشد — مرغ دولت بریده پر باشد

در ره خلق و کام اهل هنر — از پی کام جستن غم کمتر

هست حلوا مذاق تلخ بلاش — هست عذب آب سلسل داغ قصاش

گر همی لعل بایدت کان کن — در همی عشق بایدت جان کن

مرد تاریک رای روشن دل — گر دو از تف عشق جوشن دل

عقل و نفس و طبیعت ادبی — همه در جنب عشق دانی هیچ

نفس نقشی و عقل نقاشی — طبع گردی و عشق فراشی

عقل چون نقش بست نفس شتر — عشق چون دید داد طبع بمرد

در طریقت سر و کلاه مدار — در بداری چو شمع دار از نار

تا دولت زیر چرخ گردانست — هر چه دی تو بدست نیک آنست

بگذر زین سرای هزل و هوس — مر ترا آن سرای خلد بس

در جهانی چه بایدت بودن — که به نیکان تو اش همچون

آدمی زیر طبع کی شاید — چار حمال مرده را باید

خلق را تا از عشق معروف نیست | جستن و جستن این و مشغولیست

فی اشراق العشق

اینچنین خوانده ام که در بغداد | بود مردی و دل ز دست بداد
در ره عشق مرد شد صادق | ناگهان گشت بر زنی عاشق
بود نهر المعلی این باب | بر بن کنج آب و جله گشته حجاب
هر شب این مرد را تن خویش | راه و جله سبک گرفتی پیش
عبره کردی شدی بخانه زن | بیخبر گشته او ز جان و تن
باده عشق کرده بر سر مست | وز وقاحت سیاحه کرده بدست
چون بر این حال مدتی بگذشت | آتش عشق اندکی کم گشت
خویشتن را در آن میانه بدید | گرد چون و چرا همی گردید
بود خالی بر آن رخان چو ماه | مرد در غال زن چو گرد نگاه
گفت کاین خال چیست ای مه روی | با من احوال خال خویش بگوی
زن بدو گفت کامشب اندر آب | منشین جان خود هلا دریاب
خال بر رویم ست مادرزاد | آتش عشق تو شرر بنهاد
تا بدیدی تو خال بر رخ من | پر شدی زین جمال فرخ من

مرد نشنید و شد بدجله درون / بتهور بر سخت خود را خون

غرقه گشت و بداد جان در آب / گشت جان و تنش در آخر آب

مرد تا بود مانده اندر شکر / بود راه سلامت اندر شکر

چون ز مستی عشق شد بیدار / کرد جان عزیز در سر کار

مرد را تا بود شرر در دل / نبود مطلع بجلسل کل

چون شرر کم شد و خبر یابد / آنکه او عقل خود خطر یابد

وانکه او مدهیست در ره عشق / شیر او هست کم ز روبه عشق

هست در بند تعلقه مانده / از در معنی و خبر مانده

حال او همچو آن جوان باشد / که خجل گشته از زنان باشد

نشنیدی که آن عزیز چه گفت / چون برو مرد را ز خود نهفت

فی احتراق العشق و اظهاره

رفت وقتی زنی نکو در راه / شده از کارهای مردانگاه

دید مردی جوان هر آن زن را / کرد پیدا در آن زمان تن را

پی زن برفت مرد براه / زن ز پس کرد با کرشمه نگاه

کای جوانمرد بر پیم بچه کار / آمد ستی بخیره رو بگذار

مرد گفتا که عاشق تو شدم — ای چو عذرا چو وامق تو شدم

بیم آنست کز غم تو کنون — بدوم در جهان شوم مجنون

شد وجودم بران جمال ز دست — شیشهٔ جان بسنگ غم بشکست

با من اکنون نه حال ماند نه هوش — شد زیادت مرا جهان مدهوش

ظاهر با همه تو مشغول — گشت مانده از جهانیان معزول

گر دهیت بدو زن دانا — زانکه آن مرد بود بس کانا

گفت گر شد دلت بمن مشغول — شد وجودم دل ترا مبذول

لیک گر تو جمال خواهی من — بنگری در زمان شوی الکن

همچو ماهیست در شب مه و چاه — بنگر آنک چو صد هزار نگاه

مرد کرد التفات زی پس و پیش — گفت کای سر بسر تو حیلت و فن

عشق و پس التفات زی دگران — سوی غیری بغافلی نگران

زد ورا یک طپانچه بر رخسار — تا شد از درد چشم او خونبار

گفت کای فن فروش بستان چه — گر بدی از جهان بسبت نظر

در وجودت بمن بدی مشغول — نه بدی غیر من برت مقبول

کل تو سوی کل من ظاهر — گر بجز سوی کل بدی ز من باهر

جز بمن التفات کی کردی
عمر زشت و نکو کجا خوردی

در نهادت مرا بدی مطلق
بد گر کس کجا شدی ملحق

سوی جز من چو التفات آری
از جمال رخم برات آری

مردلانی نه مرد آلا فی
ناف زنگی نه زنگ انانی

شست بازار و سخت آزاری
خربزه خور نه خربزه کاری

سوخته مغز و خام گفتاری
سوده سودا و ساده بازاری

هر که او مدعی بود در عشق
هست بیداد کرده او بر عشق

عشق را بیخودی صفت باشد
عشق را خون دل صفت باشد

هر که عشق چهره بنماید
دل و جانش بجمله بر باید

کس نیابد بعشق بر پیروز
عشق عنقای مغربست آموز

عشق را کیستی نگوئی تو
بر ره عاشقی چه پوئی تو

عاشقی کار شیر مردانست
نه بدعویست بل برهانست

هر کرا سر به از کلاه بود
بر سر او کله گناه بود

تا بدانجای ما و تو داند
چون همه سوخت او و او داند

عقل کاندر جهان چنو نرسد
بر سر در خود و در و نرسد

مدعی مغز بیخود اول و آخر سوخت از آتش عشق

عقل کاندر جهان چنو نرسد
کاندر جهان چنو نرسد
چو بمن اول
و ثانی و بکن
داو مخفف
چون او باشد
التفات

دست چپ از دست است بدان | تا ز تقلیب نشمری ایمان

فی حقیقة العشق

عشق مردان بود براه نیاز | عشق تو هست سوی نان و پیاز
در ره بی نیازی ای درویش | رو تو بیگانه وار از پی خویش
کوششش از تن طلب کشش از جان | جوششش از عشق و آن جشش ز ایمان
کی بود جز بچشم ابله قفس | آنکه او جان و تن ستاند خوش
بهر جان سعادت اندیشت | هشت خونست و هفتخوان پیشت
عشق چون شمع زنده خواهد مرد | دیده و دل سپید و طلعت زرد
هر کجا شوخی و خوشی باشد | غمزه با حسن و دلکشی باشد
آنچنانی ز عشق طبع و مزیج | که نسنجی بچشم عاقل هیچ
کی درآئی بچشم مرد خرد | تو فروشی نفاق و نفس خرد
تا تو او را فروشی این سلعت | او بهر دم نوت دهد خلعت
سلعتش ساعتیست با تو و بس | خلعتش دام در دو هفت قفس
گر ازین دام و بند او برهی | کفش بیرون کنی کلاه منی

فی اضاعة العمر بحجاب الاعجاب

لا لفظ نوش
در آخر مصراع آخر
متعلق بما بود که در
اول مصراع اولست

در بهشت آن نه اکل و شربستی — کی ترا زی نماز قربستی

منبلی گفت بر درش قائم — زان شدستم که اکلها دائم

دوستداران درگهش همزند — لقمه خواران خلد او دگرند

بره شیرست و مرغ سیمین — چشم داری ز وی بیوم الدین

دوستان نه و همه لقا خواهند — در عطا و همه رضا خواهند

تو ز وی روز عرض نان خواهی — می و شیر و عسل روان خواهی

میل تو هست جمله سوی طعام — نه بدار الخلود و دار السلام

خط دنیاست جفت رنج و تعب — هست ملبوس و مطعم و مشرب

منکح و مسکن و سماع و لقا — وعده داوست مر ترا فردا

تو چو در بند و قید هر حضتی — بدرش زان سبب همی تفتی

گر ندادیت وعده این همه هفت — ز وی پیدا شدی ترا آگفت

نه ورا بنده نه در بندی — از در خنده چرا خندی

خوشتن بین بوی چو دیو مدام — تا بوی زیر چرخ آید نام

تا بنیر زمانه کمین ست — نفس در آرزو مرا نفس نیست

مرغ دولت چو خانگی نبود — زاغ هر جای بود می برود

نفس در پیش عشق سگ دارست | نفس در راه عشق بیکارست

فی الرضا والتسلیم

هست حق را ز بهر جان شریف | اندر آثار حکم صنع لطیف
داند آنکس که خرد دان باشد | کانچه او کرد خیرت آن باشد
سوی تو نام زشت و نام نکوست | ورنه محض عطاست هرچه از اوست
هم بدین پای بند و لطف غریب | تاج سر گشت گوشمال ادیب
هست کفارت ار چه هم آری | درد پهلو و رنج بیماری
نه چو پهلوی عایشه بشکست | گفت پیغمبرش که بردی دست
خارکی را که میخلد در پای | دستگاهی بساخت است خدای
زانکه داند کرم که محض کرم | نکند ضایع آن مخمار الم
تو دعا گوئی و اجابت نه | زانکه داری دل و انابت نه
زانکه داند خدای انابت را | حکمتش مانعست اجابت را
نیکنامی و فی در اسباب است | بد نه از قصد و قصد جلاب است
نام نیکو درشت از من نیست | کار ایزد نکو کند بد دست
هست عالم خدای عز و جل | که ترا چیست پایگاه و محل

گرچه باشد بظاهرت همه خوب — لیک باطن بود همه معیوب

نیک داند خدای سر دلت — زانکه زاول خود او سرشت گلت

کی شود عقل تو بدو مدرک — چه نماید ترا بجز مهلک

هرچه ایزد بود همه نیکوست — هرچه از تست سر بسر آهوست

کی بسازد بحکم مطلق تو — باد با بادبان زورق تو

خیر و شر نیست در جهان اصلا — نیست چیزی ز و نهان اصلا

آنچه پیدا و آنچه پنهانست — همه با دانش تو یکسانست

مرگ اگر چند بدنکوست ترا — مال و میراث جمله اوست ترا

هرچه در خلق سوزی و سازست — اندران مر خدای را رازیست

ای بسا شیرکان ترا آهوست — وی بسا دوکان ترا دکاروست

بندگان را که از قدر خبرست — آن نه زیشان که آنهم از قدرست

قدر و تقدیر او نهاد چو چنگ — کی شناسد همی ز نام و ز ننگ

زان چو بربط بهر حال همی — خفته نالد ز گوشمال همی

پیش دیوان حکم حق جز مرد — شکر سیلی حق که داند کرد

که کند با قضای او آهی — جز فرومایه و گمراهی

آه تو با قضای او باد است | بر قضایش دل تو ناشاد است
با قضا مر ترا چو نیست رضا | نشناسی خدای را بخدا
گر تو درین کار گر دنی گردن | کو تو اعتقای حق خوردن
گر دنی تا بدت عنا از پی | تا زند دست لعنتی سیلی
گر دنیا نه که با خدای خوشند | حکم را بخت بیان بار کشند
چون چه عنا اگر چه در بندند | زانکه جان میکنند و میخندند
تن و جان از می قضا در سکر | دل ترنم کنان که یا رب شکر
هر بلائی که دل نماید از و | گر یکی در هزار شاید از و
حکم و تقدیر او بلا نبود | هر چه او داد جز عطا نبود

ذکر القلب انفع لان شانه ارفع

چند زند بوسه بر ستانه دل | هزل نبود کلید خانه دل
دل بر شوت پذیرد از جان نور | که پذیرد ز دست رضوان حور

وزن سر همچو وزن سر سبکست — برگ دل همچو برگ گل تنکست

بر دل اهل دل بوقت طعام — گندمی گر شود بود حرام

چون نشوی همی دل باطل — رقم کار زان منه بر دل

دل که باشد سیاه چون پر زاغ — صید طاوس کی کند چو چراغ

دل آتش که هست بر تن شاه — جانش را هست جامه درگاه

باز چشم تو در ره اسباب — هست سوی شراب جامه خواب

چند باشی بغفلت ای بدرگ — دل تو در گل و تو خفته چو سگ

چو سگ آبستنی تو ای جاهل — سگ دیوانه داری اندر دل

خوی و طبع بد سگان داری — همچو سگ گشته استخوان داری

سگ دیوانه را بکش بعذاب — زانکه اندر ره درنگ و شتاب

هر کرا او گزید هم به جای — شود از بیم گربه سگ بچه رای

ذره نور اگر بچنگ آری — بی تعب جز نار بگذاری

ور نداری تو نور نار شوی — پیش پروردگار خوار شوی

از در تن تو همنزل دل — نیست جز درد دل اگر حاصل

راه جسم تو سوی منزل جان — حایلی دان تو زین چهار ارکان

پر و بال خرد ز جان زاید
از تن تیره جان و دل ناید

باطن تو دل تو دان بدرست
ظاهر دل برون ظاهر تست

موضع دین دل است و مغز دماغ
همچو بر روغن فتیله نور چراغ

دل بود همچو شمس انجم سوز
که تواند نمود چهره بروز

دل که بر نفس مشتری یابد
بر همه سروران سری یابد

نه چنان دل که از پی دینی
بفروشد باندکی عقبی

اصل حرص و نیاز دل نبود
مایهٔ دل ز آب و گل نبود

دل که باشد چنین امانی خواه
نبود از علم ایزدی آگاه

پارهٔ گوشت گنده باشد و بس
که مر آنرا بکس مدار و کس

بد شود تن چو دل تباه شود
ظلم لشکر ز ضعف شاه بود

ستم اندر جهان نه ز آب و گلست
کین همه ظلمها ز کین دلست

گر دلت نیستی بصورت زاغ
همه طاوس گیردی چو چراغ

عاشقان را برای حسبت نام
نز برای حصول لذت و کام

یک عتاب بفرق فرقد خاک
یک حدیث و بجامه چاک چاک

زان همه کارهات بی نورست
کز تو تا نور راه بس دورست

با چنین دل سفر سقر باشد | سفله از گرگ و سگ بتر باشد
سگ پیوسته گرگ درنده است | سفله سالوس لوس خربنده است
پس درین راه توشه از جان ساز | نه ز دلق و عصا و انبان ساز
خویشتن در فکن بزورق دین | که ازین ره رسی لعلیین

فی حفظ القلب

گوش تا دلت چون قلم گردد | پیش از آن کت اجل قلم گردد
از درین که صاحب کلمست | تا بدل صد هزار سالهٔ رهست
هست بر سالکان بوقت رحیل | همچو موسی و خصم و منزل نیل
لیک بر وی چو بسته گردد کار | نار گردد بعاقبت دینار
تا خدای آن رهی که در بندست | همچو زنجیر و رهم افکندست
پارهٔ راه نیک داری پیش | از درین نفس تا در دل خویش
راه دل مر ترا نه این راهست | عقل از آن قاصرست کو شاهست
راه جسم تو سوی دل بشل | هست چون چیز و منزل دل
که همی بر وی زر بخوری | گفتی ای مکه و که بس دوری
نقش مکه سه حرف و لتنگست | جز بر فتن هزار فرسنگست

هست بر سالکان بوقت پسیچ — راه دل همچو زلف زنگی پیچ

لیک بر وی چو گرم گشت آتش — راه گردد چو طبع زنگی خوش

وانکه ره را بجد نگیرد پیش — همچو زنگی بماند او در ریش

وانکه رفت از سر طرب در ره — همچو زنگی بود بدل ابله

دین ندارد کسیکه اندر دل — مرورا نیست منزل دل حاصل

همچنین باطل دلی که درست است — دو دو دامند با تو زین دل است

پاره گوشت نام دل کردی — دل تحقیق را خجل کردی

تو ز دل غافلی و پنجه بری — دگرست آن دل و تو خود دگری

دل بود راه آنجهانی تو — لیک دل را ز ره ندانی تو

پیر و بال خرد ز دل باشد — تن بی دل جوال گل باشد

خشک و بی بر بماند اندر گل — چون برند از درخت خرما دل

باطن تو حقیقت دل تست — هر چه جز باطن تو باطل تست

دین ز دل خیزد و خرد ز دماغ — دین چو روز آمد و خرد چو چراغ

آفتابی بباید آنجا سوز — بی چراغ تو شب نگردد روز

از تن و جاه و عقل و جان بگذر — در ره حق دلی بدست آور

آنچنان دل که وقت پیچاپیچ
جز خدای اندرو نباشد هیچ

نه چنان دل که از پی تلبیس
هست مر او را گلخن ابلیس

از سر جهل و روی نادانی
اندرو فرش طرح زندانی

اصل هزل و مجاز دل نبود
دوزخ خشم و آز دل نبود

دل یکی منظریست ربانی
حجرهٔ دیو را چه دل خوانی

دل که او را سر بدست و بست
دل مخوانش که آن دل که دوست

دل که باشد چنین امالی دوست
نه دلست آنکه هست پاره پوست

دل که با خویش اینچنان شد خویش
وانکه زان دل دلی نیاید پیش

اینت عیبی که یک رسد جاهل
خوانده شکل صنوبری را دل

اینکه دل نام کرده بجاز
روبه پیش سگان کوی انداز

دل که بر عقل مستری دارد
نه بشکل صنوبری دارد

دل که با مال و جاه دارد کار
این سگی دان نه آن دو رامرد

هست معراج دل بگاه فراغ
قاب قوسین عقل و عرش دماغ

از دور جسم تا بکعبهٔ دل — عاشقان را هزار و یک منزل

خاص خواند هزار و یک نامش — عام داند هزار و یک دامش

آنکه بودند خواجه صاحبدل — پیش از فتند از تو صد منزل

بنشستند بر بساط سماط — تو بمانده پیاده هم بر باط

راه دین صنعت و عبارت نیست — جز خرابی درو عمارت نیست

فی قوة القلب و ضعفه

دل قوی کی کند ز زحمت بیم — جز شراب مفرح تسلیم

ایمن آنکه شوی ز زحمت و تاب — که خوری شربتی ز باده ناب

تا نخوردی شراب دین مستی — چون بخوردی ز هر بلا رستی

آن مفرح که اولیا سازند — در شفاخانهٔ رضا سازند

خور اینجا گلست ازین برگرد — کانکه گل خورد روش باشد زرد

تا بدانجا ز گل بپرهیزی — چون ز گل سر خردی برخیزی

مرد گلخوار را چو باد دهد — آخر الامر جان بباد دهد

نان و جامه سپید این منزل — نفزاید مگر سیاهی دل

دل کند سخت جامهٔ زمت — خورش خوش برد ز سر شرمت

تو مشو غره بر نکوئی و پست — که خلق پوش مرد خلق نکوست

ناخوشی خوب و نغز زیبا نیست — خوی خوش با کلاه و دیبا نیست

نفس حسی بخوردن اندر نیست — نفس جان خوان بی نیست

غافلان فربه از بطر زانند — که غم نان و جامه کم دانند

هر دلی را که غم بود مسکون — نه دلست آنکه هست خانه تهی

مرد نبود که گرد خود پوید — مرد راه نجات خود جوید

تا کی از گنج خانه بیرون آی — در ره کردگار بیچون آی

دل ابله چو حرص بستاید — بیشتر جوید او و کم یابد

فی تشبیه اللیل و صفة الظلمة

چون نهان شد در بهر سوز زمین — آتش آسمان ز دود زمین

دهر چون در سرای قیر اندود — تودهٔ دوده با تلاطم و دود

پیش دیوان دون و مکه زشت — زنگیان پای کوب بر انگشت

ظلمهای سپهر در یاد — گشته در طبع دهر مستحکم

گشته پر دوده دیده هامون — کرده عالم خلاله خالیه گون

شب بسان سیاهگون دریا — من چو گوهر صدف نهاد سرا

خفته اندر کنار آهرمن — زنگیی کش ز مشک پیراهن

زنگیانی بقیر بسرشته — شبه و ساج کرده در رشته

دیو از دوده کرده خود را لق — شش جهت را یکی نموده بخلق

گشته انفاس گوهر مردم — کرده انفاس را منفذ کم

میدمید از دهان دوده سرشت — دیو در روی زنگیان انگشت

یا تو گفتی که از جوال سیاه — زنگی کور سرمه ریخت بچاه

نور بسیار اندکی کرده — تیرگی شش جهت یکی کرده

ساقه آفتاب رفته چو تیر — قیروان اگر فتنه اندر قیر

شد چو شد زیر خاک چشمه خور — نسترن زار حوض نیلوفر

چشم نرگس بباغها در باز — لیک بیگانه از نشیب و فراز

زحل از اوج خویش رخ بنمود — همچو گوئی نقره زر اندود

مشتری گشته از فلک پنهان — هیچ ننمود روی خویش عیان

شکل مریخ بر فراخته تیغ — گاه پیدا و گه نهان در میغ

شمس رخ در حجاب بربسته — از سیاهی نقاب بربسته

زهره اندر حضیض ناپیدا — گشته از نور خویش جمله جدا

باغطا و نمانده هیچ رمق
هم بسان دو بیت خود مطلق

ماه مستور در شبستان خوش
خفته بر روی نیلگون مفرش

چرخ پیروزه دستاره بران
چون زر سرخ و دست نیلگران

شب اندر اثیر میدان تاز
گوی عقرب ز زهره چوگان باز

بوده پیش بنات نعش مهین
ماه چون نیم حلقهٔ زرین

در ثریا بمانده چشم سهیل
خیره چون مرد مانده اندر نیل

قطب در قطر چرخ پیوسته
تنگ چو پیر آهسته

ناله بیوه و غروش یتیم
دل بر جیس را نهاده دو نیم

چرخ را کرده چون شگوفه بباغ
گاه گردون ز شش فتیله چراغ

بهر تعویذ عقد حور العین
فرقدان چون ملیلهٔ زرین

انجم اندر مجره راست چنان
که صدف ریزها در آب روان

شده شکل مجره زو پیدا
همچو موسی و بحر و زخم عصا

شکل پروین چو هفت مهرهٔ نیم
بر یکی جام می نمود بچشم

همچو جسم ضعیف شکل سها
گاه پیدا و گاه ناپیدا

گرد شب انجم از ورای اثیر
خیل رومی بگرد زنگی سیر

کوکب از راه کهکشان پیدا — هست چون اشک چشم نابینا

مانده ساکن چو گوهر اندر درج — هفت سیاره و دوازده برج

اختر آسمان ز هیبت من — گشته مانند اشک بسته بمن

چون ز سرای صبح زنگی شب — دم میدانه آتش افکنده

تا برون کرد همچو زرین درق — شاه گردون سر از دریچه شرق

همچو من زرد روی شد عالم — چون برون تاخت صبح پرچم علم

شد جهان تازه چون دل دانا — شب شد از بیم رفتن ناپیدا

آنچه از بیم صبح ریزان شد — زنگی از روی پیکان گریزان شد

صبح چون شد ز نور شاه روان — گستریده او نور شاه روان

با مداد پگاه از در من — ناگه آمد پدید بر سر من

دلبری کو دل روان بربود — چون بکافور مشک می اندود

الباب السادس فی ذکر النفس الکلی

اندر آمد چو ماه در شبگیر — انعم الله صباح گویان پیر

گفت خیزی و ساکن ارکانی — تیز چشمی و ره فزا دانی

روی چون آفتاب نوراندود — جامه چون جامهٔ سپهر کبود

ناگهانی تو گفتی آمد بر — آفتابی ز حوض نیلوفر

یا مگر آفتاب طینت من — ناگهان گشت بر بنفشه سمن

دیده چون از نهاد من پر کرد — تا بسر درج جزع پر در کرد

گفت چون نطق چون شکر بگشاد — کلمهٔ خواجگی ز سر بنهاد

کیست صبحت ای پسر خوانده — ای بزندان نفس در مانده

ای بجاه غرور مانده اسیر — بر تو مور هوات گشته امیر

خیز کین خاکدان سرای تو نیست — این همه سخنانه است جای تو نیست

چه افگنی بیهده بساط نشاط — اندرین صد هزار ساله رباط

گر قبای بقا نخواهی سوخت — برکش از تن قبای آدم و دخت

خویشتن را ازین قفس برهان — بنمای از نیلیفتی برهان

باش گنجور و رشیمن خاک — ورنه بگذر ز انجم و افلاک

فی محاورة صبح النفس الکلی

گفتم ای ایزدت سرشته ز نور — وی ز عکس رخ تو دیو چو حور

ای زمان از تو تیره آینه — وی زمین از تو همچو آئینه

صفتت برتر از نفس باشد | وصف گردون ترا هوس باشد
پس بدیدی بصورت و پیکر | نیست در کل کون چو تو دگر
از صفت صورت معاینت | زانکه هم روی و هم آیینه
از صدر تسلیم دیده توئی | از پی راه مذروشکر شکار
طوبی باغ شکل باغ ارم | کعبه پادشاه خاک حرم
پس بی نفس و بی قوی نفسی | عقل و جانی سری ولی چه کسی
چیزها صورتت کند پس خوبی | خرما شوکتت نعیوبی
برتر از جوهری و از عرضی | جمله کائنات را غرضی
گوهری کز تو قابل تو نیست | برج خورشید و برج ماه توئی
خوده شد بهار و سبز ملک | همچو پیغمبران جنبیگ ملک
عرش و فرش تست سرخ و بنفش | آفرینش ترا چو کار گهست
چون بشکل بهر سبب پرورد | در چنین کنج گنج باد آورد
گر دلی از عکس روی زر اندود | گر دلی از عکس روی زر اندود
من سمائی ندیده اندر چاه | یا دو خورشیدم این جان دو ماه
بی تو اندر سرای جسمانی | تو ز من این حدیث به دانی

کاین بود فعل و خلق امیران را | که امیران کنند اسیران را
این چه جای چو تو جهان بین است | گفت خود جایم از جهان این است
گر عمارت سرای رنج بود | در خرابی مقام گنج بود
جای گنجست موضع ویران | سنگ بود سنگ بجا کی آبادان
تیرگی با عمارتست انباز | نور گردد خراب گردد باز
نبود زین سرای رنج و تعب | ماه و خورشید جز خراب طلب
گر بجای درست ننمایند | رخنه بینند و روی بنمایند
زیرک از زخم دهر خسته بهست | پوست بر مغز خود شکسته بهست
دل زیرک بسان لوز بود | دل نادان چو پوست جوز بود
مغز نازکست پوست نکوست | چون قوی شد حجاب گردد پوست
سنگ باید چو مرد کامل شد | مغز نغزت ز سنگ حاصل شد
گفتم ای جان پر از نکوئی تو | از کجائی مرا نگوئی تو
گفت من دستگیر و لاهوتم | قائد و رهنمای ناسوتم
اول خلق در جهان مائیم | از همه جای چهره بنمائیم
بر نااهل و سفله کم گردیم | در جبلت ز خلقها فردیم

ع قوله
نیک انجام بود
بدون جبر
بمعنی بایدا
کسیت بدون
بمعنی زیرک
و ۳۹۹
و سکون ثانی
و زاء انقطوا
معرب گوزست
که گردگان باشد
منتخب اللغات

نظر حق بماست از همه خلق — خلقت با جداست از همه خلق

ترتیبم گوهرست کانها را — موضعم مرجعست جانها را

من ز ایقلمی آمدم ایدر — چون قلم کرده پای تارک سر

کان زمین کاندران مبارک جاست — همچو خورشید آسمان شماست

سنگ او گوهرست و خاکش زر — بحر او انگبین و کوه عنبر

بام شان چون فلک مسیح پذیر — بوم شان همچو نقطه قارون گیر

وان گروهی که اندران جایند — گوهرین سر ز مرد و زن پایند

پل جیحون شان سر ظالم — وحش گه پایه شان دل عالم

سروبیشان آن سرافرازان — همچو امید ابلهان یازان

همه مستغرق جمال قدم — فارغ از نقش عالم و آدم

گاو شان از برای دفع الم — نیزه بازی کند چو شیر علم

کشورش روز و شب فزاینده — او و هر چه اندروست پاینده

همه از روی بیغمی جاوید — بیخبر همچو سایه خورشید

اندران باغ هر کسی نه شان — از برای قبول درویشان

صاحب صد رسد ره او کمیست — مونس فاطمه جمال علیست

ل قوله من ز ایقلمی الخ ایدر بکسر اول و فتح دال اسم بمعنی اینجا

چه صفت گویم آن گره امن — همه اندر یقین جان بی ظن

عند لیبان روضهٔ انس اند — ساکنان حظیرهٔ قدس اند

بینی آن روضه را اگر خواهی — کنی از جان و دیده همراهی

بی عقوبت زمینش از ذل غم — بی عفونت هوایش از تلف نم

هم زمینش نه کوه و از گو دور — هم هوایش از حوادث الجو دور

هر چه در صحن او مکان دارد — تا بسنگ و کلوخ جان دارد

من ز درگاه خازن ملکوت — حجر حام در خزانهٔ ناسوت

گفتم آخر کجاست آن کشور — گفت از کیف و از کجا برتر

جای چون گویمش که شهر خدای — جای جانست و جان ندارد جای

اینچنین نکتها چو گفت مرا — خرد اندر بصر بخفت مرا

زانکه اندر جمال آن زیبا — مانده بودم چو نقش بر دیبا

اجل از دست آن لب خندان — سر انگشت مانده بر دندان

چشم کز صورتش ندارد برخ — دیده زو بر گرفت گردم چرخ

مرکبی کو بزیر ران دارد — آخور از راه کهکشان دارد

جان ما واله از جلالت او — مدرک کس نگشته حالت او

عشق در کوی غیب حالت او | صدق در راه دین مقالت او
بر درش لشکر هوس نبود | از سوار و پیاده کس نبود
هیچ بیهوده را بدو ره نیست | زانکه در خلقها چنو شه نیست
در درگاه او چو مرغی نیست | مرد آنجا بجای خویش بایست
پیش درگاه او ز اهل هوس | گل سوار است و گل پیاده و بس
او امیرست کاندرین بنیاد | از پی عز شرع و دادن داد
روح را کرده از جواهر نور | گوش و گردن چو گوش و گردن حور
پرده‌ها باشد از هدایت او | حرف و آواز در ولایت او
روز کوری ترا بخود بذرفت | کت درین لافگاه عمر بگرفت
تا نبی و نبی ز چون تو سقط | این در آمد بصورت آن در خط
جهل تو بحر قال و قیلی را | زحمت کرده‌ست جبر سیلی را
کرد این پیر گرد تا از جاه | پایت آرد ز جاه بر سر گاه
طفل کو بر گرد کسی گرد | تخم کو پرورد بسی گردد
زانکه از قوت قوائم او | بهر جاوید نفس شائم او
کس چو کم شنید در ملکوت | بزرگ گرد در مزارع ملکوت

جان من بهر این حدیث چو نوش — چشم بنهاده بر دریچهٔ گوش

تشنه‌ام من از آن سخندان پیر — تشنه از پر نمک نگردد سیر

جان ز دیدار دوست پرورد — هست چون شهد و گلشکر خوردن

معده از علم زان نگردد سیر — که طعام و شره بود همت

بی چو پیر در جوانی خویش — که خورد بر ز زندگانی خویش

لب چو بگشاد پیر فرزانه — سایه بیرون گریخت از خانه

پیر را گفتم از سر تحقیق — ای ترا ملک دین جلیل حقیق

منکه با تو دمی بگفتم غم — بهمه عمر ندهم آن یکدم

عمر بی دوستان نه عمر بود — عمر بی یار عمر عمر بود

عمر با دوستی که او یکتاست — یکدمش را هزار ساله بهاست

دل ز پند تو خوش بود بعذاب — چه عجب گر نمک خوشست کباب

جان ز روی تو در ارم باشد — دل ز تائید تو خرم باشد

چون تو در مرکز حقیقت و صدق — نیست یک پادشا بمقعد صدق

از تو صحرا حریر پوش شود — وز تو تنها شکر فروش شود

از تو یابد کلید قفل وفا — سر صندوق صدق و دست صفا

از تو بیهوش هفت هوش آمد — که هیولی برهنه پوش آمد

مردم از نیک نیک خو گردد — باز چون بد بود چو گردد

چون خرد در لبست نهان گردم — چون قلم بر خطت بجان گردم

آینه روشنی بدست خرد — کس در آن ره گوی دم نیارد زد

پیش تو چون سنان کمر بندم — خون همی گریم و همی خندم

همچو چنگ ار در هوات زنم — رسن اندر گلو نوات زنم

خواجه آنگه که راز مطلق گفت — رسن اندر گلو انا الحق گفت

کانکه از بیم نفس بگریزد — عشق با خون دل بر آمیزد

خواجه پس از فراق تنش — وصل حق بود جمله رنجش

پشت را روی باشد و غیره — بر سر دار دست و پای منه

زانکه در گلشن رموز ازل — خاصه آنکه که جان شنید غزل

حق چو مر خواجه را پدید آمد — پرده مر قفل را کلید آمد

کز بخت آورده این پیغام — به پسین آفریده خود کام

باز پس مانده زپیش اجل — پس و پیشت گرفته حرص و امل

از پی نان و آب باندی باز — در حجاب نیاز تن چو پیاز

چه افکنی تخم حرص و آز و نیاز — در گل دل که آز نارد ناز

کاندرین خرسرای پوئی تو — بچه مانی مرا نگوئی تو

گر بآب و نبان بماندی باز — چکنی تخم خشم و شهوت و آز

کانچه شوری زنیخ کند مملوح — وانچه تری ترا کند مفلوج

تو بپرهیز ازین غرور فلک — گر نداری سر مرور فلک

کاندرین حجره بر تن و دل و جان — آب از آن گشت بر خرد نادان

کنجدی گر دهد ترا گردون — دانه بندوت سبک بیکون

جان و دینت بقهر بستاند — گر ترا سوی خویشتن خواند

نیست بی رنج راحت دنیا — خنک آنکس که کرد هر دو رها

فی حفظ العین من نظر المحارم

انچه بر تن قبول بر جان رد | وانچه بر پای نیک بر سر بد
منگر اندر بتان که آخر کار | نگرستن گرستن آرد بار
اولت یک نظر نماید خرد | پس ازان لاشه رفت و رشته برد
تخم عشق از دوم نظر باشد | پس ازان اشک و رشک بر باشد

فی الفقیر المعتز من نظر الشهوة

آن شنیدی که در گه عیسی | خواست باران بحاجت از موسی
رفت با قوم خود باستسقا | کرد هر کس ز عجز خویش دعا
با اجابت نشد دعا مقرون | گشت عیسی ازان سبب محزون
تا که آمد ندا که مجرم را | از میان کن برون که مکرم را
با گنهگار نیست ادر صفا | نشنود از گناهکار دعا
باز گشتند جمله آن انبوه | که جهان بود ازان گروه ستوه
جز یک اعور نماند با عیسی | جان ما باد جانش را بفدی
گفت عیسی چرا نرفتی تو | پشت چون دیگران نخفتی تو
تا تو بودی بگو گنه کردی | نامهٔ خویشتن سیه کردی

گفت روزی همی برگذری / سوی نامحرمی زدم نظری
همبران جای کان نظر دیدم / طمع از جان خویش بریدم
قدم از خشم برنکندم من / تا مرا این چشم برنکندم من
تا نظر یافت دیو بر چشمم / چشم کردم سیاه چون قشمم
آنچه از من نصیب شیطان بود / کشته مر دیو را بفرمان بود
دور کردم ز خویشتن یک راه / تا نمانم رهین خشم الله
گفت عیسی بگوی زود دعا / که توئی در زمانه خاص خدا
دست برکرد زود مرد امین / عیسی اندر عقب کنان آمین
دست برداشت مرد دینی زود / بود یزدان ز فعل او خشنود
در هوا زود گشت میغ پدید / ابر باران گرفت و می بارید
از چپ و راست سیلها بر خاست / رود دهاره گرفت از چپ و راست
هر کرا برگزید یزدانش / هر زمانه رواست فرمانش
گر تو فرمان حق بری فرمان / بدهی بر زمانه چون شاهان
نظری کان نباید ت منکر / تا نیابی تو از زمانه خطر
هر که او منکر و بناشایست / نکشد رنج و غم زنا بایست

شعر

شعر است از سهام مؤلفین — هر نظر کان نشاید اندر دین

عاشقی خود باختیار خطاست — آه عاشق باختیار کجاست

آب رخ ز آب پشت بگریزد — کآب پشت آب و سیه ریزد

گر دهد باد اندرین عالم — انده آب پشت و نان شکم

فی حسن الخلق و سوء الخلق

آنکه با نقشهای زیبا اند — تخته کودکان و دیبا اند

طبع او را ز روی زیبا چیست — پارهٔ خوب را ز دیبا چیست

هر کرا روی خوب کم خرد است — روی نیکو دلیل خوی بد است

روی نیکو بقدر خود بدهست — زان خرد خوب را ندارد دوست

بر کسی کش نه دین و آیین است — روی نیکو کدوی رنگین است

هر کرا با جمال بدنیت است — وانکه حسنش چو ماه عاریت است

چون چراغند لیک پژمرده — نمی نهنده و زود مرده

فی الوجه القبیح مع الفعل القبیح

خوب را از برای دست فراخ — عابدان شاخ شاخ زیر و شاخ

زشت را از برای حسرت چیز — دست و دل تنگ چون گذرگه تیز

گلخنی در کشیده اند بپوست | تو گمش جان لقب نهی که دوست
آنچنان کرد شهوتت محجوب | که ندانی همی تو خوک از خوب
گر دو بادام دید سیم تنت | دل بریان چو پسته در دهنت
هر که در دست یار سیدل ماند | تا ابد پای او فرو گل ماند
چون برافشاند زلف مشکین را | بچه دارد چنین دل و دین را
مار و طاوس وی و موی آرد | عافیت آن دست دل خواهد
مار و طاوس کاندر بهشت | هم چو خوابند و چون آدم
بشکند مشک جعد او پشت | دست عشقت کند چو انگشت
تا تو آن روی چون گلش یابی | خار پشت کند ز بیخوابی
گرچه باشد بروی و موی نکو | نان بی نانخورش بود بدخو

سیهی چشم شان سپیدی روی
گل گل از عکس رویش آئینه
دل تو خون گرسته چون آهن
چون زرت کرد خوشرو و خوش نام
بت زنجیر جعد زیبا رخ
گرفت دست او چو پای شکست
لب خود را کند بخنده چو برق

بیرو گوش و بینی اندر کوی
خوش ترش در درون او کینه
زان دل همچو سنگش اندر تن
آن بت ماهروی سیم اندام
وآن غلام شگرف دیبا رخ
گرچه پی بر گرفت از سر دست
چون شود چشم تو چو ابر از غرق

فی صفة الصبیان و الغلمان

ای کم از هیچ هیچ را چه کنی
مانده از دست کودکان در کوی
عمر در وعدهٔ نکو رویان
چشم را یوسف و دل را اگرگ
چشم را گل و هند و دل را اخگر
عشق شان هست و دلها گوی
از شره دل در ندو جان دزدند

شاه هیچ هیچ را چه کنی
ای دو بادام تو چو کوز گرو
چکنی با چون وفا جویان
شاهدان زمانه خرد و بزرگ
نقش پر آفتند چینی وار
با ذائین دلبران عالم سوز
گرچه از چهره عالم افروزند

همه در بند کام خویشتنند — عاشقان پیش شان همه شمنند

آفرین و ز دی روانها را — چشم شان رخنه کرد جانها را

ببرند آبروی دولت جسم — زان دو زلف چو دیو و چون خاتم

بر دو رخ زلفها گواه آرند — که نبیند آدمی پریسا رند

همه دیوند و فتن چنان آرند — که ز حور اهمی شرف دارند

ما ربا گیسوند مشتی تر — زهر در ریشک مهره فی در سر

کرده از قفل زلف مر غولان — بهر دوسلی و فتنه دولان

صد هزاران کلید باز بخیر — همه چین چو روی بد منیر

جعد مفتول دل گسل باشد — زلف مر غول غول دل باشد

زین نکویان یکی ز روی عتاب — پشت غم را حمی و هر زهاب

فی نظر السوء الی المحارم

آن نگارے که سوی او نگری — او دولت بر دارد و تو در بری

روی اگر هیچ بی نقاب کند — روز را با دو آفتاب کند

ور کند هر دو بند گیسو باز — سه شب قدر بر کشاید راز

وایگان زلف و چو تاب دهند — چینیان نقش خود بآب دهند

درج درش چو نطق بشگافد — شرمش از گل نقابها بافد

شکن زلفش از درون سرای — مشک دست آمد و جلاجل پای

گرچه در پرده ماه تواند شد — زایچ عاشق نهان نماند شد

بوی او عقل را کند سرمست — روی او مرگ را زند پس دست

حلقهٔ زلف او معما گوی — نقش سودای او سویدا شوی

از لبش جان کور گوهر گوش — وز رخش چشم عور دیبا پوش

دیو همچون ملک شد از رویش — روز و شب گشته زان سیه مویش

موی و رویش به از شب و روز — شادی افزای و مجلس افروز

مرده از بوی او حیات برد — ماه از حسن او برات برد

چشم صورت ز قبضش جان بین — دست معنی ز دامنش گلچین

وهم عاشق سویدایش شبافت — لب او جز بخنده باز نیافت

گاه پیدا و گاه ناپیدا — همچو نقطه بچشم نابینا

خط و خالش چو خط و عجم نبی — زیر هر یک جهانی از معنی

زلف رویش گر آشکار ستی — شب و روز این که دوست چار ستی

در تماشای آن دو تا گلنار — مرد و زن هم فتند چو دانهٔ نار

چشم گوشه شود چو ساز رنگ — گوش چشمی شود چو آرد رنگ

زان خط لعل رنگ مشک فروش — مردم دیده گشته دیبا پوش

روز حیران شود همی ز شبش — بوسه گوئم کند همی ز لبش

دست عاشق روان پر و آ — دهنش را بخنده یابد باز

نه ز بیلانچه دو دیده باز کند — نه ز خنده دو لب فراز کند

بند زلفش چو زیر تاب آمد — بند قندیل آفتاب آمد

خرمن مشک توده بر توده — خوشه چینان از و بر آسوده

صورت قهر و لطف نمایان لبش — عالم بسط و قبض روز و شبش

لعل او دلگشای جان آویز — جزع مرجان پریش شور انگیز

کارخانه رخش بهار شکن — ماروانه لبش خمار شکن

جعد او عقل و روح را خرگه — چشم او چشم را تماشاگه

هر کجا زلف او مصاف زند — زشت باشد که نام لاف زند

از زمین مشکبوی بر خیزد — خون عاشق که زلف او ریزد

دیده زان چشمها که بر دارد — جز کسی کافت بصر دارد

قد او و رو و دیده و بجوی — همچو سرو بلند بر لب جوی

خالش از رنگ و بوی او بر ماه — راست چون خال با بسم الله

شمع رخ چون ز شرم بفروزد — آهوان را اگر شرر آموزد

چشم کز دیدنش ندارد نور — باشد از روی خوب فایده دور

بتوان دید از لطیفی کوست — استخوان در تنش چو خون از پوست

هم گهر با دهان او ارزان — هم سرین با میان او لرزان

جان جانست نور بر قمرش — نور عقلست لعل بر شکرش

عنکبوتی بر و اگر بتند — عشق از آن حد زانیانش نهند

فی الخاشع والجاهل

دید وقتی یکی پراگنده — زنده زیر جامه ژنده

گفت کاین جامه سخت خلقانست — گفت هست آن من چنین زانست

چون بخوییم حرام و ندهم دین — جامه لابد نباشدم به از این

هست پاک و حلال و رنگین روی — نه حرام و پلید و رنگین روی

چون نمازی و چون حلال بود — آن ترا جوشن جلال بود

هر این وارد این سرای سنج — شرهٔ پانصدش بود کم پنج

عشق او چون سر خطا باشد — کی ترا آن ز حق عطا باشد

خنک آنکس کز و بدارد دست — نبود همچو ما غرور پرست

ای سپرده بدو دل و هوش را — چه کشی سوی خود بدرش را

کشته فرزند و مادر و پدرت — تو بدو خوش نشسته کو جگرت

اژدها را بسوی خویش مکش — که کشد جانت را سوی آتش

پدرت را بکشت دینی دار — نان بر آزار دار و آزار

اندرین راه نشو دین نبود — تلبش و تابش یقین نبود

گره تا در سرای بومره است — تا بصد سال نام او گره است

پدر و مادران بزرگ پسر — هر خطابش کند بجان بدر

گر کند کوسه سوی کور پیچ — بده جز نو خطش نخواند هیچ

کرده خود را بسحر خور او خوش — چابک و نغز و تر و تازه و خوش

دینی از روی شست و چشم نیک — همچو بینی رنگی آمد لیک

داند روان پیش عاقلان جاوید — روی دارد سیاه و موی سپید

چون جهان در جهان نامردان — پای بر جای باش و سرگردان

عشق او زان چنین اثر کردست — کان سیاه سپید بر گردست

جام زرین و دست پر ز نگار — و اندران جام هر جان او با

تو مشو غره بر جمال جهان
زانکه نزدیک عاقل و نادان

ریزه بیش تر ز موش در خانه
تو چو گربش همی نفی شانه

اندرین سفکده چو ابله دست
پای بازی گرفته بر دست

واندر و چار پست و هفت بلند
با تو همیشه اند و نویشاوند

پس چو آدم تو بر تن و دل و جان
آیه حرمت علیکم خوان

چون جهان مادر و تو فرزندی
همچو گبران تو از برای جهان

گر نه گبر عقد چون بندی
خوانده او را دو دیده و دل و جان

فی طلب الدنیا والامانة

هر که بخشت از خدای خود دینی
هر دو بنود بهم سبکی بگذار

مر حیدالیک بنودش سبقی
زان سرای نفیس دست مدار

وانکه از کردگار عقبی خواست
هست بیقدر دنیی غدار
زانکه کشتاخ جهان کار است
جامه از بهر عورت عامه است
مر زنان رست جامه اندر خور
جامه بر عورتان پسندیده است

گر مراد او رسد هم بر دو رست
مر سگان رست آنچنین مردار
جمله عقبی حلال خواران رست
ناصحان را بر هنگی عادت است
زینت مرد است فضل و هنر
دیبه دیده آفت دیده است

مرد را در لباس خاتون جو — گنج در جایهای ویران جو
مرد زنان ز هست جامه تو — مرد را روز نو و روز دی نو
چون نباشد ملامت الفاظ — پس بود جامه بر همه حفاظ
مرد زنان را بهر هنگی جامه است — خامه آنرا که شوخ و خود کامه است
نیست زن را بجامه خانه هوش — به ز عفافی ایچ عورت پوش
عورتانند جاهلان که وی — هر که پوشیده تر ز عورت
باقی در قبای معنی کوش — پنبه رو با زنده به پنبه فروش
چه کند عقل جامه تزیین — نقش دیبا چه و انداز دیبا
چه کشی از پی هوس تن را — گرمی عشق جامه بس تن را
زین بزیر کلاه داری تو — زان هوای گناه داری تو
با کلاه از نیاز تن بنجی — سر پدید آید ار کله بنجی
یکشبی رو بوقت شبگیران — با حذر در نهان ز خرگیران
سر خود را پدید کن ز کلاه — توبه اینست از گذشته گناه
چون سر آمد پدید در شبگیر — پای در ره عمارت از سر گیر
چه شد ار بر سر تو افسر نیست — خرد اندر سرست و بر سر نیست

نقش آنان که اهل محراب اند
در جریدهٔ مجروان باشند

تا اهل دو پای خود بر بست
سر گردون دو دست او بشکست

گر زید و بمیرد آن بدبخت
رخت و سختش بماند زیر درخت

همچنین زنده جامه باید بود
در خور عقل عامه باید بود

کانکه از عقل عامه دور افتاد
آب عمرش بباد و خاک بباد

وانکه دعوی دوستی ما کرد
از تن و جان او بر آرم گرد

هیچ اگر بنگرد سوی اغیار
زنده او را بر آورم بر دار

وانکه از بهر چیست رنج و عنا
زانکه الله اکبر مینا

تن خود از دین بکام دارد مرا
هر چه جز حق حرام دارد مرا

زینت الله نه اسپ و زین باشد
زینت الله جمال دین باشد

مرد یزدان نشد امیر هوس
دیده بر مردگان کند کرکس

در جهان منکر انچه می رازش
چه کنی رنگ بوی غمازش

که تواند جهان بدست آزان
همچو رازی بدست غمازان

نیست مهر زمانه بی کینه
سیر دارد میان لوزینه

کی سزای جهان جان باشد
هر کرا دعوی دل بکان باشد

سرنگون خیز و از سرای مباد
هر که اکنون بدین کلوخین کوی
چون قیامت برآید از کوشش
ای سنائی برای دین و صلاح
نه بجو دریا چو نیست اینجا حد
مرد و کز خاک و آب دارد عار
زانکه در جان بواسطه اسباب
آدمی چون غلام را تبه شد
گرچه جان همچو آب پاک آمد
ورنه ارکان ز خاک پاکستی
معطیان شفت و دل زحیر زده
هر که در زندگی بخیل بود
سفله چون خاک اندرو بمهاش
بر در کارگاه مرد لئیم
گرچه زنجیر حلقه نپذیرد

هر که روی از خرد نهد بجاد
از بتی و بتی بتا بدروی
روی باشد قفا قفا رویش
وز پی جستن نجات و فلاح
کام چه زهر باشد و دل پر ز
بهوا بر نشیند آتش وار
ز رفتی از خاک رست و تری از آب
شد اثر طیان بخط کاتب شد
ز زنگدارتر ز خاک آمد
ز زنگدارتر ز خاکستی
دایه بیمار و بچه شیر زده
چون بمیرد چو سگ ذلیل بود
پس چه نالش شکن چه نداش
نز پی ایمنی که از پی بیم
سفله را در بدن خود او میرد

فی محبة الدنیا مع محبة العقبی

گفت بهلول را یکی دارای — جبه نه گیرد بجز بخشش خواهی

گفت خواهم دو ایست چوب برو — گفت چوبت چه آرزوست بگو

اندرین منزل فریب و غرور — راحت از بهر دل به بینم دور

از پی آنکه در سرای سپنج — هیچ راحت نیافت کس بجز رنج

جبه مرد زهد و سنت اوست — زانکه تصحیف جبه جنت اوست

جبه مرد را چه خواهم کرد — جبه بخش نام او آورد

زانکه اندر سرای بازی و سنج — از پی نام خود نه از سر رنج

هر چه گردون بخلق بسپردست — نام جمله بنزد من بردست

چه شتابی ز دست آنکس فوت — که کند درس علم مات میوت

فی کتمان الاسرار

گفت مردی ز ابله رازی — با یکی بدفعال غمازی

مرد غماز پیش هر او باش — راز آن مرد کر دیگر فاش

گشت ابله از چنان غماز — گفت با مرد غمز کای بدساز

راز من فاش کرد بی می و دان — همچو آوای پتک بر سندان

دل من کرد قصد پاداشن | کافکند در سرای تو شیون
نوحه دانم یکی بشست درم | وان بهفتاد نیز دانم هم
ضایع این رنج تو بسنگ دهم | حق سعیت بوجه بگزارم
بی سبب مر مرا بیازردی | آنچه ناکردنی بود کردی
بمکافات آن شوم مشغول | تا که از سر برون کنی تو فضول
رفت او را بدان نخیره دو | مرد غمناک گشت کارش بد
مرد غمناک گشته شد ناگاه | کار ابله ز خشم گشت تباه
پادشه مرد را بیک بگرفت | عوض وی بکشت آنگه گفت
بی سبب کشتی گشت خیره دو | وانکه ناکردنی بجهل بکرد

فی اکل الربا لعنت یاکل نار الاخری

گفت روزی به جعفر صادق | حیله چون در ربا شبهه فاسق
کز حرامی ربا چه مقصود است | گفت زیرا که مانع جود است
زان ربا ده بتر نمیخواست | کاین مروت بجز آن سخا آرست
وقت اگرچه آتش چه بست | با خدا و رسول در حرب است
گر دلت هست با خرد شده جفت | بشنو از حق که سخت است گفت

اندک اندک چو جمع گشت ز با | بر رود جمله و بخوان نهبی
حرص دنیا ترا چنان کرد مست | که خدا از دلت بیازرد ست
سیم دارد ترا چنان مشغول | که نترسی تو از خدا و رسول
گر صد آیت بخوانی از تحریم | باک ناید ترا که باید سیم
یوم تحیی بخوانی از قرآن | وای بر جان ابله نادان

فی العارف و الجاهل

بگذاشتی بگفتم ای نادان | وین بدنیا مده تو از پی نان
ابلهانه جواب داد از صعف | کز پی خرقه و جماع و علف
راست خواهی بدین تلنگ خوشم | این کنم به که با خلق کشم
زان سو گدیه برد آزمرا | تا نباشد یکی نیازمرا
ده که تا در جهان پر تشویش | چند نفسند ابلهان از ان بیش
آنکه بسیارش کاندرین خانست | که خدا و نبی او بقصر انست
دینی از دوست انجم و حرمست | عاشق دشمنان خویشتن ست
گر ترا مال و جاه و تمکین ست | حادث و وارث از پی اینست
مالت آن ان که کام راند از تو | کانچه ماند از تو آن نماند از تو

آنچه بدهی بماند جاویدان — وانچه بنهی ورا بمال مخوان

داده ماند نهاده آن تو نیست — بر دو مال به ز جان تو نیست

هر چه ماند از تو آن به نیک و به بد — بخشش مرگ و آن بخشش خود

چون عروسیست ظاهر دنیی — لیک باطن چو زال بی معنی

دین و دنیا دو ضد یکدگرند — هر کجا دین بود درم نخرند

کار دنیا بجمله مخرقه دان — خویشتن را ز مکر او برهان

دشمن قست دوست چون داری — دیر و زودش بجای بگذاری

کار دنیا بجمله بازی دان — ترک او عز و سرفرازی دان

حب دنیا ترا بنار دهد — مے نداده ترا خمار دهد

هر کراهت اندهٔ بیشی — همره اوست کفر و درویشی

صوفیان در می دو عید کنند — منکبوتان بگس قدید کنند

ما که از دست روح قوت خوریم / کی نمک سود عنکبوت خوریم

آب شورست آرزو تو سفری / تشنگی بیش هر چه بیش خوری

تشنگی آب شور نشاند / مخور آنکت از دو شکم راند

آب شورست نعمت دنیا / چون بود آب شور و استسقا

رنج بدین آرزو بس کن از دنیا / زانکه دنیا رهست فردا نار

هر که انبار نه چو مور بود / نه همانا ز عار عور بود

مور باشد همیشه در تنگ و پوی / بیم و رنج و امل ز دنیا جوی

مور باشد همیشه در تنگ و تاز / مرد باشد چو باز در پرواز

آز دار و بر آستانه خویش / صد هزاران تونگر درویش

باز دار و قناعت اندر جای / صد هزاران گدای بار خدای

آن را صورت از سرور بود / لیک سیرت همه غرور بود

از برونش بسی زیبی دان / وز درون مایه فریبی دان

مرد درویش خود ز بون آید / بخدای غنی برون آید

مرد درویش را خدای عزیز / اندرین لافگاه بی تمییز

بغنی از برای آن ماست / کز غنی کبر و کینه شر خاست

بغنا دان همه بیار آید — کز غنا کبر و احمقی زاید

کی غنی با فقیر در سازد — که بدنیا و این بدین نازد

از پی میل دل بدیده سر — هیچ در مال ناکسان منگر

هر که مال کسان بچشم آرد — با خدایش هوا بچشم آرد

داد پیغام حق پیغمبر — که بدنیا و اهل او منگر

دیده بر نقش دشمنان مالای — چشمت از روی دوستان بالای

تا بود روی بوذر و سلمان — چه کنی نقش این و طلعت آن

پس چو دنیات سوی خویش برد — کی بپیب بسوی او نگرد

چو بپیب بدیده بنوی — بنگر و سوی تو بر چه بوی

فی الاحتراز عن الدنیا

دنیی ار چه ز حرص و لبرست — دست زی او مبر که مادرست

گرچه کبر پس بخوش سخنیش — مادرست چون کنی بدنیش

هیچ حرص و هوای خالش از — که بیندازش و کسی بر و آ

گرچه گرد دم زنیش بگزاید — وارد وی را همت بکار آید

اژدها گرد عمر کاهانست — هم نگهبان گنج شاهانست

مار اگرچه بنجاعیت بدجست / پاسبان درخت صندل اوست

چون بانگ سگان شوی و لتنگ / سنگ بر گیر و سوی سگان زن سنگ

وان سگی را که کرد پای افگار / نان بی سوزنش ده و زنهار

صورتگری را اگر بیازاری / چهره گردی بظلم و خونخواری

از پی رستن از سرای خسان / حیله کن هیچ بد بکس مرسان

باز بر دست دست شو چو چنار / با فرودست دست دستان آر

باش بر دوست است همچو بهشت / دوزخ از دوست چشمهاش و کنشت

راست بر دوست است و دوستی / ورنه کج رو چو عهد بشکستی

من ندیدم سلامتی ز خسان / گر تو دیدی سلام من برسان

چون ترا گشت نوش و حدت نیش / بده آن نوش را بحدت نیش

با خسان خوی و نشست و خاست مکن / قطع کردن ز وی به است مکن

پس اگر ناگهی در افتادی / سازگاری بهست و دلشادی

ای بلندان بعقل و رای شریف / نکنید این بلند را تصحیف

در کفایت بلند رای شدید / آن بلندی چرا پلید کنید

خویشتن را ندیده اید همه / آدم نورسیده اید همه

همه را در ولایت بیزدان | راستی قالبست و فرمان جان
نیست زبان جز کسان آدم را | نردبان نیست بام عالم را
پایه کفر و پایه دینست | نردبان پایه خرد اینست
اینهم از فعل قست کاندر تاب | از سر آب رفته بسراب
سر آبت سراب شد چه کنی | عقل و دینت خراب شد چه کنی
میوه این زمان نچین بهیست | چون درختان میوه ورت هست
نور خواهی بدست موسی وار | دست در گیر و جیب خویش برآر
راه دین نرفته پیش شعیب | چند گردی بگرد پرده غیب
تا شده ساعتی شبان همه | چون برآری عصا بگرد همه
دل بر آن نه که باشد از خانه | پشک خود به که مشک بیگانه
نبود چون تو ابلهی بخیل | کآب لیسی همی تو بر لب نیل
خوانت از هر چه نعمتست پرست | لیک دست موش منفعت بربست
همه نعمت ترا شده حاصل | تو ز اسباب خان و مان غافل
زهد اصلی رسانت در اصل | زاهد مشتری ندارد اصل
هر چه از سعی طبعی فلکست | ملک تو نیست ملک ملکست

چرخ تا فرش در نوردنده است
همچو او کار هاش گردنده است

هیزم بیهده مخواه از کس
هیزم آتش دل سیاه تو بس

باشد از بهر تنگی و روشنی
هیزم خشک آتش دل خویش

آتش جانش را بهفتاد آب
شسته اند اختران بدست صواب

جنبش چیز خلق عالم راست
جنبش اختیار آدم راست

فی تحقیق معرفت نفسه معرفت ربه

تو بقوت خلیفه بگهر
قوت خویش را بفعل آور

آدمی را میان عقل و هوا
اختیارست شرح کرمنا

آدمی را مدار خوار که غیب
جوهری شد میان رشته عیب

از عبید ان ورای پرده چرا | اختیار اختیار کرده ترا
تا تو از راه خشم و فلاشی | یا دوی یا بهیمه باشی
از سه گونه ستور و دیو و دد | سر و گردن یکی دو پا و دو دست
سگ و اسپست با تو در مسکن | آن گزنده است و این گزنده تو کن
آن مروض کن این معلم کن | پس درای و حدیث آدم کن
دادی بمکر و شهوت و زور | چه تو مردم چه دیو و دد چه ستور
با همه حیلت و فغان و غریو | پای عقلت به بسته اند سه دیو
با سه دیو از آدمی یک دم | تو بهان کن که دیو با آدم
آنکه بیرنگ زد ترا بیرنگ | در تو بنهاد حرص و شهوت و جنگ

داعی خیر و شر درون تو اند — هر دو در نیک و بد زبون تو اند

از رهِ خلق خوب سیرت زشت — هفت دوزخ توئی و هشت بهشت

همه مقصود آفرینش کون — توئی ای غافل از سعادت و عون

وز درون تو هست از پی دین — صد هزار آسمان فزون تر زمین

جز بهی تنت را بها ندهد — جز بدی جانت را گدا ندهد

خشم و شهوت بهر کجا خوبست — سبب نفع نیک و دفع بدست

شهوت اسپست و خشم سگ در تن — معتدل دار هر دو را در فن

میفزای هر دو را بیگاه — دار بر حد اعتدال نگاه

زانکه داند کسیکه رایض خوبست — کانکه در سگ نکو در اسپ نکوست

از پی نفع و دفع و قوت و جاه — با تو به خشم و آرزو همراه

آنکه را خشم و آرزو نبود — ور کیاست چنان نکو نبود

نزد جز که ابله و بدخو — در سفر بی سلیح و بی دارو

آدمی شد بنیر عقل عزیز — نبود پای میز را تمییز

عقل و جان تو کدخدای تو اند — چار طبع تو چارپای تو اند

کدخدا را که نیست یک کوب — هر چه را دست باشد او مغلوب

چار پا را اگر نکو داری — عقبات کوه بگذاری
ور نداری نکو بساده شوی — زود زود از دو خر پیاده شوی
پس تو مانند کدخدای مخسپ — خیره بر دست چارپای مخسپ
چون تو با آفتاب مه خویشی — سایه بر تو چرا کند بیشی
ور ترا هست ماه یار بدو — قوزی از ماه دور داری

فی معرفة النفس و معرفة الحق

معرفت اشرف پناه شماست — مغفرت را علف گناه شماست
آدمی بهر بیغمی را نیست — پای در گل جز آدمی را نیست
همه مقصود آفرینش اوست — اهل تکلیف و عقل و بینش اوست
عرش و فرش و زمان برای اوست — وین تبه خاکدان نه جای اوست
او درین خاک توده بیگانه است — زانکه با عقل یار و همخانه است
شادی از اهل عقل بیگانه است — آدمی را خوانده از خانه است
خنده و گریه آدمی داند — زانکه او رنج و بیغمی داند
غم درانست کز کم آسانی — بیغمی را تو غم همی خوانی
غم ترا میخورد و میخطری — تو چنان کس نه که غم بخوری

چون ترا خورد گشت فربه غم — غم تو شد فزون و مردی کم

علف غم تو فتی درین عالم — چون تو رفتی علف نیابد غم

ای همه ساله هم نمایه دیو — بوده از بهر طبع دایه دیو

ایزدت خواجه خرد کرد است — نفس شومت غلام و کرد است

آنکه زو عقل کل بود کالیو — چه کند نقش نفس و پایه دیو

با دو دیو عقل نامیزد — از دو دیو عقل بگریزد

شو بپرداز خانه از خاین — در ببند و مشو ز دزد این

کز در بسته دیو بگریزد — لیک دزدت بهم برآمیزد

پنج حس تو پنج در دارد — روح و عقلت یکی گذر دارد

خانه پنج در منافق راست — خانه یکدری موافق راست

پنج حس پنجره نه دام تواند — عقل و جان تا ابد غلام تواند

فی الدعوی بغیر المعنی

فاقه منمای بیش ازین جان را — خوب دار این دو روزه مهمان را

عیسی جان تو گرسنه چو زاغ — خر او میکند ز گنجد کاغ

جانت لاغر ز کبر و بی منشی — تنت فربه ز گفت پر دعوی

چون جرس پر خروش و معنی
جسم بیجان بسان خاک انکار
تن ز جان یافت رنگ و بوی و خط
مردم از نور جان شود جاوید
بی روان شریف جان پاک
خاک را مرتبت ز روح بود
خوان جان ذروه فلک باشد
جان تن هست و جان جهان هر
غذای جان تن ز جنبش باد
جان پاکان غذای پاک خورد
آب جسم تو باد و خاک دهد
جان دانا ز دین غذا سازد
جان ز دین شد مرفه و باقی
حدثان چه کار با قدمست
حدثان خود پدید آشد

چون دل پر فغان و دلخوی
ور چه عالیست چون تعالی انکار
تن بیجان چو نی بود بی بر
سنگ ور شد ز تابش خورشید
چه بود جسم جز که مشتی خاک
ورنه بی روح خاک شوخ بود
نگس خوان او ملک باشد
زنده این از هوا و آن از هو
غذای جان دین و دانش و داد
مار بهشت که باد و خاک خورد
آب جان تو دین پاک دهد
چون نیابد غذا بسنگ دارد
عقل دین آشدست چون ساقی
تارک او فروتر از قدمست
با قدم عقل مست و شیدا شد

جان ز ترکیب او و دانش راست — هر کجا این و هست جان آنجاست

هر چه آن باعث عبث باشد — نز قدم وان که از حدث باشد

تنت از چیز و طبع دارو ساز — آن و این ساز خویش خواهد باز

جانت حق داد و جاودان ماند — زانکه حق داده باز نستاند

کانکه او خود سرشت خاک نکرد — وانکه او خود نگاشت پاک نکرد

زانکه بد حکمت اقتضا نکند — هر چه حکمت کند هبا نکند

صفت بهیمی و انواع شهوت

سبب خشم و شهوت از لقمه است — آفت ذهن و فطنت از لقمه است

مرد شهوت پرست را دوزخیم — بتر از بت پرست خواند حکیم

بنده بطن و لذت و شهوات — بتر از بنده عزی و منات

کین ز خوی از بدی نسازد باز — وان ز شهوت بدی گراید باز

خشم و شهوت خصال حیوانست — علم و حکمت جمال انسانست

تو بگو هر خلیفه ز خدای — بسگی و خری فزود میای

تا تو از خشم و آرزو مستی — بخدا اگر تو آدمی هستی

کرده با دل و جگر درهم — خشم ابلیس و شهوت آدم

زین دو قوت بگاه نام و نبرد — بسباع و بهیمه ماند مرد

عفت و حلم آلت خرد و ند — شهوت و خشم آفت خرد و ند

نوم و تیقظت که دید در یک مرد — زانکه اضداد جمع نتوان کرد

یا بود خفته یا بود بیدار — هر دو در یک سویه چشم مدار

سر بحکم خدای خویش در آر — تا مگر آدمی شوی یکبار

ای ز شهوت طغار آلوده — زیر دست چهار زن بوده

خشم و شهوت بزیر پای در آر — آرزو را و آز را بگذار

ای مقیم از دو دیو دیوانه — شهوتت چیر و خشم مردانه

همچو آژه دو کس دو ناخوشخو — آنت زین سو کشنده این زان سو

این کند لطف لیک با تلبیس — وان کند کبر لیک چون ابلیس

ای شده شاه بر همه حیوان — تا کی اندوه جامه و غم نان

چون ترا نیست بر خدای وثوق — نیست جانت برزق او مرزوق

مر ترا این نیاز نیست کند — دل و دین تو آز نیست کند

غافل از کردگار و از کارش — کرده اختیار آزارش

آنچه گفته مکن بکرده همه — وانچه گفته مخور بخورده همه

ناشنیده ز منی گردون — آیت الرجال قوامون

مرد خوبی بد زنان چه کند — پیر و دوک و دوکدان چه کند

فی ذکر الحشر کما تعیشون تموتون

تا تو زین منزل آدمی نشوی — وانکه اندر دم سقر گردی

باش تا خلق را برانگیزند — تا کنند از درون چنان خیزند

گرچه اینجا قباد و پرویزی — چون خوانی ز گل سگی خیزی

ورچه اینجا امیری از زر و زور — از تکبر ز خاک خیزی کور

ورچه اینجا ز عز شهنشاهی — یا بی از ظلم دست کوتاهی

ور فقیهی و لیک شور انگیز — دیو خیزی بر و ز رستاخیز

ور بوی زهد و ورد لیکن تند — هیزم دوزخی و لیکن تر

ور بوی عالم و نه عامل تو — دوزبانی بوی نه کامل تو

چون تو با سیرت بدی یزی — وانکه بر صورت دی خیزی

ور بوی قاضی و ستمگاره — روز محشر شوی تو بیچاره

ور طمع چون سگان مزبله بوی — ای کم از گربه دست و دی بشوی

گر به هم روی شوی هم دزدت — لاجرم زان سرای بیمزدت

موش را موی هست چون سنجاب / لیک پاکی نیابد از دریاب

نپذیرد دباغت ار چه نکوست / نشود پاک همچو دیگر پوست

نامی و چنگلی که گربگان دارند / موش را خود بر قص نگذارند

مور حرص از درون سینه برار / زانکه این مور زود گردد مار

بازس وزد خانه کن باشد / مور هم دزد و هم رسن باشد

چون بشهر آنکسان که خرسندند / کمر از بهر خواجگی بندند

رو قناعت گزین که طالع دون / ورد و گیتی ست با عذاب الهون

معنی از خانه چون بکوی آمد / نقش دلها بسوی روی آمد

کند از بهر جلوه مبدع چون / قوت از اندرون نقش برون

بد و نیک تو بر تو باشد مه / از بد و نیک کس کسی را چه

نیکی افزود آب باز پسان / از بدی خاک بر سر نگسان

اینقدر بس ترا درین کلبه / هوس موش و دانش گربه

گر تو نیکی مرا چه فائده زان / ور بدم من ترا ازان چه زیان

گر همی خود روانت مهر آید / ور بدی اهرمنت پیر باید

فی یوم القیامة فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون

روز دین دست و سرش نبود
نسب کس شفیع کس نبود

نقد تو چون ترا برانگیزند
همه در گردن تو آویزند

بوته خود گویدت چو پالودی
که زری یا مس زر اندودی

گر بدی آتشت بپالاید
ور بوی صافی از تو آساید

چون رسیدی بآتش موعود
پس بدانی که چند نی یا عود

آدمی گرچه بر زمانه مهست
زاده خام دیو پخته بهست

ور زمانه ز هر چه جانورست
ما نشد پخته آدمی بترست

کآدمی زاده تا نشد مردم
که پری گه و دست گه کژدم

هست ترکیب نفس انسانی
عقلی و نفسی و هیولانی

از دل و جان و نیرو و غایت
حد او حی ناطق ما بیت

دل و گل دان سرشته آدم — آن بدین این بدان نشد درهم

هر چه جزو مرد مند یکرنگست — یا همه صلح یا همه جنگیند

روح انسان عجائبیست عظیم — آدم از روح یافت این تعظیم

بو العجب آنکه روح انسانیست — که درین دیوخانه زندانیست

گاه با امر سوی حق یازد — گاه با دیوخانگی سازد

ملکی زیر دست او پیوست — او خود از دست خویش بیدست

پای اندر تن و یکی در جان — متحیر بمانده چون مرجان

دل و گل آدمی چو تخمیرست — هم ز بو نفست هم ز بو نکیرست

گاه عاجز ضعیف تن زیبی — گاه همچون سپنج پر از شبعی

تن ضعیف و قوی دل آدمیست — آفریده تن از گل آدمیست

لیک دارد میان گل گوهر — نیست از خلق مرد را همسر

اعتقاد ترا بخیر و بشر — جز قیامت مباد قیمت کر

نیست از بهر طامع و خائف — هیچ قیمتگری چنو منصف

قفص صورت مرد انست — هر که زان سو خورد مرد انست

روح دل را ضرور روان آمد — بهره چار طبع جان آمد

روح چون رفت خانه پاک بماند | کالبد در مغاک خاک بماند
هر که زین جرعه طافح شد مست | عقل او بشکرانه روز الست
راه اگر چون زمین نگه داری | آسمان وار بهره بر داری
در شب وصل پرده گر باشد | راز در روز پرده در باشد
روز باشد قرین دل و غمناز | با ضعیفان بشب بر آید راز
زانکه مقلوب روز زور بود | مرغ عیسی بروز کور بود

فی حقیقة الانسان الحکیم بجمیع الاشیاء

پیش از آدم ز دست کوتاهی | دو بستی دشت مرغ با ماهی
هر یکی در مقام خود ساکن | آن ز فرخ فارغ این ز شست ایمن
آدمی در زمین چو پر آگند | ماهی از مرغ دل برکند
گفت پدر و دایش رو بفراز | کز شدم من بقعر دریا باز
که بعالم نشاد نسلی ره | کز سر حیلت و ز شر شره
هم ورا زیر آب نگذارند | هم شما از هوا به پست آرند
همه را جمله نیست گردانند | بر سباع و دد و دهی رانند
کاندکی را بوهم و در اندیش | جبر مشتی از ما کشت جبر بیش

حال شان از برای حیلت هاست | عقل شان از پی عقیلت هاست
کز دو نیست زراه آهن و سنی | گرد و انباز حق با دنی شی

فی الانسان انه کان ظلوما جهولا

آدمی زاده نازنین جانست | قهر و لطفش بواسطه آنست
گه بپاکی ضعیف گام شود | گه بدانگی خدای نام شود
گاه تن را گذارد از کیوان | گاه گردد ز خار کی حیران
گاه ایوان برد بچرخ چهار | گاه گردد ز نیم گرم انگار
گاه مسند نهد بر فرقد | وز حریر و قصب کند مرقد
گاه گردد بخون و خاک و وفین | بستر از خاک و از خشک بالین
سابقه زو نهفته در اول | خاتمت زو بمهر حکم ازل
سنجی سخت سر شود بمجاز | بعضی سست پای گردد باز
سابقت زو نهفته در راندن | خاتمت زو بمهر از خواندن
آنکه ماندست سهمش از تقدیر | وانکه رفتست سهمش از تیسیر
این همه چیست صنعت تقدیر | وان همه چیست حاصل تیسیر

فی وصول العقل بالانسان

مسبوق است سابقه بی آنکه در بیان

از هوا و از طبع در انسان — دعوت عقل بیشتر از همه دان

کز پی جسم و جان در آید دین — در مراتب عجب چه دارد این

دختر طفل را پی پیوند — اولش لعبتست و پس فرزند

نه در آید بوقت جنبش گل — گر به در بانگ و انگهی بلبل

داند آنکش دل خردمندست — که ازین بانگ تا بدان چندست

فرق دانند مردم هشیار — بانگ خرزار عنون و موسیقار

هیچ بدنامی آدمی را بیش — نیست از جهل و از ظلومی خویش

چه حدیثست هر چه پیش آید — همه از جهل و ظلم خویش آید

حق پسندست عالم و عادل — بنده هم ظالمست و هم جاهل

آدمی با گنه شکسته ترست — پای طاوس چشم زخم پرست

کانکه گوید منم شده معصوم — اوست بر نفس خویشتن مشوم

وانکه خود را شکسته دل بیند — خویشتن را ز خود خجل بیند

اوست شایسته خدای کریم — وایمنست از عذاب نار جحیم

گفت داود را خدای جهان — که منم یار شکسته دلان

جان پاکان خزانهٔ فلکست — جسم نیکان نشیمن ملکست

جسم تو گرچه ناپسندیده است — شوخ چشمست لیک خوش دیده است

آدمی سر بجسم آدمیست — ظن چنان آیدش که بس سیدست

عیب دارد صد هزاران عیش — هنرش آنکه از بهایم بیش

گر بود زینتش عقل و ادب — ورنه هم با بهایم ست نسب

فی مذمة الدنیا والخیانة وشرکه من اطمع فیه

مرد کو عاشق دو گانه بود — مرگ بادی درون خانه بود

پوشه باشد بوقت جنگ ذلیل — باشه گردد بوقت خوردن پیل

چون بشمشیر مرغ نه چو مردم — بار را مرغ و نیاید بر اشتر

مرد بد دل ز تیر ترسد — سست آب نیک بشناسد

کار دل جنگ کار تن حذرست — کار شه زور و کار زن سحرست

هر که در پیش خصم ملک و خرد — دل ز خود برد جان از و نبرد

مرد مردانه کم ضرر باشد — دو دو تیره ز چوب تر باشد

مرد بد دل خیانت اندیشد — راز دل پیش خلق بپرشد

مرد کی را که جان عزیز بود — یک زبان فصیح تیز بود

وانکه از تیغ زور کم دارد — خنده تیغ هم ز تیغ آرد

شکر داری شکر خور از پی فی | صبر داری صبر خور از پی فی

فی تذکر الدنیا و شدة الشیخ

آن نبشنیده که در راهی | آن نخشت چه گفت با دراهی
که همی شد به کشاده گره | بهر بیبی بسوی زاهده
تا که میوه نست شاخ شود | راه زادن برو فراخ شود
چون نخشت بدید هند ورا | زو بپرسید و او بگفت او را
گفت بگذار ترهات خسان | رو به بیبی سلام من برسان
پس بیبی بگو که از ره درد | با چنین کون هلیله نتوان خورد
چون چشیدی حلاوت کاون | بکش اکنون مشقت زادن
تو ندانسته که خوردن کیسه | نام و ننگ ندارد اندر زیر
سنگ اگر جلد بودی و فربه | یک شکاری نماندی اندر ده
غافلند از نهاد خود مردم | هیچ ندهند داد خود مردم

فی الجبن و الشجاعة

شکست این که از عدا بگذرد | عدو زده به بود که بیم زده
مرد را بیم جان ز زخم تبر | دو دگر زخم تیر و تیغ و تبر

مرد را از اجل بود تاسه — مرگ با بد دلست همکاسه

چون بحکم ازل نگرویدند — دوزخ نقد بدولان دیدند

اندران صف که زه دار و سود — مرد را مرغ دل نباید بود

مرد کو روز رزم بی مایه است — دامن خیمه بهترین دایه است

مرد پر دل که شد بجنگ فراز — بهترین عمر تیست عمر دراز

هر که در جنگ بد دل و عمر است — سپر و جوشنش دو دم سرد است

مرد بی دست و پای جوشن دار — همچو ماهی بود بدشت و بغار

تیغ با مرد مایه ور گرست — مرد نامرد سایه گرست

ورق چرب با جبان مسلم نیست — تیغ را جز شجاع محرم نیست

تیغ در خور دو مرد مردانه است — ور جبان تیغ تیز بیگانه است

مرد را آهنین زره گرست — اجل نامده قوی زره است

از زره بود و پشت حیدر فرد — گر زره مصمش سوال گفتا مرد

تا بود روی به زره باشد — چون دهد پشت کشته به باشد

آب باشد نه مرد چون پولاد — گو زره پوش گرد و دانه باد

مرد مردانه همچو کوه باشد — که از و باد ها شکسته باشد

تا نفت دل ز کینه نفرو زد — کی تن از وی شجاعت آموزد

خشم ناآمده خورد بدل — زان بجز غم نیاید بیش حاصل

لقمه تا بجهت آن [illegible]

فی الشره فی الاکل و الشرب

شب پرسید از حجی چیزی — کز علی و عمر بگو چیزی

گفت با وی حجی که اندر پیات — درد دم بفتح و حب کین نگذاشت

شده لقمه آسیب نام کرد — کز تعصب شدم بیکده فرد

در مرا کار خورد و رفت آمد — باد دلم اکل و شرب جفت آمد

هر که او بیش خورد بیش رید — نه چه تقوان ز لقمه بیش رید

مرد با مال بی یقین باشد — سیر خورده گرسنه دین باشد

فی الحرص بالاکل و الشهوات

اولین پند در ره آدم — بود نهی گلو و طبل شکم

بهترین بندهست نای گلو — کندت طبل بطن خوش پهلو

طبل نایست اصل فتنه و شر — هر دو یکدار خوار و خوار بکند

هر کش امروز قبله سلخ شد — وانکه فردا کش جای دوزخ شد

آدمی را درین کهن برزخ — هم ز مطبخ درهیست در دوزخ

شهوت جانور ز کار آمد — تا نیاید بدم او نار آمد

گر همی نام معده خم نکنی — گر طریق تا طریق کم نکنی

چون سگ و گربه آب شرم برد — تا ز خلق آب و نان گرم برد

کم خورش تخم ضبط و بطنت نیست — هر کجا بطنت فطنت نیست

کم خورش مرد کبر و نی باشد — مرگ و دنان ز خورد نی باشد

بهر کم خوردنست مجلی آدمی — ذهن هست و نطق اعرابی

این بود زیرک آن نباشد خر — این ز بیمار و آن ز اندک عمر

چون خوری بیش پیل باشی تو — کم خوری جبرئیل باشی تو

کم خوری ذهن و فطنت و تمیز — پر خوری تخم خواب و آلت نیز

خفت زاهد را هست اندر دیر — دارد وش در صلاح خاطر خیر

هر که بسیار خوار باشد او — وانکه بسیار خوار باشد او

باز هر ناطقی که کم خوارست — بحقیقت بدانکه کم خوارست

نفس بی کی شود بعلم غریب — جز بقلب خفیف و بطن غریب

خود را اندک فزون کند حلمت — خور بسیار کم کند علمت

شدت عقل عالمان حلمست | جامهٔ جان زیرکان حلمست

گر ز حلم و حلم بنود یار | مرد را در جهان بمرد مدار

گر نیافند خود خردمندان | جامهٔ تن برشتهٔ دندان

گوشت بر گاو و برنج نیکوتر | زینت مرد دانش است و هنر

باش کمخوار تا بمانی پیر | که اجل گرسنه است و توش سیر

باش کمخوار تا بوی با برگ | چو شکم گشت پر بدیدی مرگ

اصل دانش بود ز کم خوردن | مرد پرخوار اصل آزردن

جانت از لقمه بر در راحت | چون دو لقمه خوری بود آفت

گر ز خوردن شوی ز روح بعید | کشته دوزخی بوی نه شهید

بود بسیار خوار بی نوری | کز گلو بنده خواجگی دوری

مکن از دود شمع بیخبران | کاسهٔ سر بسان سوخته دان

آب و نان خواستن ز سفله و زشت | چون دمیدن بود بخاک کشت

لقمه گر کنی ز خوردن بیش | هیضه آرد کلید گلخن پیش

هاضمه چون بدو نپردازد | از ز بیخ گلخن دگر سازد

باده چون باد در زبان فکند | هیضه بیکار بر دهان فکند

خورده بسیار مردک کمدان — پیکرتی پرد چون حمدان

کند گرد و سرای و خانه از او — معده کون گردد و بهانه از او

مرد و زن را که مرض کون نکوست — نام شان کدخدا و کدبانوست

گر نباید چهره چون گل در رو — گرد افزا اکل بیش مگرد

صحت تن بودت در پرهیز — از ره امتلا سبک برخیز

همچو ماه دو پیکر از تنگ پوی — در بدر هر دو ان روی برو

خور اینجا گلت از و برگرد — کانکه گل خورد زرد باشد و سرد

باید اینجا ز گل پرهیزی — تا ز گل سر خروی برخیزی

برده چون طاعت از دل و دینت — باده تلخ عمر شیرینت

کوی پر دزد و شهر پر اوباش — پاسبان را چه خوش بود خشخاش

مرد دینی شراب تا چه کند — بط چینی سراب تا چه کند

چیست حاصل سوی شراب شدن — اولش شر و آخر آب شدن

کرده تو بخاک کوی گرو — زخ عمر چه باد خویش و دو جو

ز آتشی کان بودت لونا لون — تکیه بر آب روی چون فرعون

تو بدان آب دل نگردان خوش — که از آن آب فتنه در آتش

گر چه بر روی قلزم از رشتی / بر سر بحر میرود کشتی

مثل خمر خواره پیوست / نزد عاقل کزین میانه برست

هست چون حقه باز بی آزار / گر بجنگامه بر سر بازار

در دل از سوز او سرور نیست / هر چه او داد جز غرور نیست

چون کند عربده دلی شکنست / در سخاوت کند دروغ زنست

هست کو را دو خوش سخن باشد / تو صبح دروغ زن باشد

هست چون صبح کاذبست بفعل / روز و شب عمر جان ذبست بفعل

او سرت را گرفته زیر دو پای / تو ز جان ساخته تنش را جای

تو بدو دین و بجز دی داده / او بتو دیوی و دوی داده

تو از و آن خوری که پستی تست / و او ز تو آن برد که هستی تست

عمر دادی بباد از پی مے / غافلی زین شمار عمر علے

بنشاط و سماع مشغولی / در سرای بقا تو معزولی

نانع از مرگ و ایمن از کوری / من چه گویم ترا بدل کوری

چنگ در دنیی زبون زده / دل پاکیزه را سخون زده

حبه نزد تست کوه احد / سیم باید که باشدت لابد

ور نباشد خدا و دین شاید — دیو دینی چنینت فرماید

هیچ خصمت بتر ز دنیا نیست — با که گویم که چشم بینا نیست

فی التحریض و ترک الدنیا

روح را چون ببرد روح امین — چرخ چارم فرود از و تر زمین

داد مر جبرئیل را فرمان — خالق و کردگار هر دو جهان

که بجویند مر ورا همه جای — تا چه دارد ز نعمت دنیای

چون بجستند سوزنی دیدند — برزه دلق او بپرسیدند

گفت کز بهر ستر عورت من — گفت کز بهر ستر عورت من

که بخلاقان ز زینت خلقان — قانعم ور چه نیستم خلاقان

تا بود ژنده ژنده پیراهن — هست محتاج رشته و سوزن

جمله گفتند خالق ما ای — بر همه حالها تو دانای

برزه دلق سوز نیست ورا — نیست چیزیش بیش ازین دنیا

نه بنی آدم را ز رب رؤف — که کمندش دران مکان موقوف

بوی دنیا همی دهد زین تن — چرخ چارم ورا بود مسکن

گر نه این سوزنش بدی همراه — برسیدی بزیر عرش آگه

سوزنی روح را چو مانع گشت — بمکان ضعیف قانع گشت

باز ماند از مکان قرب جلال — سوزنی گشت روح را بوبال

ای جوانمرد پند من بپذیر — دل ز دنیا و زینتش برگیر

تا مرفه بدان سرای رسی — بسرور و عزو بهای رسی

ورنه با خاک تیره گردی راست — راه عقبی ز راه گم بدهست

زهر قاتل شناس دنیا را — رو تو پاز زهر ساز عقبی را

زانکه دنیا پرست بر خیره — هست چون بت پرست دل تیره

فی روح الشعر و ترک الدنیا

ورا اثر خوانده ام که روح الله — شد بصحرا شبی برون ناگه

ساختی چون برفت خواب گرفت — بسر خواب که شتاب گرفت

سنگی افگنده دید پایش خست — خواب پا باز گشت و پیش شتافت

ساختی خفت و زود شد بیدار — دید ابلیس را در آن هنگام

گفتش ای اندوی سگ ملعون — بچه کار آمدی برهم بفسون

جایگاهی که عصمت عیسی است — مر ترا کی در آن مکان ماوی است

گفت بر من تو زحمتی آوردی — در سر ایم تعرضی کردی

با من آخر تکلف از چه کنی / در سرایم تصرف از چه کنی

جمله دنیا همه سرای منست / جای تو نیست ملک جای منست

ملک من بر ست چون گیری / تو بعصمت مرا زبون گیری

گفت بر تو چه رحمت آوردم / قصد ملکت بگو که کردم

گفت کین سنگ را که باش دست / نه ز دنیاست چون گرفتی پست

حیلتی کن سنگ را سبک بنداخت / شخص ابلیس از آن سبب بگداخت

گفت خود رستی و مرا راندی / هر دو را زین بند برهاندی

با تو زین پس مرا نباشد کار / ملکت من تو ره بمن بگذار

تا چنین طالبی تو دنیا را / کی توانی بدید عقبی را

ره ز دنیا طمع بهر یکسر / گهر دزد را و تو خاک شمر

خاک بر سر هر آنکه دنیا خواست / مرد دنیا پرست با دهواست

هست بسیار خوار همچون گاو / معده چون آسیا گلو چون ناو

گرد و از رای صواب سخیف / خیره بسیار خوار گرد کثیف

نه فلک را فرو فتی بدو نان / لقمه ده سیر کم مزن بر خوان

تا ترا روزگار چون کوبد / لقمه در معده ات بر آشوبد

روزگار تو از پی پند است | شادی شام بر دو اندوه چاشت
زان همی رایگان بمیری تو | کز پی لقمه در زحیری تو
هر که چون عیسی از شره بجهد | غم با دو بود خود بر هد
همه شیرین ز مرهٔ ملک بیند | بام خود پنجمین فلک بیند

فی حب الدنیا و آفاته

مل همی خور بوی گل بهار | باش تا بر دمد ز گور تو خار
ای چو فرعون شوم گر بکشش | از ره آب رفت در آتش
چه کنی در میان رنج خمار | کار آبی که آتش آرد بار
ز آنچنان خون که از لگد ریزد | پس ز تابوت خم برانگیزد
نه گزیده شوی گزنده شوی | از لگد کشته چه زنده شوی
چون چو شیران بگرد خود نچری | همچو روباه خون ز چه خوری
عشق بیرون برد ترا ز خودی | بیخودی را بدان ز بیخردی
با خرد میل سوی مل چه کنی | سپر خار بر گل چه کنی
آنکه دارد خرد نخواهد مل | وانکه باشد حزین نبوید گل
از می هوش بر بگردان میل | خاصه مستی و خانه بر ره سیل

چون براقی نداری اندر ده / لاشه خر را بدست دزد مده

بد بود خواجه را درین بازار / واندرین گلشن و درین گلزار

خانه خالی شحنه مرد ماتم / شرع خصم و ندیم نامحرم

کوی پر دزد و مردم شهری / تو همی کوک و کوکنار خوری

خرم خود کن که دولت کاخ است / خازنت خائنست و بیگانه است

ای کمی بوده نرکمی بودن / دلت بگرفت از آدمی بودن

اندرین سور پر ز شور و شغب / دل پر از غم نشین و مهر بلب

باده خوردی ولیک ماهی نه / دوغ خوردی ولیک راهی نه

چون شدی مست هستی ای سیاه / خیک باده چو خوک افتاده

چه کنی باده کاندرین فرسنگ / بار شیشه است و یخ و خرلنگ

خرلنگ و ضعیف و بار گران / منزلت سنگلاخ و تو حیران

راه تاری چراغ بی روغن / باد صرصر تو باد و خانه شکن

سر بمغز و پای محکم نی / مال بدست و یار محرم نی

خوابگه ساخته ز شاخ درخت / تا نهاده قدم بجا نی سخت

تا ترا اندرین سفر زگزاف / باشد اندر خیال خانه لاف

شب سر خواب و روز عزم شراب
تو بشادی و آدم اندر بند
گرچه شادی و شادی اول است
کیست بدین خاکدان ویران ده
داند انگو کشاده رگ باشد
مرد فرزند چو پنج گام برفت
تو بچشمی حساب اندر گیسم
که گریبان چو دامن و تیر نیز
آن را از دردان خود پیوست
آن را ماردان که در عالم
صورت طبع کافت بشرست
ظلم را چون سگان دیوانگار
خشم در دیر خانهٔ نقاش
صورت آن زود چو طاوس است
هست نقش حسد سواد احرار

نکند جز که ملک و دینت خراب
اینت بد مهر و نا خلف فرزند
کیست گم شده معقول اوست
کیسه لاغر کن ست و تن فربه
که میان بسته تیز تنگ باشد
هفت عضوش چار طبع تبعت
چون بپوشند جامهٔ شبگیر
عطسه و خوی گرفت و نزله تیز
خاک بر سر شما رو باد بدست
نشود جز بخاک سیر شکم
بوزنه سگ و مست و گربه سرست
نجس و آبرینه و آتشخوار
سگ لاشه است و دیو آتش باش
بال مسعود و پای منحوس ست
گرگ یوسف دریده خواه

هست نقش ریا چو صورت شمع — تنش او را و تابش اندر جمع

هست در نقش و شکل کبر و نفس — شکل کناس و آکه و ابکم

نقش اعجاب هست در سینه — قبهٔ شش جهت در آئینه

همه در نفس ناسپاس تواند — همه در پردهٔ حواس تواند

باش تا روی بند بگشایند — باش تا با تو در حدیث آیند

تا کیان را گرفت در بر — تا کیان را نشاندهٔ بر در

گر بمیری نگشته ایشان را — گم کنی ملک و ملک خویشان را

چون شوی در جهان پاینده — با تو مانند جملگی زنده

از پی پنجروزه راه گذر — آبروی حیات خویش مبر

راد مردان که رنج بخاک آرند — بره آورد جان پاک آرند

تو ره آورد چون بخواهی مرد — دو دیو دستور خواهی برد

کینه و کبر و بغض و بخل و حسد — شهوت و خشمت از درون جسد

هفت در دوزخند در پرده — نام شان عاقلان چنین کرده

هر که از هفت این سرای نجست — کی تواند در هفت آنجا رست

وانکه در جانش نفت باشد نفت — هر که هر هفت کرد ازین هر هفت

بیش باید که او خرد پری | تا بدان قصه بقا بری
ای بدرین خطه ز اهل نفس و هوس | میر بمیرد دگر نمیرد کس
میر این زندگی بصد سعیر | هم بدینجای باز گفتش از شیر
زنده آنجا بگه میر تن خویش | آب حیوان ... بدشمن خویش
حرب قائم شده میان دو تن | چه دهی تیغ خویش در دشمن
که چو این چشم اجل فراز کند | پس از آن عقل چشم باز کند
تا به بینی نهاد عالم را | تا به بینی جهان آدم را
تا به بینی یکی بچشم نهان | چیزها را چنانکه هست چنان
تو هنوز از جهان چه دیدستی | زین جهان نام او شنیدستی
تو چو دانا دو عقبی است عروس | سوی دنیا نگه مکن بفسوس
غافلی از جهان و از کارش | نازموده بفعل کردارش
ترسم این غفلت از همه مقصود | باز دارد ترا که موعود
پیش سلطان بپاسبان منگر | نظر شاه مرتضی بهتر

فی اصحاب الغفلة

آن شنیدی که در طواف زنی | گفت با آن جوان نکو سخنی

چون ورا در طواف دید آن دو
گشت عاشق بیک نظر در حال
گفت با آن جوان زن از دانش
کای جوان نیست مر ترا معلوم
اندرین موضع ای جوان ظریف
وسخاک زخالقت نیاید شرم
خالق تو بتو شده ناظر
این نه جای تمتع و بطر است
کردگار تو مر ترا نگران
مرد را شرم به بهر کاری
شرم دار از خدای خالق با
هر که از کردگار ترسنده است
روزبار ای تن ار تو خواهی بار
دوزخی در شکم که این آن است
در خرابی نشست کین چیست

گشت لختی ز صبر و دانش فرد
گفت با زن حال خویش احوال
آنچنان زن ز مرد دانش
کز که ماندی درین نظر محروم
آن چه آید که اوست مرد عفیف
که بیک سو فگنده آزرم
تو بدل ناشده برش حاضر
جای ترسست و موضع خطر است
تو بشهوت متاع دیگران
نیست چون شرم مر ترا یاری
وانگه از خلق هیچ باک مدار
خلق عالم از و هراسنده است
شرم دار از حرام دست بدار
سگی اندر جگر که این راز است
رسم گبران گرفته کین نیست

اژدهائی هزار سر در بر — چیست این ملک جاه و عز و ظفر

داده کوران مست را زر و بین — چیست این جاه علم و قوت دین

از برون پاک وز درون هیاک — کیست این هست صوفی چالاک

گر به بیرون سگان درون جوال — چیست این کار کرد و کست حلال

با سگ دیو کرده انبازی — چیست این لشکری و آن غازی

داده در دست دزد شمع و چراغ — هست این شمع شرع و نور دماغ

زورقی با تقاب در جیحون — کیست این دخت داده قارون

جامهٔ هفت رنگ چون طاوس — کیست این مرد خرقهٔ ناموس

نعره برداشته چو کبک از کوه — کیست این هست عارف بشکوه

بلکه بام خانه کرده خراب — کیست این مدعی بخور و خواب

پای در خود زده چو مردم مست — چیست این دست خوزهٔ دل پست

خویشتن را لقب نهاده مسیح — وز دمش صد هزار سینه جریح

بر خود افسوس کرده چون جهال — گه بهنگام خرقه و گه حال

این همه خشم و جنگ و ظلم و شرور — دو دو دیوند در نقاب غرور

چون بر افگنده بر آب سپر — می نداری بسان مست خبر

بسرای بقا ازین کشتی — یا رو کشدم بسر بدین زشتی

این همه بدفعال و بی دینند — چه توان کرد مردمان اینند

غم خود را سی خلق رهبینند — راه بی راسی خلق نگزینند

یا بعزلت بخو شدلی تن زن — یا بدنیا بساز و جان می کن

عز طلب کردنم ز همت و خوست — که نیم همچو سفله خواری دوست

فی صفة الربیع والریاحین

شکر انصاف بر زبان بهار — گفت عالم چو مردم هشیار

شکر عدل بهار پیش آگه — دل گل گوید از زبان گیاه

دشتها پر لحاف بی بالین — باغها پر عروس بی کابین

گفت قرآن بلفظ همچون در — مرد و امن کشیده را فا نظر

تا ببینی بچشم عقل پژوه — بر گریبان دشت و دامن کوه

از پی نقشهای جان آویز — اختران نقشبند و رنگ آمیز

باغ پر تختهای سقلاطون — راغ پر فرشهای بوقلمون

شاخها حله پوش و مشک آغوش — دشت عنبر فروش و دیبا پوش

باغ از بوی مشک عطر آگین — راغ مانند زلف حور العین

اشک من چون لاله شب همچو ما — روی چون ماه او روی گیا

سر چون حور سبز پیراهن — مشک و عنبر دمیده پیراهن

عنبرین گشته از نسیم صبا — از مسام زمین مشام هوا

خامه پرکار کرده بشکست بها — زلف کوتاه کرده دست بها

چشمه اشک چشم من بشتاب — تا در باغ رفته از لب آب

چنانه دست گرمش بی باک — زلف شب اگر فتنه کش سوخاک

گر بخواهد بیکم محاق کمال — خون کند مشک و مشک خون در حال

صفت گل کنون بقوت دل — گفت بلبل چو مردم عاقل

دشت‌ها را لباس رنگین — باغ‌ها را ز حلها آذین

کوه پر نقشها همه زیبا — اختران نقشبند بر دیبا

شاخ مانند عقد مروارید — باد مانند ناف آهو

باغ پر حقه‌های دُر و گهر — راغ پر شفقهای نقره و زر

گنج قارون بدامن سنگ — زیب حور را عیان ز هر رنگ

قطره باران چو دانه‌های گهر — بر شقایق چکیده همچو دُرر

قمری و فاخته ز شاخ چنار — برده از عاشقان شکیب و قرار

سرو چون حوره میان چمن — سمن و مشکبید پیرامن
پایهٔ ابر همچو درخوشاب — آمد از حد ارکمن و سقلاب
مرغ نالان فراز گلبن و گل — مست بی مطربان و ساغر مل
ابر شسته ز روی هامون پاک — هر چه آلایشست بر رخ خاک
راز دل کرده جمله عالم فاش — زیرکان زمانه چون اوباش
خانه بگذاشته همه زن و مرد — سوی صحرا برون شدند از پی خورد
خنک آنکس که او بفصل بهار — لذتی دارد و ز بوس و کنار
خم زلف بنفشه و بجوی — عود خامست بسته بر لب جوی
ناوک آبه چو خورد سنبل و دشت — بویش از کوه قاف طور گذشت

فی تسمیة العربیة والفارسیة

فضل دین در رهٔ مسلمانیست — هنر ملک ره فراوانیست
هست محتاج کارسازی ملک — چه کند فارسی و تازی ملک
از پی دین و شغل پردازی — هیچ دربسته نیست در تازی
تا قمر شمع تازیان بفروخت — گنجی اندر عجم چو هیمه بسوخت
ملک عدلست دین دل پرورد — تازی و پارسی چه خواهی کرد

[illegible]
[illegible]
[illegible]

پارسی بهر کار سازی تست — تازی از بهر کرده تازی تست

گر تبازی کسی ملک بودی — بوالحکم خواجهٔ فلک بودی

تازی از شرع را نیامستی — بولهب آفتاب و ماستی

صرف را چون هنر نباشد کم — چه ز اهل عرب چه ز اهل عجم

بهر معنی ست صورت تازی — نه بدان تا تو خواجگی سازی

هر که شد جان مصطفی را اهل — چه کند جان و صورت بوجهل

بهر معنی ست قدر تازی را — نز پی صورت مجازی را

روح را با عقل و علم و اندریست — روح را پارسی و تازی کیست

اینچنین حلف و بی ادب زانی — که تو تازی همی ادب خوانی

علم خوان تا ت جان قبول کند — مر ترا فضل بو الفضول کند

بولهب از زمین یثرب بود — لیک قد قامت الصلاة نشنود

بود سلمان خود از دیار عجم — بر در دین همی سر و قدم

علم گر بهر نو کنی بر دست — آب خواهد چو تشنگی پیوست

کی رسانند بحکمت و ادبت — ظن تخییل و حیلت و شغبت

چون ترا جز هوا امید نکرد — دل سیه کرد و جان سپید نکرد

پس درین راه باسلاسل و غل / بیار قل حزب تست بر سر پل

نیست جز نبوت ره نبوی / نقل نحوی و شعبت لغوی

کی شد از بهر پارسی مجبور / تاج مینا ز فرق سلمان دور

گرد چون اهل بیت خود را یاد / دل سلمان بلفظ مینا شاد

باز بوجهل گرچه نزد یکست / دوستی و دوست تا نیست

نسبت دین و دست با بیس / زانکه دولت شکسته شد زهوس

دولت از زهی شدت صولت / دوام و زدان و فر والت

در صفت شراب و خواص آن گوید

مرسران را چو طامع و میخوار / بهر چه در سر دهم چو خمار

می چو با سم در نهاد شود / آتش و خاک و آب باد شود

زان بر و چار طبع دست نیافت / کز پی پنج پای خود بشتافت

هست می در نهاد خود پیوست / در کف پای عقل و بر سر دست

شاه می بر جمال تن چیره است / ماه عقل از کمال می خیره است

پای گرمی اشک سردان اوست / زان پی زر محک مردان اوست

از کف پر چو معجز موسی / مرده زنده کنست چون عیسی

مرد را عقل دیده و داد است — غمدی روح باده و باد است

زیرکان را درین سرای خراب — هیچ غمخوارهٔ مدان چو شراب

باده در پیش انده استاده است — زانکه غمخوار آدمی باده است

عقل اگر تو هست شاه — باده عقل دوست را همراه

از پی تف نشان صفرا اوست — در نفس نقش سوز سودا اوست

اندرین باغ خوب باغ فلک — وز پی چند نفس زاغ فلک

گل چو بر دست گل بیاید دهد — تا بدو بوی خویش دام دهد

بشام آنکه گل همی بوید — از مشامش نشاط گل روید

هست در راه فکرت عاقل — از پی کشف فطرت غافل

مدد عشرت جوانمردان — نقد حیران و ناقد مردان

اندکی زود غرز تندارست — باز بسیار خوار از و خوارست

تا تو او را خوری غرز تیز — چون ترا او خورد بمانش خوار

دل باحکام دین سپردن به — باده خوردن ز وقف خوردن به

هر دو چون ره بگیرد بصراط — پس چه باده خوری چه وقف باط

دیده کان زطبع باشد پر — گبرده داند نشان پای شتر

آبت از روی برد و عقل از رای — تو هنوز آتش پای
آنکه نانست در دل و جانش — باد بی باده داد مهمانش

فی دار الغرور لا فی دار الشرور

مال بر کف چو نیل در تیست — مال در دل چو نیل در تیست
مال مصلح چو آب زیر سفن — کاید از زحمتش گرانت تن
وآن ممسک چو آب در فلکست — که وجودش مقدم ملکست
مرد را چون دم و درم باشد — آن نکوتر که خیر هم باشد
تا بدینجاش کس جگر نخورد — نه بدان جای حسرتی ببرد
گرچه دنیا بجز لطافت نیست — لیک بودش بی این آفت نیست
بحلال از خدای مشغولی — بحرام از خدای معزولی
پسر عوف را ز بهر حلال — بر مصطفی نبود مجال
نبود خود حکیم شهبت جوی — از حلال زمانه دست بشوی
گرچه زر جسم را پناه بود — لیکن آنهم حجاب راه بود
در زر و سیم اگر صوابستی — کی قرین سنگ و دوابستی
مال اگر مایل خران نشدی — حلقهٔ فرج استران نشدی

آدمی مرده در غم نانی — وان دوال رکاب چون کانی

آدمی پیش اسپ بی دست — وان دوال رکاب محتشمست

دنیی از دین همیشه آزرده است — کاب دنیا جمال دین برده است

مرد دین باش و مال ایله کن — چیز دنیا بجملگی خله کن

مال سوی حکیم کی بازد — زشت با کور به فرا سازد

دور دار و شب خود از زر و زش — که بترسد که بشکند پوزش

هر دو اینجا که سخت و فرهنگست — در نگنجد از آنکه ره تنگست

نبود مال جز بدوان مائل — جاهلی مال و جاهلی سائل

دون و دنیا بوند هر دو قرین — تحبه آن و قلتبانی این

دیده و رپل بزیر گام کنند — کور بر پشت پیل مقام کنند

فی اصحاب الغرور

آن شنیدی که بود مردی کور — آدمی صورت و بفعل ستور

رفت روزی بسوی گرمابه — ماند تنها درون گرمابه

بود تنها بگوشه بنشست — خرزه آن غرزن آورید بدست

دل و گل کاه کوره از تف و تب — آذر از خایه و ز پشت احدب

چون کدو خایه و خیار انگشت — خرزه در مشت خربزه بر پشت

زرّه پندار اشت کور خود کامه — نکند خایه در و چون جامه

سوزنی تیز در گرفته بچنگ — بکروزی خایگان خویش آهنگ

سوزن اندر خلید در خایه — آنچنان کور رعایت بی مایه

چون ز سوزن بجانش درد آمد — با دل خویش در نبرد آمد

از دل آتش زدیده باد آورد — علت جهل خویش یاد آورد

هر زمان گفتی ای خدای غفور — هستم اندر عنا و غم رنجور

مر مرا زین عنا و غم فرج آر — کز چنین محنتم نماند قرار

سوزن تیز و خایهٔ نازک — بر هانم تفضل خویش سبک

کرد مردی دران میانه نگاه — گشت از آن کور بیخرد آگاه

گفتش ای ابله کدی و کدی — ای ترا سال و ماه جهل خدی

سوزن از دست بفگن و رستی — که ازین جهل جان و دل خستی

تو ز دنیا هم آنچنان نالی — کانچنان کور دل ز محتالی

دست از وی بدار تا برهی — خیره در کار خویش می ستهی

گه بپای از خودش بیند ازی — گه دو دست از طمع بدو یازی

می خواهی جهان را یک بقول | ای همه قول تو نخیزد چون بول
ای همه قول تو نفاق و دروغ | پیش دنیا تو کردن اندر یوغ
خاک آن کز زمانه دست بداشت | حب دنیا بسوی دل نگذاشت
درویشست دار و مرد من | که بدو گرد واز جحیم ایمن
تکیه بر لذت جهان کردن | چیست ای خواجه خون دل خوردن
وقت لذت بترس از سلطان | وقت عصیان بترس از سبحان
دل منه بر جهان بی معنی | که ثباتی ندارد این دنیا

حکایت

آن شنیدی که در ولایت شام | رفته بودند اشتران بخرام
شتری مست در بیابانی | کرد قصد هلاک ناودانی
مرد نادان ز پیش اشتر جست | از پیش میدوید اشتر مست
مرد در راه خویش چاهی دید | خویشتن را در و پناهی دید
شتر آمد بتیز و چه ناگاه | مرد بفکند خویش را در چاه
دست و پا را بخار زد چون ورد | پایها نیز در شکافی کرد
در ته چه چو بنگرید جوان | اژدها دید باز کرده دهان

دید از بعد محنت بسیار — زیر هر پاش خفته جفتی مار

دید یک جفت موش بر سر چاه — آن سفید و دگر چو قیر سیاه

می برید بیخ خار بنان — تا درافتد بچاه مرد جوان

مرد نادان چو دید حالت بد — گفت یارب چه حالتست این خود

در دم اژدها مکان سازم — یا بدندان مار بگدازم

از همه بدتر آنکه شد کین خواه — شتر مست نیز بر سر چاه

آخر الامر تن بحکم نهاد — ایزدش از کرم دری بگشاد

دید در گوشهای غار نحیف — اندکی زان ترنجبین لطیف

اندکی زان ترنجبین بر کند — کرد پاکیزه در دهان افگند

لذت آن بکرد بیهوشش — مگر آن خوف شد فراموشش

توئی آن مرد و چاه این دنیی — چار طبعت بسان چار افعی

آن دو موش سیه سپید ژرم — که برند بیخ خار بن مردم

شب و روز است آن سپید و سیاه — بیخ عمر تو میکنند تباه

اژدهائی که هست در بن چاه — گور تنگ است و زان نه آگاه

بر سر چاه نیز اشتر مست — رحیل است ای ضعیف کوته دست

خار بن عمر تست یعنی زیست | می ندانی ترنجبین توحیست
شهوتست آن ترنجبین ای مرد | که ترا از دو کون غافل کرد

فی استحقار دار الغرور

خواست وقتی ز عجز دیندارے | از یکے مالدار دینارے
آنکه آن مالدار بی هنجار | مهر بر لب نهاد و دل مردار
یکدو بارش چو گفت سائل را | مالدار نجس جوابش داد
گفت اگر حق پرستی ای تن زن | دین و دنیا ز حق طلب ز من
گفت دین هست خوب و دنیا رد | نیک از و خواستن بداز تو سزد
که مرا گفته اند کز پے دل | حق ز حق خواه و باطل از باطل
چون تو بر باطلی و من بر حق | از تو جویم نصیب خویش الحق
زانکه نفس ار چه گوهریست شریف | کار او باطلست و رای سخیف
دل بدین داده ام که حق پرورد | باز گردد بسوے حق پر درد
گل بنزد تو زان هنر از آمد | که گلو را بگل نیاز آمد
دین بیابی گرت غم بدنست | زانکه کابین دین طلاق تنست

حکایت

بود در شهر بلخ بقالی — بیکران داشت در دکان مالی

هم شکر داشت هم گل خوردن — عسل و خردل و خل اندردن

ز اهل حرفت فراشته گردن — چابک اندر معاملت کردن

ابلهی رفت تا شکر بخرد — چونکه بخرید سوی خانه برد

مرد بقال را بداد درم — گفت شکر مرا بده بکرم

برد بقال دست زی میزان — تا دهد شکر و برد فرمان

در ترازو ندید صد کان سنگ — گشت دلتنگ از آن و کرد آهنگ

که از آن گل یکی کند پاسنگ — تا شکر بدهدش مقابل هنگ

مرد ابله مگر که گل خوردی — تن و جان را فدای گل کردی

از ترازو گلک همی دزدید — مرد بقال نرم میخندید

گفت مسکین خبر نمیدارد — کان زیانست و سود پندارد

هر چه گل کم همیکند زین سر — شکرش کم شود سر دیگر

مردمان جهان همه زینسان — گشته از بهر سود جفت زیان

خویشتن را بباد برداده — آنجهان را بدین جهان داده

چون نمودم بدین سخن برهان — سخن آغاز کردم از نسیان

الباب السابع في الغفلة والنسيان والتهور في أمور الدنيا ونسيان الموت وما بعده

خنده هر ذره کار غم بود — خنده برق را چه غم بود

بیخ عمرت زمانه بر کنده — چون همه ابلهان تو و خنده

آنکه را الحد و حفره کنده بود — مر ورا خود چه جای خنده بود

مکن ای دوست سرای عمل — عقل را خرج در غرور امل

نه چو مردی نماند بوی و نگار — پس تو افکار مردی آن بگذار

ماه نو پیر و بال تو بر کند — پس تو بر مه مخند بر خود خند

هر شبی کان زمانه بر تو شمرد — روزی از زندگانی تو ببرد

در رخ ماه نو کسی خندد — که از و سعد و مزد بر بندد

پس تو باری چرا نگریی خون — کت از و جان گست و الم فزون

غافلان خفته زیر کان نالان — خر بنالش سزا تر از پالان

زیرکان را چو روز معلومست — که شب و روز غافلان شومست

سال چون مرحله است و مه فرسنگ — روز و شب گام زخم و عرصه تنگ

چون بمنزل رسید مرد از راه — از ره رفته پس شود آگاه

از پس خود نیاید آنچه گذشت — درج اعمار تو زبان بنوشت

با تو صد درج در زمان صفت — خانه پر دزد و تو خوشبا خفته

عمر چند آنکه عمر مور و مگس — اهل افزون و عمر ده کرگس

در ره دین شد و قلیل عمل — بهر دنیا شده طویل امل

محلی کان اجل نهد پیه بود — املی کان زحل و هدچه بود

که بود غافل از قضای اجل — کوته اندیشه دراز امل

شحنه از برای سود و زیان — تب لرزه بنیه کفشگران

خلقی از عمر خود شده معزول — تو بدین عمر مختصر مشغول

تو همی رنج دل بجان بخری — حشمت آید چو گویمت که خری

با قناعت کش از کش غم و رنج — ورنه بگذر ز عشق و عشق الفنج

فی طول العمر والحسرة مع ذلک

نوح را عمر جمله ده صد بود — حرص و امید او بدان آسود

چون گذر کرد نهصد و پنجاه — ورنه ذلک بحسره کرد نگاه

گفت نوح که بر من این ده صد — بود کمتر ز روزگی ده بد

که دو دیر اسوال روح این — سر زبالا نهاده بر بالین

گاهی ترا عمر از انبیا افزون — چون گذر کرد بر تو نیمی دون

بر جهان یافتی جهان را تو — چون سپاری کنون روان را تو

گفت دیدم جهان چو تیم و دور — آمدم از درے شدم زو کر

تو نه ناسوده تن ز سیر سبیل — کاه آواز پر نهیب رحیل

میت هم جان می برم حسرت — شربتم غربت و شفا شدت

عمرش ابد دراز و در کوتاه — رفت بر بستر ان کشاد مرام

عاقبت هم رفت خویش نماند — آیت عزل خویشتن بر خواند

فی حال العمر و قصر الاجل

داشت لقمان یکی کریمه ناب — چون گاه نامی و سینه بناب

شب و روز بیچ و تاب بدی — روز در پیش آفتاب بدی

بو الفضولے سوال کرد از او — چیست این تابش بتابش

همه عالم سرا و بستانست — دین کسی بهتر زندانست

در جهان فراخ و با حرمت — چه کنی این کریه پر وحشت

عالمی پر ز نزهت و خوشی — رنج این تنگنای اندیشی

با دم سرد و چشم گریان پیر — گفت هذا لمن یموت کثیر

در رباطی مقام و من سفری
چه کنم خانه گل آباد ان
چون در آید اجل چه بنده چه شاه
گر نه رو ده چون زنم شانه
آهن سرد چند کوبم من
پیش صرصر صراخ چه افروزم
خلق را زین سه نفس پر شر شور
هلک المثقلون خوانده و پس
چه کنم جنت و خانه بنیاد
خانه کز راه و رنج و حیله بود
که چه قرب بود و درویش پنهان
خانه اینجا که هر رقعت کنند
قوت عیسی چو آسمان سازند
بر فلک نیز مسیح سر بفراشت
چه کنند روح پاک خانه رسیح

بر سر پل سرای و من گذری
دل من اینا تکونوا خوان
وقت چون در رسد چه ام چه چه
بره رو و چون کنم خانه
خانه ویران و چند کوبم من
پوستین پیش شیر چون دوزم
چار دیوار گور بهتر گور
خانه و جای سازم اینت هوس
مونس من بجا المتقون باد
همچو زندان کرم پیله بود
گشت هم قرب و زار زندان
مهر و زنبور و عنکبوت کنند
هم بدانجا کش خانه پرداز
که درین خاک تو ده خانه نشست
فلک چهم ست بام مسیح

خرد و جان چون ز خوی غالبست | علم چو را دارد از آن عالیست
خاک و آب و هوا و آتش عهد | کی نگه دارد از تو سازی جهد
مرگ را چون شکر و چه آلات | سوی ناپاک پاک ره یابست
نه قوی و نه مرگ بی زورست | شیر او شیر بگیر او گورست
زانکه اینجا بات یکدو خلست | نه جست آن بدست ثابت
با اجل باز بسته اند این کار | بی اجل نیست کار را مقدار
فرش عمرت نوشته در شوی | این دو فراش زنگی و رومی
ای نیامونده ادب را بدان | ادب آموز زین پس از بدان
ادب آموز دست نان پس از زین | چون نیامونختی ز خلق زین
کی کفن باشد از بلای تلبت | که کفن باد تست در تلبت
چندی اندر پیرهن باش | تو کفت آن پیرهن کفن باش
تو بدرزی شده به پیرهنت | گاز را آندم بگوفت کفنت
با تو این طراق و لاف و هوس | تا دم آخرست همره و بس
بعد از آن راه کفر و دینت بود | نیک و بد موضع قرینت بود
نیک تو روضه شود و ز نعیم | بد تو حفره شود ز جحیم

تو ز حرص و حسد میان سعیر — گرد تو چون سرای پرده اثیر

با خودی از اثیر چون گذری — نیز می از سعیر چون گذری

خویشتن را وداع کن رستی — عهد با حور بیگمان بستی

ای فگنده بجهل و خوی سرشت — رو به اندر رو و بلخ در گشت

آرزوی خیال و اسباب — روز آیت بیرو و شب خواب

آرزو را بزیر پای در آر — هوس و آرزو بره بگذار

آرزو و هوس کجا جوید — آنکه او راه بیخودی پوید

آنچه جد چون لعب همی شمری — وانچه حق چون کذب همی شمری

لعب و بازی برای کودک راست — مرد را لاعبی نیاید راست

بسته با عقده تمنا عقد — توبه در نسیئه گناه نقد

گر بیابی تو در اجل تاخیر — نه ز اسکنت قصر تعمیر

فارغ از مکر و ایمن از تخویف — جرم حالی و توبه در تسویف

تو ز احوال خویش محجوبی — زان طلبکار مرد مقلوبی

بر گناهان همی کنی اصرار — خویشتن را خردگان انکار

خانه را گور ساز و دل را خصم — در و دیوار و خاک و گل را خصم

همه فعل تو از تو گروه سؤال — یافته گوشمال و خورده زوال

یک بیک گروه را جزا دیده — وز شفیعان طمع تو ببریده

تا فعل تو علیم و بصیر — تو ز احوال خویش گشته ضریر

بر گرفته حجاب یار خدای — روز پاداش فعل در ره جزای

وه که چون آمدی برون ز نهفت — بسکه واحسرتات باید گفت

مثل الغرور

شلت هست در سرای غرور — همچو آن تخم فروش نیشاپور

در تموز آن تخم نفاوه به پیش — یک خریدار نی و او درویش

هر چه در داشت داد تخم و ریاخت — آفتاب تموز تخم بگداخت

تخم گدازان شده ز گرمی و مرد — با دل دردناک و با دم سرد

این همی گفت و اشک می بارید — که بسی مان نماند و کس نخرید

زانکه عمر گذشته تابی داشت — آفتاب تموز لیش نگذاشت

قیمت روزگار آسانی — بسر روزگار اگر دانی

چیست عقل اول ایجهان دیدن — پس بهشت بر ایجهان دیدن

برگ دنیا خرد نه پسندد — مرگ بر برگ اینجهان خندد

چون نترسی تو از اجل ای مرد — آن ز غفلت شمر نه از مردی

توبه بر اجل دلیر هنوز — گور گور است و شیر شیر هنوز

فی صفة الموت

جز دو رنگی نشد ز مرگ هلاک — مرد یکرنگ از مرگ چه باک

مجلس وعظ رفتنت هوس است — مرگ همسایه و وعظ تو بس است

مرگ نزد در سرای هیچ هیچ — پیش تا سایه افکند بهیچ

زادگان چون رهم بپردازند — سفر مرگ خویش را سازند

توبه پیری ز مرگ نندیشی — ملک الموت را مگر خویشی

اگر آید درون که خویشی تو دست — هست با وی بآخر و بخجست

نکند سود جز زیان ندهد — که ورا نیز اجل امان ندهد

سوی مرگت خویش آهنگ — دم زدن گاهی رود شب و شبنگ

جان پذیران چه بیخبر از مرگ — همه در کشتی اند و ساحل مرگ

هستی حق زوال نپذیرد — آنکه مرگ آفریده کی میرد

پیش آنکس که قدر دین داند — سرگذشت اهل آنجهان خواند

از شهان تا باوج چرخ اثیر — همه میرند و اندرین دایر

چه حدیث ست میر کی میرد — کی اجل مر اجل بگو گیرد

چه سخن سر گذشت طرازی — سر گذشت اجل شنو بازی

تا بگوید چگونه سازم جاه — تا بگوید چگونه سوزم شاه

تا بگوید بغافل کرو کور — بکه دادم زکه ستدم زر و زور

تا بگوید که گردنان را من — چون شکستم بسر وری گردن

تا بگوید چه تاختم بر تخت — تا بگوید چه باختم بر بخت

بخت آن از چه سان نگون کردم — تخت این از که پر زخون کردم

چه تخت و بختها بکندم من — چه شخ و شاخها فگندم من

خسروان را چگونه کردم مست — قصرها شان چگونه کردم پست

تا بگوید ز انبیا و رسل — چون گرفتم بقهر بر سر پل

تا بگوید که شیث و آدم را — چون بریدم ز جسم شان دم را

تا بگوید ز کشتن هابیل — که ستم کرد بر تنش قابیل

تا بگوید ز ادریس و نوح و ملک — صرف زار و رفتن هر یک

تا بگوید ز هود و ز صالح — راحت و رنج ناصح و طالح

تا بگوید ز حال ابراهیم — جور نمرود و آن عذاب الیم

حال اسحاق و حال اسمعیل — با هاجر و ساره و آل اسرائیل

قصهٔ رنج یوسف از اخوان — صبر یعقوب و خانهٔ احزان

تا بگویند ز مبتلا ایوب — دل و جان در عنا و ذا الکرب

حال الیاس و یوشع و ذو الکفل — یافته هر یک از کفایت کفل

تا بگویند ز موسی و هارون — آل عمران و حوت با ذو النون

تا بگویند ز گریهٔ داود — ناله و آب چشم و طول سجود

تا بگویند ز ملک پسرش — سایه از تیر مرغ گرد سرش

انس و جن مر وراشده مطواع — باد چون مرکبی مطیع و مطاع

تا بگویند از شموئیل و شعیب — پاکشان جیب و دامن از همه عیب

کالب و دانیال و لوط و خضر — شده هر یک ز قوم خویش صنجر

پند لقمان و سرگذشت مسیح — دل و دین در ورع بری ز طمع

تا بگویند ز لشکر کفار — ز کریا بریده از منشار

تا بگویند ز عصمت یحیی — تا بگویند ز نالهٔ عیسی

تا بگویند ز سید سادات — که ز ما بر روان او صلوات

احمد مرسل آنکه فضل احد — کرده بر جملهٔ انبیاش او حد

ذکر حال اسحاق و حضرت هاجر و ساره و اسمعیل و سارهٔ مادر اسحاق که زنی بود بسیار زیبا و نیکو سیرت که در ۱۸۵ سنه هجری فوت شده و از اسمعیل علی نبینا و علیه السلام حاصل شده و آن قصه مشهور است ۱۲

آفتاب مساجد و خلوات — از حق او را صلوة در صلوات

میر بوبکر و عمر و عثمان — حیدر آن شیر خالق سبحان

تا بگوید ز حال میر حسن — آن سرافراز شرع و زین من

واندران کارپور بوسفیان — یک زمان مر ورا نداده امان

از زنی خواست اهانت عمر — تا شد او هم جلیس با فرعون

تا بگوید ز کربلا و حسین — آن نبی را چو قلب و همچون عین

تا بگوید ز قوم مشرکین — شده راضی بقتل میر حسین

شده در نار قاتل و مقتول — شده با مرتبت نیز در رسول

تنش از تیغ خصم پاره شده — آل مروان ورا نظاره شده

کربلا گشته گورخانه ورا — کرده تیر عدو نشانه ورا

آن یزید پلید بداختر — بسر آب بر فگنده سپر

کین آبا بتو خسته حسین — خواسته کینهای بدر و حنین

زان برآوردن هلاک و دمار — از نژاد امیه خونخوار

تا بگوید که بهر آتش و آب — آب فرعون چون بیزم از آب

تا بگوید ز موت و بعث عمر — از بشر آن رخ آورده بخیر

حال اصحاب کهف و رقیم

تا بگوید دعاد و عاد و نژاد — قصهٔ تبع و شهر فسوس

تا بگوید ز رخم ناگهان — که بیادش چگونه کردم یاد

زان درآوردن رسول از در — بر سر رهبران گمراهان

زان بیرون عروس نیکوروی — زان برون کردن فضول از کوی

ناگهان از کنار زیبا شوی

فی الماضین من ملوک العجم والخبایرین

زان ملوک عجم که در تاریخ — بخوان آن راست موعظت تلویح

زان سخنهای ملک کیخسرو — رستم زال و نیرم و جم و زو

آل گشتاسپ نامور لهراسپ — وان همه علم و حکمت بهاسپ

حال جمشید و حال افریدون — حال ضحاک کافر ملعون

سرگذشت سیاوش مظلوم — پدر بی حفاظ و آن زن شوم

حال افراسیاب بسته کمر — که جهان شد ز فعل هر دو خراب

رستم کین و مکر و خدعهٔ سهراب — که چه کرد از خروج بادارا

زان جفاهای بهمن دانا — که چگونه شدند جمله تباه

زان ملوک طوایف عظمی — ارزوان دلیر با بهرام

حال فیروز و اردشیر محتشم — راندن کام دل بآسانی

زان خبرهای آل ساسانی — که برفت از جهان بمحرومی

زان خصال سکندر رومی

زان سیرهای یزدگرد عزیز | که شد از بخت بد همه ناچیز

فی اهل الارض خاصة و عامة

زان بنی آدم از صغار و کبار | که برآورده شد ز جمله دمار
زان بجان اندرون خلیدن نیش | بچه را در کنار مادر خویش
زان بریدن بمنزل و بسفر | حلق بزهای تازه پیش پدر
زان بخون فگندن اندر نار | مرد را از دکان و از بازار
زان خصال سران سمرکردن | زان کلاه کیان کمر کردن
زان همه ملک باخلل کردن | زان همه خطبها بدل کردن
زان بناگاه بردن از تخت | پای بسته کشان و صد بدبخت
تا چو بشنیدی از غرور منی | دل برین عمر بیوفا ننهی
این همه قصها از و بشنو | نازنینی مکن بدو بگرو
زین قفاهای گرم شیرین کار | گیر و دان اندر مدز و مسخره دار
تو ز روی هوا و بوالهوسی | وز پی فعل ناکسی و خسی
آنچنان با غرور گشتی جفت | پیش تو مرگ خود که یارد گفت
چه حدیث ست شاه کی میرد | کی اجل حلق پادشا گیرد

کی بود خاصه اندرون حصار — با امیر اجل اجل را کار

از قوام خوشتر آنکه پیش اجل — از برای نفاق و رزق و غل

پیش بیاید نفس با مرگ — گشته ریزان شاخ عمرش برگ

او کشیده ز هفت عضوش جان — تو همی گوی هفت که بمیان

کرده ابلیس بهر طنازی — زین سخن بر بروت تو بازی

در میان گر هزار کس باشد — مرگ یکدم چو کلخه بر پاشد

زین ترش بودن تو در زندان — مرگ را کند کی شود دندان

بیذر تو که ز تو به پیش تو مرد — تو بزی خوش ترا که یار و برد

مردگان را بگل سپردی تو — تو نمیری نه مرد خردی تو

خود ترا مرگ بسته کی گیرد — تو امیری امیر کی میرد

فی صورت الموت

ز تو رسد آخر ز چرخ پاینده — هم تو سائی و هم تو سایند

گر ترا از حواس مرگ برید — مرگ هم مرگ خود بخواهد دید

ماه و ان از چند چیز ها ساید — هم بسوده شود چو وقت آید

مرگ اگر ریخت خون ماده و نر — هم بر بندد خونش در محشر

ای جهان را بدیبا زرده — و آنچه بود با بدان کرده

عمرت از آس آسمان سوده — تو دمی زو چرا و نیاسوده

بس بود زین سپس کنف گفت — که همی بر تافت پیر هفت

در جهانی که عقل و ایمانست — مردن جسم زادن جانست

تن فدی کن که در جهان آخر — جان شود زنده چون بمیرد تن

معرفت در دلت نهاده اوست — باز کی گیرد آنچه داده اوست

لعل را آفتاب پرورد است — از همه آفتش جدا کرد است

شحنهٔ اوست آفتاب بلند — می‌رساند بدو نهیب و گزند

چون همی زاختران پذیرد قوت — خم نگیرد ز گوهران یاقوت

باز دری کز آب زاد و ز خاک — لاجرم خاک شد ز خاک چو خاک

بر فلک شو که در جهان وجود — هر که برتر کریم‌تر در جود

این همه هستی که در بدنست — نقش نه پیر و چار پیرنست

نه و چارست مر ترا مایه — بر نشاید گذشت زین پایه

گر بغفلت زیی درین مسکن — جان مسکینت ماند بی مأمن

بر روی زین سرای بی معنی — گوش بر گو شوار لا بشری

از پی پیچیده روزه بدمردی — گنج عقبی بدنیا آوردی

باری ازین شکار نیست گزیر — مرغ دنیا بدام دنیا گیر

خرج کردی برای تن جان را — از پی نان بدادی ایمان را

لیکن ارباب را شناسی ارج — زر سخنی مبشهر کوران خرج

کی بود سوی بزمی ورزمی — شهر خوارزم و نقد خوارزمی

جعفری را چو نیست اینجا فرخ — بازدار از پی تجارت گرخ

اینکه اقلیم بیم و امید است — خود یکی روزه راه خورشید است

وینکه امروز ربع مسکونست — قطره از هزار جیحونست

هیچ نادیده عالم معنی — معرفت را چرا کنی دعوی

تو ز طاوس پای دیدستی — نام اقلیمها شنیدستی

از زرسی دانه عنب دیدی — مهره بوالعجب بشب دیدی

بازی روز و شب بانبازی — هست پیش تو همچو شب بازی

شیر گربه دیدی از نقاش — باش تا شیر بیشه بینی باش

بر که خندند ساکنان اثیر — گر تو با گربه ماند کو ز وزیر

کوز مرغوس حرص را بگذار — وین پنیر بدت بگیر بسپار

که اگر با تو دم زند هوست | کند از چرخ در وقفست

فی الحکمة والموعظة والنصیحة

مرغ و حور از بهشت ابدانست | حکمت و دین بهشت یزدانست
نبود جز جمال ایزد قوت | عاشقان را بجنت ملکوت
تو چه دانی که می چه گیری قوت | با چنین دل کجا رسد ملکوت
ملکوت از پی گدائی را | جان دهد از پی رضائی را
وانکه در بند حور و غلمانست | نیست خواجه که از غلامانست
تو چه دانی بهشت یزدان چیست | تو چه دانی که جنت جان چیست
چون تو بر وی نه عالم دین قوت | ملک را باز دانی از ملکوت
کی برد شهوت بسوی بهشت | آن حور و قصور باید گشت
همچو بر بط رقیق و صورت زشت | جسم تان هست بهر هشت بهشت
ای بدل کرده دین بنامی | چند ازین نان چند ازین روی
دلی آخر بدست کن روزی | که دو باشدت زدین سوزی
گیرم اینجا ز دیو و دزدی | عیب خود بر همه همه پوشی
چون رسی در جهان بیچونی | عیب گوید من اینکه چونی

تو همی پوشی بهر عامهٔ خلق — عیب خود بهر بازنامهٔ خلق

پس بدان تا هوا شود خشنود — عذر می نه که عقلم این فرمود

گرچه بر خود بپوشی از پی فرع — از دو چون شرم دار شرم از شرع

این همه طمطراق بیهودست — عقل جز راستی نفرمودست

وانکسانی که مرد این راهند — از نهاد زمانه آگاهند

ستم دوست را چو از در راند — دوست دارند که دوست دارد دوست

خشم را از درون محمد وار — جز برای شکار شرع مدار

حرص را سر بزن به تیغ وفا — بخل را پی کن از برای رضا

وان خرانی که بار گل بکشند — شربت صرفکار دل بچشند

همه را بینی اندرین بنیاد — ز آتش دل دماغها پر باد

چون برین در نه سپهدار ای — کم ز سگبانی مکن بار ای

گر نیرزد همی ستم در تو — کم بوی از سگی بجشه تو

از صفات سگی تهی کن رگ — ورنه در رستخیز خیزی سگ

کمتر از سگ مباش حق بشناس — که بیک لقمه دارد از تو سپاس

جسم را ورده بجاه و بیسار — سگ چو دیوانه شد تو زو هشدار

جسم فربه مکن بلقمهٔ خوش — اسپ فربه شود شود سرکش

رودهٔ کز باد گشت فربه و تر — شود از سوزن سمک لاغر

ابلهان مانده اند بر سر پل — پای در گل و دوست اندر دل

همه از آب این دو رودهٔ نهاد — تازه و تر چو رودهٔ پر باد

هر عاقل که یافت عقل و بصر — فربهی دیگر و ورم دیگر

نبود چون بصیر مرد خبیر — نیست حاجت مر او بدین تقریر

گرچه آبستنی ز دور زمن — او هم از مرگ تست آبستن

تو درین خطهٔ فساد و فجور — از دل شاد مانده رنجور

گر تو هستی ز نسبت آدم — هم ز خود زای با کمر چو قلم

اصل را هم باصل باز رسان — خوش بخوش بخش ناخوشی بخسان

عقل و علمت آفت منحوس — پر و بالست فتنهٔ طاوس

هر چه گوئی نه در ره آدم — دیو در دیده گیرد اندر دم

کبک سنت ببوستان نیاز — در خور آید که در خزد اندر باز

گر سبکروح نیست دختر دین — هست باری چو کان گران کابین

نشود دل تهی ز پر گوئی — پس تو خون را بخون چرا شوئی

زان ترا گو شمال داد فلک — زیر چرخ کیان فراز سمک

تا نگوئی جواب بوالحکمان — ور بگوئی چو کوه گوی همان

زهد ورزی برای مردارے — پس چگوئی که من کیم بارے

تو ازین زهد توبه جوی نصوح — ورنه بیدل روی بعالم روح

تو چو سقمونیا خوری بنماز — آنکه از زهدت که دارد باز

در غم آن وقتی که رفت از دست — گری و خون گری که جایش هست

دور و نزدیک بی من و با من — سطح آبست حافظ روغن

آن دبیرے که خورد شیره صبر — رید چندانکه شد چو لاشه دبر

باش تا دینش باز خواست کند — تا چو خامه چگونه خاست کند

هر که جویای عالم غیب است — شمع در دست و اشک در جیب است

باش تا نقش عز نماید دل — باش تا عذر جنون خواهد گل

گلبن از جور روی نماید خار — باش تا گل نماید بهار

فتوی اندر رد فتوت نیست — نبوت اندر دم نبوت نیست

چون فلک سال مرد نامردی — گر وا جوابم نویسش هیگردی

فی الشره و الحرص و الشهوة

تو بی به که جهنت کوته بین
هر کجا داغ بایدت فرسود
هر کرا هست دوستی و مسا
من بعالم درون نمیبینم
کو درین روزگار یار بیار
اهل این روزگار بی سر و بن
دوستی از پی درم دارند
هر زمان دان هم شریف هم خس را
گرچه خوش بینی روی خوش کلاغ
رنجکاران و گنج پاشانند
مرد صورت پرست کس نبود
روز نیکی نگه همه با تو
چون تو از ابلهان گزینی یار
یار نماقل اگرچه بد سادست
جامه در زخم خویش شوئی به

ماه تنهاست به که شش تن بین
گر تو مرهم نهی ندارد سود
بشنوی در جهان دهها آواز
دوستی زان همیشه حیرانم
که بر باشم استوار بیار
از برای نو و زبهر کهن
زهر و پازهر را همه دارند
که کسی کو کسی بود کس را
زر و سیم ندو تنگ حوصله اند
زنگ دارد و از فا شانند
هوش او جز سوی هوس نبود
چون بدی دید بد شود با تو
یار غار تو عار باشد عار
چون درای شتر خوش آواز
یار در خورد خویش جوئی به

نیک بد دان درین سپنج سرای
جفت بد دست و یار ناهمپای

این یکی نای نی کند بدمردم
وان دگر پای پی زبهر شکم

یار نادان اگر ز بهر نیاز
همچو داود برکشد آواز

صوت او صوت روح احرار است
صوت او صوت مردم ادبار است

شاخ نادان که پر گره باشد
مرگش از بار و برگ به باشد

بیخ نردی که راست شاخ بود
سال تنگی دلش فراخ بود

فی المدعی فی المحبة الکاذبة

قصه یاد دارم از پدران
زان جهان دیدگان پرهنران

داشت زالی بروستای سکاو
مستی نام دختری دستگاو

نوعروسی چو سرو و نوبالان
گشت روزی ز چشم بد نالان

گشت بدرش چو ماه نو باریک
شد جهان پیش پیرزن تاریک

دلش آتش گرفت و سوخت بجگر
که نیازی جز او نداشت دگر

زال گفتی همیشه با دختر
پیش تو باد مردن مادر

از قضا گاه زال از پی خوزه
پیرزن روزی بدیگش اندر کرد

ماند چون پای مقعد اندر دیگ
آن سر مرد در دیگش اندر دیگ

گاو مانند دیو سے از دوزخ — سوی آن زال تاخت از مطبخ

زال ای پشت هست عزرائیل — بانگ برداشت از پی تهویل

ملک الموت من نه مستیم — من یکی پیر زال مخنیستم

تندرستم من و نیم بیمار — از خدا را مرا بدو مشمار

گر ترا هستی همی باید — شوهر او را بیر مرا شاید

دختر هم اوست من نه بیارم — تو و او هست رخت بردارم

من برفتم تو دانی و دختر — سوی او شو ز کار من بگذر

تا بدانی که وقت پیچاپیچ — هیچکس مر ترا نباشد هیچ

بی بلا نازنین شمر او را — چون بلا دید در سپر او را

بجمال نکو بد و بدشاد — بخیال بدش ز دست بداد

یار بود که بر در زندان — چشم گریان و لب بود خندان

یار آن باشد ار نیاری خشم — که ز سنگینی برای تو چشم

گیر دار پرسدش پسندیده — گفته ناگفته دیده نادیده

هر که وقت بلا ز تو بگریخت — تو حقیقت بدان که رنگ آمیخت

صحبتش را مجو مرو بر او — زو ز روزن بجه نه از در او

من و مخافی ندیده‌ام ز غمان
صحبت ابلهان چو دیگ تنیست
دوستی ابلهان ز تقلید است
پیر از دوستی خلق سبک
سنگ در ظرف شعر نتوان بزد
چنگ نایست و هفت نادان
زانکه ابله چو باشدت دلجوی
تا بود تندرست حکم روان
چون شود موسی از تو دیگرگون
سوزنی نور بینی از خویشان
چون کم آید براه توشه تو
یار دانا چو شد ترا همراه
دل تو با خدای و خلق ای خر
که یکی دانه بهر زر باشد
نه همی گویدت فلک ز فراز

گر تو دیدی سلام من برسان
گر درون خالی از برون چه هست
مزه عقل و نفس تو چه هست
دوستی سنگ خلق شد تنگ
نبود دوست با همرایی گرد
تنگدل باشد و فراغ دهان
آب تهمت دواندت در جوی
دارد خویش و دوست چون تن و جان
این شود موسی آن شود قارون
راست همچون چراغ درویشان
سنگ و در کلاه گوشه تو
پس درازی راه شد کوتاه
چون چنین ای رفیق جو کمتر
بار یکجا نه بهر خر باشد
گر شود نردبان کن و برتاز

لیک می نشنوی که کر شده — عقل بگذاشتی و خر شده

گر ترا گوش عقل بودی باز — بشنیدی چو عاقلان آواز

در تو زیرا سخن موثر نیست — که ترا از جهان مبشر نیست

در جهان خدا برآی از خاک — چکنی کلبه که آن کاواک

چون کتابیست صورت عالم — کاندرویست بند و پند بهم

صورتش بر تن لیمان بند — صنعتش در دل حکیمان پند

صورتش خامش و سخن دریوی — تن او نو و جان کهن دروی

فی تحقیق العشق

آن شنیدی که در عرب مجنون — بود بر لیلی آنچنان مفتون

دعوی دوستی لیلی کرد — همه سلوی خویش بلوی کرد

حلوا و زاد و بوم خود بگذاشت — رنج را راحت و طرب پنداشت

کوه و صحرا گرفت مسکن خویش — بیخبر گشته از غم تن خویش

چند روزی او نیافت هیچ طعام — صید را بر نهاد بر ره دام

ز اتفاق آهوی فتاد بدام — مر ورا ناگهان بر آمد کام

چون بدید آن ضعیف آهو را — وانچنان چشم و روی نیکو را

یکی گردش سبک دام او را — ای همه عاشقان غلام او را

گفت چشمش چو چشم یار منست — اینکه در دام من شکار منست

در ره عاشقی جفا نه رواست — هم رخ دوست در بلا نه رواست

چشم لیلی و چشم بسته به بند — هست گوئی بیکدگر پابند

زین سبب احرام شد بر من — بر نهاش زین بلا و محن

من غلام کسی که در ره عشق — شد مسلم ورا شهنشه عشق

راه دعوی روی تو بیمعنی — سخن از تو ترسم این دعوی

گر تو پیش آر و گفت کوته کن — با چنین گفت گرد همره کن

ورنه از معرض سخن برخیز — چون زنان زین چنین سخن بگریز

دعوی دوستی تو با معبود — پس طلبگار لذت و مقصود

گر تو مقصود خود گری بر دست — بت پرستی نه خدای پرست

گر تو فرزند آدمی پس چون — شده بر جهان چنین مفتون

این جهان را نه مزرعه پنداشت — عاقبت خود برفت و هم بگذاشت

تو ز احوال غافلی چه کنم — بر خود و اصل جاهلی چه کنم

تو بگو هر ورای دو جهانی — چه کنم قدر خود نمیدانی

بازنان نیک هم نبردی تو — با چنین زور مردمردی تو

چه کست ای بزرگزاده ترا — در کشا دست و خوان نهاده ترا

پنج نوبت فی چو عقل و چو جان — بر سر هفت چرخ و چار ارکان

گر کنی بر جهان بشبگیری — دو سلام و چهار تکبیری

فی ترتیب الریاضة والمجاهدة

آن نه بینی که پادشازاده — که در ملکتست آماده

باشد اندر سرا و حجرهٔ خاص — بر سرش خادمان با اخلاص

تا ببازی و رامیگذارند — پاس او سال و ماه میدارند

وان شاقان با فغان و فضول — همه بر لهو و لعبها مشغول

در سرائیکه بارگه باشد — زحمت و آنچه سپه باشد

همه را بر فلک سیده خروش — بارگه از فغان شان پر جوش

وان ملکزاده ساعتی بیکار — نبود بی رقیب و بی کردار

تا نپوید براه ناواجب — نبود بی اتابک و حاجب

نه ببازی و لهو پردازد — نه بپرسیده گفتن آغازد

آنچنانش نگاه میدارد — که یکی دم بهرزه بر ندارد

سر این چیست خود تو میدانی — زانکه مقصود کار دو جهانی

مر ورا تخت ملک منتظرست — وز عیش تخت و ملک بر حذرست

تو اگر نسل آدمی به نسب — پاک دار از عیش همیشه حسب

کار کن رنج کش بسان پدر — تا کهر باز گردد ت بگهر

ورنه آدمی ز شیطانی — هر چه خواهی بکن تو به دانی

ای دریغا که قیمت تن خویش — می ندانی سخن نگویم بیش

فی منقبة الانسان و مناصبه

آن شنیدی که رفت نزد قاضی — تا کند خصم خویش را راضی

بود مردی دران میانه گواه — که ز آبای خود بود آگاه

چون گواهی بداد قاضی گفت — کای تو با مردمی و راد و حفت

نه فلان را مرد جد تو بود — که فرزدق همی ورا بستود

از عطا بود کام و راحت روح — شعر را بداد کرم ممدوح

مرد گفت از فرزدق و اشعار — من ندارم خبر تو رنجه مدار

گفت قاضی چه تو ز نادانی — منقبتهای خود نمیدانی

قول تو من کجا قبول کنم — من همه کار بر اصول کنم

چون ندانی فرزوق و نه مدیح
من ندارم شهادت تو صحیح

تو اگر زآدمی چو آدم باش
راه او را به پیش و نی کم باش

آخشیجان و گنبد دوار
مردگانند زندگانی خوار

چه کنی در جهان بیمارش
زانکه بس بیمزه است تیمارش

برگذر کین سرای پر حیل است
نزد بان پایهٔ غم و خیل است

گرد دریا درود و جیحون گرد
ماهی از تا به صید نتوان کرد

جان بکف برنه و دلیر آسا
قصد این راه کن درو آسا

کین دو روزه حیات نزد خرد
چه خوش و ناخوش و چه نیک و چه بد

باش تا بیخ تو بآب رسد
ماه خیمه بآفتاب رسد

کودکی تو هنوز معذوری
زین طریق دقیق بس دوری

بسته کی گیردت بحاصل نقل
هر که دارد کشاد نامهٔ عقل

تو چه دانی ز آفرینش حق
چه شناسی بیان بینش حق

تو که در بند آبی و نانی
کی جهان و نهان او دانی

وقت را شکر کن که در ایام
زاده در سایهٔ اسلام

خواری و زحمت کفر دیده نه
شربت کافری چشیده نه

سعی ناکرده در ره ایمان | پیشت آورده اند زایمان خوان

فی شکر هدایة الاسلام

بود عمر نشسته روزی نزد | گردش اصحاب صفه با غم و درد
هر یک از شادی ره اسلام | یاد میکرد و برگشاده کلام
هم کهن پیر و هم جوان تازه | بر ده آوازه تا بدروازه
منتی جمله یاد میکردند | قوت ایام کفر میخوردند
بود عبد الله عمر حاضر | لیک زان درد و رنج بد قاصر
منتی کرد زود بر خود یاد | زود عمر بر زبان بگشاد
گفت ویحک چه لاف پاشی تو | خود مرا این درد را که باشی تو
درد دین تو تا کجا باشد | مر ترا درد کی روا باشد
درد ایام کفر خورده نه | خویشتن را ذلیل کرده نه
تو در اسلام زاده و دیده | تلخی کفر هیچ نچشیده
اینچنین درد و رنج ما دانیم | زان بدین رسول شادانیم
ناچشیده تو درد و زحمت ما | هیچ نابرده ذل و استحقار
نشناسی تو لذت ایمان | قدر ایمان چه دانی و چه ان

باشنا سیم کان چه مولی بود — وان چه بندی و آن چه قتلی بود

شکر اسلام کرد ما دانیم — کین زمان مرد راه ایمانیم

شیر مردان عنای ره بردند — بتو نامرد راه بسپردند

تو بنامردی این ره دین را — جمله کردی خراب آئین را

بچه بنهم ترا بیار جواب — ای ز تو دین و شرع گشته خراب

نه ز فی در ره صواب و نه مرد — نه محنت از انت نبود درد

فی الصلابة فی الاسلام

رفت زی روم و فدی در اسلام — تا شوند از جهاد نیکو نام

وهنی افتاد شان شکسته شدند — چند کس در میانه بسته شدند

غاوی و دانشومندی — خیز مردی ولی خردمندی

کس فرستاد شان عظیم الروم — کرد بر هر سه شخص حکم شوم

گفت شست مغانه بر بندید — بت بمعبود خویش بپسندید

ورنه هر هر سه را بسوزانم — بکنم هر بدی که بتوانم

بنشستند هر سه رای زدند — هر سه آن دست در دعا نی زدند

گفت مرد فقیه رخصت هست — بسته در چنگ خصم عهد شکست

که چو بر کفر کرد خصم انبار — نه بدل از زبان دهد اقرار
بعد از آن چون فرج فراز آید — بسر عهد و شرط باز آید
علوی گفت مر مرا است شفیع — جد من بر همه شریف و وضیع
خیز را گفت مرد دانشمند — کار تو کفت من شدم خرسند
مر ترا علم تو دلیل بس است — علوی را پدر خلیل بس است
من نباشم مخنث دو جهان — گر بدی من جهان شود ویران
هر چه خواهید با تنم بکنید — گو بگیرید و گردنم بزنید
بنیک و بد هست مر مرا یکسان — نام نیکو گزیده ام ز جهان
شرمندی کرده ام ره دین را — کی برم عار جای سجین را
کشته به بهتر مرا بنام نکو — که بوم زنده با هزار آهو
جان بداد و یکی سجود نکرد — بر در عار و ذل قعود نکرد
ای بمردی تو در زمانه مثل — خیز مردی چنین نمود عمل
تو بمردی چنین عمل بنمای — ورنه بیهوده زین فقع مگشای
هر چه جز راه حق مجازی دان — هر چه جز کار اوست بازی دان
هر چه جز مدح بنماید — چون تو خردی ترا بزرگ آید

عقل و جان پرده دار فرماند — چاکر انش نبات و حیوانند

آنچه عقد نبات و حیوانی ست — اندر اقطاع آسیا بانی ست

عقل و جان ملک پادشاهی اوست — ملک او در خور الهی اوست

عالم طبع و وهم و حس و خیال — همه بازیچه اند و ما اطفال

غازیان طفل خویش را پیوست — تیغ چوبین از آن هند بست

تا چو آن طفل مرد کار شود — تیغ چوبینش ذوالفقار شود

یا دران پیش خویش از آن بجاز — دختران را کنند لعبت باز

تا ش چون شوی خواستار آید — آن بکدبانوئی بکار آید

تا چو بگذاشت لعبت بیجان — لعبت زنده پرورد پس از آن

طفل و کانک از پی آن کرد — تا بدکان رسد چو گردد مرد

اینهمه نقش دانی از پی چیست — تا بمعنی رسی بدانی زیست

اینجهان صورتست و آن معنی — اندرین جان و اندران جان نی

تا برین و بران بتازی — آدمی زاده میکند بازی

پس چو شد مرد و چشم او شد باز — آید از نقشها بمعنی باز

زانکه خود نیست اندرون سرای — در بوستان عقل بازی جای

بندگان را ادیب بیگانه است — خواجه را خود ادیب خانه است

شاهزاده است آدمی و نسیب — نبود هیچ بی ادیب و رقیب

هر که فرزند شاه کی باشد — بی ادیب و رقیب کی باشد

آدمی عالم مقصد نیست — همه همتا و هم همه بر نیست

تو که باشی هنوز آدم را — چه شناسی تو خاتم و جم را

که ستور است و دیو و دد پایه — هم فرومایه هم گرانمایه

خوک بی راه بخردی باشد — ار ستوری و از دوی باشد

آدمی بخرد ستور بود — گرچه دارد دو دیده کور بود

گر تو جویای عالم رازی — ای ز من باز زمانه چون سازی

چند ازین آسیا و این بزن — نام این باغ و وصف آن گلشن

بهر آن کرد پادشات عزیز — تا کنی نان و آب گوهر بیز

تا کی از دور چرخ دون سیم — خورد دو نان بوی چو مال یتیم

سال و مه مانده در غم نانی — وز لباس علوم عریانی

قوت خود بینی از کفایت خود — اعتقادت بدست و نیت بد

رازق خویش را نمیدانی — بسته ره آب و چاکر نانی

فی الاعتقاد والشعور فی طلب الرزق

بود مردی معیل بس رنجور — شده از عمر و جیش خویش نفور

مر ورا ده عیال و کسب قلیل — گشت بیچاره زار مرد معیل

از عیال و طفول رنج بیافت — بدگمانی حیات سبک بشتافت

وان عیالان بشهر در بگذاشت — راحت خویشتن در آن پنداشت

بسر چاه سارے آمد مرد — سخت بنگر که با معیل چه کرد

دید مردی نشسته بر سر چاه — دلو با حبل بر نهاده براه

مرغکی بس ضعیف و بس کوچک — کز گنجشک بود اوده یک

گفت مرد اسبک بکن کاری — تا برآید مگرت با بزاری

زمن ای خواجه صد درم بستان — مرغ را از آب تشنگی بنشان

دلو و حبل اینک چهی پر آب — آب ده مرغ را سبک بشتاب

مرد گفتا که سخت روی نمود — به ازین کار خود نشاید بود

یکی دلو سیر گردد مرغ — صد درم مر مرا شود آمرغ

دلو بگرفت و رفت بر سر چاه — خود ز سر فلک نبود آگاه

تا بگاه زوال آب کشید — مرغ سیری از آب هیچ ندید

خسته شد مرد و گفت چه آن و | که تن من درین عنا فرسود
مرد را مرد گفت کای نادان | امتحان قوام من از نیروان
تو مرا این منج را ز چاه پر آب | نتوانی ز آب و اسباب
وه عیال ضعیف چون داری | طفل را خیر خیر بگذاری
راز قم من تو در میان سببی | پس چرا با فغان و با شغبی
رو سوی خانه باز شو بشتاب | کار اطفال خویش را دریاب
من که روزی دهم توانایم | راه ارزاق بر تو بگشایم
جان بدادم همی دهم روزی | در غم نان چرا تو دلسوزی
زین هوسها چرا نگردی دور | چند دارد ترا جهان مغرور
آن جهان در غرور نتوان یافت | نرسید آنکه سالها بشتافت
حج مپندار گفت لبیکی | جامه مفکن بر آتش از کیکی
نه بر استاد دین پرور | نه ببازار و نه بر مادر
پیش من قصه هنر بر خوان | بگدامی ترهات منهم بر خوان
نه بدینجات زر نه آنجا زر | نه ز پی گلشنی نه از پی گور
با حریف و غما سازای گور | نه بری زو نه از مجاهر غور

فی الظالم والمظلوم

کودکی با حریف بی انصاف — گفت کای سر بسر دغا و خلاف

تو درازی و نیز دریازی — پس همان به که کوز کم بازی

اندرین شاهراه بیم و امید — دایهٔ جسم تست دیو سپید

شب و روز از پی غذای تنت — مانده پستان دیو در دهنت

کی هوای هلاکت اندیشت — سر پستان سیه کند پیشت

کودکی مادرت که از سر درد — شیر یک طفل باز داند کرد

کردت ار چه چو کوز بین کردن — شیر پستان غافلی خوردن

ناگهی بینی از در پستان — اجل آید سیه کند پستان

شیر خوردنت اجل در ازکند — اجلت خوز شیر باز کند

دل خور در شیر او چو گاو سبوس — بر دعای چو پارسا سالوس

باز کن خوز شیر خوردن پر — طبع از شیر باده گاو ببر

بر سر پل دل و نظر کو بود — در سرای خطر بطر چه بود

طین که ابلیس داشت از دینی — تو چو دنبش گرفته در چنگ

ز آدمی قبلهٔ عقل و دین داری — نه نباتی که قبلهٔ طین داری

خانه چند را بگوشیدی — بکج آگو نقش پوشیدی

سال طوفان و خانه آشفته — تو در دیگاه مست و گه خفته

نه کنون ژاله فرو بارد — خانه را بر سرت فرود آرد

روز و شب گاه و بیگه این باران — غافل از راه آب و ناودان

چون ترا بر در سقر طوفان — بر تو خندد نه نقش کژ پیدا

بر دکان فریب و تلبیست — دستفوش یافتست بلبیست

هم ز دست خودت درین بنیاد — پای در گل بماند و سر بر باد

هست از امر و نهی او میا — از تو پیشه است و عمر دست افزار

آنچه سود آید او برد بدرست — و آنچه باشد زیان مایه تست

تا گرفته برشوت از دین نور — رایگان دیو را شده مزدور

فی انقطاع النسب

آدم پاک را بر آر از گل — جسم روشن مدار و تاری دل

بخدای ار بود ز بهر شرف — از خلیفه خدای چون تو خلف

گر تو اینجا نسب درست کنی — بر خود آن راه نارست کنی

صبر کن تا درین سرای مجاز — از پی آز و عشق از پی ناز

برکشندت بدست عاقبتی | از سر این پرستهای عارتی
تا چو از خاک خود برون آئی | همدران دم ز آب چون آئی
زاد مردی گزین تو با دل خویش | همچو سفله مباش خواری کش
اهل دنیا بخوبی و زشتی | خفتگانند جمله در کشتی
بادبان برکشیده بهر سفر | خاک تیز و آب و نار شمر
غافل از روی جهل و از اوبیر | ابلقان سوار کش در زیر
کی باستد مگر دمی بغرور | ابلق عمر تا بآخر صور
عمر بگذشت و تو چنین مغرور | از خدا از خلق یک دو دور
هر که گشت از غرور غفلت مست | نیکی آنجهان بداد از دست
نه شتاب آیدت بکار نه صبر | زانکه بشتافت و صبر کرد آن گبر
هادی ره بجز هدایت نیست | وان طریق اندرین ولایت نیست
کی غم بوسه و کنار خورد | هر که او کوک و کوکنار خورد
علم دین کان بغفلتی شنوی | نکند اعتقاد و دیانت قوی
لاله غفلتی نه بنده | دل سیه عمر کوته و خنده
تا بنگذاشت عاقل از آتش | کی برآید ز جانش خنده خوش

فی اصحاب الغرور

آن شنیدی که حامد لقاف — در حریم حرم چو کرد طواف

ناگهی باز خورد بر وی پیر — آنکه در عصر خود نداشت نظیر

گفت شیخا بگو بما چونی — تا بپنج زمانه مرهونی

گفت حالم سلامت و خیرست — لفظ من سال و ماه لا ضیرست

گفت[1] و یک سخن خطا گفتی — همچو نادان بخود بر آشفتی

آدمی خیر آنگهی دارد — که صراط دقیق بگذارد

تو هنوز از صراط نگذشتی — خیر چون باشد ای دو دشتی

بعد از آن در بهشت چون رفتی — از سلامت تو بهره بگرفتی

تا[2] شده در بهشت و دار سلام — چون سلامت بود نیافته کام

چون[3] ازین جرد فارغ آئی تو — آنگهی خیر را بشائی تو

ایمن از هر فنا و زشت شوی — بسلامت چو در بهشت شوی

مر ترا هست هر دو آن در پی — خویش را خیر گفته غره علی

از حقیقت چنان چه دری — که ز اوستاد مزدوری

یک زمان از فنا و خود برخیز — در رکاب محمدی آویز

[1] و گفت اگر و یک کلمه ترجمه باشد با کاوی خطاب یعنی ترجمه است مرزا ۱۲ منتخب ۵۲ و گذاشته در بهشت از دار سلام کنایه از بهشت ۱۲ بهار عجم

[2] و در بودن ازین هر دو [illegible]

[3] [illegible]

یک زمان شرع را متابع شو — پس رفه بدست در بغفو
آنچه گفتست شرع آمد گیر — وانچه مقدور کاینا بده گیر

فی حب الدنیا و غرورها

خواجه را بمردمی در بست — تنگ ساختم بر و نشست
گفتش تکیه جای باشد خوش — گفت آنرا که رسته شد ز آتش
کی سپارد بتکیه گه تن خویش — هر کرا گور و مرگ و محشر پیش
اینهمه تکیه ها غم و هوست — تکیه گه رحمت خدای بس است
اینت آزاد مرد دین پرور — اینت محکم حدیث حکمت خر
ای سنائی سخن دراز مکش — گر بتهی به نمک دیگ بجش
خواجه تن را طلاق نا داد — دین همی جوید اینت آزاد
اینجهان رهست بهر مغروری — خانه ویران و پرده زنبوری
اینجهان در حلی و حله نهان — کنده پیریست زشت و گنده دهان
تو به نیرنگ و رنگ او مگرو — سخنان فرخش مشنو
چه طمع داری از درش آبی — چه منی زیر پشته گرد آبی
صد هزاران چو تو بآب برد — تشنه باز آورد که نخم نخورد

چون ازین گنده پیر گشتی دور — دست پیمان بدادی از پی حور

حور با تو چگونه پردازد — حور با گنده پیر چون سازد

سطلاقش ده ارت هیچ خوش است — زانکه این گنده پیر شوی گش است

چون شود دهر با تو یکدم خوش — چون جهد ناگه از غبار آتش

نوش اینجا بنیش هر آنجا است — تری مغز آفت پایست

تا بود دنیی ات نباشد حور — از معانی بدانکه دوری دور

از امانی بجمله دست بدار — همچو غوغا بشهر دست بر آر

اندرین حال پند من بپذیر — تاج و تخت عدو زره برگیر

عقل خود را ز دام کن بیرون — عرصه تست دنیی ملعون

چه کنی خاکدان پر بارش — که مه او و مه کژدم و مارش

دور شو دو که از تنگ مایه — چو ره لنگ آید ار خری خایه

بارگیر تو تازی اسپ وان — تو خریدار لنگ و لاشه خران

گر به دار او مخذی خود زاید — مخذی او ترا کجا باید

خوی شیران پذیر با صولت — همچو گربه مباش دون همت

دزد خانه است نفس حالی بین — دزد نگهدار خانه دل و دین

دزد بیرون خسیس دزد بود — دزد خانه نفیس دزد بود

چون ظفر یافت دزد بیگانه — نبرد جز که خرده خانه

باز چون دزد خانه در نگرد — همه کالای دور دست برد

تو خوشی دانکه پیش تست قماش — زان دگرها خبر نداری باش

تا کنی دست زین خزانه فراز — وانچه بایدت نیابی باز

از درونت پلنگ و موش بهم — تو همی خسپی اینت جهل و ستم

غافل از کید و حیلت شیطان — کرده شیطان بمکر قصد بجان

در درون تو خصم با تو بهم — لفظ سید که بحری محبری الدم

با که گویم که غافلند از کار — این شیاطین بقبل مرد مسار

در هوا عالمی نه بینی سود — وز هوا زنده بمیری زود

دل خود را ز تنگ خود برهان — که نباید برو برید جهان

پیش یاجوج نفس خود سد باش — پیش افعیش چون زمرد باش

کانکه را چار طبع شد دشمن — چار بالش نهند بر عرشش

مرد کز حب جاه و مال گسست — رفت و در مسند ابد بنشست

مرد چون رنج برد گنج برد — منع راحت بباغ رنج برد

ع
قدر و معدن تو دانم
تنه صیت بهشت
و صیت کلمات
الشیطان
بین الانسان
عدو الله

۵۴۳
۱۲
کی دیشیطان
جاری
در عروق بنی آدم
مانند جریان
خون در اعصاب
۱۲

گنج بر دار تا بیابی گنج
گنج ما نیست خفته بر سر گنج

هر که با جهل و کاهلی پیوست
پایش از جای رفت و کار از دست

صفت کاهلان دین در راه
هست لفظ من استوی یوماه

اسپ کودن بغزو نیست دوان
ورنه کی داردی چو خر پالان

بر تن خود نه ای مغفل بار
وانکه باشد حلیم بد بردار

شرع ورزی نیاید از مغفل
حق گزاری نیاید از کاهل

هر که او شرع را شود چاکر
نرود چون خران براه دگر

بندهٔ شرع باش تا برهی
ورنه کشتی به پیش دیو رهی

مر ترا گر بسوی خانه برد
اوهم و اشهب زمانه برد

خام و گمنام رفته از خانه
که بود جز حنین و افغانه

گام زن همچو روز روشن باش
نه فسرده چو بام و روزن باش

آب در گشتن است خوش چو گلاب
چون نگردد بگندد از تف و تاب

هر دمی طوف کن بهر کوئی
تا بیابی مگر نکو روئی

ور نکو روئی و نکو رائی
همچو اقبال باش هر جائی

با همه خلق خلق نیکو دار
خوش نکو دار و رای چون خودار

تو که این را چو جان نگه داری — گاه از آن عقل را بیازاری

نبود مر ترا سوی و بهی — با دلی پر ز حرص و دست تهی

چیست دنیا سرای آفت و شر — چون کلیدان او دلی بدو در

هست چون مار گزده دولت هر — نرم و رنگین و اندرون پر زهر

در غرورش توانگر و درویش — شادمان چون خیال گنج اندیش

تو که در بند او گرفتاری — میکشش از بهر او چنین خواری

تو بامید فخر و روز بهی — از همه ناکسان دهر تهی

نیست با وی وفا و معنی یار — دیده و آزموده بسیار

جهل خس را به بیمبری ندهد — از کس را توانگری ندهد

آز چون آتش است و تن چو حطب — زاتش و نی موافقت مطلب

آز بسیار خوار و مستحلست — پادشا صورت و گدا بی دست

چون سرابیست آز تشنه فریب — طالب آن چو سیل رخ به نشیب

خوردنش را که تشنه گرد پیچ — چون بدو در رسد نباشد هیچ

هست چون معدهٔ معویه آز — که بخاک از تن تو گردد باز

آتشی را که دیو جنبانند — ایزدش جز بخاک ننشانند

حرص بگذار و ز آز دست بدار — حرص و آزست مایهٔ تیمار

حرص را هیچ خواند قهر اگه — زان ازو عاقلی نساخت پناه

گر کسی حرص را امام کند — خواب و خور را بخود حرام کند

نقش رنگین و هیچ جان نه درو — خوان درین و هیچ نان نه برو

حرص نقشیست هیچش اندر زیر — نکند هیچ هیچکس را سیر

هر کرا دیو حرص مهمان برد — تو حقیقت شمر که گرسنه مرد

آز پر باد چون درو پیچد — که گدائیست خانه بر هیچد

هر که او آز را متابع گشت — در گذشت از ثلاث و رابع گشت

بعزوری ببرده خواب همه — نان نداده ببرده آب همه

خلق ازین گرد خوان دیرینه — دیده سیلی ولیک سیری نه

تا قیامت بخورده مهمانش — یک شکم نان سیر نه خوانش

ای دو دردو مرخ از درون تو باز — صورتش سوی خلق شهوت و آز

زین دو گرد رفنا نپرهیزی — در بقا از درون شان خیزی

چیست دنیا و خلق و استظهار — خاکدانی پر از سگ و مردار

بهر یک خاش این همه فریاد — بهر یک خاک توده اینهمه باد

هست مهر زمانه با کینه — سپر دارد میان او زینه

از پی گندمی درین عالم — چند باشی برهنه چون آدم

بهر گندم تو روح رنجه مدار — کادم از بهر گندمی شد خوار

در جهان بنگر از پی راه‌ش — چه کنی رنگ و بوی غمازش

اینجهان ز آنجهان نمودار است — لیکن آن زنده این مردار است

جمله چون بحر دانشان بشرف — آخرش درج دُرّ و اول کف

خانه‌دان شکسته زیر و زبر — نقش دیوار پر درخت و سپر

نه درختش میوه آرنده — نه سپر مرگ باز دارنده

راز دل هر دو بر تو پیموده — تو بغفلت ز هر دو نشنوده

مانده اندر غرور او شب و روز — همچو آدینه کودکان از کوز

صفت مرگ و عمر و دولت و دین — زیر دور زمانه دانی چیست

شاهد ابله و رقیب بهش — می شیرین و میزبان ترش

میزبان بی حفاظ و بی آزرم — خورد می جمله سرد و آبش گرم

پس مرا زارت چرب باید دیگ — آب در دیگ و روغن اندر دیگ

راز این کلبه نفس غماز است — عقل کل گنجخانه راز است

ره آن راست بینی آن کدر ادراک ذره‌ای اعوان ۱۲

ع
راز این کلبه نفس غماز است
نفس غماز است و تلبیس
بکار من و تلبیس
تلبیس تفصیل
عقل کل گنجخانه راز
گفته و نفس با عتبار ابلاغ
نفس عقل با دون غماز
زمرده اند و با دراز
بنفس با عتبار رفع
بودن او دست آتش
بلم شی ۱۲

بدر عقل گردتا بری — از بلاها و زشتی و تهی
مرد را عقل به بود دستور — ورنه ماند چو ابلهان مغرور

الباب الثامن فی احوال النجوم و ذکر الافلاک وما فیها من العجائب احسن من المخدرات الکواعب

چند گوئی ز چرخ و مکر و فنش — بخدای ار کری کند سخنش
چیست چرخ و زمین فراز و مغاک — جامهٔ سبز و دامنی پر خاک
شب صد چشم چیست محتالی — روز یک چشم چیست دجالی
زشت باشد بخاصه از ابدال — جز بعبرت نظارهٔ دجال
روز و شب را برای برک و غم — تحفه از وی غمست و غارت عمر
چیست چنبر سپهر دهر افروز — رسن پیه چیست جز شب و روز
در فگنده بچنبر گردن — بهر کشتن زمانه پیه رسن
زده مار فلک ترا بستیز — هست پیه رسن از و بگریز
در غم زر سرخ و سیم سرد — سبلتت سبز گشت همچو تره
تره سبز و پر آب و رنگینست — سر کینش ز پای سر گینست
بر چرخ هست مردم خوار — ز و خورخویش هیچ طمع مدار

آفت گشت مست بر گردون — گاو گردنده از سرین و سرون

از دو پیکر مجوی سازو پسیچ — کز دو روی ایچ کس نیابد پیچ

راه خر چنگ و رای او میذیر — کز رود کور را دلیل مگیر

نخورد شیر چرخ هرگز گور — لیک مردم بسر برد سوی گور

چه کنی طمع خوشی از خوشه — که از و برد بست کس توشه

رو که ناید نصیب گنج ترا — از ترازوی باد سنج ترا

کی دهد باده خاصه نوشگوار — کشدم نوش خوار نیش گزار

راستی بر کمان چرخ مزن — زانکه گشت آن کمان تیر شکن

گرگ پی باش تات چون قی و — بز بزیر فلک نگیرد بز

دوستی ز آبریز چرخ مبر — زانکه او گه ستی بود گه پر

جگرت گر ز تشنگیست کباب — تا ز حوت فلک نجوئی آب

ماهی تشنه کو فلک سپرد — خود همه آبروی خلق خورد

بره گرگسار را بگذار — کو پلنگست نه شبان مردم خوار

این همه رهبرند غافل را — گرچه رهبر زنند عاقل را

گل فروزند و دل گدازد همه — دیو سوزند و دیو سازد همه

تو بر و بند و زشت پیوندند — همه گریه کنان خوش خندند

همه گندم نمای جو دزدند — همه گل صورتند و پر خارند

همه عطار شکل و ناب دهند — همه بزاز روی دلق زهند

گردن گردنان شکسته چو برق — تیر باران کنان بغرب و بشرق

چون گل و نرگس ار چه بر گذرند — بی عجب خندهٔ بیهده نگرند

گرچه شاگرد حکم تقدیرند — همه عین خیال و تزویرند

تو نخواهی و بر تو افشانند — تو بهندهی و از تو بستانند

پایت از باد مانده خاک اندود — دست هر یک ز جانت خون آلود

بنه از گاو بار و از خر خرج — نه هر اسپت این و وازده برج

دل ز چرخ و ز گردشش بردار — پای را سر بسر کند بردار

تو ز تقدیر گشت او غافل — باز تدبیرت او کند باطل

دایه آنرا که بود مادر نیست — مایهٔ او جز آب و آذر نیست

گربه سگ پرست دلبر اوست — مشک کافور بیز عنبر اوست

دست آنرا که کرد باده پرست — پاش بر سر نهاد و خرد شکست

ایکه بر چرخ ایمنی ز نهار — تکیه بر باد کرده هش دار

زانکه این چرخ تیز گرد کبود — هر کرا تیغ کند خود بنمود

گر ره باشد چو سیرت از ره آز — تا تو آگه شوی ز مزج پیاز

کار دین و آسمان این عالم — همچو گردون و زهره اند بهم

هست چون بار گرزه سیرت خم — از برون نرم و از درون پر زهر

طفل چون زهر بار کم داند — نقش او را تنی تنی خواند

روز غوغا و شهر آشفته — تو بدل غافل و بتن خفته

موج و گرداب ها بدین زشتی — تو چنین خوش بخفته در کشتی

بر نیامد ازین جهان بارے — هیچ بیمغز را ازو کارے

چرخ اگر در نهاد خود نغز است — همچو با خفض پیر بیمغز است

گنبدے بر سر جهان زده اند — میخ سیمینش بر گران زده اند

ای بسا قامتا که چوگان کرد — مر ورا گشت و تیر پنهان کرد

عمر دانا درین ره و منزل — هیچ ناکرده ذره حاصل

تو چو گوری بحکمت آگنده — پاک و مغز و لطیف و خوش بنده

بر وفاے زمانه کیسه مدوز — کاچ گنبد نگه ندارد کوز

مر ترا زود چرخ بگذارد — گوی سے کو ز رانگه دارد

اینجهانی ست دون و دون پرور — وین سپهر ست گوی و چوگان گر

تو کزین هر کزان یزدان باش — خواه گو گوی و خواه چوگان باش

چون تو یزدان پرستی از شیطان — ایمنی در جهان و با سامان

هست پیمانهای کون و فساد — آمد و بود و هست بهر معاد

خلق را کیل بیش و کم شدنی — رفت و آمدست و آمدنی

زین سپه بدعهد شخص فرسوده ست — زین سپه پیمانه خلق همپوده ست

اخترانی که عمر فرسایند — تیز پایند کی ترا پایند

اختران عمر آدمی شکرند — همه جز عمر آدمی سخورند

زیر این چرخ گنبد دوار — هست وی با بهار و گل با خار

هر کجا این بهار و وی باشد — بوی گل بی زکام کی باشد

چون بهار زمانه بی وی ست — عمرها جز هبا و لاشی نیست

گرچه آن گل بود خوش و ترنغز — محتقن کرد کرمی اندر مغز

بوی گل وان حیات این عالم — موت همچون زکام و هر دو بهم

فی اصحاب الغفلة

آنچنان شد که در زمین هر سی — ابلهی کرد رخ بیزر گری

گفت با او زروی نادانی — سبکی جست در گرانجانی

گر مداری همی تو خوار مرا — پیته بی پنبه دانه کار مرا

سبلت او بگون دهقان به — وینچنین ریش هم بقصران به

زانکه پیش عقول حکمت خوار — پس خریدن نیامدست بکار

نیست از نقطه تا خط فرمان — گنج بی رنج و درد بی درمان

هرچه بزدان کند بران بگزین — وانچه گردون دهد بران بنشین

کانچه او نیست کرد هست کند — وانچه او برفراشت پست کند

نقش نفسی مقیم کی باشد — هرچه او نقش کرد بتر اشد

در سخاوت بکودکان ماند — بدهد زود و زود بستاند

خود بخنده بدو سپارد ساز — خود بگریه ازو ستاند باز

زود بخشش سبک ستان فلکست — پیر با طبع کودکان فلکست

ذوق این خطه خطا و خطر — هست مانند حوض و نیلوفر

روز بدهد ز آب خود زورش — چون شب آید همون کند کورش

روز بدهد ز سوی خویش قوت — چون شب آید همو شود تابوت

روز بر آبش ار کند پروانه — باز شب جان بدو سپارد باز

بد و نیک فلک همه تلفست — که هبوطش برابر شرفست

گر ازین چرخ با نقاب شوی — تا کم از ماهی آفتاب شوی

دختران چون فسانه پردازند — دوک ریسند و لعبتک بازند

وان فسانه حدیث چرخ کبود — سر افسانه هر چه بود نبود

زانکه نامحرمی تواند گردون — واردت پیش خویش خوار و زبون

هر که او بنده گشت گردون را — کرد ضایع خدای بیچون را

بندهٔ چرخ بندهٔ حق نیست — مرد را ظاهر مطلق نیست

الدنیا قنطرة فاعبروها ولا تعمروها

انچه ارکانی انچه گردونیست — زانجهان پوستهای بیرونیست

هر که اندر جهان دین باشد — هر دمش آسمان زمین باشد

مرد تا در جهان دین نرسد — از گمان در رهٔ یقین نرسد

نردبان سوی کل کرانهاست — نردبان سوی دل وانهاست

زمینی وان زمانه ساخته را — بینوا خوان فلک نواخته را

خوارتر کس فلک نواخته دان — وانکه با او زمانه ساخته دان

هر که با او زمانه در سازد — عقبی او را ز پیش بندازد

ای درین پست مانده همچون مست — شکری سوی جان و دل بفرست

تو که در بند حرص و آز شدی — همچو زر در دهان بگاز شدی

ای گرفته بدست حرص و امل — پیر زالی سر تو زیر بغل

در جهان اینکه سفلی و علویست — صورت هر دو باز گویم چیست

این یکی پیر تنگ میدانست — وان دگر زال سبحه گردانست

شکر و تسبیح میکند جاوید — بدو تا مهره سیاه و سفید

همه بر گرد و رگمش بطواف — مرد سجاده باف کشتی باف

زابلهان راز باش پوشیده است — لیک عاقل همه نیوشیده است

نه همی گویدت فلک ز فراز — کز خرد مردبان کن و برتاز

همچو آدم برای آن دم را — نردبان ساز بام عالم را

در جهان خرد برآی از راز — چکنی کلبه چرا و غماز

زیر این پرده کبود منو — پند این راهب جهان بشنو

که همی گوید از زبان مرور — که نبگذارمت بغار غرور

سه روانت ز نه سپنج کنم — هفت اعضات چار پنج کنم

پیش از آن کت پس آید این مکار — بر و این هفت و چار و نه بگذار

که عدد چون رسید بر سر حد — روی بنمود بارگاه احد

دل ز دنیا و مهر او بگسل — که بر آرد ترا ز حاصل دل

گر بچشم تو هست فرخ حال — هست مکروه و زشت و حامل وال

دنیی ارچه فراغت حالیست — آفتش کبر و فخر و محالیست

مر تنت را خرد گزیده کند — باز آزت گدای دیده کند

زار ماندست مردی دنیا — نکند جست اکبری دنیا

مده از بهر لاف احمق وار — رخصت دین بر خصمت نیار

دل بی برگ را نوا نورست — بی نیاز از خدای و دین و دورست

ان فی ذلک تبصرة بخوان بدان — مرکبت را بران و تیز بران

صدمت شوق در سرای براق — نکشد بار انتظار فراق

فی ترک العادة بالمجاهدة

چه کنی در کنار مادر مو — آخر آن نازنین کم از دو دو

پای در نه براه بی فریاد — بر خرد خوان که هر چه باد اباد

خردت را بدان مجو دست — بر خرد شرع مصطفی بگمار

چون بهوا بردت نهنگ سقر — دست بر سر کنی نیابی سر

سیم را در دل ایچ راه مده — بملک نامهٔ سیاه مده

قدر سیمی که آز ننشاند — فرح استر همی نکو داند

آنکه با میل مال و مل باشد — نقد در دل ز بیم ذل باشد

بمل و میل مال تا چه کنی — الفی قد چو دال تا چه کنی

تا تو ترکی همی کنی با من — هندوت نقد گشت جان مسکین

تا تو خود را سخی چو ترک محل — هندوت سر گرفت زیر بغل

علف میش خود نکرده بکف — گرگ را کشته چون میش علف

تو علف کشته مر فنا را رو — باز داده ز دست کور گرو

تو طلبگار قوت و خصم تو باز — چنگ کرده بحنجر تو دراز

فی تسلیة القلوب عن الاقارب

شوی خود را زنی بدید ز دم — تنگدل شد بشوی گفت این غم

گر برای منست بادی شاد — ور برای دلست بیشت باد

از پی نان مریز آب از روی — بو حبیشی ز بوغیاث مجوی

آبروی از برای نان برود — طمع نان بود که جان برود

چون نه نیکی نه قابل نیکی — تو و کاکا و کوکو دکی

زهد عیسی و حرص قارون بین — گفته در شان آن و در حق این

ور قنعنا بنردبان نیاز — مختفیانه زسر نشیبی آز

ور نگر بی مزاج خاطر دون — زین دو معنی به عیسی و قارون

این بزهد آسمان گرفته بناز — وان شده خاک خواری از پی آز

قصه یوسف ار ندانی تو — چون ز قرآن همی نخوانی تو

چون ز زن بود آفت و الش — راند قرآن بکام او قلمش

عقل و جان گفته از پی زر و سیم — ان ربی بکیدهن علیم

آفت آدمی ز دنیا دان — راحت جان و تن ز عقبی دان

مرد دنیا کرا متی نبود — قیمتی جز قیامتی نبود

گر ترا خشم و آز بگذارد — در جهان موری از تو نازارد

آنچنانی مبارکت باد آن — ورنه این کن و ز جهان بستان

مرد خرسند میر کوی بود — مرد طامع بی آبروی بود

ور نه از حرص گندمی پی خورد — گرد خود همچو آسیا میگرد

حرص را بر نه از قناعت بند — وانگه از دور او گری تو خند

الباب التاسع مثل الاحباب و الاعداء کمثل الدواء و الداء

ذکر الحکمة احکم فانها بین الکائنات حکم

مردم از زیرکان و ژرم نشود — مهر کز عقل بود کم نشود

مهر جاهل چو مهره گردانست — مهر کز عقل بود مهر آنست

زانکه گردان و بینوا باشد — چو هوا مهر کز هوا باشد

با هوا مهر و کین چه در خورد است — که هوا گاه گرم و گه سرد است

با هوا خود به نیک و بد آمیز — ور در آمیختی سبک بگریز

با دو قت وفا ز نیک و ز بد — نه ز دو کینه و نه مهر مزد

هست با عشق حیلتی دیگر — صحبت عشق حیلتی دیگر

دوزخ آنکه که پرده بردارد — متقی دوست را نگهدارد

دانند آنکس که لوث بینی نیست — کالا خلا چو لوث بینی نیست

بغض گر سختی بود و نیست کین — مهر کز علتی بود کینست

تو من گرد آدمی را دو — بی من و تو تو من بوی من تو

تو من گم هیست زو پرهیز — در من و تو با بلهی آویز

تو تویی من منم سر جنگست — تو چنان من چنین همه رنگست

با خودی هر دو دیو وش باشیم — بی من و تو من و تو خوش باشیم

خویش بودیم اندرین گلشن — چون ز تو تو برفت و از من من

تا تو خود را همی نباشی اوست — بوسهٔ دشمنان و کورهٔ دوست

دشمن از دوست گاه آزو نیاز — جز بسود و زیان نه بینی باز

دوستان را بگاه سود و زیان — بتوان دید و آزمود توان

فی المودة والاخوة التی لصفة

دوستی دوست را بمهمان شد — دوست حاضر نبد پشیمان شد

گفت زن را که کدخدایت کو — زن ورا گفت گفتنی برگو

گفت پیش من آر کیسهٔ سیم — زن بیاورد و کرد زر تسلیم

مرد بگشاد کیسهٔ دینار — بگرفت آنقدر که بود بکار

باقی آنچه بود زن را داد — بدر آمد ز خانه خرم و شاد

چون شبانگاه شوی باز آمد — زن بر شوی خود فراز آمد

گفت با شوی خویش وصف الحال — شاد شد مرد و غم گرفت زوال

جمله بود آن نهاده صد دینار — بیست برداشت مرد و رفت بکار

بفدا کرد زر بهر آنچه بماند — مستحق را ز رنج و غم برهاند

گفت درویش را دهم دینار — که مرا شاد کرد نیکوکار

بی حضور من بخپنین سره مرد — مال من زان خویش فرق نکرد

همه درویش را دهم مالم — از چنین دوستی چه انالم

هست شکرانه ام کنون در خورد — زانکه در مال من تصرف کرد

دوستان ای پسر چنین بودند — کز مراعات هم نیاسودند

مال و جان دوست را فدا کردند — راحت دوست را غذا کردند

تو بدانگی ورم که دوست برد — سینه ات همچو نار پوست درد

دوست اگر زهر هم بدری دوست — گر کند آه او نباشد دوست

چون کنی خیره دوستی دعوی — همه گفتار هرزه بی معنی

باید و نیک وقت داد دوست — نکند هیچ نیک هرگز بد

دوست کز کاس و کاسه دور بود — از سبوس و سپاسه دور بود

ور بگوئی بدوست برجه هین — گوید ت تا کجا بگو بنشین

یار بد همچو تیغ دیداریست — نرم و تیز است و روشن و تاریست

یار بد دشمنست رویا روی — از چنین یار زود دوری جوی

مرد را هر زمان یقین باشد — هر قرینی که دون دین باشد

هر کرا در بطانه یار بدست — وانکه در صحن خانه مار بدست

سه بیت از دوست کز کاس و کاسه دور بود تا اخر

لع قدر دوست کز کاس و کاسه دور بود
دوست کز کاس و کاسه دور بود
از سبوس و سپ

یار بد را مکن بخشم بتر — نکند شیشه کس رفو به تبر

شاخ بی برگ و میوه خار بود — یار بی دفع و نفع مار بود

مر ترا آن رفیق و یار آید — که به نیک و بد بکار آید

دوستانی که بیدریغ بوند — دوست را همچو تیغ و میغ بوند

یار همکاسه هست بسیارے — لیک هم کیسه کم بود یارے

فی الاخوان بغیر الاخلاص

آن شنیدی که عمر خطاب — دید قومے نشسته در محراب

کرد از آن قوم مر عدل سوال — که کیانند و چیستان احوال

جمله گفتند ما رفیقانیم — همه یکراه و یک طریقانیم

یکدگر را برادران شده ایم — یکدل و جان و یکزبان شده ایم

گفت عمر که بی حضور دگر — کیسه یکدگر کنید نظر

سیم یکدیگران بخرج کنید — یا بحکم حساب درج کنید

همه گفتند زان خویش خوریم — وز زر و سیم یار بیغریم

گفت عمر که کار حکم نیست — دین سخن جمله را مسلم نیست

بدل آنکه برادران باشید — که ز روسیم یار بر باشید

هیچ ناید تغیری پیدا — نبود غم جدا و کیسه جدا

نه یکی را بود ز مال افواج — وان دگر کس بجبه محتاج

همه یکسان توانگر و درویش — بر رویم ناشده کم و بیش

پیش ازین دوستان چنین بودند — گر غمی یکدگر نیاسودند

جان یکی بودی ار بدی تن دو — حال بودی یکی و مسکن دو

وین زمان دوستان ازین بینند — همه از بیم نان هراسانند

هر یکی را شدست یکتا نان — بهتر از کوه قاف در میزان

همه نان کور و حجره را دانند — ریش خود میبرند و شادانند

فی رفقاء الشعر

دوستی با مقام و قلاش — یا مکن یا چو کردی او را باش

دوستی کز پی پیاله کنند — بدل و دینه پوست کاله کنند

دوست خواهی که تا بماند دوست — آن طلب نی و که طبع خواهش اوست

بد کسی دان که دوست کم دارد — زو بتر چون گرفت بگذارد

دوست گرچه دو صد دو یار بود — دشمن ار چه یکی هزار بود

مرد را خصم و دشمن و اتا — بهتر از دوستی بود کاتا

از تقی دین طلب رعنا لاف
از صدف در طلب آهو ناف

آستین گر ز هیچ خواهی پر
از صدف مشک جوی از آهو در

همه از حس چشم و بینی و گوش
زان سبب زان هویی زان بینش

تا بداز گوشها جهان بینی
نخور و چشم و نشنو و بینی

از حواس ار بجوئی اینهمه ساز
این از آن آن ازین نیابی باز

گر پدید است در جهان باری
کار هر مرد و هر کاری

گر نخواهی دل از ملامت پر
ببدی از قرین نیک مبر

گرچه صد بار باز گردد یار
گر دو او باز گرد چون پرکار

زین بدان رخ همی بگردانی
باش تا قدر این بدان دانی

دوستان گنج خانه را زندان
رنج بردار و گنج پردازند

بالکفایه و سره بخفت و بخیز
مه در آمیز چست و مه بگریز

نه ظفر زین ستوده وان هرب
که چنین آمد از حکیم عرب

مطلب گرچه جزم فرمانی
پیکی از مقعدان کار زندانی

آن طلب کن که داند و دارد
تا تو از وی وی از تو بازارد

صفت دوست از ره تحقیق
از علی بشنو از نه زندیق

دوست نادان بود و نباید سوخت — باید این حکمت از علی آموخت

خلق دشمن شود چو بگریزی — بد قرین گردی ار در آمیزی

چون ترا دوستی پدید آید — عقل باید که زود نستاید

وقت عشرت ازو بکم دیدن — دیدن کم به از پسندیدن

دوست بدخو چو خاروان بدرست — که همی دامنت بگیرد چست

دوستی با مزاج و بیخردی — دور دور و هم ایدرست خودی

تا نباشی حریف بیخردان — که نکوکار بد شود ز بدان

باد کز لطف دوست جان بکاه — زهر گردد همی بصحبت یار

زر در روی زر از قرین بدست — ورنه سرخست تا قرین خودست

صحبت با غها بفصل بهار — باد را هر زمان کند عطار

روغن کنجدی که نامش عام — شد ز گلها عزیز و نیکونام

چون بگلها سپرد نفس نفس — روغن کنجدش نخواند کس

این بدست از سبب بدان از دل — گل از و نیکنام و او از گل

با بدان کم نشین که بدمانی — خویشتن پرست نفس انسانی

ور بدی سیرتت بود مسته — که مه و به شوی ز صحبت به

خوشخو از بدخوان ستر گ شود — میش چون گرگ خورد گرگ شود

اسپ توسن ز اسپ ساکن رگ — گشت همخو اگر نشد همتگ

هیچ صحبت مباد با عامت — که چو خود مختصر کند نامت

صحبت عام آتش و پنبه است — زشت نام و تباه و استنبه است

صحبت عام در بهشت آباد — مرگ باشد که مرگ عامی باد

باد و عاقل هوا نیامیزد — یک هوا از دو عقل بگریزد

دوستی را که نیست با تو مجال — که بگوید حرام نیست حلال

با تو تا لقمه دید جان و دلست — چون شدت لقمه تیغ تیز و شلست

دوست و دشمن برای جان باید — تن بود کش غذای نان باید

با بد و نیک جسم و اندر زیست — جان شناس که دوست و دشمن کیست

شکلش چون دل پیاله ببین — وز دهانش دل چو لاله ببین

با کلوخی بود اخوت پاک — زانکه گفتند اخوک من داساک

جامه خون و گوشت پوست بود — عیبه عیب دوست دوست بود

نیست در هیچ یار صدق و صفا — نیست با هیچ دوست بوی وفا

چون بعلت کنند سلام علیک — از بد و نیک تو شود بد و نیک

اگر کنی جفت چشم بخیابی — دوستی با اخلاص کم یابی

خود ترا از وفا نخواهد خاست — که تقویت با ترا زور است

پس تو اکنون سر به مهر بدر را باش — دامن خویش گیر و خود را باش

که بود عهد و عشق لقمهٔ نان — بی مدد چون چراغ بیوه زنان

صلح دشمن چو بنگ و مست بود — که از و مغز او چو پوست بود

دل درایشان مبند کز گیهان — همه آدم دمند و مرجان جان

نیک را از بدان چه جاه بود — زانکه عقرب هبوط ماه بود

فی ترک المخالطة مع الاوباش

خلق جز مکر و پند و پیچ نیند — همه را آزمودم اهیچ نیند

گر همه در برت فرو ریزد — مرد عاقل در و نیاویزد

گر نه همچو مه بنور گرد — همچو خورشید باش تنها رو

مهر پیوسته یکستاره بود — ماه باشد که با ستاره بود

هر که تنها روی کند عادت — همچو خورشید شب کند غارت

مرد را دل شکسته دارد جفت — تیر را پای بسته دارد جفت

با چنین تیرها و جوشنها — وانکه تنها ترا به از تنها

ملک عالم بنزد تنهائیست — مرد تنها نشان زیبائیست

با کسان در نگاه داشت بوی — با خود آسوده شام و چاشت بوی

جفت باشی خدای ندهد بار — فرد باشی خدای باشد یار

چون تو تنها نشینی از سر بین — با خودت هرچه آرزو میکن

چون نه تنها بوی ز نیک و بد — کم ز تیزی بود نیاری زد

چون دلت شد بفرد بودن شاد — تیز بی شرم کس بیاری داد

گرد توحید گرد با تفرید — چکنی صحبتی که آن تقلید

بد ای از تو اندر آویزد — پس بباد ای هم از تو بگریزد

تا همی در تو نیک خود بیند — با تو یک دم بزرق بنشیند

در شوی العیاذ بالله بد — تا چه بینی از و بجان و خرد

دل نخواهد ترا از و بگسل — کز بخیلان بخیل بهتر دل

در دهان دار تا بود خندان — چون گرانی کند بکن دندان

هر که ما را نخواهد از ته دل — گر همه جان بود ز تن بگسل

چکنی با حریف همعنی — بس ندیم تو شعر چون شعری

بس جلیست کتاب با خردت — تا نگوید بخلق نیک و بدت

تنگخوئی نشان ادبیرست — خوی بد رو به و نکو شیرست

خوی نیکو ترا چو شیر کند — خوی بد عالم از تو سیر کند

چند گویم که نیست پایه نیک — در تو مسموع نیست قول لیک

نیست در خورد مرد اول و جان — یارب از هر دوام تو باز رهان

چیست لذت ز عمر با تکلیف — همه با هم رقیب و خصم حریف

زین همه خلق و زین همه بنیاد — بار تکلیف خویش بر تو نهاد

گشت زین کائنات جمله خصوص — احسن الصوره مر ترا مخصوص

گرد هزل و عبث چرا گردی — عمر خود در عبث هبا کردی

که ترا غره کرد بر دنیی — تا بدادی ز دست خود عقبی

کار خود دیر و زود دریابی — لیک اکنون هنوز در خوابی

غافلی زین زمانه غدار — از وجود زمانه دست بدار

کین امانی نه پایدار بود — حسرت افزای و عمر خوار بود

چون من و چون تو صد هزار آمد — ناشده سرخ یک سر انگشت

تو درین راه کودک طفلی — نه شراب تمر تو قی نفلی

مرد راهی در آی و مردی کن — ورنه ره گیر و رو مه سرخی کن

فی اعتقاد الشعر

خوشا کسی از پی سخن باشی — گفت او بار را کجا باشی

گفت باشد مرا دو جای ثاق — دل ز زراق و محبرهٔ و زراق

گفت دیگر کجات جویم بس — گفت او بار را دو خانه نه بس

زانکه گوید خرد درین منزل — سا عتی از حمار جهل انزل

تا نبوم در دو آشیانه بوم — یا ببازار یا بخانه بوم

ده ای خواجه روز نیک بهید — با خرد راز گونه با دل خود

آن عزازیل با هوا پیوست — زان ورا هاویه است جای نشست

در هوا سود نیست زان برگرد — تا ز بود تو بر نیارد گرد

پا بسیار سوی بام بلند — تو بیک پایه چون شوی خرسند

خرد همت همیشه خوار بود — عقل باشد که شاد خوار بود

رهبر و رهرو ای برین راه اوست — زانکه فرمان پذیر الله اوست

فی الحرکة و ترک الاوطان فی طلب الآخرة

زین زمین چیستی بجستن کسی — شب و شبگیر کن مگر برسی

خاصه در عیر عار باشد عار — از توانا توانی اندر کار

دل و تن را عسل ده بسیار — کان عسل جز کسل نیارد بار

گر عسل کم خوری ترا شاید — گرمی دل عسل بیفزاید

تو مکن کار جز بدستوری — مرگ اگر ره زند تو معذوری

مرد جولاهه چون شود بیکار — نکند زیر پایگاه قرار

تو مکن جهد خود بنفس و نفس — ور مری مرگ عذر خواه تو بس

روغن گرم و سر دویده ز تاب — افسری شد ز رنج بر سر آب

روغن از رنج تن بجای آورد — آب را سر بزیر پای آورد

رنجکش را نتیجه آمد گنج — بستر خواب راحت آمد رنج

همچو احرار سوی دولت پوی — همچو بدبخت زاده بود مجوی

قدر ره رفتن ار چه کم داند — مرد وقت سپیده دم داند

تا تو در بند آن و این باشی — سایه پرورد و نازنین باشی

نشود مرد پیر دل و صعلوک — پیش ما و با دریه و دوک

تو درین کارگاه بی سر و بن — و اندرین لانگاه باد سخن

جامه شوئی ولیک عور آن را — شمع ریزی ولیک کور آن را

علم دانی ولیک علم حیل — سیم داری ولیک سیم و عمل

مرد را گلشن است سایهٔ تیغ — ورنه گیرد چو تیغ راه گریغ

نشود کس بکنج خانه فقیه — کم بود مرغ خانگی را پیه

هر که او خورده نیست دود چراغ — ننشیند بکام دل بفراغ

نه همه سال نوبت عیش است — مزهٔ عیش مرگ در جیش است

کی شود مایهٔ نشاط و سرور — هم در انگور شیرهٔ انگور

از برون مرد مرد قوت نهد — دام در خانهٔ عنکبوت نهد

تا سمندت هنوز بر در تست — سایهٔ آفتاب بر سر تست

کودکی در سفر تو مرد شوی — رنجه از راه گرم و سرد شوی

اندرین ره نبردم از پرواز — بلکه از سوز سینه و زنیاز

رفت باید بباد و نم چو سفن — لب گشاده سلب کشیده تن

لیکن این صعب تر که در منزل — پای پری حمل و مستی حامل

بار تو شیشهٔ راه پر سنگست — دست پر کوزه و خمره تنگست

بتمنا تو مرد ره نشوی — پاس خود دار تا تبه نشوی

کاندرین ره هر آنکه پای نهاد — سر بود پای و سایه باشد باد

چون بغربت درون نهادی گام — عمارت از فخر دان و ننگ از نام

در غریبی نه کار سازد نه بار — در غریبی مه فخر دان و مه عار

راه غربت مزن که خوار شوی — زهر نادیده زهر خوار شوی

در گل از تخم شادی اندازی — ندروی جز غم ار چه بتازی

در سفر خواب جگی نکو تاید — که سفر خواجگی بپالاید

پدر اولت غریبی کرد — زآب غربت روان و جان پرورد

تا غریبی نکرد مرد نگشت — آمد از کاخ و سایه تا بر دشت

زیر ران تو از برای طلب — اشهب روز دان و ادهم شب

تو چو آدم ز رنگ و بوی بر — تا شوی پادشاه بنده و گهر

بطلب یابی از بزرگان جاه — کز طلب نور بروی گردد ماه

تن مزن پاس دار مر تن را — زانکه بر سر زنند تن زن را

اندرین بحر بیکرانه چو غوک — دست و پائی بزن چه دانی بوک

بارسی ار ز نگر دوت حاصل — بسلامت رسی سوی ساحل

بر تو ره رفتن است و جان کندن — تا شود بید چوب تو چندن

درین خانه آنکه هشیار است — کار چندست و کار کفتار است

مردم آنکه رسد بزیبائی — که شود همچو باد صحرائی

بسفر آب را بسر شو پیش | اندر آمو زهم ز سایهٔ خویش
سفر آتش ار نخواهی کرد | تاج خلت بنه ز ره برگرد
زرهی دان پر آب لیک از باد | عقل و علم تو در خیال آبا
هر که شاگرد روز و شب نبود | جز تهیدست و بی ادب نبود
اندرین ره چو کند گردی خشم | دست گیر و عطا و بیند چشم
اندرین عالم و دران عالم | هر کرا پای بیش رفتن کم
هر که در دست بد خوئی گرو است | ماربی دست و پای تیز رو است
باز خرچنگ در غدیر و بجا | هست با پنج پای بحر فتار
صدف ار دست دارد و یا پای | کی شدی جای دُر و هر آرای
هر رهی کت بهشت آن ره گیر | دُم فرزین بمان دُم شه گیر
شاه بی پیل و اسپ بی فرزین | خاصه بی رخ نیز دست فرزین
چار طبعست چار خانهٔ شاه | پنج حس شش جهت برای سپاه
وفد عمرت چو زی وفات شود | شاه در چار خانه مات شود
تا بدانگه که مات گردد شاه | آه میزن ز عیش عمر و گناه
هر زبان این فلک بهر ستیز | زین زمین گویدت که خیز و گریز

ورنه بر نطع گفتن پاسخ — سیکش این بار و میخور این شربت

بی روش روی پرورش نبود — کاین کشش نبود آن چشیش نبود

اولت کوشش آخرت کشش ست — از برون پاره از درون چشش ست

راه حق پر ز دین و پر کیش ست — گرت خوش نیست راه در پیش ست

در میان ره چو سین انسانت — سین چو رفت از میانه آن آنست

اندرین ره رفیق کو دل را — توشه کو صد هزار منزل را

تا ترا نیست لقمهٔ توشه — ندروی زین شمار یک خوشه

معرفت آفتاب و هستی ابر — راه بر آسمان و مرکب صبر

هر که رخ سوی آن زمین دارد — برسد گر براق دین دارد

دل گرم تو زاد رهگذر ست — دم سرد تو باد ابر بر ست

مرد باید برای راه پناه — چیز نگریزد از میانهٔ راه

راهبر راه را پناه آید — سوزهٔ تنگ دست را شاید

راه را یار جلد باید و چست — خانه را به رفیق خویشدل ست

مرد چون شد برون ز دروازه — به رفیق قدیمش از تازه

با خردمند ساز و او وستد — که قوی تر شود خرد ز خرد

دور ماهست و خلق را از ماه — عمر ماه ست چون هش کوتاه
هر کرا ماه پرورد بکنار — شیر خواره اش دو تا کند چو خیار
بارونده روندگان پاینده — بام و خرگه بگل نمیدانند
خانهٔ جانت را بسال و بماه — پاره پاره کنند چون خرگاه
چنبر چرخ زاخترش و شور — این چو تراق و آن چو بلور
سیکشندت بخود بدام و بدم — پاسبانان کنند اعظم
لیک اگر پورتکه زه عز سازند — هم از و خرگهیت پرواز زند
با تو عمر تو القیامه خواند — زانکه والليل و الضحاش نماند
چون به بینندت آنزمان باذل — راست چون در بهار نرگس گل
لیک گه عز و گاه ذل سازند — کار و بارت همه براندازند
عقل داند بعقل باز شناخت — دیده را جز بدیده نتوان یافت
که یکی شمع زنده کرد بباغ — بیکی بوسه صد هزار چراغ
گر کسی از آشیانه در گذرد — دوربین زان شود که دیده خورد
جنس از جنس باز دارد رنج — که ترازو بود ترازو سنج
مبر و دار چند چیز ها ساید — مبر و دیگرش بفرساید

با گرانجان مگوی هرگز راز — کاسیا چون دو شد شود غماز

خرسیی گر سنه بر آخر — دامن راه کهکشان پر دُر

دست دیوان گشاده خاتم جم — خواب شه بسته بسحر و بدم

یار در راه چون زیان باشد — بی روان مرد چون روان باشد

دوستان در ره صلاح و صواب — یکدگر را مدد بود همچو آب

مرد باید که اهل دیده بود — تا درین راه حق گزیده بود

چون ندارد بصارت اندر کار — نشنود دست یا دل الابصار

دیدهٔ دل ترا چو نیست قریر — نیستی در نهاد کار بصیر

اهل دین را جز اهل دین نگزید — دیده را جز بدیده نتوان دید

یار ناجنس تخم خواب آمد — یار همجنس پای آب آمد

دوستان همچو آب ره سپرند — کآبها پای یکدگر گیرند

راه بی یار زفت باشد زفت — جز بآب آب کی توان رفت

با رفیقان سفر مقرر باشد — بی رفیقان مقر سقر باشد

بس نکو گفته اند هشیاران — خانه را راه و راه را یاران

کار بد هر کرا رفیق بدست — وانکه بد رنگ جا جز از خرد است

ز جنبان همه سر اسر غم — دلم از دل گرفت از جهان هم

آنکه زو چاره نیست یارش دان — وانکه نه یار تست بارش دان

تازگی سرو و گل ز یار انست — زندگی سرو و دل ز یار انست

دوست آکس بیک بلا نفروخت — بهر کیکی گلیم نتوان سوخت

آب را چون مدد بود هم از آب — گلستان گردد آنچه بود خراب

پس اگر این مدد بریده شود — میوه بر شاخ پژمریده شود

راه بی یار نیک نتوان رفت — ورنه پیش آیدت هزار آفت

یار نیک اندرین زمانه کم است — زانکه خشت و سمین کنون بهم است

فی حفظ الصحبة والشفقة الرفیق

آن شنیدی که پیر با همراه — گفت چون شد ز هم بهیش آگاه

گر مژه و سینه بهر صحبت یار — پای سازم بره چو مور و چو مار

هم هست باشم و زو دو هر بس — کم ز سگ مر ترا ندارم پاس

بس عجب نبود ار چنین باشم — چون کنم با سگی قرین باشم

بندم از جهد و جد عشق و طلب — بر گریبان روز و دامن شب

خود ز پیران نباشد ایچ محال — کین سگی کرد سیصد و نه سال

بیتی چون این کار کرد ۱۲

خفته اصحاب کهف و سگ بیدار — پاس همراه داشت بر در غار

راه چون یار غار دارد باز — یار در غار مار دارد باز

مصطفی را بدفع هر مکری — یار بایست همچو بوبکری

آب را اگر نه آتش تیز یار — خاک فعلستی و هوا آثار

سر چه پوشی که در بهاران گل — راز پنهان ندارد اندر دل

با بهاران ای زن بهر بهی — گر دو عقل از عقیله به بری

گر تن و دست در سرای مجاز — جان برون آید و نیاید راز

راز پنهان نداشت هیچ لبیب — در غم و علت از حبیب و طبیب

از طبیب ار نهان کنی تو هول — به نگردی و ماندی معلول

جمله علت بگوی و راز مگوی — وانچه بشنیده تو باز مگوی

راز در دل چو مرغ و دانه بود — راز بر دل چو دود و خانه بود

دانه چون مرغ خورد شد ناچیز — وانچه بر دل نهاد شد چون تیز

با قوی گوی اگر بگویی راز — زانکه باشد قوی ضعیف آواز

اینکه گفتم چو زیرکان بپذیر — ورنه از پیل و خرقیاسی گیر

زنده سر چه بزنده نسپرد است — زانکه سر جان زنده را پرده است

هر که مردست از مردان او | ور کند پس صدق کند جان او
تا صدف را بکار دنگ کافتند | همچو دریا ز موج کی لافتند
تو نیابی بجا صدف را ز ملوک | خیره با همنشین پنبه و دوک

فی اظهار الاسرار مع الاحرار

آن شنیدی که گفت دمساری | با قرینی از آن خود رازی
گفت کاین راز تا نگوئی باز | گفت خود کی شنیده ام ز تو راز
شرری بود کز هوا پژمرد | از تو زاد و آن زمان در من مرد
سر ز نامحرمان نهان باید | ورنه محرم چو بشنود شاید
دوست محرم بود بناز و نیاز | پیش محرم برهنه باید راز
در ره سیل ورود با خفته | سخن گفته به که ناگفته
راز جز پیش عاقلان مگشای | دل خود جز با اهل دل منمای
آن نه بینی که تخم در گل | نماید بهیچ طالم دل
کم ز خاکی که خاک نعمت ساز | از زمستان نهفته دارد راز
چون هوا دست عدل بگشاید | راز و دل هر دو خاک بنماید
راز در زیر کان نهان باشد | راز دار از جهان جان باشد

هر که در روز راز گستر دست — ابجد از لوح عقل بستر بست

سوز والشمس چون دلش دریافت — نه ز والليل بدر وار بتافت

گفت این سوز پرده ساز منست — شب معراج روز راز منست

فی حفظ اسرار الملوک

بود مردی علیل از دردی — زان درم بر نیامدیش بدی

رفت روزی بنزد ابائی — زیرکی پر خرد توانائی

گفت بنگر که از چه معلولم — کز خور و خواب و عیش معزولم

بحث بسیار چون بدید و حکیم — گفت کامین نشین اندوه و بیم

نیست در باطن تو هیچ خلل — می نبینم ز هیچگونه علل

مرد گفت که باز گویم حال — کز چه افتاد بر من این اهوال

راز دار ملوک و باهمم — با مزاج ملون و تبهم

شه سکندر دهد همه کامم — که در این گزیده حجامم

لیک رازیست در دلم پیچیده — روز و شب جان نهاده بر کف دست

نتوانم کشاد راز نهان — که از آن بیم سر بود بزبان

سال و مه مستمند و غمگینم — بیش ازین نیست راه و آئینم

گفت مرد حکیم رو تنها — بی علائق نهان سوی صحرا

چاهسارے ببین خراب شده — گشته مطموس و خشک از آب شده

واندران چاه گوی را بلبت — تا بیاساید این سرشته گلت

مرد پند حکیم چون بشنید — همچنان کرد زانکه چاره ندید

رفت صحرا برون نه ذا نام — از پی دفع رنج و راحت فرو

دید چاهی خراب و خالی جای — درد خود را دران شناخت دوای

سر فرو چاه کرد و گفت ای چاه — راز ما را مگاه دار نگاه

شه سکندر دو گوش همچو خران — دارد اینست از دار نهان

باز گفت این سخن سه بار و برفت — بنگر او را که چون گرفت آگفت

زان کهن چاه فی بنی بر رست — شد قوی فی بن و بر آمد چست

دید مر دشمنان دران چه نی — بر بدیدان فی و سپردش پی

کرد نائی ازان نی تازه — راز دل را که داند اندازه

نای چون درد میدکرد آواز — با خلائق که فاش کردم راز

شه سکندر دو گوش خر دارد — خلق ازین راز او خبر دارد

فاش گشت این سخن بگرد جهان — مرد حجام را بریدند زبان

تا بدانی که راز بهر و زان — بتر از جمر و آتش سوزان

عالمی پر ز آتش و تف و دود — بهتر از یک سخن که راز تو بود

حکایت

بود اندر سرخس یک روزی — مجلسی بس بر رونق و سوزی

مجلسی پر ز ناله و شیون — گفت آن صدر دین فخر زمن

آن چو موسی ز شوق بر سر طور — بوالمفاخر محمد منصور

من بدان مجلس اندرون بودم — زان عبارت بدل بر آسودم

این حکایت ز روی نکته براند — در معنی برو بر مز فشاند

شنو این را که هست قول سدید — که بجای مگر که پیر و مرید

در فتادند چون سماعی بود — دیو را اندرو وفاعی بود

وجد افتاد هر دو را بتمام — در گذشتند از حلال و حرام

پیر می رقص کرد در حالت — زانکه از شوق بود با آلت

دید مردی مرید آهسته — زیر زنار بر میان بسته

گفت ای پیر این امانت کیست — بسته زنار بر میان تو چیست

پیر گفتش که ای فضول نیوش — سر چو دیدی خموش باش خموش

کین نه زنار بلکه زنهارست — روضهٔ روح را چو انهارست

از پی قهر نفس بی دینم — بستن کستی ست آئینم

تا بدانی که گبر بی قدرست — کار او پیش صدر دین بدرست

هر سحر کو ز خواب برخیزد — پیش کوشر و فتنه انگیزد

من کنم عرضه بر وی این زنار — تا ز پندار بشود بیدار

گویم ای گبر بی آنکه این دارد — از کجا نیم ذره دین دارد

زاهل ناری نه در خور نوری — وام دیوی نه حلهٔ حوری

تا دران دم بتر ز خویش بشر — نشناسد کسی ز جمله بشر

نکند کبر و کین نیامیزد — از ره جهل و حمق برخیزد

تا بدین فن ز عجب و استکبار — باز دارم ورا بمیل و نهار

هم سلامت بود مرا ز شرش — هم بخود بنود از دبر نظرش

فی الامثلة والعظة والنصیحة

صحبت زیرکان چو بوی گل — عظت ناصحان چو طعم ازل

بی غرض پند همچو قند بود — با غرض پند پای بند بود

در مشام خرد نه زشت آید — هر نسیمی که از بهشت آید

بهر اندام دادن او باش — دل چو سندان بان چو سوهان باش

بشناسی ز راه دیدهٔ روح — فاتحه دین چو روی داد فتوح

وسعت آنجا که راه یزدانست — تنگی آنجا که بندانسانست

پیر آنجا معلم مهدی — پس تو حجاج اینت بدعهدی

ان فی دینکم بخوان و بدان — فی کبد را بدان و تیز بران

راه یزدان ره فراخ آمد — گلشن و بوستان و کاخ آمد

هر مشامی کزین نسیم بهشت — نتواند شنید باشد زشت

فی صفة الطریق و تنبیه الرفیق

تنگی راه را صفت بشنو — در ره ناز موده خیره مرو

ره چو سوفار خار چون پیکان — مار رنگین درو چو توز کمان

که ز فتی ز سم آن هامون — خضر بی میل و بی دلیل برون

تیز و گریان کننده از گرما — ام خیلان او چو این دکما

خاره در تفت او چو خار سبک — شوره بر سنگ او چو شاره تنگ

شده از تفت شوره بد رنگ — همچو سیماب بیزه در وی سنگ

جزع در چشمهاش خون آرای — جزو در گوشها نقاع کشای

بمعنی مهره یمانی ۱۲

۵۶۱

نابسوده پی هلاکش را — ادهم روزگار خاکش را

سایه یکدم در دنیا سوده — خضر و غولش سراب پیموده

قمر آنجا طریق گم کرده — شمس در وی شعاع بسپرده

مرده خاکش ز بحر بی آبی — کفنش شوره کرده سیمابی

پیش چشم و خیال پر کینه — خاک سرمه سراب آئینه

ابر بهمن در و سموم زده — مار بر خاک او چو موم شده

بوده هامون او چو هاویه راست — خاک همچون دل معاویه راست

خضر بی رهبر اندران صحرا — نتوانست رفت بر عیسا

زانکه از روی حقد و پر کینی — راه چون پشت آینه چینی

از پی قوت و قوت مردم — کندمش پر ز نیش چون گردم

نرگس اندر خیال بود چنین — آفتابی میانه پروین

چشمه آفتاب ابر آلود — لشت شمعی میان چشمه دود

کوی از بهر مهر و لداری — شش درم کرده کردوی ناری

قلزم قار و قیر تا ابراج — برفشانده تلاطم امواج

صحن بی امن او چو خانه بیم — مانده بی آب همچو روی یتیم

باد سر وش ز دل بریده امید — ریگ گرمش بمرگ داده نوید

تا سموم صمام گوش آمد — دست او پای بنده هوش آمد

گشتم از خار او کند مسواک — مار افعی درو نیابد خاک

خاک او روی آب نادیده — گل او پشت مردم دیده

نان ندید آنکه زاب او شد شاد — جان نبرد آنکه دل برو بنهاد

تب زردست رشته چه او — مرگ سرخست رفتن ره او

زین بیابان ترا بسی بهتر — خانه او آب سرد و ریگ کبر

فی مذمة حب المال و الامانی

آنکه در بند مال و اسباب اند — همه غرقه میان گرداب اند

وانکسان کز برون درماندند — وانکه در دست خویش درماندند

خاصه در عالم معاینه اند — همچو سیماب در روی آینه اند

همه دست سؤال کن دارند — همه مرغ قفس شکن دارند

مرد نبود که گرد خود پوید — مرد راه نجات خود جوید

تا کی از کنج خانه بیرون آی — از بن خانه سوی دشت گرای

من غلام گزیده مردانم — باد دایم فدای شان جانم

از پی ملک دین نه از پی ملک
پیر نیازان بی نیازانند
جامه شان از پی ریاضت پوست
سر شان از برای دار بلند
همه با عندلیب دل خوشند
همه را در جهان نه روح نه جسم
اسم خوانده بفعل آمده باز
گر دو کوی سلامتی رو بند
از پی ضیف آسمان جلال
عاشق مرگ هر یک از پی برگ
هر گدائی که بینی از کم کم
همه دردی کشان ولی بی غرض
چون سر عشق آنجهان دارند
زانکه تا شان امید باشد و بیم
باشش تار روز بر و بینی و بار

روی زردان دل سپید کلوک
راست بازان پاکباز انند
همچو طبع لئیم خواری دوست
نردبان پایه حصار بلند
همه سیمرغ خانه خویشند
ور گرفته چو کودکان پی اسم
همه خاموش صید جوی چو باز
حلقه خان و دولتی کوبند
همه شیر و بسان ایشان غزال
خویشتن را کشیده ایشان مرگ
پادشاهیست از خیول و علم
همه مقری ولی نه صوت و نه نغم
همچو شمعند سر زجان دارند
جان شان تن خورد چو شمع مقیم
پیش هر یک هزار مرتبه دار

حرکت رفته از اشارت شان — حرفها جسته از عبارت شان

باش تا روز حشر برخیزند — همه در دامن دل آویزند

منتهی امیدشان تا او — قبله شان او و انس شان با او

همه خواهی که باشی از او باش — دور شو جملگی مر او را باش

ژاله دل ز دل مران هرگز — گر نه دل رسی بگلشن عز

سگ در دلپوستین درویشان — ورنه چه چرخست بندهٔ ایشان

در دل کوب تا رسی بخدای — چند گردی بگرد بام سرای

از در کار اگر در آیی تو — وانکه بر بام دین بر آیی تو

دل کند سوی آسمان پرواز — بام دین را بزد بان نیاز

نردبانی که سوی بام دلست — پایهٔ عرش زیر او خجلست

تنگهای شکر مزین باغ — که همه باغ طوطی اند چو زاغ

طوطیانی چو زاغ پیش تو در — تو فرو ریخته به تنگ شکر

در نهاد و مزاج خویش نگر — لوطیان را چو طوطیان مشمر

این زمان طوطیان جگر خوارند — لیکن ایلکن بگاه گفتارند

زهر جان را بآشیانه برند — شکرت باز باب خانه برند

مرجع جان ز زهر عمر گذاری — باز گشت شکر طهارت جای

هیچ باشی چو جفت و فردی تو — همه باشی چو هیچ گردی تو

گر همی یوسفیت باید و جاه — رنجها کش ببر ریاضت چاه

چون سلیمان تو ملک را شائی — که چو یوسف بحسن زیبائی

شادمان باش و چهره را افروز — خویشتن را بنا چهل مسوز

رو برون نه ز خویشتن هستی — عمر خود چون کنی اندر آن بستی

گر شوی سال و مه برین منهاج — بر سر تو گردون تاج

اجل نفس در گدائی دان — اصل او را ز پادشائی دان

همچو مردان سبک براه درآی — تا ببینی ز پادشاهی بهای

اندرین رسته بهر رستن خود — آن فرو شد آن چه کس نخرد

چون سوالت گزید مرد وصال — مرد سالک چه بهتر ز سوال

گر صلاحت صلاح هستی تست — چون عمل جای جستجوی تست

چون دل او کم زدست شاد شود — آنچه آن هست تست باد شود

قامت عمر خویش را خم ده — مدد نشکسته خویش را خم ده

خم قامت که نم پذیر بود — سر گردان پیش او چه خیر بود

فی ذم الطمع والحرص

دل خود را ز تاب و تابش طمع — تافته دل چون شمع
کان فتیله که بر فروزندش — تا نشد تافته نسوزندش
آن نباشد ولی که چون سرخاب — رود از بهر آبروی بر آب
ولی آنست کو ز خود بجهد — پای بر آبروی خویش نهد
ورنه او آب را هوا دارد — دل او بی کلاف قبا دارد
گرچه خود را آب بسیار دهد — بهر آب را هوا نگهدارد
گرچه بر دنیا و مردم کین باشد — هر چه جز دین حجاب بین باشد
در ره دین نباشد حجاب تو آن — هستی تو هست نقاب تو آن
تا ز خویشی کاندر ره بر گیر — تا شوی بر نهاد هستی میر
هیچ دی ملک لایزالی دان — ملک تا هست فی که مالی دان
هر که مقصود را طلبگارست — در ره صدق سخت بیکارست
دل ز مقصود خویشتن بر گیر — حکم را باش و کار تا ز سر گیر
نشوی بر نهاد خود سالار — بنهاد ز بهر وزه بسیار
زانکه هر بند که در بر کردی — زین دو هر لحظه خواجه تر گردی

گر همی لنگست کند فربه
صفت دوستان هر جائی
دوستان ارسد که در ره ما
سیر خوردن ترا ز لنگش به
چیست جز تیرگی و رعنائی
تیره رائی کنند بر غماز

فی حالة اصحاب التصوف

تازه اندر بهار حق صوفیست
صورت سرو چیست نی ما
صوفیانی که کاسه پردازند
مرد صوفی تصنعی نبود
صوفیانی که اهل اسرارند
صوفی آنست کز تمنی و خواست
سه نشانست مرد صوفی را
اول آن کو سوال خود نکند
دوم آنکه ار کسی روی خواهد
نکند باطل آن من و اوئی
سوم آن کز جهان شود بیرون
سرو در جویبار حق صوفیست
راست تو تازه روی خوش جامه
چشم تحقیق را همه کازند
خود تصوف تکلفی نبود
و دل نار و بر سر دارند
گشت بیزار و یک همه برخاست
خواه بصری و خواه کوفی را
بد بود خود سوال بد نکند
ما حضر بدهدش که می شاید
که بیابد عوض بروز جزا
نبود مدخر ورا افزون

سازو تجهیز او ز نیک و ز بد — هیچگونه معد نباشد خود
شادمانه بود بگاه رحیل — نبود پای بند همچو معیل
بود آزاد از آنچه بگریزد — وانچه بدهند خلق نپذیرد
هرچه باید ز کردگار جهان — خواهد و خلق از و بود بامان
بود از بند جاه و مال آزاد — رخ بسوی جهان بی فریاد
همه بی خان و مان و بی زن و جفت — نه مقام نشست و معدن خفت
همه بی بارنامه و دل شاد — همه کوتاه جامه و آزاد

فی حقیقة التصوف

صوفیی از عراق با خبری — بخراسان رسید بر گذری
گفت شیخا طریقتان چیست — پیرمان این زمان نکوئی کیست
راه و آئین تان مرا بنمای — ورچه درت به پیش من بگشای
چیست آئین و رسم و راه شما — بکه باشد همه پناه شما
آن خراسانی این گذر گفت — کای شده با همه مرادی جفت
زان نصیبی که اندران سخنیم — بخوریم آن نصیب شکر کنیم
ورنیابیم جمله صبر کنیم — آرزو را بدل درون شکنیم

گفت مرد عراقی ای سرور — اینچنین صوفی نشاید کرد
اینچنین صوفی بی ایمان — اندر اقلیم ما کنند سگان
چون بیابند استخوان بخورند — ورنه صابر بوند و در گذرند
گفت برگوی تا شما چه کنید — که بدل دور از اندوه و خرید
گفت ما چون بود کنیم اشیار — ورنباشد بشکر و استغفار
هم بدینگونه روزگذاریم — بوده نابوده رفته انگاریم
راه ما این بود که بشنودی — اینچنین شوق هم که بر سودی

فی تعلیم الآداب للابن فی التصوف

پسرا دست شیخ نا هموار — گنج پرداز و رنج نابردار
پیر روی ز روی نصح و نیاز — گشت راضی بصلح نان و پیاز
بر سر مجمع از سر آزار — گفت پور از سر کبود بر آر
رو چو زر بایدت سیفی کن — ور سریت آرزو فقیهی کن
ور ز رو سر همی نخواهی راست — جان و مال پدر بجمله تراست
تا ترا کسب جاه و جاهی دهد — تا نکه این صوفی خدای دهد
او هدایت دهد تو جهد بکن — کار کن کار و بر میار سخن

جان ندید از جهان پر درد کی / با تو جز لقد نا جوانمردی

با چنین نقد زیبا روی خوب / یوسفی کی فروشدت یعقوب

نه هر یک نصیبه جوی از نار / زانکه رشوت ده ست شوت خوار

تو بصفوه صفات صوفی باش / خواه بصری و خواه کوفی باش

باش همچون چراغ در ماتم / مرگ با دلق و سوگ هر سه بهم

پیش مردان بمیر تا برهی / ور نمردی از و بجان نرهی

همچنین باش در نقاب شرف / تا نزیبد جمالت آب بشرف

سوی اهل از سرای محنت و داغ / با لباس کبود رو چو چراغ

چون نداری مناهی اندر پیش / ز احتساب خرد بجو مندیش

مفلسی مایه ساز تا برهی / ور ندارد ترا زمانه رهی

عاشقان آن زمان کجا آیی زند / هر دو عالم بزیر پای آی زند

ملکوت این چنین گدا فی را / جان دهند از پی رضا فی را

هر که برتر ز جان مکان دارد / خانه بر فرق آسمان دارد

خویشتن را فدای یاران کن / کشت بیگانه پر ز باران کن

مستقر گرسنه هست بر گذرت / مال و جاه ست هیزم مستقرت

گرچه هستت چنین سفر در پیش — هیزم او مشو ز دمندیش

هیزم این سفر ز جاه بود — وانچه داری بجاه چاه بود

گرچه هستی کنون بغفلت خویش — سرنگون در فتی دران آتش

گرچه نمرود آتشی افروخت — نه چو آتش علف نیافت بسوخت

چون[1] شنید او خطاب حق یا نار — سرد و خوش طبع شد چو دانه نار

زر نداری چه غم خوری زامیر — خر نداری چه ترسی از خرگیر

ای[2] فرومایگان شط قدم — وی فرومانده گان بحر عدم

باش تا در رسد بهار شما — تا چه گلها دمد ز خار شما

دست مشاطه بهار ازل — تا چه آراید از عروس عمل

هر که از جاه خویش در ماند — چوب رهوش بصدر حق راند

وانکسانی که مرد این راهند — از نهاد زمانه آگاهند

بنیوش این حدیث بی زرقی — دل منه بر فروغ هر برقی

صفت و حال صوفیان اینست — راه دین این و صدق جان اینست

فی التفکر والمراقبة فی احوال التصوف

دست دین کن بعلم و عدل قوی — چون سگ پای سوخته چه روی

[1] قوله چون شنید او خطاب انا ربکم الاعلی کو در فی نبود و سلاما علی ابراهیم کو در سپاره اقترب در سوره انبیا واقع شده

[2] قوله ای فرومایگان شط قدم الخ شط بالفتح و تشدید طا در لغت بمعنی نهر آمده

این ترا گویم ای لهاوری / کز جمال حریم حق دوری

لیکن آنکس که سینه صاف کند / کعبه بر درگهش طواف کند

تو نه همچو سیر در یک پوست / برگ تو چون پیاز تو بر توست

یوسف تو هنوز در چاه است / کش نه هنگام افسر و گاه است

مهر نادیده ماه کی شود او / بنده نابوده شاه کی شود او

بنده شو تا ادمی زیبون باشی / تا بدانی که شاه چون باشی

تو هنوز از چنان نه گز رنگ / از تو دین و خرد ندارد ننگ

هر چه زاغاز دل و رنج بود / عاقبت باز عز و گنج بود

چند ترا دانی و لاف و صاف / شرمسار است آدم از تو خلف

تو ز آدم بخلقتی مانند / ورنه از راه حق نه فرزند

خلقتت هست خلقت آدم / لیک معنی آدمی مبهم

مادری را که رستمی زاید / در دو ده درد زانش بگزاید

گر نه بر شیر بچه باشد چیر / شیر درّد چو گشت وزی شیر

گرچه آندم بود ز گریه زمان / گریه زاید ز عطسه پس از آن

تو ز موشان مدار طبع صلاح / کایچ فاسق نباشد اهل فلاح

فی الرضا و التسلیم

ابلقی را که رخ بخانهٔ اوست — تازگی جان تازیانهٔ اوست

وانکه از تیر او بشرف دارد — دیدگان از پی هدف دارد

گر ترا تیغ تن زند آه کن — ور ترا زخم حق زند خه کن

بی رضای حق انچه راحت تست — آن نه راحت که آن جراحت تست

دل ز تلخیش همچو می خوش دار — همچو او دل پر آب و آتش دار

تلخ و شیرین چو هر دو زه باشد — زشت نبود همه نکو باشد

دل شان بر فراق مال و عیال — خنک و خوش چو در بهار شمال

زخم خواران حکم چون سندان — رنج نکرده ز ضعف چون سوهان

تا درین عالم فسرده درند — لکد اشتران بگرده خورند

خویشتن چون ز عشق گرم کنند — گردن روزگار نرم کنند

پیش رفتن برغبت از دنیی — شود آماده نزد شان عقبی

چون سر عشق انجهان دارند — همچو شمعند و سوز جان دارند

پیش شان روزگار چون بنده — دهر را انفاس شان فزاینده

کمترین بنده شان زمانه بود — ز آرزو دل چو کور خانه بود

جان بعهد و وفاش بسپرده — در کفن زنده در کفن مرده

سوی آن کز رضا حکیم بود — جنبش اختران عقیم بود

در رضای خدای خویش بکوش — به بخشش چو بندگان مفروش

مده از دستش از برای نهاد — هیچکس هیچ را بباد نداد

باش تا حکم صولجانش چو گوی — هم سمنا و هم اطعنا گوی

چونت گوید نماز کن بگذار — چونت گوید بکن برو بگذار

چونت گوید بخش هیچ منه — چونت گوید نگاه دار مده

نه ز روی مجاز کز تحقیق — بر همه بر نهاد پی صدیق

اندر آمد کلیم پوشیده — صفو دردی درو نوشیده

پر جبریل بر مواقفتش — گشت همچون کلیم منقبتش

رخصتش هدیه دان از و بر هی — تو از و رخصتش چه باز دهی

نه تو کی قدرتست بر کاری — تو که اندرین میان باری

هر کجا ذکر او بود تو که — جمله تسلیم کن بدو تو چه

آن او کی تو کم ستیز بدو — گر گریزی از و گریز بدو

جان و تن را بکردگار سپار — تا درون سرای یابی بار

کانکه شد پاسبان خانهٔ سر — چون کلیدان بماند از پس در

جان و اسباب از و عطا داری — پس در بخشش از و چرا واری

مال و اسباب در رهش در باز — بر ره رود و سیل خانه مساز

وقف کن جسم و مال را بر جیب — تا بود چون کلیدت اندر جیب

جبر را مار میت کن از بر — پس بدان از ذمیت سر قدر

نیستانی که بر درش هستند — نه کمر بر درش کنون بستند

بلکه از ما در سنین و شهور — خود کمر بسته زاده اند چو مور

جمله اعضات را به بند در آر — مال و اسباب جملگی بگذار

بند او دار بر همه اعضا — تا نگردی ز بند غیره جدا

بندگی نیست جز ره تسلیم — ور ندانی بخوان تو قلب سلیم

هر کرا نیست چشم عبرت کور — نبود همچو مرغ و دیو و ستور

بندگی در سرای مبدع کل — ضعف و عجزست و شکستگی و ذلل

دور دور است در بلا خوردن — بنده بودن ز بنده پروردن

چون شود حکمت قدم ساقی — تو کنی اختیار در باقی

هست در دین هزار و یک گام — کمترین آنکه بی تو باشد رام

گر چو زنبور خانه خواهی تن — پیش تیر قضا سپر بفکن

هر کرا خسته کرد تیر قضا — نپذیرد دوا ز هیچ دوا

زخم تیر قضا سپر شکنست — هیچکس خود ز زخم او نبرست

آنکه دلهای آشنا دارند — دل ز چون و چرا جدا دارند

که نبشتست بر تو سود و زیان — امر قل لن یصیبنا برخوان

بکزپی جانت حکم یزدانی — شب بعشت آنچه روز میخوانی

مخبر باطنست و ظاهر حکم — جاکی اولست و آخر حکم

خویشتن را مآب دو که زما — نشنود علم آشنا و ریا

چون ز بالا بلا نهد بتو روی — رو تو الله گوی و آه مگوی

حکم حق چون سوی تو کرد نگاه — هان و هان رخ و دلبسته کن و آه

تا ندارد ت آه سرگردان — آه را هم ز راه برگردان

با قضا سود کی کند حذرت — خون مگردان به بیهده جگرت

دست و لب بر حکم مبدع کل — پنجه سرو ساز و غنچه گل

سوزیان پاش کز خدا ایش را — استخوان باش مر هایش را

روی چون شمع پیش او خوش دار — کم از آب و تاج از آتش دار

تو چراغی به پیش مهر بلند — جان همی ده چنو خوش میخند

جان بر غیبت سپار کز امکان — نیست جانت دران سرای شمار

کانکه دم با سر بریده کشد — بار حکمش بنور دیده کشد

سر نپیچد ز امر و حکم خدای — بنشیند خموش بر یک جای

آتشی را همیکند تسلیم — داغ مرد و باغ ابراهیم

تا نگشتی بسوی خویش گدای — نبود سوی تو خدای خدای

هر چه جز حق بود تو در میذیر — دل ز اغیار جملگی برگیر

شرع مقلوب امکان گوئی — عرش مقلوب الجلا جوئی

زانکه داند خدای مرسخن — غمز او غمزها تقاضا کن

فی التجرید والتوحید

آن شنبدی که تا خلیل نهفت | وقت آتش بجبرئیل چه گفت
کرد بیرون سر از دریچه جان | کای برادر تو دور شو ز میان
گفت با جبرئیل اندر سر | رب یسر کنان ز امر عسر
گشته از منجنیق حکم رها | گرد گردان چو گوی گرد هوا
دور کن یک زمان ز خویشتنم | تا برآویزم تو یک نفس زنم
گفت پس من دلیل راه توام | جبرئیلم که نیکخواه توام
در چنان حال با نهیب خلیل | از سر اعتماد و حفظ و کیل
گفت هر چند پایم ای دلبند | هست بر گردن ضعیف به بند
عصمت او دلیل من بس است | علم او جبرئیل من بس است
بی تو بود گوش تو حاضر شو | چشم بر دوز و پس تو ناظر شو
یک سواند از حظ خود و زمیان | تا بیابی تو لذت ایمان
چون بعشق از چنار آتش جست | آتش از آتشی بدارد دست
چون خلیل آن موحد نشست بگذاشت | آتش از فعل خویش دست بداشت
چون عنان را بدست حکم سپرد | آتشی سی و هشت ده بر برد
دمید از میان آتش و دود | چون صدای ندای حق بشنود

عهد و سوسن تحقیق — سنبل سنت و گل توفیق

آری آری چو دوست آن باشد — نار نمرود بوستان باشد

آن زمان کین حجاب برگیرند — کارها جملگی ز سر گیرند

بد و نیک تو جمله رانده اوست — تا بدانی که دشمنی یا دوست

تا درین بوته زر پخته شوی — راست چون سیم خام سخته شوی

خبث خبث تو بسوزد پاک — بگذرد خاک پایت از افلاک

فلک استقیم جای تو شد — چون خدای تو رهنمای تو شد

کاینکه نه چرخ و چار ارکانست — آزمایش سرای یزدانست

نیک و بد را که آن پرده درست — آزمون جلوه سازد پرده درست

چیست زین کین پیش دشمن و دوست — بوته و کوره و ترازو اوست

آزمایش جدا کند پس و پیش — که دو دانه بدو سره کم و بیش

در خیال ار فزون و کاست بود — آزمایش گواهی راست بود

آدمی را که بر سقر گذرست — جلوه کفر و دین و خیر و شرست

تا چو در بوته هلاک شود — زانچه آلوده گشت پاک شود

شد هلاک ار دلش نباشد پاک — ور بود پاک زین سقرش چه باک

پاک شو زین سرای پر شر و شور | ورنه گردی بزیر پای ستور
آنکه او پاک رفت زین منزل | گشت زاد رهش همه حاصل
وانکه او بد کنت و آلوده | گشت در راه رنج فرسوده
بعد ازین معنی کتاب آرم | صد بیت در حساب آرم

الباب العاشر فی حسب حال و بیان احوال و سبب انتزاعه من الدنیا و انزوایه و تجرده عن الخلائق

حسب حال آنکه دیوانم مرا | گشت یکچند در گدازم مرا
گرد آفاق گشته چون پرگار | گرد گردان ز حرص دائره وار
شاه خرسندیم جمال نمود | جمع و منع و طمع محال نمود
شدم اندر طلاب بال ملول | از جهان و جهانیان معزول
بود طبعم ز نظم و نثر نفور | چون ز اسکندر مظفر فور
تا درین حضرتم خرد تلقین | کرد این نامه بدیع آیین
یادگاری طرازم از پی شاه | جانفزای از معانی دلخواه
روشن و درر را بود وادی | مهتدی را ازو بود هادی
عقلا را بود نکو دستور | نخورد زان سپس شراب غرور

رستگاری او درین باشد
یادگار خسرو چنین باشد

هر زمان آورده ام من این صنیف
جان و دل کرده ام درین تالیف

ریسمان کرده ام تن و جان را
تا بسودن بکنده ام کان را

گرچه مولد مرا ز خرتین است
نظم شعرم چو نقش ماچین است

خاک غرتین چون منا دحکیم
آتشی باد خوار و آب ندیم

بهر حکمت بر غنم اسخنه
هیچ زن بر شناست از چونه

لیکن از روی حکمت لقمان
رفتم لقمه ماند بر انبان

از تو پرسم حکیم دار جواب
بازده بر طریق صدق و صواب

در جهان عالم از ده و تا کاف زمین
تا بکاف سماک و تا پروین

از پی شعر کو سخندانی
بهر سیمرغ کو سلیمانی

ای ز انصاف و عدل لکش تر
همه کس با تو خوش بهی خوشتر

گرچه هرگز نبوده وقت سخن
در غریبی غریب شعر چو من

همه مرغ زشان بسرایند
لیک طوطی شکر همی خاید

خاطر من اگر پریشان کرد
دردانش چو ارزان ارزان کرد

در زمانه سخن سرای شدم
تن گفتار را بهای شدم

لیک مدح کسی نگفتم من
خدمت چون تو شاه شاه نزاد
حق عطا داد حکمت و هنرم
حق چو آمد نمود باطل پشت
دیدها شب فراز باید کرد
گوهر اندر صدف نهفته بماند
تا بدین عهد نامداند زر
معنی بکر از آن سوی تو شتافت
همچو بیت کار بحر و راست
همه بازان این جهان پیرند
نیست اندر هوای نفس نفیس
همه پیران این نه ماتمند
بنده چون ابتدای مدحت شاه
گفت عقل ای دلت ز مهر شه
ور نشان کن ز لفظ و معنی زود

گر بمدحت تو مصنفتم من
جز فزونمایه بباد و هدر داد
کی عطا در خطا بکار برم
روی دستت بدان سر انگشت
رود شد چشم باز باید کرد
مدتی غنچه ناشگفته بماند
زانکه در پرده بود معنی بکر
که همی مرد جست و جز تو نیافت
پیل یا شاه راست یا خود راست
یا کس خوار یا بلخ گیرند
باز سیمرغ گیر جز من کس
همه طفلند جز دو ساده خرد
گرد فکرت بسلخ و غرهٔ ماه
از تو دریای مدح و از من در
زانکه خاموشیت ندارد سود

عندلیبی نوا سرای از سرو — سرچه در خس کشیده چو تذرو

زانکه دریا نه لاف زن باشد — یا درش بهر خویشتن باشد

صدف جان دل شگافته ام — تا چنین در در و بیافته ام

اندرین دولت از پی یاوری — کردم افزون سنائی آبادی

شهری از دار عدن خرم تر — قصری از مصر عصر معظم تر

الف او خلف عزت و نصرت — ضعف آن جفت باب این قصر

بنگر اوان این کتاب بجان — وانکه از راه دیده این نتوان

در عدد گرچه بر ملک فلکیست — با حروف شهادتین یکیست

نکته چون زلف حور در تفسیر — رمز چون قصر عدن بی تقصیر

طاقهاش از طراوت و تبجیل — همچو جفت سرایی در نیل

خانهاش از ریا و طمع و فضول — پاک و عالی چو خاندان رسول

بوم او ساخته ز بام فلک — واندرو فرش پر و بال ملک

ظاهرش همچو حور مشکین موی — باطنش چون بهار خندان روی

خشتی از زر و خشتی از گوهر — چوب از مشک و چوبی از عنبر

هر نهالی جهانی از معنی — هر گیاهی شمالی از طوبی

کرده از بهر روی و بوی خویش — آب جانها روان بهر جوی خویش

نقش او بر گیاه شرع فدی — ناقة الله بر دو گوش ندی

واندرو صد هزار پرده نور — پس هر پرده صد هزاران حور

ظرف حرفش چو زلف مهرویان — نقطه خال رخ ذره مویان

واندرو قصری از حقیقت و صدق — نام آن قصر کرده مقعد صدق

همچو مریم در و معانی من — همه دوشیزگان آبستن

شهری آباد پر ز نعمت و ناز — در دروازه بر غریبان باز

واندرو بهر یمن و عزت و بخت — صفت شاه بر نشسته بتخت

گرچه نظم سخن بغنه بین بود — دست او پای بند پروین بود

هست با ساز داری دهری — زانچنین شهر انچنین شهری

زین چنین شهر و هر خرم باد — سا کنش وصف شاه عالم باد

کز بجویند سال دیگر ازین — نسخه یابند زین سخن در چین

شاه طمغاج ساز دش تعویذ — قیصر روم را شدست لذیذ

زین سخنهای خوش چو آب زلال — گشته طالب بهند و جیپال

عقلا را شدست این مونس — فضلا را بنقشه و نرگس

جاهلان را بسان افسانه است — زانکه جاهل ز علم بیگانه است

باغ دانش چه جای جهالت — علم و حکمت غذای ابدالست

بود باید نهان ز خلق جهان — گر دوا باید سخن ز خلق نهان

خاطرم گفت مر مرا در سر — کای بفضل تو روزگار مقر

کافی از محض عقل کندی باز — شورے اندر جهان فگندی باز

زو و پیش کز خوب تازه سخن — که خلق شد کتابهای کهن

زین سپس تا همی سخن رانند — حکمای زمانه این خوانند

تا بنا کرده ام چنین شهرے — مثل این کس ندیده در دهرے

صحن جنت وار شده میدان — همچو جنت ز نعمت الوان

عسل و می در و روان گشته — آب و شیرش غذای جان گشته

واندر و قصرهای از یاقوت — گشته ارواح را جلالش قوت

واندر و حوریان با زیور — خاک بوسش عبیر سنگ در

چیست این باغ نزد پرشکان — جز مگر جیک جیک بنجشکان

همچو طوبی ست تازه و خوش و نو — بهمه جایگه رسیده چو بو

هر بیان آفتاب برهانی — هر سخن فرد خانهٔ جانی

شسته از بهر نگ و بویش را — خرد از آب شرم رویش را

هر یکی بیت از و جهانی علم — هر یکی سطر آسمانی علم

مطلبش سخت چون گهر در کان — ماخذش سهل چون هوا از جان

بمعانی گران بلفظ سبک — چون عروسی بزیر شعر تنک

بجهانش سرده از تنگ و پوی — آفتاب از جمال و ماه از بوی

عالم عقل طالبش گشته — نیست اوهام خالبش گشته

برده این راز بهر قوت ملک — بره آورد شرق و غرب فلک

ای صبا از برای روح القدس — برگذر بر ره خطیرهٔ انس

بتن و جان ناکسان و کسان — چرب و شیرینش یک بیک برسان

هر که یعقوب وار چشم خرد — بکشاید برای خاطر خود

بیند این روضهٔ بهشت مرا — که حکایت کند سرشت مرا

از معانی و لفظ نامعیوب — یوسفی از درون و بیرون جیب

تلخ و شیرین چو می بطعم و اثر — یا چو دشنام یار و بند پدر

نکته و حرف و طرف او با اثر — آتش و آب او نه خشک و نه تر

تری خویش حرف پنهان داشت — ورنه کاغذ چه طاقت آن داشت

زین نکوتر سخن نگوید کس — تا بحشر این سخن جهان را بس

این گهر را مباد تا محشر — حسد و جهل و بخل قیمتگر

قیمتش گر خرد کند عالم — ور کند حاسدش بها دو درم

سوی حاسد چه این چه بانگ شتر — گرگ و یوسف یکی بود سوی کور

چون زبان حسد بود نخاس — یوسفی یابی از گزر پاس

لیک زو دزد بر کشد دیده — تا نگیرد کسش بدزدیده

کس نگفت اینچنین سخن بجهان — ور کسی گفت گو بیار و بخوان

زین نمط هر چه در جهان نیست — گر یکی ور هزار زان منست

دزد اینند زیرک و ابله — چون دبیران ز حرف بسم الله

آنکه دزدی کند ازین گفتار — پنج پائیست زشت و کژ رفتار

وانکه دزدیده این بخواهد برد — ببرد طلسم و بیافرید برد

چون بنام خودش نمونه کند — چون خودش زشت و باژگونه کند

این فرومایگان سندان را — وین ملامت‌گران ندان را

گرچه خوانند نهند نام شان کو — ورچه صورت کنند جان شان را

گرچه صورت نگار ایشانست — جان نهادن نه کار ایشانست

صورتی کاندرو نباشد جان — کی رود سوی اوملک مهمان

صورت بی روان بود مردار — پاک را با پلید و مرده چه کار

مرد نقاش صورتی بنگاشت — پرده از پیش نقش خود برداشت

چه کند چونش گفت روح نگار — که درین شخص مرده روح درآر

جان آن صورت بدیع عجیب — از سر معنی لطیف غریب

گر درآورد یافت خلد و نعیم — ورنه خامیست او و نقش کلیم

آنکه پهلو همی‌زند با من — پهلوی رانده اند از دامن

شعر من گل جمال او خارست — خود خریدار ما پدیدارست

من بمنزل درم چه ره جویم — او شده حیض من چه سر شویم

حکما را بود بخوان جلال — لقمه و نطق و سحر هر سه حلال

جاهلان را ز حرص و بخل مدام — لقمه و نطق و سحر هر سه حرام

چون کنم عقد گوهر از کانی — روح قدسی درود مد جانی

زنده و تازه کرده چون طوبیش — دل و جان را طراوت معنیش

گفته من روان شمار روان — در دو عالم چو چشمه حیوان

شعرا بنای عصر اندر شد — هم روانست لیک سوی سقر

آب نیکو بود روان در ده — لیک در ریگ تا روانی به

آب چون شد روان بچه زد باغ — ریگ چون شد روان بپوشد راغ

آب منصف روان روان باشد — لیک سیلش هلاک جان باشد

شعر من سوی کافر و مومن — همچو آبست و نفس از همین

حکمت آن حکیم ژاژ فروش — هست مانند کرمی اندر گوش

حکم او هم روان بود در شور — سیم بدهم روان بود در کور

شرع و شعر او روان و جان خیزد — عشر و خمس ز ضیاع و کان خیزد

از تن و طبع شرع و شعر نزاد — تو ده شوره عشر و خمس مداد

همچو آبست این سخن بجهان — پاک و روشن روان فزای روان

چون ز قرآن گذشتی و اخبار — نیست کس را بدین نمط گفتار

کردی ار نیستی بمن نسبش — دیو قرآن پارسی لقبش

گویمت گر ز من کنی تو سوال — این نکوتر بسی ز سبع طوال

پس جلی از غم جاهلیت را — وز پی مردی و حمیت را

بار روان و خرد بیامیزش — بر در کعبهٔ دل آویزش

تن ز نقشش همی بیاید جان — جان ز نغزش همی ببیند کان

فضلا متفق شدند برین — که کلام گزیده نیست جز این

خط اوراق این سخن که رنگ — سیه خوشالست چون شب زنگ

آفتابیست نظم من گر غر — در تراجع نیوفتد هرگز

لذتی دارد این سخن تازه — که بخوبی گذشت از اندازه

بر رسانیده ام سخن بکمال — می بترسم ز راه یافت زوال

چون بغایت رسد سخن بجهان — زود آید دران سخن نقصان

سخن از بزیر چرخ کبود — چون منی بود و هست و خواهد بود

خاطرم بنده است حکم پذیر — هر چه گویم بیار گوید گیر

آنکه او منصف است و زیرک ساز — نشمارد بازی این گفتار

همچو جان دارد این گزیده سخن — که نگردد بهرزه هرزه کهن

هر زمان تازه تر بود نطقش — خصم خواند همه حدیث لطفش

وانکه این مستزق کند باشد — همچو هس که خاره تیراش

وانکه این بشنود بگوش از دور — لحن داود و طعن بر موزه بود

شعر من صورت و آن بدنست — خط من خامش شکر سخنست

هر کرا جان بدرد جهل شکست — شعر من جانش را بهم پیوست

هر کرا اندرین جهل و شکیست — شعر من جانش را یکی و یکیست

در سرائی که مکر و فن دارد — تازگی گفتهای من دارد

آنچه زین نظم در شمار آمد — عدد بیت ده هزار آمد

بعد ازین گر اجل کند تاخیر — آنچه تقصیر شد شود توفیر

بیتی از شعر من سوید حال — نیست کمتر ز بیت بیت المال

گرچه در غفلت اندرین سی سال — دفتر من سیاه کرد خیال

این سخنها ز کاتب چپ راست — عذر سیصد هزار ساله بخواست

کردم از خاطری ز گوهر پر — دامن آخر الزمان پر در

هر که زین پس بشاعری پوید — یا نگوید و گر نه زین گوید

زین سخن کاصل عالم افروزیست — وانکه پیروز بخت ارروزیست

وانکه او طالب ادای منست — خون او در زجاج او غذای منست

این سخن از پی دل ابلیس — گر بنوشت خصم گو منویس

گر پی تشنگان علیین — کاتب جان همی نویسد این

بنزاد ادبی که دیو زاد بود — گر بنویسد این ز داد بود

قدر این شعر دیو چه شناسد — بوم خورشید را چه پرسد

چه بود زین شنیع تر بیداد — لحن داود و کرنا در زاد

پیش این گفته سر فرود آرد — سخن آرای هر چه بردارد

جای کو شنید این سخنان — یا بدید این لطیف سر و بنان

جز بصورت بد و نه پیوندد — زانکه بر ریش خویش میخندد

آنت رنجی که کور شمع خرد — پس نخسپد در و همی نگرد

شمع بیهوده دان تو در بر کور — لحن داود و مستمع چو ستور

تو بگلبن ده آب حیوان را — کو برو خاک خور مغیلان را

خاتم انبیا محمد بود — خاتم شاعران من هم سود

هر که او گشت طالب مجد است — شفی او ز لفظ بو المجد است

زانکه مجد را بتن شدم بنیت — که دو مجد و دو ماهیم گیتیت

شعر را بلفظ منظوم — زین قبل نام گشت مجد و دم

چون مرا اندرین سفر که پست — زر و جو هست و عیسی و خر هست

نخورد آنچه هست در خور او — آنچه زر عیسی آنچه جو خر او

هزل اگر با جد است گوی باش — که نه از زیرکان کم اندر او باش

نیک باید بود ز روی شمار — نیکی بی بدی تو چشم مدار

هر کجا راحتیست صد رنجست — زیر رنج اندرون همه گنجست

اینجهانی ست خوب و زشت بهم — وانجهان دوزخ و بهشت بهم

در جهانی که نظم او زد و نیست — با عشش بدخوئی و نیکخوئیست

نزد پی نظم پادشاهی او — قهر و لطف ست با الهی او

تو بد و نیک دیده بجهان — خیر باشر و کفر با ایمان

قبض و بسطست در جهان حیات — ضر و نفعست در مزاج نبات

مصلحت ست این دو رنگی او — نه بجهلست ترک و زنگی او

قبض و بسطی که در جهان دلست — همچو در شکل و صورت آب و گلست

هر که او خیره رای و مستحلست — گر بدزد در شعر من بحلست

نیست در عقل وقت مهمانی — لقمه تنها زدن لقمانی

چه حکیمی بود که خوان بنهد — پاسبان را نوالهٔ ندهد

میزبانی خاص خوی بدست — دعوت عام کردن از خردست

میزبانی چو خوانی آراید — ترهٔ همچون بره بکار آید

گرچه با هزل جد چو بیگانه است — هزل من همچو جد هم از خانه است

شاه را چون خزانه آراید — چیز بد همچو نیک در باید

هزل من هزل نیست تعلیمست — بیت من بیت نیست تقلیمست

تو چه دانی که اندرین تقلیم — عقل مرشد چه میکند تعلیم

یعنی از جهد اوست جان آویز — هزلش از سحر شد روان آمیز

ای از سحر جمع جدید

تو پی نظم پادشاهی او — قهر و لطف ست با الهی او

تو بد و نیک دیده بجهان — خیر باشر و کفر با ایمان

قبض و بسطست در جهان حیات — ضر و نفعست در مزاج نبات

مصلحت ست این دو رنگی او — نه بجهلست ترک و زنگی او

قبض و بسطی که در جهان دلست — همچو در شکل و صورت آب و گلست

هر که او خیره رای و مستحلست — گر بدزد در شعر من بحلست

نیست در عقل وقت مهمانی — لقمه تنها زدن لقمانی

چه حکیمی بود که خوان بنهد — پاسبان را نوالهٔ ندهد

میزبانی خاص خوی بدست — دعوت عام کردن از خردست

میزبانی چو خوانی آراید — ترهٔ همچون بره بکار آید

گرچه با هزل جد چو بیگانه است — هزل من همچو جد هم از خانه است

شاه را چون خزانه آراید — چیز بد همچو نیک در باید

هزل من هزل نیست تعلیمست — بیت من بیت نیست تقلیمست

تو چه دانی که اندرین تقلیم — عقل مرشد چه میکند تعلیم

یعنی از جهد اوست جان آویز — هزلش از سحر شد روان آمیز

ای از سحر جمع جدید

تا عقل بادهٔ زدن

تا عقل بادهٔ زدن

تا عقل بادهٔ زدن

شکر گویم که هست مزد هنر — هر دلم از جد دیگران خوشتر

فی الضعف و الشیب

راکعم کرد روزگار سجود — از پی این رکوع چیست سجود

تا جوانی مدد کن من بود — چو می عمرم پر آب روشن بود

آخر آن آب از پاک بری — خاک سردی ببرد و باد تری

مرد چون گشت پیر عاجز گشت — شباب آشیب و عجز عاجز گشت

گرچه پیرم بزندگانی من — تو ببخشای بر جوانی من

روزگار حسود بیباکم — از دل شوخ و جان غمناکم

کرد پشتم کمان و گام چو تیر — کرد رویم چو قیر و موی چو شیر

پای بر پایم آمد از غم شست — لاجرم دست میزنم بر دست

پس چو نور شباب حاضر نیست — تا پیری و تیر هر دو یکیست

گشت بالا و قامت و بامن گفت — که همی زیر خاک باید خفت

خوش خوش از من جهان هزل و مجان — عاریتها همی ستاند باز

اندرین کارگاه هزل و هوس — وانندرین تنگنای مانده نفس

مرد با عارض سیاه نکوست — کاندرو دشمنست و شادی دوست

درنگر در من ای رفیق بمهر — سر آن مرگ سرخ و زردی چهر

تا بدانی که پیش ازین ایام — در سرای غرور و گلخن کام

فی تبدیل الحال

بدر بودم شدم هلال مثال — به بخندد ابلهان بر هلال

چون هلال دو تا شدم باریک — گشت عالم بچشم من تاریک

پنبه از گوش کرد بیرون مرگ — که بساز از برای رفتن برگ

شصت یک سالگیم کرد اثر — پس چل سال کرد عارض و سر

چون درین کارگاه بی استاد — عمر دادم بابلهی برباد

شب برنائیم به نیمه رسید — صبح پیریم در زبان بدمید

بمردیم تا به بوالعجبی — باز دیدیم صبح تیرگی

موی و دل شد چو شیر چون قطران — زین دو مرغ سیه سپید زمان

آن سیاهی موی رفت بدل — وین سپیدی دل بموی بحل

بنگر ای خواجه در رخ و پشتم — شد چو انگشت هر دو انگشتم

ریش چون وی پنبه زار شده — روی چون پشت سوسمار شده

عمر بگذشته کی دهد نیرو — که بقا در بقا بود نیکو

بهر آن عیش بینوا است مرا — کاب و پیش آسیاست مرا

آدمی خود جوان زبون باشد — خیمهٔ عمر پیر چون باشد

عمر دادم بجملگی بر باد — بر من آمد ز شست صد بیداد

روزگارش عمود بشکسته — میخ سوده طناب بگسسته

مانده همچون معانی باریک — بیخطر سوی خاطر تاریک

در تمنا همدم که گردم پیر — وین زمان خود ز پیریم به نفیر

پیر با چیز هست خواجه عزیز — پیر ناچیز را که داشت بچیز

عمر باقی چراغ دان خیر — از پی عیش عمر باقی پیر

گاه افزون و گاه کم گردد — گه بخندد گهی دژم گردد

سر بسوی زمین فرو برده — سخنی زنده و زدمی مرده

تا نفسی مانده باشد از روغن — گاه تاری شود گهی روشن

اینهمه بیهده است و عاریت است — اجل او را تمام عافیت است

پیر را خاصه بد خود بی برگ — نیست یک دستگیر همچون مرگ

پیر و دوست طفل باشد اسیر — پشه گیرد چو باشه گردد پیر

آن جوانی که گرد محفلت گشت — آن نه عمر آن فضول بود گذشت

عمر با جمله مستعار بود — عقل را زین حیات عار بود

مرد عاقل ز لهو پرهیزد — زین چنین عمر عقل بگریزد

مرد پیر از بقای جانان شد — با چنین عمر پیر نتوان شد

عمر تن مرد را اسیر کند — مرد را عمر عشق پیر کند

این همه خواجگان گرم طمع — که سگ نفس را شدند طبع

چون حباب از آب بشادند — زود میرند زانکه پر بادند

عمر کز سعی باد باشد و آب — سخت کوته بود چو عمر حباب

عمر دین ست تا ابد همراه — که اجل سوی او ندارد راه

عمر آنکس که پاس خود دارد — بر هنر پاسبان خرد دارد

هر که او رنگ بوی ست اسیر — زن و کودک بود نه مرد پیر

پیر گر چه بنش ستاره بود — گر چه پیرست شیر خواره بود

ای بسا پیر با شمائل خوب — لیک نزد خرد شده معیوب

دل ازین عمر مختصر برگیر — کز چنین عمر کس نگردد پیر

سیرم از عمر و زندگانی خویش — می بگریم برین جوانی خویش

زندگانی که نبودش حاصل — مرد عاقل دران نه بندد دل

عجز و ضعف ست حاصل کارم — بنحیفی چو زیر و بم نالم

پیر شکل ار چه با بها باشد — بر عاقل کم از هیا باشد

پیر باید که راه دیده بود — تا بر عقل بر گزیده بود

هست پیر از ولایت دینست — این که گویند پیر پیر اینست

خوشتر از روز جهل وقت زبیر — زارتر ناله از ضعیفی پیر

چون بدست زمن زمن باشی — تو نگردی مسن مسن باشی

زیر چرخست رسم پیر و جوان — زبر چرخ این نباشد و آن

ای برادر نصیحتم بشنو — بخرد او بکد خدا بگرو

جز بتدبیر پیر کار مکن — پیر دانش نه پیر چرخ کهن

پیر حکمت نه پیر هفت اختر — پیر ملت نه پیر چار گهر

چون براهیم پیر ملت بود — تختش از صدق و تاج خلت بود

مرد باید که باشد از دل و دین — از که از امر تا بیوم الدین

او برفت از میان و کم بایست — ملت او هنوز بر جا بیست

همچو آدم جوان و کهل روان — نه چو ابلیس ریش پیر و جوان

از سرای دماغ و حجره دل — که یکی دم همی زند عاقل

در سرا ید همی بده جادم — زین بلا و عنا و رنج و الم

این جهان را حمارست گردم — گرد امید خود بر آوردم

زین حیاتم ز خود ملال آمد — زندگانی مرا وبال آمد

التمثیل فی الاجتهاد

ابن خطاب آن بمردی فرد — کعب احبار از و روایت کرد

گفت گر نه ز بهر این سه خصال — بودی بودمی حیات وبال

کردمی اختیار خود را مرگ — زین حیاتم دگر نبودی برگ

لیکن از بهر این سه خصلت را — می پسندم حیات و مهلت را

کعب گوید که گفتمش ای میر — آن سه خصلت بگو و باز مگیر

گفت عمر یکی که گه گاهی — در سبیل خدا بهر راهی

میرویم و جهاد می جوییم — در ره غزو و شادی پوییم

دوم آنست کز پی طاعت — سر بسجده بریم هر ساعت

گاه و بیگه خدای می خوانیم — بخدائی ورا همی دانیم

سوم آن کین جماعت مشتاق — که جلیس اند بی ریا و نفاق

سخن حق ز ما همی شنوند — همچو مرغ گرسنه دانه چند

۱ قوله این جهان را حمارست گردم زنا بسوی عنا عنا بمعنی بار کردن و بار کردن و رنج بردن و رنج کردن منتخب اللغات

۲ قوله از بهر این سه خصلت را یعنی بر قیاس از بهر فلان را یعنی از بهر فلان را بمعنی بخشیدم

۳ قوله کز پی طاعت یعنی در پی داشتن را بمعنی بخشیدم

یا چو رگی که تفته گشت از تاب — آب یابد خورد و بسیری آب

از پی این سه خصلتم دلخوش — بر سر آب پای در آتش

بحیات از برای خلق خدا — دادم از بهر کردگار رضا

گرنه از بهر این سه حال بدی — زین حیاتم بسی ملال بدی

فی الاحوال حین الشیب والعجز

در جهانی که عقل و ایمانست — مردن جسم زادن جانست

تن فدا کن که در جهان سخن — جان شو و زنده چون بمیرد تن

دشمن حق تنست خاکش دار — قبلهٔ حق دلست پاکش دار

همه آلایش تو از طین ست — همه آرایش تو از دین ست

رهبر این راه را چو مرگ نیست — بینوائی مکن چو برگ نیست

مرگ هدیه است نزد دانندهٔ — هدیه زان میهمان ناخواندهٔ

سوی دین هدیهٔ خدایش دان — آنکه ناخوانده آیدت مهمان

مرگ کاید برت سبک مهمان — پیش هدیهٔ خدای کش دل و جان

مرگ چون رخ نمود هیچ منال — بدل و جان همی کن استقبال

جامه ات آنکه بخشد از خردست — ز آتش و باد و آب و خاک بدست

چو ایمان ورای هوش و سرش — جامهای برهنگی در پوش

رقص کن برنها و جامهٔ خویش — خرقه کن زلق چار پارهٔ خویش

زانکه در بارگاه بی بندی — نبود جان و جامه پیوندی

چند باشند مهربان با تو — دو جوانمرد عقل و جان با تو

چون شه آباد شد شهید آباد — آنکه از ملک داد یابد داد

آتش اندر زن از پی دین را — مسخ خر پشتهٔ شیاطین را

چار طبعت در سرای حیل — آلت چار مسخ عزرائیل

مرد کش زندگی زار کانست — نه بصحرای عالم جانست

رمه زانست از سرای فنا — خلق را سوی کشت زار بقا

چار رغند چار طبع بدان — بهر دین جمله را بزن گردن

پس بایمان عشق و عقل دلیل — زنده کن هر چهار را چو خلیل

بر هم آمیز تیره و بال همه — پس نگه کن بکار و حال همه

بر سر چار کوه دین بر شد — باز خوان جمله را بسجده بر جه

خبری جان بسوی معدن خویش — تا نگردی پیاده از تن خویش

تا نیابد ز حس برون حیوان — ره نیابد بمرتبهٔ انسان

پس چو انسان نفس ناطقه است | روح قدسی بجای او بنشست
چون برون شد ز جان گوئیده | شد بجان فرشتگان زنده
پس خواجه همه حیوان | زشت باشد غلام جامه بان
ای ز شهوت تغار آلوده | زیر دست عیال و زن بوده
وی ز شهوت شکم زده آبار | حبه از هیمنه و زشره ناهار
گر ترا برگ راه مرگ بود | بر دلت قلب مرگ برگ بود
گر ترا هیچ برگ بر گستی | ای خوشا کت جهان مرگستی
حالت اینجاست همچو چشم ای دوست | زان اجل دشمنی و دنیا دوست
عقبی باقیست نی باید | دنیی فانیست کجا پاید
ز بعقبی ده ار حلال بود | که دل آنجا بود که مال بود
گر بعقبی ترا بدی زر و سیم | راه عقبی ترا بدی تسلیم
ور ترا راه مشورت برگست | پیر پخته در جهان مرگست
پس درین منزل هوا و هوس | گر کنی مشورت بده کن و بس
مرگ را جوی کاندرین منزل | مرگ حقست و زندگی باطل
باطلی را رها کن از پی حق | تا بدانی تو عقبی مطلق

چون ازین دامگاه آهرمن — جان برون رفت خاک بر سر تن

تن خود را برای عالم دل — مکن از بهر هیچ چیز خجل

می چشانش همیشه تلخ و ترش — گر ازین مردم دور نه بکش

که تن از جان همیشه نور گرفت — جان ز علم و عمل سرور گرفت

آنکه جان را بعلم پرورد است — نیست او خار و خس که پرورد است

فی حقیقة تحقیق شعر

از همه شاعران جاهل و بقرع — من حکیمم بقول صاحب شرع

شعر من شرح شرع و دین باشد — شاعری عقل را چنین باشد

قسم من دان ز جمله شعرا — از خداوند نعمت والا

قدر من کم کند عدو گه گه — چون دبیران ز نقش بسم الله

کی شود ز آفت دبیر و قلم — قدر بسم الله از دو مدرکم

من شناسم که چیست نور شراب — که بسی خورده ام غرور سراب

خلق نگرفت ماهی از تابه — دیو باشد مقیم گرمابه

مرغ خاکی که اندر آب افتاد — وانکه در ورطهٔ عذاب افتاد

بنده دین و چاکر و رعم — شاعر است گوی بی طبعم

همچو آبم بهر کجا باشم — تا نیابی گران بها باشم

آب تا یافته گران باشد — چون بیابند رایگان باشد

آب چون کم بود بجان جویند — چون بیابند گوی بدان شویند

آن زمان کاب را نه نرخ کنند — در زمان عین او کنیز کنند

فی سبب تصنیفه هذا

دوستی مخلص اندرین شهرم — کرده از صدق و دوستی بهرم

خانهٔ بهر من بزحمت دل — کرد و یکدست جامهٔ خانه ز ظل

سقف او وقف خانهٔ افلاک — خوانده در صحن مالک الاملاک

خشت او از بهشت داده خبر — خاکش از باده آب برده اثر

از برای دل چو من رنجور — کرده یکدست جامهٔ خانه ز نور

این نه عیب است نزد هشیاران — زانکه بس خفته اند بیداران

هست تنهائی اندرین منزل — حجرهٔ جان و سبز خانهٔ دل

من به تنهائی اندرین بنیاد — با دلی پر ز غم نشستم شاد

نقش آن خانه همی بارش — ظل بامم بود دیوارش

هر اندران خانه مونس از همه کس — سایهٔ خانهٔ من و من و بس

خانهٔ تاریک و مرد بی‌مایه — سایه باشد از بر سایه

مونس من در این چنین خانه — خاطر تیز و عقل فرزانه

هر سخن کان هجای خود باشد — کاتب الوحی او خرد باشد

اندرین خانه بی‌شر و شوم — راست خواهی چو مرده در گورم

در تماشای فکرت از اغیار — مایهٔ خانه هم نیاید بار

مرد قانع نه مرد بی‌پول بود — گربهٔ طبع گربه بی‌پول بود

یمدح الشیخ الامام جمال الدین فخر الاسلام تاج الخطبا احمد بن محمد الملقب بالخذو

خلق ازین خانه بر حذر باشد — خواجه احمد حذو تر باشد

آنکه خامه‌اش ز سحر بر قرطاس — شب و روزی نگاشت از انفاس

درج کرده چو دین میان گناه — معنی اندر میان خط سیاه

گرچه خود نیست لایق و قابل — قایل قول او شود باطل

نیست از اهل روزگار چنو — آب کاغذ نگاهدار چنو

گر نه او سحر کردی اندر دم — آب کاغذ ببردی آب از نم

جگر گرم خاطرش چو شمال — نم پذیرفته چون ز آب زلال

داده کلکش چنانکه شاه عروس
تا زبان را شکال بر بسته
از بزرگان کفایت او دارد
اوست فهرست و سرجریدهٔ علم
با بر و بار خانش دولت و فر
آسمان قدر و مشتری دیدار
چون قضا سطوتش درشت و درست
دل او چون سر خرد هشیار
خاطرش تیز رو لسان شهاب
خلق او همچو زهره عابد دین
شربت شرع باغ دین خدای
هر که از عقل رنگ دارد و بوی
همچو شرع از مخالفت دورست
فیلسوف و حکیم و دیندارست
حفظ او آبروی شرع آرد

از نقاب تنک خرد را بوس
لاشکان را جناح بشکسته
راست خواهی ولایت او دارد
اوست بنیاد جود و مایهٔ علم
بوسه زن همچو کاغذ و دفتر
منتجب خلق و منتخب گفتار
چون خرد کارهاش روشن و چست
چشم او چون دل قضا بیدار
کون را با دلش نمانده حجاب
ذهن او در سخن عطارد دین
از غبار خیال کرده جدای
تشنهٔ اوست همچو دستنبوی
در همه کار خویش معذورست
راست چون چشم عقل بیدارست
اصل او اصلها بفرع آرد

تا بدو خویشتن بار آید — بهر از گریه می نیاساید

در دعا دست را چو بر کند او — چرخ را صد هزار در کند او

در دعا دست دل چو بر گیرد — چرخ چتر رضا بسر گیرد

برسد تا بعرش و یابد اجاب — نشود نه فلک ز پیش حجاب

هر عبارت کزان فصیح آید — دم بود کز لب مسیح آید

معنی از لفظ او پدید از دور — چون رخ حور عین ز پرده نور

صورت[1] رمز او حقیقت انجم — لیک مرشد بسان نکته عجم

دیده خطهای خطهٔ ملکوت — همچو عیسی بدیدهٔ لاهوت

دل مر او را نموده راه صواب — دین مر او را جمال داده خطاب

خصم در روی خاطر چیرش — کند باشد چو پشت شمشیرش

هر که بر آستان دین باشد — عیسی مریم آستین باشد

منبرش چرخ داد چه خورشید است — مجلسش قصر داد چو جمشید است

هر چه گوید همه بدیع بود[2] — هر شریفی ورا وضیع بود

همچو آب روان بود سخنش — سر نه پیچد کسی ز کن نکنش

لفظ او خلق را چو آب دهد — هم بر اندازه شراب دهد

[1] صورت رمز او حقیقت انجم — جای جمله نیز بیت — صورت رمز او حقیقت انجم — کز بزرگی شمع بیش بیش انجم — صورت رمز او

[2] هر چه گوید همه بدیع بود — هر شریفی ورا وضیع بود — در دو کرده شده یعنی پوشیده است ۱۲ — هر کلمه از دو کرده گویا شریف مرد بزرگ است بود فرمایه و ناکس ۱۲ — بیت

نبود همچو گفت او گفتار — راحت روح خود از آن گفتار

هر که گوید بدرس بشنید — عقل چیزیش در چنید

عقل گردد ز لفظ او مدهوش — نفس گوید که کیستان خاموش

تا سماع حدیث خوب کنیم — روح را پاک و بی عیوب کنیم

هر چه گوید همه نکو باشد — کانچه گوید همه چنو باشد

آب عذبست نقطه بر نامه — آتش باد پیکر شش نامه

بینی آنکه که خواجه کلک بود — تا کند عقل را ز جان خشنود

هند و مشک خامه عنبر فام — بر در روم کرده رایت رام

در فصاحت زبان چو بگشاید — بسته گیرد زمانه را شاید

زانکه آنکس که خانه دل شد — در دو عالم چو شاه عادل شد

شد مسلم ولایت جاهش — قبله عقل گشت درگاهش

لب من باد بر ستانه او — اندرین جا نفرز خانه او

باد تا هست ماه و مهر سپهر — جاه او چون سپهر و رخ چون مه

فی راس البضاعة وهو القناعة بارزقه الله تعالی

من نه مرد زر و زن و جاهم — بخدا ار کنم و گر خواهم

در تو تاجی نهی ز احسانم / بسر تو که تاج نستانم

زانکه چون طوق منت بکشم / لقمه خوان نعمت بچشم

نبود هرگز مدحت گوی / این نباشی ز من جزا زین بوی

ذکر من خواهم از کسی و نه تو / نیک داند ز خوی من خسرو

گفتم گر ثنا چه کنم / کار خود کرده ام بها چه کنم

مادر موسی ام که از شاهم / شیر فرزند را بها خواهم

دل من جست ازین سرای مجاز / از نیاز خرد نه از سر ناز

بسته بهر سلامت تن را / سر گریبان و پای دامن را

مرد خرسند کم پذیرد چیز / شیر چون سیر شد نگیرد چیز

گرچه چون من سخنگزار نیست / بهتر از شاه گوشدار نیست

ورچه چون من سخن گزاری تو / چشم دارم که گوشداری تو

مشنو از شپرک حکایت خور / گرد دریا بر آچو نیلوفر

دم شنیدی ز مرغ عیسی و / مدحت اکنون ز آفتاب شنو

خود چه گویم که در سپید و سیاه / نیک دانم که نیک داند شاه

همچو شمس است شعر من تابان / لیک جرمش در آسمان پنهان

مثل ماه تو چون جانست
فعل پیدا و ذات پنهانست

نافه و نخل و پیله را مانم
که ز پیه را بهست پنهانم

مه که خورشید را بر و بندند
چون جدا گشت همبران بندند

بر کسی کز جهان نهان باشد
گر بخندند جای آن باشد

باشد از دور خوش بگوش مجاز
از من آوازه و ز دهل آواز

خاصه سست و ضعیفم و واله
چون دل نافه و تن ناقه

چون نباشد چراغ گردون مست
پس عطارد همیشه تنها به

همچو ابرم ز دست مشتی گل
آب در چشم و آتش اندر دل

آب و آتش ز دیده و دل من
غرقه دارد همیشه منزل من

آنچنان در سخن ضعیف تنم
که یکی دم بشنست باز زنم

نبود گرچه صاحب هنرم
گر بزندی مرا ز من خبرم

سایه من گرم بگیرد پای
تا قیامت بدارد م بر جای

سایه را این کمال و افزونیست
هیچ دانی که ذات آن چیست

راه بر دم زدن از این منزل
آنچنان سخت شد ز سستی دل

که دهم از دل ز بس گره بینند
تا بلب چار جای بنشینند

مرا زین صفت طبیب بدید | شخص نبود لیک ناله شنید
گفت کین شخص ناپدید شدست | روح وی نیز هم بعید شدست
چکنم روز جان گسستن نیست | دست از و در دست شستن نیست
ورنه از عمر دست شسته امی | همچو از نان نخ جان گسسته امی
همچو نیلوفرم بجان پیوست | آسمان رنگ و آفتاب پرست
فلک نحس را درین تربت | نان زدست و آبش از کربت
گرچه جان در بدن هراسان بود | در خراسان مرا خور آسان بود
که بیک بیت اگر بخواستمی | غم دل را بجان بکاستمی
هست در دور چرخ غمازش | ای دریغا سنائی آوازش
منم اندر ولایت خسرو | همچو خفاش بد دل و شبرو
روز از بد دلی چو خفاشم | که نخواهم که صید کس باشم
دلم از نیک و بد رمان باشد | زانکه هشیار بدگمان باشد
اهل صورت بدند و نزد خرد | هر که از بد گریخت نبود بد
کام چون نیست کام تیره است | همچو ناوک ز کژ گریزه است
مرد کز ابلهان نهان باشد | در چنین جای جای آن باشد

بیخبست از بلای بدکاری
چرک را چون نه تیر و نه سپر است
لاجرم این زمین کند بحصار
یکجهان پر بغیض کافر دل
چنگل باز را همی دانم
نز پی دانه مرغکی صد بار
از پی آنچنان بداندیش است
جای آن هست کش غم تلف است
غم جان چون بخدمت تو درم
هیچ مگزین بدوستی خس را
بر جهان دهر غزل نیکان خوانند
پس درین روزگار نزد خرد
بخدا ار بدیده ام روزی
تا بدانسته ام که مردم چیست
کرده ام اختیار غفلت و جهل

مصطفی با عتیق در غاری
سینه مر چرک را حصار ستر است
لاجرم زین حصار گیرد مار
بر حقم گر بترسم از باطل
در دل چنین زانم
بنگرد پیش و پس یمین و یسار
کش غم جان ز عشق نان بیش است
که جهان گرسنه است و او علفست
آنکه هرگز نخورده ام نخورم
کو کسی کو کسی بود کس را
بد فزون گشت هیچ نیک نماند
نیک تست آنکه زوت نبود بد
زین همه خلق محترم کو زی
اندران حیرتم که مردم کیست
زین چنین عالمی پر از نااهل

فی اصحاب الغفلة

آن شنیدی که مرغکی در شیخ — دید در زیر ریگ پنهان فخ

گفت تو کیستی چنین بدحال — گفت هستم ستودهٔ ابدال

چیست این زه که بر میان داری — بچه معنی همی نهان داری

گفت این زه نگاهدار منست — در بد و نیک نیک یار منست

من میان بسته بهر طاعت را — گوشه بگزیده ام قناعت را

گفت این گندم از برای چراست — در میان دو چیز از چپ و راست

گفت هستم بقوت حاجتمند — هست حیوان بقوت اندر بند

راتبم گندمیست هر روزی — از یکی پارسای دلسوزی

هیچ بازت ندارم ار بخوری — راتب روز من اگر ببری

سر فرو کرد گندمک بر کند — حلقش از حلقها بماند به بند

مرغ گفتا که من شدم بارے — مه فتادت چون خرید ارے

هیچ مفسد مرا ز راه نبرد — زاهدے کرد گردنم را خرد

بخدائی از فریفت مکارے — اینچنین نابکار غدارے

هر که از بهر لقمه شد پویان — زود مانند من شود پیچان

فی القناعة

ای که در زیر طبع و گر دونی
چند گوئی مرا که از دونی

با چنین گنج در چنین کنجی
چه کند گنج با تو نا گنجی

گنج با رنج و زحمت نا اهل
چون بریدی طمع تراشد سهل

زحمت خود ز اهل عصر بکاه
هر چه خواهی ز خالق خود خواه

خلق را جمله صورتی انگار
هیچ از هیچ خلق طمع مدار

جرم من اندرین چه میدانی
چون بدیدی کمال نادانی

نرسد مدد ولایت دل خویش
هیچ بیحوصله بحاصل خویش

گوشه گیر ازین جهان مجاز
توشه آنجهان در و میساز

نه ترا با کسی بود پیوند
تا تو گیری بدر دو انگشت خند

دولت دین چو روی بنماید
پشت بر کائنات فرماید

دیده چون کحل آشنائی یافت
دل تاریک روشنائی یافت

زین دو روزه حیات پیوندی
بخدا از تو هیچ بر بندی

باش تا صبح صلح روی دهد
شاه شاهان درای کوی زند

باش تا چنگ مرگ دریازد
نای حلقت زنان بپردازد

زانکه در عالم فریب و هوس / کس نکرد اعتماد بر دو نفس

طبع بر بود شد قوی نبود / تخت بر آب مستوی نبود

نبود زیر عرش دانا را / استوی عرشه علی الماء را

باش تا عقل تو آمد فرشته / حمل کند استوی علی العرش

پس درین چند روزه پیوندگی / گنج محراب و گنج خرسندگی

فی العقل

دیده عقل دار در آمد / تا ز راه کدر رسی بآمد

رو نه گشت بر تو گنج بسد / آتش رو صد گنج فضل آمد

اصل اندر لحد چو جانت شناخت / سر فرو سیان سر ایشان شناخت

چون بمحراب حق شتابی تو / نور حق در دو دیده یابی تو

بده از نون دیده در محراب / از درون طوبی یقین آب

تا بهر جا که شاخ او برسد / میوه های فراخ او برسد

صد هزاران فتوح در یکدم / بر آید و آدم و عالم

بر دل و دین از زمین خداوندی / بخدای ار تو هیچ بر بندی

دور شو زینجهان که زان قوتیست / چه بود آن آنکه آن قوتیست

بی تو ایام کارها کردست / چون تو بسیار کس ها کردست

پیش ازین بسکه بود چرخ کبود — زین سپس نیز چند خواهد بود

بر وفای زمانه کیسه مدود — بگذرانش بقوت روز بروز

بر براق خرد نشین پیوست — دور باش از هوای گاو پرست

چه کنی خویش خویشت الله بس — هر چه زو بگذری هوا و هوس

صدق به صدق مخرقه یله کن — ساد گشتی بجر در خله کن

فرزه صدق به که در این راه — بجز از صدق نیست هیچ پناه

آهو از صدق اگر شود آگاه — شیر گیرد بکمترین روباه

با قلی بسنده کن در راه — چند ازین با قلی کبرک خواه

قوم موسی چو از براق خرد — دور ماندند در گذرگه بد

از سمندر هی گسسته شود چنگ — رخت او بار است بر خر لنگ

از فنا و نهال هی ساله — پنج بر داد شاخ گوساله

از همه دانشین بسی بینی — یکسی را چو گرگسی بینی

زین گرگس کم حیات بسیار آز — گرگس اندک نیاز افزون ناز

گسی با حرث قناعت کرد — گرگس اندر هوا شجاعت کرد

زان قناعت بضاعت خواری است — زین شجاعت شناعت و زاری است

کارت آن به کزان ره عاقل | انست آن به کزان ره جاهل
سینه چون خار پشت ساز حصار | زین سپس باش کو جهان پرمار
سینه را هر که حصن خود سازد | ملک هفت آسمان بدو نازد
عمر بر مردمی سر چه فروشی | در هوا و هوس چرا کوشی
باد و چشم پر آب رخ بدل آر | خنده بیهده بگل بگذار
که بهین مایه از سر جد و جهد | سنت احمدست و فرض احد
طاعت ایزدی بضاعت ما | سنت احمدی شفاعت ما
فرض الله چون بجای آری | عرش الله زیر پای آری
سنت مصطفی چه بگزاری | کافر و گبر را نیازاری
خوی خود را بدین و نیکو کن | سنت این و خدمت او کن
خدمت خلق باد باشد باد | کس گزفتار باد خلق مباد

ایضاً فی اصحاب الفضل

آنچنان شد که بود پنبه زنی | مفلس و قلتبانش خواند زنی
گفت کای زن مرا بنادانی | مفلس و قلتبان چرا خوانی
چه بود جرم من که باشم من | مفلس از چرخ و قلتبان از زن

زیرکی را که دل نخواهد رنج — عافیت گنج به قناعت گنج

هر که این گنج و گنج نگذارد — کس از او و از کس نیازارد

زانکه در دهر سنگ پرستانند — راست چون موش آفت بستانند

کنبلی[1] چنگ نای بوالخداش — خانهٔ تنگ ساخت بوالخداش

تا همی گربه نامی دارد و پنگ — موش را هست به خانه تنگ

تا بود گربه مست بازار — نبود موش جبلد و گکار

نای و چنگی که گربگان دارند — موش را خود به قصد نگذارند

تا بود گربه در کمان کمین — موش را هست زیر زمین

تیز کردست ای خردمندان — گربه مرگ چنگل و دندان

تا کرا همچو موش دریابد — سوی جانش چو گربه بشتابد

اندرین کارگه بروز و بشب — چنگلش تا بدارد جان در تب

چون ز تاب و تعب کشید بدم — از وجودت ربود سوی عدم

می نوازد ترا همی الحق — آن طبیب طبع سنجر اتق

می نداند ز روی کم عقلی[2] — پشت معنی نمود بی نقلی

چنگ و دندان چو گربه در یازد — موش را گربه هیچ ننوازد

[1] قوله کرنی بنگ الخ
خدش خرشیدن و اواز
ابو الخداش در ریخ
نقب زدن ۱۲ بنش بزرگ
را دیگیت باش ۱۲
[2] قوله می نداند الخ
یعنی طبیب الحق از روی

پیشوای کسی که بنده بود — پند او از نبی بسنده بود
با تن دردناک و با دل ریش — نرسد کس بکامه دل خویش

حکایت

آن شنیدی که رفت نادانی — بعیادت بدرد دندانی
گفت با دست ازین مباش حزین — گفت آری ولیک سوی تو این
باد باشد چو بیخبر باشی — آب و آتش چو خاک بر پاشی
بر من این درد کوه پولاد است — چون تو زین خار خی ترا باد است
چون دل و دست همزبان دارم — عافیت بی چو این و آن دارم
من ز بهر تو مانده اندر کنج — تو نهاده مرا لقب تا گنج
تخم تا در زمین نماند سه ماه — بر آرزو کی خوری بسحر منگاه
تا زمستان سه مه نیاساید — ور بهاران جهان نیاراید
من که در خانه اینچنین باشم — از پی جان اهل دین باشم
چون همیخوان دانش آرایم — کی ز مطبخ بسوی باغ آیم
کم ازان کز تو رخ نهان دارم — مرده نفس را روان دارم
از بلا گنج ازان نپردازم — تا ترا گنج عافیت سازم

تا دلم چون بهشت نور دهد — نور تنها نه صد سرور دهد

زان همی در بیخ فراز کنم — تات صد روز عقل باز کنم

نبود همچو موش مرد سخن — نقب زن روز و خانه ویران کن

نبود نیز گرد هر کلب — خانه و کوی گرد چون گربه

بلکه مرد سخن بهر جائی — چون زمان کم جهد بهر پائی

پیشه نظم را چو شیر بود — جان نه زین چار طبع چیر بود

جان گوینده چون نکو گوید — زاب جان وی دل همی شوید

خود مرا نیست بی تو زهره و بس — خیره روئی و بیخودی چو مگس

چون نه مردان جنگ پر غائم — خاره را خیر خیر چه خراشیم

گور خر چون ندا بکس اوست — نه ز پالان و رنج بار برست

گرچه شد ز اهل روزگار جدا — چه کمست آخر از مگس عنقا

سوسمار تا که خار عنت از آب — چه سر آب نزد او چه سراب

تو مرا گوئی اسی خر طنان — سوی درگاه این بزرگان تاز

نکنی خدمت این بزرگان را — سخت بیخرمتی دل و جان را

کی شود سوی لاهی الله — عاشق تا به کی شود ماهی

زال چون آن گاو بگذارد | کی سپاس سبوس بر دارد
کی فروشد خرد بر سته جان | آب سی ساله را تبانی نان
مگس و گربه سوی خوان پوید | سگ و زاغند کاستخوان جویند
گربه از بهر لقمه صد خواری | میکشد با خروش و بازاری
باز شیر درنده در صحرا | گور خر را همی درد تنها
گربه از بهر لقمه جو بردو | ببر و شیر و پلنگ خود بدرد
باغ دین و خرد بود خلوت | پرده نیک و بد بود خلوت
هر که خلوت گزید راحت دید | خلوت آمد مر او را چو کلید
سلوتی نیست خلق را ادکس | سلوت روح خلوت آمد و بس
صد با صد یار چون باشد | اشتر بی مهار چون باشد
جان که یکدم قرین نادانیست | راست خواهی دراز کن جانیست
دهر بد عهد و خلق بد بینند | راحت نیست و مردمان اینند
نوح را عمر داده بود اله | اندرین خاک نهصد و پنجاه
کرد دعوت آشکارا و نهان | کافران را بهر زمان و آوان
خلق نشنود هیچ دعوت نوح | هیچکس قول او نداشت فتوح

واندران طول عمر هفتصد سال — سی و نه تن ز وی شنیدند مقال

وان دگر قوم چون بیان بکشاد — خلق را جملگی بطوفان داد

لاانذر گفت قوم را یکسر — زانکه گردند زو بجمله حذر

دعوت من چو دعوت تو است — گفته من طراوت روح است

هر که بشنید پنج پنج او را به — وانکه نشنید غیر ما را چه

ما نمودیم راه رشد و نجات — متهم کردیم بر نبی صلوات

هر کرا این سخن پسند آمد — پند را جمله کار بند آمد

سود کردار چه باید اندک داشت — بر همه اهل فضل سر بفراشت

وانکه نشنید و گفت با دست این — نشوم زو بدین حدیث حزین

چون برش باد بود باد انکار — دل ازین گفت هر زه رنجه مدار

خود سخن در وجود چند آمد — که همه خلق را پسند آمد

گر بدی بر مرا جهان تعظیم — کی شدی نص بسان افلاک قدیم

یارب این پندها ز نااهلان — همچو عنقا زبد کنی پنهان

دور کن دور ز رحمت جاهل — دست نااهل زین سخن بگسل

بس کن از پند و مدح هر کس گوی — که از و دین حق گرد نیروی

خاندان بزرگی و شاهی — ملکت او زماه تا ماهی
شاه بهرام شاه بن مسعود — که بنازد بعدل او محمود

ایضاً من الباب العاشر مدح السلطان الاعظم مالک رقاب الامم سلطان سلاطین العالم یمین الدنیا والدین کهف الاسلام والمسلمین ابی الحارث بهرام شاه بن مسعود انار الله برهانه و دولت شاه پسر او

بادبر دولت دو عالم شاه — شاه و فرزند شاه دولت شاه
آنکه از روی اوست فر ملوک — وز تحرّی اوست حرّ ملوک
آن چو خورشید چرخ را در خورد — وان چو بدر فلک سفر پرورد
از پی قهر خویش و بدخواهان — بندهٔ شاه و خواجهٔ شاهان
خامش و عادل و بهی چو ملک — هشتم هفت پادشاه فلک
سنج دیده چو یوسف از پی ناز — در غریبی و پادشاه شده باز
چون سیاوش رفته ز آفت زود — و آمده باز همچو کیخسرو
همچو یوسف بروز طفلی شاه — سنج پرورده گشته از پی گاه
گرچه از غش نبود آلوده — بوتهٔ غربتش بپالوده

بود شاه غریب همچون جم — بود خرد و بزرگ چون خاتم

خرد جم و بزرگ فرمان بود — راست چون خاتم سلیمان بود

خرد بود و جهان فراوان دید — مردم دیده بود از آن آن دید

مردم دیده بی نهان بینی — هم ز خردی کند جهان بینی

نقطه‌ای این جهان در وی — ذره‌ای آسمان در وی

عمر او اندک و خرد بسیار — همچو چشم خرد شده بیدار

گرچه بسیار سال بر نشمرد — نبود هیچ طفل بخرد خرد

دیده از دیده پسندیده — همه گیتی چو مردم دیده

جرم او خرد بود چون اکسیر — باز معنی بزرگ و قدر خطیر

نکتهٔ او بخشندی و بخشم — اندک و دوربین چو مردم چشم

دولت از بهر سر دولت شاه — جامه از مهر کرد و خانه ز ماه

فلک از بهر خدمت و راه او — گشته مانند تاج افسر او

چون بدانست بندگی کردن — پس بدانست بندهٔ پروردن

چون [illegible] — دانده بازو مگه بگشاده

[illegible] — هم بطفلی غریب چون یوسف

مایهٔ روح صورت خویش — او چو یوسف پدر چو یعقوبش
از درون هم چراغ و هم مونش — وز برون هم شمامه هم مجلس
بوده بحر کفایتش ز صفا — بوده دُرّ در ایتش ز وفا
این یکی پر جواهر احسان — وان دگر پر بواهر برهان
روی خوبش چنان ملک دلسا — خلق نیکوش منهی غمّاز
از برون گرچه لغت خون دارد — مشک غمّاز اندرون دارد
گاه او هفتخوان اسرافیل — قهر او چار میخ عزرائیل
دست رادش بجود پیوستن — فارغست از کشادن و بستن
پر گهر همچو گوش و گردن کان — آب طرفش ز روی موی چکان
چون نماید بروح صورت راز — چون زند بر فلک بخشم آواز
چشم گوش ست بهر آوازش — گوش چشم ست از پی رازش
گرچه چشمست چرخ چون مهر — گوش گردد همه چو پیغمبر
گرچه با قامت کشیده رود — عقل در راه او بدیده رود
خرد و جان مطیع در فرمان — این سه جوید همی ز عفوش امان
بارهٔ بخت او چو خشم قدر — هر گزاندر نیاید او بسر

گردن گردنان بطوق سخاش — خود بود بسته بهر جود و عطاش

فلکی گرد نیک و بد میگرد — چون شدی قطب گرد خود میگرد

پدرسی کو چنین پسر دارد — جفت جان دیده بسر دارد

هر کجا آفتاب و در باشد — در و بام از نظاره پر باشد

در غمش چون سنان کمر بندد — خون همی ریزد و همی خندد

گر گریزد ز زشت و از نیکو — بوی خلقش بگوید انیک او

خلق او را ز بهر راحت دل — بنده گل شد چو برد میداز گل

دلش از باغ آسمانی به — خلقش از آب زندگانی به

خلق او گوی از دل و دین — باد زو کاروان خلخ و چین

عزم و حزمش ازل فریب چو صدق — خلق و خلقش ابد شکیب چو حدق

آخر از برگ سوسن و گلزار — بینوا کی بود نسیم بهار

تا چو خورشید بر دو عالم تافت — هر دو عالم بدر گهش بشتافت

صفت شرم در دو ابرو داشت — قوت شیر در دو بازو داشت

عقل او در سحرگه فضلا — آفتابیست در شب عقلا

گر ببیند جمال او را حور — از ریاض دل و حیاض جبور

کند از بهر زینت و جاهش — پرده داری خاک درگاهش

تا چه فرماید آن سپهر وزیر — چون گشاده ز روی پرده تو

ای امیر بلند پایه چو مهر — همره عمر تست دور سپهر

نفخ صورست از تو جود و کرم — دست بذل تو گور و مرده دم

ای بهی طلعت بهار فشان — وی قوی طالع قوی فرمان

دست جود تو در شب دیجور — پایدارست تا بروز نشور

زانکه تا خلق را خبر باشد — شام بر دشمنت سحر باشد

اوست اکنون سلالهٔ شاهی — دولت او را گزیده همراهی

زور و زر بهر شاه دارد پیل — گل نباشد بزنگ و بوی بخیل

عدل او در ولایت بیمار — چون نسیم سحر بفصل بهار

برگرفت از عطا و عدل محل — گفت و گوی از میان عمر و اجل

چشم دولت بدو شدست قریر — شاهی او را همی کنند تقریر

منتهای بدی منی دانا — برتری در فرو تنی دانا

نخوتش هر چه کم همه خیرست — قدرتش هر چه بیش خوشخبرست

همه عدلش برای دین باشد — در امارت عمارت این باشد

یعنی عدل بر خاطر

وارد از بیاد کرد سنت عالم — این نیکو کن فرامشکار

بذل او از بگیر مقصور است — لفظ او از چنین کنم دور است

بوسه جای سر و کله پایش — مرجع آفتاب و مه رایش

خانهٔ اوست خانهٔ شاهی — خانهٔ مشتری بود ماهی

بندگانند شاه یزدان را — بنده تر پادشاه گیهان را

جود او شکر را کند زنده — جاه او خلق را کند بنده

باد هر دم برای مقصودش — شکر شکر بر سر جودش

یارب او را برای خوش نفسان — بقصارای آرزو برسان

شاه را چشم از او شده روشن — رام او شد زمانهٔ توسن

اینچنین ارج و اینچنین تعظیم — مرسد حکم او بهفت اقلیم

این بگفتم بر پناه جهان — باز گشتم بمدح شاه جهان

آنچه گفته شد در مدح دولتشاه پسر بهرام شاه

بنده در پیش شاه دین پرور — عقل در جل کشید و جان در سر

پیش شه تا مدا ینجهان خورده — چون نسیم بهار بی خرده

پیش شه تا مدست عقل رهی — همچو باد شمال دست تهی

ای چو خورشید آسمان بکمال — وی چو ماه چهارده بکمال

بنده چون عدل و ملک و شاه بدید — خردی نداشت پیش شاه کشید

کم از بهر تو همی بندم — وز پی سوختن همی خندم

چون تو گیری بدستم ای مه نو — هم تو بندم بسان دستنبوی

عقل را در شراب خانهٔ جان — در ره حکمت بیان و بنان

نیست از عشق کس چو من مستش — نیک بنگر که تا چو من هستش

فلکم میر صادقان داند — خردم پیک عاشقان خواند

شفقی در دو عاشقان شعرم — زان چنین خوار مایه بی سعرم

راست چون نور برق نه ابر بلند — من همی گریم و تو خوش می خند

آن نه بینی میان جمع همی — خنده گریم بسان شمع همی

آرزوهاست در سر قلم — که نه از لوح و دست و روح کم

از گل آبستن ست خانهٔ من — زان همی گل خورد چو آبستن

از همه چیز تیره و روشن — بکند آرزو چو آبستن

سایه باید ز گل چو دارم — امن باید ز بد چو در حرمم

تا ز روز و شب توام افزوست — شب من روز و روز من شب کرست

همه را شب ز روز حاصل و من — در شب او هم از شب آبستن
عمر گشته بخیره با و مرا — تا چه آید ز بامداد مرا
بنده بی طمع منم دانی — پس چرا از برم همی رانی
دختر طبع بنده هست چو دین — هم سبکروح و هم گران کابین
گرچه از عقل دیده پر هوشم — پیش چشم تو حلقه در گوشم
همچو استاد در زری از پی جاه — نه پسندم گرو هم سینه ماه
نام او گر کنند بکام گذر — راست چون گل شود دهان پر زر
بر درش گر کسی مقام کند — عقل کلی برو سلام کند
دل آن جان که مدح او گوید — جان آن دل گل بقا بوید
همچو گل چون ز جود و شرم نی نام — ریزه زر شود سخن در کام
همچو هدهد کنم زمین بر بوس — تا مرا مرغ گیرد از سالوس
دوست گل را نه رایگان دارد — کو ز روسیم در دهان دارد
همچو گل تازه روی و خوشبویست — پشت و رویش همین همه رویست
از پی عدل شاه شاخ چمن — گل عمامه است و چرخ پیراهن
از پی ملک چرخ در تدبیر — ماه حکمت و آفتاب ضمیر

هست بر رای روشنش جاوید — همه پنهان چرخ چون خورشید

چرخ تمکین ده است پایش را — شرع تلقین کنت رایش را

گرد ملکیان بسجده حشمت و جه — صفحهٔ تیغ و صفحهٔ کاغذ

ملک اعزم و حزم او جوشن — راز چون رای او پریش او روشن

راز چون آشکار نزد کشش — زان دل دوربین باریکش

چرخ را جود او گدای کند — بوم را اقرار او همای کند

کلک او نقشبند عدل و یقین — ملک او خانه دار معنی دین

تیغ در دست پادشاه جهان — هم فلک رنگ و هم ملک ران

چون فلک صد هزار گونش رای — همچو دُر دُور عالم او را جای

پیش عدلش میان خلق جهان — ظلم گشت ست عدل نوشروان

چون علی هم شجاع و هم عالم — نه چو حجاج باغی و ظالم

رای او چون شهاب ثاقب دان — روی او تختهٔ مناقب دان

منظر و مخبرش لطیف و بدیع — صورت و سیرتش ظریف و رفیع

هر شهی کو ز جاه بر او است — بندهٔ خاک درگه شاه است

ملک او پای بند دشمن اوست — کلک او دستیار باطن اوست

ابهاء بالجمع مسدد و معاون

کمن یه از

دستیار بحثمان

ملک او ای

همه چشمش بروی محرومان — همه گوشش بسوی مظلومان

شاه با کرنشاط صید کند — عزم او پای کور قید کند

دشمنش دل نهاده بر کم دل — بی بهار ایگان خورد غم دل

صورت شمس را کمین بسازد — ز آسمان عدو زمین سازد

آن کسانی که در سرای خسان — مانده بودند بی سر و سامان

ذلت و غربت و مهانت چرخ — میکشیدند از خیانت چرخ

چون بدین بارگاه پیوستند — از غریبی و غبن و غم رستند

بست از بهر قدر خرمن بیخ — بر گریبان روز دامن چرخ

شب او گرچه مستمند بود — از پی روز پای بند بود

خسرو شرق شاه بهرام است — که بدو تند مملکت رام است

صبح ملکش چو بر دمید از شرق — جز ثبات و بقا ندید از شرق

در رخ خسرو خردمندان — خنده کرد بی لب و دندان

ماه نو بود روی فرخ او — خنده زد زان سپهر بر رخ او

صبح و مه زان سبب فرا آمده است — ملک او زین دو روی پاینده است

نه که چون آفتاب رخشانست — لعل آتش چو مه دُر افشانست

ای او همچو دین جهان آرای
برکشنده فگنده گانست او
تن او چون قمر فلک پیمای
از پی گفت و گرد دون ظریف
چشم شد کور چون خرد نگریست
هر که یکدم نشست بر خوانش
دون که او را زبان گرفت بدون
تیغ او بر عدو چنین گرم ست
از شمر آب هر کسی ببرد
تا بجویست اگرچه خاین نیست
چون بدریا رسد ز جوی و ز دشت
که غریب ار چه ده فنون باشد
تا ترا چرخ شاه غزنین خواند
خشک زار را که کشت زار بود
اهل غزنین کنون برآسودند

وهم او همچو مه فلک پیمای
کارفرمای بندگانست او
جانش چون مشتری همایون رای
گوش و چشمش شده دو عقل شریف
ملک خندید چون قلم بگریست
عقل برخاست از پی جانش
تیغ سلطان برو بگرید خون
بر وی از فضل شاه او چه کست
چون بدریا رسید کس نخورد
ز آبجوی آب جوی ایمن نیست
مانع هم گرد او نیارد گشت
هم بدست جهان بون باشد
هیچ غزنیچی غریب نماند
هر کجا غول غوله دار بود
از زیانی که بود بر سودند

تیغ او بر عدو چنین گرم ست
از شمر آب هر کسی ببرد
تا بجویست اگرچه خاین نیست
چون بدریا رسد ز جوی و ز دشت
که غریب ار چه ده فنون باشد
تا ترا چرخ شاه غزنین خواند
خشک زار را که کشت زار بود
اهل غزنین کنون برآسودند

از طالب کب این نیست
بدون بدریا رسیده
در طلب حمایت تیغ شاه
آن نیستی از گشت ۱۲

هر که از بهر شاه رنج کشید — رنج او سوی خانهٔ گنج کشید

پس نه چون آفتاب شاه آثار — در افق کی شود سلیمان وار

شاه کو تاج پر گهر جوید — گوهر تیغ را بخون شوید

بر در قصر شاه دین پرور — از پی ننگ نام و کسب هنر

تیغ داران چو نیزه و چوسنان — همه بر جسته و ببسته میان

جان فدی کرده پیش شاه همه — گرچه بیگانه خویش شاه همه

کی نماید بر نوک سنان — سایهٔ دوک و دوکدان نان

خصم را از سنان گردون سوز — بنموده ستاره اندر روز

دست شه را دو بی بسیج بود — کابر بی آب و آتش ایچ بود

دست و تیغش بدشمن آتش داد — کابر برابر سود و آتش زاد

دست او آتشی ست گوهر بار — رای او همچو بحر گوهر دار

آتش انگیخت در دل دشمن — دست آن گرز گیر قلعه شکن

درگه او پناه را شاید — تاج او تخت ماه را شاید

گر بروز مصاف کین باشد — آسمان زیر او زمین باشد

دست و تیغش زد آتش اندر گیر — برق زاید چو ساید ابر برابر

اسمے نماید ز گرز کوه گداز — وز خدنگ چو مرگ جان پرداز

گرزها ابرهای مرجان نم — تیزه‌ها اژدهای آتش دم

اوست چون کوه پر ز زر عیار — مایه ابر خیزد از کهسار

اشهب اندر میان میدان تاز — از سر دشمنان تو چوگان ساز

بر گسسته طویله‌ها بگزاف — بر دریده منطقه‌های مصاف

ملک بر خود بتیغ کردی راست — خه بنا میزد اینت دل که تراست

نتوان گفت دلت دریاست — خلق را مامنست و ملجاست

مشتری تا که پیش تخت آید — التماس ترا همی پاید

ماه جان از پناه ملک تو برد — زحل این حل و عقد بر تو شمرد

آنچنان آمدی ز راه و سفر — که ز معراج روح پیغمبر

دست در مغز مرکز سفلی — پای بر فرق عالم علوی

ناگذشته از آن طریق نفس — طاعت شه گذشت از آن ده و بس

سپر آسمان بران خندد — کز پی رزم تو کمر بندد

زار زار از فلک فرو ریزد — ماه اگر از درت بپرهیزد

بختم امروز رهنمای آمد — که پناه توام بجای آمد

خدمت من بهشت را ماند — مورد بیا سرشت را ماند

شاخ طوبی ست از همه رستی — شهر عیسی ست از همه سوئی

ای سنائی بگرد رضوان پوی — در آن از ثنای سلطان جوی

شاه بهرام شاه مسعود آن — که بحق اوست پادشاه جهان

ای سنائی کم سنائی گیر — با ثنای شه آشنائی گیر

کانکه گوید بمدح او سخنی — چون صدف پر گهر کند دهنی

فی بدایة دولته

مثل ابتدای دولت شاه — هست چون یوسف برادر چاه

بود از آغاز رنج و غم خوردن — عاقبت گنج بود و برخوردن

آن فگندن بچاه بهر الم — وان بها کردنش بشرده درم

قیمتش شرده قلب یا کم و بیش — وانه شرده هزار عالم بیش

هر درم زو چو عالمی آراست — بوده شرده هزار عالم راست

گرچه زاخوان همان رسید او را — کار محنت بجان رسید او را

آخر الامر عالم و شه شد — بر سپهر شرف خورومه شد

گرچه بودند شاه و مهتر او — نه گدایان شدند بر در او

نه فکندند در مغاک او را — نه کلاه آمد آن هلاک او را

چاه دانست جملهٔ آن را خوان — نه همه چاه یوسف آمد آن

مال یارست چون گدا می‌ها — چاه جاه ست چون خدا می‌ها

نه زلیخا ز چهرهٔ نیکوش — بغلامی خرید و شد هندوش

پیرزن را بسوی دیدهٔ او — خواجه آمد درم خرید او

نه عزیزش چو وقت جا آمد — بنده پنداشت پادشاه آمد

این عطا چیست کار کار کشای — وین شرف چیست لطف با رضای

نه پیمبر چو رخ به یثرب داد — لشکر آورد و کفر را بگشاد

لطف حق گر بخاک پیوندد — آدم آنجا رود دگر بندد

سر آتش چو باد سار شود — آب ابلیس خاکسار شود

نه چو ره رفتنش نیاز آمد — منهزم رفت و شاه باز آمد

بی زیان بازگشت سوی مکان — خود ز سیر آفتاب اچه یان

سوی همشهریانش از زن و مرد — تا عزیزش نکرد جلوه نکرد

آسمان از سفر نبود جلال — قرار اندر سفر گرفت کمال

آب گیر و زباه اگر خواهد — کابروی فرشتگان کا

بیخ شاخی که لطف حق پرورد | کی زند دور زبانه گیرد گرد
بلبلی را که چرخ کرد غزنین | قفس ریش و شمنش پر تیز
نه فریدون گاو پرورده | گرد شیر گرسنه را بروده
نه بکاوه و بسعی یکدو کیا | بستد از بیوراسپ ملک نیا
بد بدهب مصلحت خسرو | خویشی کهنه را بدولت نو
نه سکندر پی معاد ارا | کشت دارای ابن دارا را
کس مبینا و تا برستاخیز | آنچه شیرویه کرد با پرویز
عز و شاهی بخصم خویش بماند | هر که او سن غزنین بر خود خواند
ملک میراثیان نمانده است | ملک شمشیر ملک پاینده است
از شهان مرد راست در عالم | ملک میراث و ملک تیغ بهم
چونکه سلطان عادل اعظم | ملک و دین را بکرد باهم ضم
کرد از آن تیره زبان باریک | دیده عمر دشمنان تاریک
گر فرستد بروم نامه خویش | تو نه بینی بروم ملک بدکیش
روی بختش از آن بگردان کرد | تا عدو را غذی گریان کرد
آمده سوی شهر و از مردیش | بوده داد و دهش ره آوردیش

گر چو شب رفت چون نهار آمد — ور چو دی رفت چون بهار آمد

تا سوی شهر خویش باز نشد — دیدهٔ ملک و دینش باز نشد

شاه با رافت آشنا باشد — متهور چه پادشا باشد

متهور تباه دارد ملک — وز متهور سیاه دارد ملک

در متهور کسی فلاح ندید — روی آرامش و صلاح ندید

کشور[1] می را دو پادشا فره است — در یکی تن یکی دل از دو است

یک جهان پشه را کشد بر جای — روزگار از دو پیل پهلو سای

یک[2] جهان مور را شهابی بس — چرخ را خسرو آفتابی بس

خاک یابی ز پای تا ز انو — خانه را که دوست کد بانو

مثل خانه هست خود گفته — بدو کد بانوست نا رفته

گرت[3] باید شکسته سر ز زمین — بیکی هره بر دو کره نشین

پیش او خصم را سراب شمر — یا چو سیماب و آفتاب شمر

هر سر از وی که تاج خواه آمد — همچو شمع آتشین کلاه آمد

لعل کان آنه سنگ لین دارند — مرد و نیسانه مرد دین دارند

نیک اندر زمانه ناخوش و خوش — نا قدیمه عود دان آتش

او بداند که شمع ملت کیست — او شناسد که اصل و دولت چیست

شیطان را شناسد — غیث را باز داند از طوفان

پیش ازین گرچه مرد پیر و ربود — نام بهرام نحس اصغر بود

شه چو همنام گشت با بهرام — سعد اکبر نهاد چرخش نام

پر گهر زان جمال چون خورشید — دامن بخت و آستین امید

عالم پیر و جوان گشته — دین و دولت بدو عیان گشته

هر که دریا ز کف غبار کند — ماهی از تابه کی شکار کند

ملک بگذاشت از خداوندی — جان نگهداشت از خردمندی

جان نگهداشتن ز ملک به است — دُر دریا ز چوب فلک به است

بهم آورد در اصل و از پیکار — ملک میراث و تیغ حیدر وار

آرزو بود ملک را دل و داد — آرزو در کنار ملک نهاد

دین و ملک او بهم فراز آورد — جامه شرع را طراز آورد

زین تجمل که شه تحمل کرد — خاک آمال و آب امل کرد

همچو مه در محاق با اعزاز — شاه رفت و شهنشه آمد باز

ملک او ملک دم چنین باشد — من چو فالی زدم چنین باشد

چاکرش ارسلان و بک باشد — ورنه بر در گهش دو سگ باشد

کینش از شاه چین کند آهنگ — اهل چین را اندانی از سر تنگ

ملکتش بهر عقل و دین باشد — هر که حق پرور و چنین باشد

ای شهنشه ز روی استحقاق — از پی ملکت همه آفاق

چون تو کی راهی نشانه چرخ — تا بدانی که نیک داند چرخ

بر سرش حق نهاد افسر ملک — زانکه داند که کیست در خور ملک

داد درویش چتر و ملک و نگین — از تو رسم نکو نکرد ست این

چون گرفت او بر تیغ ملک چو خور — بخت گفتش ز تخت خود بر خور

از پی عدل و فضل شاهانه — گور با شیر گشت همخانه

بال شاهین چو حال مرغ پشک — کنج شک خالی آمد از کنجشک

ملک در ظل چتر او از ناز — گرد و خوش چار دست و پای دراز

عدل از و با جمال و بالا است — ظلم از و رفته در شکم خاست

تخت چون دید روی شه گفت — بخت ربی و ربک الله گفت

چون بدیدا هست جوانمردیش — ظفر آمد پذیره مردیش

هفت و پنج و چهار زاکرامش — با سه حرفند زاول نامش

همه اطفال چرخ را با دام | چون دو حرف تهجی و میانه نام
لاجرم زین سه زین و بخشش و جاه | چون سه حرف است بر دو عالم شاه
جود و دینار و بخل دین دارد | بر دو گیتی شرف بدین دارد
در وفا و سخا بجان و بمال | نه فزایش کند دلش نه زوال
تا بهشت ست خلق او انباز | زان نترسد همی ز مرگ و نیاز
کف او چون بخشش آرد رای | تو جهان بخش و بر جهان بخشای
گفته در بذله از پی بذلش | ضاعف الله ملکه عدلش
مشرک آن روی خوب دید چو ماه | گفت پس لا اله الا الله
بجهان داده زر کانی را | صدقه جان و زندگانی را
آسیا گر ز خلق او بوید | در زمان ز آسیا بیاروید
تا که بگزید مر ورا یزدان | خصم چون آسیاست سرگردان
دست خصمش ز بیم او مدهوش | آسیا وار با فغان و خروش
هست خالی ز نقص عیب و فضول | ملک محمود و خاندان رسول
این ز کعبه بتان برون انداخت | آن ز بت سومنات را پرداخت
کعبه و سومنات چون افلاک | شد ز محمود و از محمد پاک

از دو یک شیر بجز دو باشد — در نیامی دو تیغ بد باشد

هست شمشیر منفرد چون شیر — شیر و شمشیر چیست شاه دلیر

با دو شه ملک و دین سقیم بود — با در ملک از آن عقیم بود

بیشتر زین بکش بخان فساد — که چنین ست ملک را میعاد

شه چو بر تخت ملک خویش نشست — دست او پای ظلم را بشکست

ملک با پادشاه فرخ رای — میکشد این شرف در پای

قدح مهر شاه بر کف او — لشکر فتح و نصر در صف او

زین قبل نوش میکند شب و روز — شربت مهر شاه دین افروز

لشکر او شکر دهن اهل زمین — غرف او ظرف حسن حور العین

فتنه و ظلم را کند در خواب — ملک آباد را جو مست خراب

فتنه در خواب شد ز صولت او — عدل بیدار شد ز دولت او

عدل او جان افزا و تنگ کاه است — فضل او همچو عمر جان خواه است

فر خاور ز نور طلعت اوست — فخر و عار قضا ز خلعت اوست

کند املا برای جان و تنش — لعبت دیده نسخت سخنش

در سخن لفظ او چو سحر حلال — در جهان جود او چو عذب زلال

پیش پیش گران دویست قدر — پیش مکش تنی دویست مدر

میوهٔ شاخ جود او هموار — بهمه جا رسیده طوبی وار

زاید از خلق او چو گل ز نسیم — دشت چون چشم نرگس از دیدیم

هر کجا خلق شاه ما باشد — یاد مشک خطا خطا باشد

چون بقای بهشت پاینده است — خلقش هم چنین فزاینده است

هر که در گاه او پناه گرفت — دست بر چرخ کرد ماه گرفت

نسبت از وی گرفت خلد و خلود — خلد گشت از وجود او موجود

جان و جن ظلمتست با حاش — رمل و نمل اندکست با باش

سر رباید ز دشمنان در رزم — تاج بخشد بدوستان در بزم

بندیده ز دست او کمند — نه ز راه نه جان دشمن بند

مال در جود چون سحاب دهد — شوره را همچو گلبن آب دهد

نیست اندر سفر بحر و بر — چون دل و همتش ایچ پای آور

گنج را چشم زخم شد بر کش — ظلم را گوشمال شد عدلش

عاملی عیسی از وی آموزد — عدل او چشم ظلم بر دوزد

نیست با جودش از پی مقدار — سیم بازار گر دیرا بازار

دست خواهند و خواه بخشش شاه
چو شاهان عصر خواهند خواه

نیست کز ظلم و حرص دارد بیم
ظالمان مر او را تو مار و مور و پیم

بود و عدلی که در شه خوشخوست
باز و ملک را قوی نیروست

زامن او زیر پرده تسکین
ظلم گشته فتنه بی‌کین

الف عدل او ز راه صواب
الف کاو دو میان آتش و آب

عدل او در سرای نفس و نفس
آفت بغدد و کس آمد و بس

که چو آرامهای شاه پدید
جغد غزنین بروم و چین رسید

چمن خلد شد گل از دادش
ناف مشک شد دل از یادش

ابر عدل چون بخشم آید
دلش اندر میان چشم آید

که شد از عدل شاه شاه کنار
گرگ با میش و تنگ‌کافی خوار

خلق او دایه ظرفیانست
عدل او دایه ضعیفانست

ره بر نگشت چو معصومان
عدل او بر دعای مظلومان

ابر ملکی که عدل بار شود
تیره‌ای جهان بهار شود

کشوری را که عدل عام دید
بهر و بر بوستان آب بام دید

شرع را استواری و داد است
ملک را پایداری و داد است

دولت از داد هیچ نشکیبد — گر شکیبد فنا شش بفریبد

هر که انصاف از و جدا باشد — دد بود دد نه پادشا باشد

عدل شه پاسبان ملک اوست — بذل او قهرمان دولت اوست

عدل بی بذل شاخ بی ثمرست — بذل بی عدل پای بی اثرست

بر زبانی که ذکر شاه بود — میوهٔ ملک را چو ماه بود

از بهای شه همایون پی — خاک غربین شدست روغن جوی

شد جهان تا شد او جهانبانش — چون سنانخانهٔ دل و جانش

در سنانخانه روان و دلش — از پی فر گل و زیب گلشن

لوح محفوظ را مکان شد این — بیت معمور را نشان شد این

هست شاه از برای مستان را — دل فراخان و تنگدستان را

چون از و عدل و بیغمی نبود — خود نه سلطان که آدمی نبود

عدل وقتی که شمعی افروزد — گرگ را گوسفند می آموزد

باز وقتی که جور زور کند — سینهٔ شیر گور گور کند

ایزد از بندهٔ راستی و زعوات — دولت راست رستگاران راست

پادشاهی که راست رو نبود — زرع باشد ولی درو نبود

عدل این شد چو زفت در صف جنگ — تیغ را سبز جامه کرد از زنگ

از شرف یافتست چون حیوان — چوب منبر ز خطبهٔ او جان

گشت و پوشیده را از آب — گوهر چتر او بجای شهاب

چون ز فتراک بر کشاد کمند — دشمنش ماند از فزع در بند

از پی کسب بخشش و جاهش — بوسه آلود چرخ شد راهش

ملکان را ز بهر جاه و فرش — بوسه جائی شدست هگذرش

شد ز بوسهٔ شهان بدر مثال — خاک درگاه او هلال هلال

ابر و دریا غلام کف و بند — در وفاقش همیشه رست پی اند

کان و دریا برش بود دزدش — بخشش او زهر و باشد بیش

از پی رفعت جلال و کمال — وز پی زینت جلال و جمال

بوسه چین آفتاب در رهٔ او — خاک و آب آسمان ز درگهٔ او

وز پی زینت قبول و ردش — در بر جوهر و رند نیک و بدش

چون شود ملک پای سر گنداو — چون بیفتد زمانه بر گنداو

سعی او بازو و نفیر انست — سهم او پوز بند شیر انست

در عطا زیر بند و زود گذار — در عطا سخت مهر و سست مدار

ناخنش مسکن صبیح و دمیم
همه عزم او مسدد رای
شنوا گرده گوش جذر اصم
همه عالم ورا شده بنده
گلبن عقل شاه در تدبیر
آفتاب از جمال او خجلست
خود ندیدند بر سر گل ماه
سر و ندانش چو شد خندان
ملک بر روی خطبه شهزاد
اینت دولت که دولتش دارد
حبذا آن جمال دهر آرای
خاصه وقتی که در مصاف بود
مرکبش هیبت فلک دارد
نیزه ران تیغ دست خنجر کوش
دشمن و دوست او بخس و چو سعد

خاطرش ناقد لئیم و کریم
باعث عزم او شدید جای
از صلیل و صریر تیغ و قلم
مرده گردد ز جود او زنده
چون شکوفه است در جوانی پیر
زردی رخ گوای درویست
سال پیچیدگان چنو شاهی
بنده شد دهرش از بن دندان
ظلم را سد طلاق باین داد
که همی خدمتش بنگذارد
مرحبا آن سپهر قلعه کشای
پای او بر دماغ قاف بود
که بر اعدا اش خاک می بارد
اشتیاق تیز سر پیکان گوش
سینه و شانه اش چو برق و چو رعد

بتوان زد زپشت او نخچیر — که بتنگ زو برد همه تشویر

گرچه کشتی ز اسپ دارد سر — اسپ شه کشتی است هامون بر

کشتی از آب ساخته مفرش — اسپ شه کشتی است دریا کش

سوی پست از فراز همچو قدر — سوی بالا ز پست همچو شرر

سم او همچو وهم گیتی دار — کوه را با زمین کند هموار

پای او تیز تر ز مرگ را ماند — که کسی زو گریخت نتواند

دست و پایش چو صبح گرد شب تار — بدمد گاه روز وقت بهار

گوهی زن باد پای آهن سم — از سران سران بپای و بدم

دارد از دیده مهره بازی خو — چشم بد دور از آن دو چشم نکو

گر بگیرد بغرهای بود — باره او بدست و پای بود

کم نبود از مبارزی در جوش — که سپر پشت بود و خنجر گوش

گاه تنگ از جهان برآرد گرد — بر ز جعفری کند ناورد

سرش از قبله هوا دلشاد — دمش از قبله زمین آزاد

تخت ملکست و مسند شاهی — کوه از و پر پشیرهٔ ماهی

پشت هامون کند چو ره هی هف — روی گردون کند چو پشت کشف

نکند وقت حمله اندیشه | سایهٔ او همی برد پیشه

مانده از چابکیش دور عنان | کار بندان آسمان حیران

سوی پستی رسنده همچو زمان | سوی بالا دونده همچو خیال

سوی آن بحر موج کشتی زن | سفر راه کهکشان بدو جو

من درو دیده ام که از پی سود | تا ابد همچنین نخواهد بود

اینچنین مرکبی چو چرخ انکار | که بر ویست شهریار سوار

فی خصاله و فضیلته

عرش اگر بارگاه را زیبد | شاه بهرامشاه را زیبد

شه به ثبت حقیقت اعجاز | نه ز روی گزاف در راه مجاز

هست چرخ ار چه پیش دوران پست | هست قطب ار چه تنگ میدان است

هست ازین روی سال و ماه مقیم | نه ز رای سخیف و طبع سقیم

روز و شب با نماز و با روزه | پاسبانان بام فیروزه

تا شود همچو عدل و جاه ملک | گمر کوه چون کلاه ملک

اجل از نام اوست مرگ طلب | خرد از علم اوست برگ طلب

صد و نام اوست هر که نبشت | هشت بهرامشاه و هشت بهشت

بهر همنامی شه خوش نام — سرخ رویست بر فلک بهرام

از پی ملک و شرع بسته کمر — پیش علم علی و عدل عمر

از پی دوستان بگاه جدال — چون شود پشت دشمنش چو دوال

عزم او تیغ ملک را ظفرست — حزم او تیر ملک را سپرست

سست پایی از نهیب او چیحون — نرم گردون ز حکم او گردون

بکند گر بخواهد از یک مشت — شکم خصم طبل مهره پشت

برگ سازنده از دو دست چو میغ — مرگ سوزنده از زبان چو تیغ

روح تازه شود ز دیدارش — مرده زنده شود ز گفتارش

مهدی وقت و عیسی حالست — روز و شب در جدال و قتالست

رایتش را گرفت بخت بچنگ — همچو در دست شاه هفتورنگ

بهر بازوش از خط تقدیس — ظفر و فتح گشته حرز نویس

سیرت انبیاست سیرت او — حبذا سیرت و سریرت او

سیرت او روان صورت چین — سطوت او ستون خیمه دین

من چگویم که خود در احکامش — دولت از چرخ داد پیغامش

که چو تو خسروی ز بهر سریر — کم نشاند قضای حکم قدیر

عرش و کرسی که هست از اندازه‌اش — روز روزی کست از آوازه‌اش

گر ز او را جهان خمیده کشد — رایتش را فلک بدیده کشد

تیغ چون دیدها ز دی چیرش — رخت برگاو بر نهد شیرش

شه چو شد بر شکار شیران چیر — شیر گردون شود ز شیری سیر

اختر آنی که حال گردانند — تیغ او را اجل کیا دانند

گه بخندد بدست شاه درون — گاه برد شمنان بگریدخون

از تف بلیک شه کشور — شاه مرغان بیفگند شهپر

در سر گرز او زمین سپرد — جوشن ماهی ثری بدرد

نیزه را شاه اگر بجنباند — مرگ آسوده را برنجاند

هر که او خصم شهریار بود — مور گردد اگرچه مار بود

بر گرد گز نخواهد او بسنان — آسمان را طبق طبق آسان

تیغ همنام او چو کین توزد — کین گزاری ز تیغش آموزد

خنجر او چو قاف کاف شود — قاف از آن بوی ناف ناف شود

تیغ او بر عدو ست تاخیز — شیر شمشیر او بدید و گریز

زابر شمشیر ملک بارنده — چمن ملک را نگارنده

اگر بخواهد به تیغ موسی وار
خشک رودی کند ز دریا بار

برکشد دست شاه دین پرور
ناخن پای دشمن از رگ سر

برکشد عکس تیغ سینه درش
دلش کیفت گردن ز سرش

خنجرش هست وی ملک افروز
بیلکش رای سوز و ایلک دوز

سایه تیغ شاه بر چپ و راست
[illegible]

آتش جان دشمن آن تیغ است
[illegible]

گوئی اهل وجود و اهل عدم
[illegible]

عدد کشتگان تیغ ملک
[illegible]

ذره تیغ شاه با صفات
[illegible]

صفت گرزش از کشتن [illegible]
[illegible]

از سنانش آنکه جنگ ای کند
[illegible]

چون بخصمش پیاده آمد از رو
دم فرو رفت و بر نیامد از رو

جانش از بیش تیغ او گذرد
همچو رنگی در آینه نگرد

هیبت تیر و گرز او در جنگ
چون کند سوی دشمنان آهنگ

دست و تیغش قضا شمار و قدر
تیر و محشر میان شمس و قمر

گر ز او تا بدید بر ها مون — مهره پاش ست گردون گردون

نکند قصد هیچ خصم ز بون — که ز مردار کس نریزد خون

خصمش از بیم او گریبکار — نقش روی سپر کند زنهار

این بود چاره اش گه زلزال — که ز هیبت ز پاش گردد لال

هر که بر یاد او نفوشد می — خنجرش خنجری کند بر وی

خصمش ار دم زند ز پیکانش — ره نماید ز ره گریبانش

مرکبش چون جز از پی خونیست — اشهب باد هم ست ابلق نیست

دیده دل درونکو نرسد — سایه او هم اندرو نرسد

روز جولان چو در دل آرد رای — سر قارون کند چو دست از پای

چون تگ اشهبش بتاز آید — عرب اندر عجم فراز آید

زانکه باد و بوریک تگ اوست — دود آتش ز رشک یک گ اوست

زخم گرزش نمود در یکدم — کشته و گور کنده هر دو بهم

آنکه با تیغهای هندنژاد — همه را همچو طبع خویش کشاد

روم و چین را چو وقت آن آید — چون دل و دست نیز بگشاید

کو بهوری ز بس که در غم بود — راست ماتم سرای آدم بود

جور چون دور چرخ دم در دم
کار چون زلف یار خم در خم

مر شان پیش مرگ نقش انگیز
اسپ شان جامه کوب و رنگ آمیز

همه رنگ نوا و جامه برگ
همه نقش و نگار خانهٔ مرگ

از دل هندوان امید حیات
ترک ترکان شمرده در درکات

خصلت زشت گرگ در رمه شان
حس غماز یار بر همه شان

رحمتی بوده آب و گل همه را
رحمتی گشته جان و دل همه را

بر سر تیغ او ز عشق علم
جان شان بوسه زن دو چوم قلم

گرچه چون کوه سنگ تن بودند
پیش او آهنین کفن بودند

گر دنا گه ز فتر تاج و کلاه
شاه بهرام شاه را شگاه

فتنه را آب سخت بر آتش
زان ره آموز ابر دریا کش

بر دل از تیغ و هیبت شه شان
گر کوه شد گرگه شان

شود اردست بر نهد بکمان
چرخ زان نیم چرخ او حیران

دشمنانش بروز کین و نبرد
چون زن مستحاضه گردد مرد

از همه اورمزد و کیوانند
جمله حیران چو نقش ایوانند

عزم شه کامران چو گردون بود
دشمنش پی سپر چو هامون بود

خصم اگر داد پشت هیچ مگوی
کز زمین پشت نه گرد بدان روی

مهد او بر فراز پیل چو موج
کوه جودی برو سفینه نوح

کرده فرزند خصم را باشر
زادن و مردنش بهم چو شرر

تیغ او خصم را یتیم کند
بچه خصم را یتیم کند

چون شه آهنگ سوی کیشان کرد
جمع صد ساله را پریشان کرد

شد چو با عدل شهریار عدیل
خویش هوا همچو سدره جبرئیل

عدل چون بر جهان امیر شود
آهوان شیر سیر شیر شود

ارم از بیم او دست هفت جحیم
جرم از امن او دست هفت اقلیم

خصم در پیش کرش از ملکت
همچو دنبال کژدم فلکت

خصم را دوش زبیم آهرمن
جان بر پشت پذیره اندر تن

مغز با حزم شاه خواب ببرد
آب را عزم شاه آب ببرد

تا بدید آتش سنان سیمون
هر بدان آب نیست آب اکنون

نوک رمحش بماند تا محشر
فرجه در میان خصم و سقر

تو خبر داری ار نه آگاهی
زان مصاف صف شهنشاهی

صفت او دران صف ناورد
زان باموجه کند از مرد

از مدد تیر ده بود آن روز — تیر بر دین رباعی چو زاد روز
سیمان را بخنجر بر شکن — کرد و چون لعل مهره گرد بتا
بنغ گران بزیر دیبا چو آب — چون کبوتر طپید در مضراب
هر چه از جان و شش کاید — همه در جان شه بیفزاید
تربت غزنه تا بنا افتاد — اینچنین شاه را اندر یاد
پای پیلان چو تیغ گرد قلم — نیزه را شیر کرد و شیر علم
کشته جانان ز حلق خنجر چش — دیده بیان چشم پیکان کش
در زره آفتاب جامه بنیل — داستان پیل پیل گشته چو نیل
گشته گشتی اجل ز خونخواران — گشته بودی اجل هم از یاران
روی شان چون بعید نور از ناب — چشم شان چون قدیمه از تاب
چشم بر چهره گشته بیگانه — دیده ابرو وه گشته همخانه
دهن بحر خاک بیز شده — دیده چرخ سر بریز شده
گند گشته ز تیر تازان فهم — مرگ در آرزوی مرگ از هم
گشته عشوق از تف آهن — زرد رخسار سرخ چهره آهن
شده از ابر ناوک و ژوبین — ره چو دریا بگشته چون پروین

نوک ناوک چو عقل و تنگ پوی
از درون دو دیده مردم جوی

رمح در دست مرد خون کرده
اژدهای زبان برون کرده

بند و پیوند کرده از سر خشم
گرز چون سرمه سنان چون چشم

شخص خصمش چو مرده و اهن چاک
دهن او چو گور گشته ز خاک

گشته بر تارک هوا گردان
کرد خود از سیاست مردان

سنبل از دیدها ربا بینده
چرب دستان تیر آینده

گوش در گوش دل خروش خروس
تیر در چشم مرد مردم بوس

صبح خصمان چو شام و نیزه چو آب
دل خصمان چو دیو و تیر شهاب

رفت چندان بزیر مرکز خون
کز دگر نیمه لعل شد گردون

گشته چون خار در مصاف بنان
خصم در پای اسپ خرما گون

گشته عالم ز گرد چون دوده
فلک از دوده رخ بیندوده

عکس خون بر سپهر سیمابی
است مانند شعر عنابی

دشمنان شهنشه فیروز
روز شان چون شب است شب بی روز

دیان شان از شری وان با تیر
ظفر حق سوی سپاه و امیر

روی صحرا ز نیزه خورده اجم
آب دریا ز خون چو آب بقم

بر قضا تنگ مانده راه گذر — بر عدو ره ببسته دست ظفر

جان خصمان ز بیم تیر و سنان — جمله بر داشته جدل ز میان

کوه و دریا و بیشه و هامون — موج میزد در آن زمان از خون

پشت چوگان گرز و سرها گوی — سینه گلبن ز تیر و رگها جوی

رسته بر رخش لشکری بشکوه — هر یکی چون چنار بن بر کوه

خصم را از رمح چون الف در بسم — چشمها کرده همچو جان در جسم

اسپ و مرد از نهیب راه گریز — خشک مانده چو صورت شبدیز

دستها از عنان بمانده جدا — پایها در رکاب و سر شیدا

همچو ماهی بخشک خشک خموش — مرد بی دست و پای جوشن پوش

پای گردان پیاده مانده بجای — زان دو دست سوار قلعه گشای

دم شان باز پس شدی هر گاه — که ز کشتن نیافتند مهار راه

آن زمان لا اله الا الله — وهم زاره بود در بر شاه

وهمها واله از سیاست او — فهمها کاره از ارادت او

آه بر خاسته ز دشمن شاه — هر کجا این شه آمد آه

گرد در رشته رمح مرد افگن — مهره در گردن سپر کردن

شاه خورشید روی گردون تیر — شیر آتش سنان آهوگیر

شده در گرد روی روشن او — همچو جان بلال در تن او

گرد خورشید روی شه گردان — ماهرویان مشتری دندان

روی چون آفتاب و دل چون شیر — چون ره کهکشان کمر شمشیر

هر سواری چو کوهی اندر زین — موی بشگافتی ز رای زین

نیزه در دست شان میان غبار — چون بسیلاب تیره پیچان مار

نقشهای بریده بر خنجر — رسته همچون سمن ز نیلوفر

چون به تیغ و بیست فتح گرد — همه عالم به پیش او بدو جو

چابکان خطا و فرغانند — ماهرویان چاچ و بلغارند

تیر گردون بنیزه بربایند — با کمر همچو نیزه بر پایند

رای شاهان به پیش رایت شاه — همچنان شد که روی آینه زاه

زان الف شکل نیزه از سر خشم — چشم شان کرده همچو های دو چشم

زان همی نور دیده نگذارد — گاه آیینه را زیان دارد

استخوان شان ز گرز ریزه شده — تن سپرشان ز چوب نیزه شده

کرده از گرز و نیزه بر دشمن — استخوان آرد و پوست پرویزن

مهره و پشت شان بگرز و سنان
گرده چون سبحه های پیرزنان

باغیان را ز بیم بر لب چاه
شده از نیم چرخ و ناوک شاه

دلهای دریده تارک شان
رشته های گسیخته رگ شان

همچنان ریخته بکوشش سر
که بخشند بوقت بخشش زر

گر کس از کشتگانش چون صلصل
لاله منقار بود و گل چنگل

گر ز یاران او نبودی مرگ
گرده بودی زبان مش بی برگ

هر که جست اندرین ولایت صدر
از سر جهل بود نز سر قدر

بود باغی ز بغی فسق و فساد
چون بقایای قوم هود ز عاد

دل هر یک ز بغی و کینه چو نار
اسپ چون کوه و مرد همچو چنار

تا خدنگش جدا از پیکان بود
بدی اندر میان نیکان بود

بدی از فرشه ز غربت رست
سوی بدرفت و هم بدی پیوست

شه ز بس خون که ریخت از کشش سوزن
گوی یاقوت شد زمین از خون

چون بدیشان بخشم شد سلطان
از برای موافقت بزمان

گشت چندان شهنشه اندر جنگ
که بمرغانش پر زدن شد تنگ

چون نهیب سنان شه دیدند
چون رکیب و عنان شه دیدند

مرغ دل شان ز خانه خشم گرفت — گشت جان شان ز دانه خشم گرفت

گرچه مرغان تیز پر بودند — ور چه ماران مور بر بودند

ور زبان شان ز شاه دولت یار — با بزن نیزه بود و سلّه مار

گرد خصم بی آب اندر خواب — سرش از تن جدا چو کوزه آب

آنچنان گشت شاه عاشق رزم — که بود باده خوار عاشق بزم

رزم و بزمش بچشم هر دو یکیست — تیز گردنده رست چون فلکیست

آنچنان بر مصاف چیز شدست — رست گوئی که شرزه شیر شدست

با عنان راهمه بنوک سنان — گرد در یک زمان چو تن بیجان

گشت خالی چو او پسیچد جنگ — خصم او همچو صورت نشرنگ

نقل مرد اندر برای صرفه علم — که ز صراف کین نیاید حلم

چه بزرگ و چه خرد باغی عور — چه فراز و چه باز دیده کور

همه جهال و هر دو اند این — جمله غافلان شناسند این

که نزیبد برای ملک و خطاب — خرس بر تخت و خوک در محراب

اندران جنگ دشمن و خصمانش — صورت شیر بود و شادروانش

تشنه مانده زبان دشمن او — جان او خشم کرده باتن او

که شناسا خرد بدیدهٔ عقل — بشناسد بدیهه را از نقل

زین سپس عکس خون کرهٔ خاک — آسمان را کند بسرخی لاک

پیش آسیب گرز شاهنشاه — خاصه با گرز چون شود همراه

چیره دستی و پایداری او — کامرانی و کامگاری او

بزبان سنان و تیغ چو باد — خصم را در دهان خاک نهاد

مهر او جان خان و مانها شد — کین او دود و دودها شد

دشمنش را بهر کجا که درست — دید بان مرگ و قهرمان نگرست

دهر زین پرده گرد در آویزد — همچو پرده اش فلک بر آویزد

مرد بد را بد زمانه جزاست — گلخن و پای خر سزا بسزاست

سوی بد گرچه غرق نه نکوست — دافع دشمنست و نافع دوست

گرچه بد شد مزاج بد دل ازو — غرق ست و دل باطل ازو

برسی جان خسرو منصور — شعوا بر زبان نیشاپور

از پی راه و عشرت و نیرو — ماه او زهره او و بهرام او

پیش بهرام شاه بن مسعود — ظفر و فتح در رکوع و سجود

بر کلاه و قبا کش و اسپ و ستام — فلک و اختران سلام سلام

بر خورای بر شده سپهر بلند
ای فلک آفتاب از یارش
چرخ را گرچه پس خلف بودند
لطف او شد نشیمن صهبا
زانکه مانند مرد دریا بند
پادشاهی برنج کرد بدست
پادشاهی نیاید اندر چنگ
کشت شد خشک اگر نگیرد میغ
تیغ باید که خون پذیر شود
شاه در ملک خویش از پی جود
دشمنان را به تیغ و رمح آراست
شه که خواهد که جاه دارد ملک
زانکه نبوند قاسم و اخضر
بی صلیل و صهیل گیر اگر
زانکه در راه ملک هر شاهی

توبه پیران سر از چنین فرزند
خلفی یافتی نکو دارش
تو دری و ابر گر صدف بودند
قهر او شد لویشه دریا
هیچ زن بر نخاست از فرزند
آشنگی پای او بکنج به بست
جز بجنگ مباش گونه جنگ
ملک پژمرد اگر نخندد تیغ
ملک بی تیغ کی چو تیر شود
چون شد او پیش عقلها مسجود
زانکه دفع از چنین و نفع از راست
بسیاست نگاه دارد ملک
جز به تلخی نگاهبان گهر
چون طنین کی شود صریر سریر
بر سر تخت قدر هر ماهی

دولت آرای بازو چیست — ملک پالای دست شمشیر است

هر کمر که بی شکوه بود — کمر نال و زخم کوه بود

آب بحر از تلخ و تیز ستی — چون دگر آبها گیز ستی

زیر را نهاب براق دریا ساز — ابر بر برق پای رعد آواز

گرد سم تیز گوش بهن بران — خوش کفل سرمه چشم و خرد سران

شاه بی تیغ باغ بی میغست — پاسبان دین و ملک تیغست

وانکه بی تیغ دین نیافت قرار — ذوالفقارے بجید بر کردار

جبرئیل آورید و گفت بران — خون این مشرکان بگیر جهان

بر رسول آنکه نادر و ایمان — خونش از ذوالفقار زود بران

نیست بی تیغ ملک را رونق — ملت حق ز تیغ شد مطلق

تیغ مر ملک را نکو یاریست — ملک بی تیغ همچو بیماریست

کوه کوهست بر زمینها شاه — تیغ دارد چرا ندارد کاه

شاه کوهیست بر زمین بشکوه — تیغ دارد چرا ندارد کوه

آفتابی که شاه گردونست — هیچ بی تیغ نیست شه چونست

شاه را گر نه تیغ تیز بدے — خلق را نقد رستخیز بدے

ملک پالای دست شمشیر است — آب بحر از تلخ و تیز ستی — تیغ بی شکوه بی میغست — پاسبان دین و ملک تیغست — ذوالفقار بجید بر کردار — خون این مشرکان بگیر جهان — خونش از ذوالفقار زود بران — ملت حق ز تیغ شد مطلق — ملک را رونق از تیغ — از بندها کرده شده روان کرده شده — منتخب اللغات

در خور ملک جز بزرگی نیست — مردی دیگران ز مردی نیست

شه که بر تخت ملک خود بنشست — پیش تختش جهان کمر بربست

ریخت از بهر راه جویان را — آبروی گزاف گویان را

زین شه نیکخوی پاک نژاد — هر که او بد نبود نیک افتاد

ملک پرورده زیر دامن کرد — جان نگهداشتن بآهن کرد

هر که از دل نخواست تعظیمش — بوم بومست باش از بیمش

چون کمر بست شاه بهر جدال — خانه دشمنان شمار اطلال

گرچه بهر صلاح تا اکنون — خنجرش لعل پوش بود از خون

شد کنون در بهشت محشر او — سبز جامه چو حور خنجر او

ای ز محمودیان ششم ز عدد — چون ششم دور از انبیا احمد

نام شش هست لیک سوی خرد — در جمل نقش شش بود ششصد

یک و دو سه و چار و پنج گست — چونکه شش دانگ شد یکی درست

ای بروی آفت نگارستان — وی بخو نو بهار خارستان

تازه روی از تو شاخ پنج جهان — سخت پای از تو چار میخ جهان

دولت از تو بهشت کوی شده — روزگار از تو تازه روی شده

گشت تا صدر ملک بگرفتی / وز دوامش قوام پذرفتی

پایبوس تو هامون هامون / طوق دار تو گردن گردون

زین سبب از برای عز و جلال / نه ز طبع ملول و روی ملال

از پی خدمت تو اندر حال / کرده از میم صد هزاران فال

تاجداران رکاب بوس شده / از تو جمله عمل پیوس شده

ملک هند نائب تو بهند / مهتر هند یافته ز تو سند

شد ز تاثیر رای شاه جهان / وز پی روی بی پناه جهان

مجلس بر مثل از بهشت اثر / روز رزمش نموده ز سقر

خاک بوسان درگهت به نیاز / کرده خاک درت چو سینه باز

کرده از مجلس تو روح از دور / ابر وار آستین و دامن پر

چون تو برداشتی نقاب جلال / زان اساریر بر سریر کمال

از لقای تو خیره شد خورشید / وز سخای تو طفل مرد امید

شهریاران ز تو رسیده بکام / کرده سعی تو با هزار اکرام

زان همه خلق در سجود و تواند / که گرانبار شکر جود تواند

مرترا از وجود و علم و کرم / بدرم بنده گشته قلب و درم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرد مقلوب داده به نبرد — زان دهد جان خویش پیش تو مرد

شد ز خاک در تو در عالم — آن بسیار خوار سیر شکم

راست گفتند اندرین حدیث آمد — کان را خاک سیر داند کرد

گرچه در پادشاه باشد عدل — نان بی نان خورش نباشد بدل

آن بزرگان که دام جان تو زدند — رسم جانبازی از تو آموزند

طمع از بوی دست از سر جود — پای کوبان در آید از در جود

هر که او جست خصمی تو درست — کودکانش یتیم کرده تست

چون نشستی ببارگاه جلال — چون نمودی بخلق ماه کمال

از تن دشمنان بکندی سر — بر سر دوستان فشاندی زر

تا در دولت پدید آمد — قفل امید را کلید آمد

نام تو هر که بر زبان راند — نامه بخت او فلک خواند

جاودانه آن را بطبع کریم — خورد جود تو چون عصای کلیم

روزی نیکم و همچو بهشت — گلوئی اینجا خدای بر تو نبشت

هم ملک بنده هم ملک جاهی — هم فلک قدر و هم جهان شاهی

عاقلان زمانه مست تو اند — قلعهای بلند پست تو اند

صاحب ذوالفقار و بخش توئی — پادشاه خزانه بخش توئی

بخت کوهست مایه شادی — دار دار بند گیت آزادی

آسمان از سنان جانسوزت — وز پی ناوک جگر دوزت

از نهیب تو با خطر تازد — زان زمه گه گهی سپر سازد

از تف تیغ خشم اگر خواهی — کنی از بحر تا به ماهی

زهره را تیغ تو شهاب کند — زهره را آتش تو آب کند

دشمنان از خلق جان افشان — خونبها بدهی و بخشی جان

بر زمانه توئی شه مطلق — مملکت را تو شهریار بحق

از تو کمتر عطا که سائل برد — بیشتر زان که گنج باد آورد

بیدلان را دل کریم تو بس — نیک و بد را امید و بیم تو بس

چون در گنج عدل بگشادی — هر کسی را ز داده دل دادی

گاه میدان و وقت ایوانت — شب اکرام و روز جولانت

دل غرور از جان فدای تو کرد — داد و دل یافت جان فدای تو کرد

صدمت صور و عین تیغ در جنگ — هر دو همره چو چنگ با آهنگ

هر که از سهم تو در آن نسپرد — تا ابد نفس او نخواهد مرد

روز هیجا چو عاطفت ورزی — نیزه لست سوزن درزی

تا خلق را درست گردانند — سست را عزم چست گردانند

گشت حیران عقول اهل هنر — ماند واله روان اهل بصر

پیش این روی پشت خلق تو نیست — خشم تو چون یزید و دل علوی است

تا چه کردست غزنی از کرمات — کز چو تو شاه گشت برخوردار

گر بخواهی ستی کنی بجام — نه فلک را ز بهر چار اندام

گرچه چون آسمان بسیچد خصم — چون قضا دست تو نه پیچد خصم

با خلاف تو تن کفن گردد — ور ثنای تو جان سخن گردد

همچنان آید از تو در دل نور — که خوشی جان ز خوشه انگور

ملک و ملت موفق از تو شده است — دین و دولت برونق از تو شده است

یافت از سعی تو سرافرازی — دین و شرع محمد تازی

ملت از تو چنانکه خورد سپهر — دولت از تو چنانکه ماه از مهر

گر بشمع تو نیستش امید — از لگن بر نیامدی خورشید

مهر نقش تو همچو مهر هم ست — که همی دین و دولتش بهم ست

حاتم از جود تو سخا آموخت — دولت از ملک تو ثبات اندوخت

چه حدیث ست کین مبارک پی — طی کند نام جود حاتم طی

قهر و لطفت بگاه رحمت و رنج — هم فزاینده است و شادی گنج

خاک حلم تو آتش نار است — امر تو باد پای چون آب است

باد عزم تو جان تمکین ست — آب تیغ تو تازگی دین ست

زه ورق رزق را که اسباب است — جان آن باد پای این آب است

جود تو بهر جان آدم را — پاسبانست عرش عالم را

دل چو بر رگت قرار کند — اندهٔ از فر او فرار کند

از پی قد رنامت ای خوش نام — عمر چرخ نام شد بهرام

زانکه بهرام را اگر سفریست — وقت رجعت صلابت عمریست

شیر اگر باشب تو رفتن کند — کام چون شیر عود سوزن کند

ای هنرمند شاه دین گستر — وی حقیقت نیوش حق پرور

طمع آنرا که جاه گیرت گردد — هر زمان آسمان سرت گردد

باد از آن جاه غیرش نظر آید — حسد دشمنت را مگر بکار آید

باد کین تو خاک محنت بخت — زخم تیغ تو آب آتش ریخت

ای فرو مانده چو قطره زتیغ — ملک بگرفته سیمش و ار بتیغ

بر جهانی شده بیکدم شه — خه خه شه علیک عین الله

شمس چون باره بر فلک راند — تا نزد تیغ ملک نستاند

تو چو شمس و قمر گرفتی ملک — زان به تیغ و سفر گرفتی ملک

این چو تا زنده آن ربا بنده است — لاجرم ملک هر دو پاینده است

شمس از اول که ملک جوی شود — در و دیوار زر و روی شود

چون بدیدند خلق روی شه را — همه جویا شدند کویش را

از شهان حجاز و شام و عراق — بلکه از خلق جمله آفاق

من ترا دیده ام درین عالم — ملک میراث و ملک تیغ بهم

ملک میراث گر دو انست — ملک شمشیر ملک مردانست

خصم تو جنگ جست و بخت ظفر — او دو گر خواسته خدای دگر

راست گفتست شاعر استاد — محض توحید و داد شرع بداد

گر فزاید کسی و گر کاهد — عاقبت آن بود که او خواهد

دشمنت چون سر فضول آمد — دست او پای بند غول آمد

تا برد آتش تو آب براند — آتش دل بر آب خویش نماند

هر که چون شه تافت گردن خویش — مهره گردنش فکند ز پیش

تیر پرشد به تیر تو ز هوا — کوه کر شد بگرز تو ز صدا

خصم در دست قهرت افتاده — پایها در رکیب چون باده

گرچه رمح تو جان پاینده است — جان او جانت را ستاینده است

شیر اگر زور از آگهی کردی — پیش زور تو روبهی کردی

دشمن تو چه با بت تیغیست — زور و لغیست تیغ اگر تیغیست

جانش را خود سنان چرا باید — خود چه بوی تو یافت پیش آید

تیر کز شست خصم گشت جدا — باز گردد بسوی او چو صدا

چون صدا باز گشت بر جانش — چه قضا تیر ره فرا دانش

نیک بشناخت از دل روشن — قدر تیر تو دیده دشمن

لاجرم تا بدستش آورد دست — فلک از سهم ایمنش کر بست

کرده حضرت نقش تیر تو باب — خانه چون عنکبوت اصطرلاب

خصم تو آنکه از تو بگریزد — خاک او بارش آتش انگیزد

زحمت از تو سوی برکی شد — که زبرگی بسوی مرگی شد

اهبت شاه حرمت دل راست — گریه ابر خنده گل راست

چون بفیشر خصم اپالان — رفت چون چیچ زده کون مالان

گشت از فر پادشاهی تو — وز پی عدل و نیکخواهی تو

هر دو همره ز بازو و چیرت — ملک الموت و زخم شمشیرت

هر که او خصم دولت و دین بود — قهر کردی و نوش سر آن بود

قهر اعدای دین تو دانی کرد — که زبان و نشش پر آری کرد

هر کجا سهم تیغ تو رسید — کس از آن بوم و بر فلاح ندید

تیغ تو زهر جان گزای آمد — امن تو سایه همای آمد

تو بت دیر جان گمراهان — گورکن مزد گورشان خواهان

مرگ نوشته بر دل دشمن — که کفن بیشتر خرا از جوشن

گورکن گفت با دل خصمان — که کفن بیشتر خرا از خفتان

هست عدل تو دوزخ ابلیس — سر تیغ تو سنگ مقناطیس

سر تیر تو جان بدخواهان — میکشد از تن شهنشاهان

بر سر تیر جان برافشانند — ور چه سنگین دل آهنین جانند

گر شوی سوی کوه پایه روم — کز بماند ز بیم سایه روم

ور کمر بند کوه در گیرد — کوه را همچو کاه بر گیرد

آمده خصم با تو در میدان — زخم موتو الغیظکم بر جان

چون ز جان کرد و فر تو دید
دل او مرد و جان از و برمید

دید خود را در آینهٔ دل خویش
دست و شانه جدا ز فضل خویش

لاله صورت شده ز خشم کمان
سرو بالا شده سرش ز سنان

کرده از شرم بر غم انتشان
با دپای تو خاک بر سر شان

آب و آتش نخوانده او را آب
خوانده این صرصر آتش آور شب

جز ز عدل تو نیست اندر کار
دور باش تو در مترس حصار

گوئی آموخت عقل والائی
از تو آئین ملک آرائی

فتنه را داد امن تو خواب
آب را برد آب تیغ تو آب

پیش عدلت بهار عالم سوز
نزد عقلت سپهر پیر آموز

عدل عمر چو ظلم با عدلت
جود حاتم چو بخل با بذلت

بنه ای عدل تو بقای جهان
در کنار جهان سرای جهان

عدل تا بید جاه شاه بود
غبغب اندر گلو چه جاه بود

چون در عدل باز شد بر تو
در دو زخ فراز شد بر تو

عدل مرگ را بریزد آب
جور مر فتنه را بیندد خواب

هست شادی دل ستمگاران
خوش و اندک چو خواب بیماران

عقل[1] را مشکریست روح افزای — عدل مشاطه است ملک آرای

شرع را عقل قهرمان باشد — ملک را عدل پاسبان باشد

شاه باید غلام تن نبود — با خطیبش دروغ زن نبود

پشه از پیل کم زید بسیار — زانکه کوته بقا بود خونخوار

فی تنبیه الملک کلمة الحق بغیر مداهنة

ای ز انصاف و عقل الاتر — از علی رای تست بالاتر

سخنی گویمت بحق بشنو — خیره بر راه تنگ و تیره مرو

هر کس از روی عرف خود آید — مر ترا سال و ماه بستاید

زان سخنهای خوب غره مشو — همچو ترو امنان بعدل منو

عدل را چند شرط لابد هست — چون نباشد بشرط عهد شکست

هر کس از بهر انتفاع ترا — می ستانید گونه گونه جدا

الامان الامان مشو غره — که نیرزند دسته تره

من مداهن نیم چو دیگر کس — پیش نارم ز تره هات هوس

گر شبی در همه جهان رنجور — هست یک تن تو نیستی معذور

گر سگی ظالمی بدی شومی — برساند بدی بمظلومی

[1] عقل از مشکریست روح افزای — فارسی بود و دانشور — مطرب و فیلسوف گر را گویند که خواننده و سازنده باشد — برهان قاطع

[2] قولی فی تنبیه الملک — [illegible]

تو شوی روز حشر از آن ماخوذ | وانزمان حسرتت ندارد سود
عدل خود رفت و جز فساد نماند | در همه عالم اقتصاد نماند
هیچکس را تو استوار مدار | کار خود کن کسی بیار مدار

خواب عبدالله بن عمر الخطاب رضی الله عنهما

دید یک شب بخواب عبدالله | پدر خویش را عمر ناگاه
گفت ای امیر عادل خوشخوی | حال خود با من این زمان برگوی
با تو ایزد چه کرد بر گو حال | بعد ازین مدت دوازده سال
گفت از آن روز باز تا امروز | در حسابم کنون شدم پیروز
کار من صعب بود با غم و درد | عاقبت عفو کرد رحمت کرد
گوسپندی ضعیف در بعد او | رفت بر پل و ناگهان بفتاد
گشت رنجور پای او بشکست | صاحب وی بدامنم زد دست
گفت کانصاف من بده بتمام | که تو بودی امیر بر اسلام
تا بامروز من دوازده سال | بوده ام مانده در جواب و سوال
ای ستوده شه نکوکردار | باز پرسند از تو این مقدار
چون چنین با خطاب با عمر | چه رود روز حشر با دگرے

بان و بان تا ز خود مگردی مست | در نه گردی بروز محشر پست
آنت خواهم که هر کجا بینند | بهمه نیکان ترا نکو گویند
بهر عیش ستم گرایان را | الکنی کن عمر ستایان را
آنچنان عدل کن که از ره داد | کس ز عدل عمر نیارد یاد
خوش بود خاصه از جهانگیران | رحمت طفل و حرمت پیران
دولتت باد دام مقرون باد | سایل درگه تو قارون باد

حکایت زن و داد خواه با سلطان محمود

آن شنیدی که بود چون در خور | آنچه با میر ما نفی آن زن کرد
شاه شاهان یمین دین محمود | که از و گشت بنده را دی و جود
کان زن او را جواب داد درشت | که بدندان گرفت از آن انگشت
علت در نشاط و در باد درد | قصد املاک و مال آن زن کرد
خانه زن بظلم بسلب برد | چون برو جامه عرابی کرد
زن گرفت از تعب ره نفرین | بشنو این قصه عجائب بین
کرد آهی بقصه سلطان را | بشفیع آورید خیزان را
که ز من عامل نسا املاک | بستد و من شدم ز رنج هلاک

شاه چون حال پیرزن بشنید / پیرزن را ضعیف و عاجز دید

گفت بدهید نامه گر هست / تا ز املاک زن بدارد دست

نامه بستد زن و سبک آورد / شاه و آنه بعامل باورد

که بزن جمله ملک باز دهد / زن بیچاره را جواز دهد

با خود اندیشه کرد عامل شوم / که کنم حکم زن چو حکم سزوم

زن دگر باره بر ره غزنین / نزد من بدارمش تمکین

نه بزن باز داد یک جو خاک / نه ز شاه و الهش اندوه و باک

زن دگر باره رای غزنین کرد / بنگر تا چه صعب لعب آورد

قصه بر شاه داشت بار دگر / خواست از شاه خود برای نظر

بنظلم ز عامل باورد / بخروشید و نوحه پیش آورد

گفت سلطان که نامه بدهید / رسم و آیین بدو گر منهید

گفت زن نامه برده ام یکبار / لیک بر نامه سمی نزاندکار

بود سلطان در آن زمان مشغول / سخن پیرزن نکرد قبول

گفت سلطان که بر من آن باشد / که دهم نامه تا روان باشد

گر بدان نامه هیچ کار نکرد / آن عمیدی که هست باورد

زاسب خروش و خاک بر سر کن
زن سبک گفت ساکن ای سلطان
خاک بر سر مرا نباید کرد
خاک بر سر شهی کند کورا
بشنید این سخن ز زن سلطان
گفت کای پیرزن خطا گفتم
خاک بر سر مرا همی باید
که مرا مملکت بود چندان
بابا زآنزمان چنین فرمود
زین غلامان سبک یکی بگزین
که بود مرد را سواری بیست
کار بر مرد بد بگیرد سخت
نامه در گردن وی آویزد
پس منادی کند بشهر درون
سر بپیچید و ضال و عاصی گشت

پیش آور حدیث بی سر و بن
چون نبرد و ندم مرا فرمان
نبود خاک مرا در خورد
نبود بر زبانه حکم روا
شد پشیمان ز گفت خود بزبان
کز حدیث تو من بر آشفتم
نه ترا کای چنین همی شاید
که دران ملک باشدم فرمان
که سخن بیش ازین ندارد سود
که روزی شما چو باد بزین
بنگرد کان عمید ابله کیست
پس مرا او را فرو کند بدرخت
تا زبد هر کسی بپرهیزد
کانکه از حکم شاه رفت برون
گرد خودرائی و معاصی گشت

مرورا این سزا بود ناچار / تا ندارد حدیث سلطان خوار

رفت سیرے بدین مهم و حال / گشت مرد فساد جو بنگال

عامل ابله از چنان کردار / جان بیهوده کرد در سر کار

بعد از آن حکم شاه نافذ گشت / شیر با گور آب خورد بدشت

شاه را حکم چون روان باشد / عالم از عدل و جوان باشد

پس اگر حکم او نباشد جزم / نکند هیچکس بملکش عزم

ام سلطان چو حکم یزدانست / سایهٔ ایزد از پی آنست

لفظ سید که گفت از پی شاه / هست سلطان همیشه ظل اله

فی عفو الملک و عدله

احنف قیس را غیاث دبیر / گفت روزی ز بهر جمعی اسیر

کای امیر این جماعت ضعفا / از تو پرسم که هستی از ظرفا

گر بحق بسته اند حلت کو / ور خود از بلند حلت کو

عفو کان هست بهر دینداری / از برای چه روز میداری

تو ظفر خواستی ز خدایت داد / او ز تو عفو خواست تا ری یاد

هست نزد خدا و خلق ای شاه / شکر قدرت قبول عفو گناه

گر داحنف چو بندگان از داد — اندران حال جمله را آزاد

علم او نوش علم شان بخشید — حلم او بار جرم شان بکشید

می ندانم ز جمله اشرار — پر گناهی چو بیگناه آزار

بد و نیکی که در ستور و دوست — از دل شاه نیک و شاه بدست

جز سیه روی وقت بیدادی — نکند همچو زنگیان شادی

شغل دولت که از ستم سازی — چه بود جز که گرگ و خرسازی

چون زداد وزرای خویشی شاد — چون کنی بر فرود خود بیداد

هر که اندر جهان ستم جوید — دد و دیو و ددم آدمی روید

خلق سایه است و شاه بد پایه — پایه کژ کژ افکند سایه

سایه ایزدست شاه کریم — راست باش و مدار از کس بیم

روزگار ار درد و گر دوزد — از دل شاه عادل آموزد

گر دو از داد شاه کسری وش — شیر بستان چو شیر پستان خوش

شود ار جور شه کند دیدار — مرد با داری از تره بیزار

هر که او بیگناه ترساند — وانکه در جای ترس در ماند

ظالم ار جان و مال خلق چرد — نه هم آخرش سر بباید برد

گرچه امروز ابلهی ستهد — گور و محشر جواب او بدهد

نیست بر ظالم از زن و تن و مال — جز نگر خونش هیچ چیز حلال

شاه غمخوار نایب خرد است — شاه خونخوار شاه نیست و دد است

مرد غمخوار مرد دین باشد — هر که او غم خورد چنین باشد

رنجه دارنده کم زید چو مگس — هست کم رنج از آن زید که کس

شره اش هیچ جان چو رنجه نداشت — عدل او جان او بر و بگذاشت

هر کرا رنجه داشتن دین است — تن او نیست تن که تنین است

عمر رنجور دیر تر ماند — رنجه دارنده زود در ماند

خشم را بر خرد سوار مدار — خرد خویش را تو خوار مدار

بی خرد آب کرد پاسخ نان — با خرد کی خرد چنین سخنان

هر کرا خشمش از خرد بیش است — خلق از او و او ز خلق در تشویش است

خشم چون تیغ و علم چون زره است — تو همی آن گزین زره که به است

ای شهنشه درین سرای غرور — بخور این شربت شراب طهور

خون ناحق نگر نریزی هیچ — ورنه مار جحیم را بپیچ

خون ناحق ترا همه ضرر است — خون ناحق ترا همه ضرر است

چون به از تو نیافرید خدای | توبه از جمله بندگیش نمای

حکایت فی عدل السلطان

گفت روزی حکایتی پیری | که مرا بود نشانه تیری
کاندران روزگار شاهی بود | عالم عدل را پناهی بود
داد و انصاف و عدل گستر بود | هر کسی برز برّ او خور بود
گفت روزی بر شهر فرمان داد | دیده در بند کرده کاه و سداد
تنگی چند سخت بسته به بند | دزد گریان و بندیان ان خند
زود نزدیک راهزن رفتش | تیر تحقیق راهزن سفتش
گفتش این خشم و گرستن چیست | وانچنین حال بد بسته کیست
گفت مارست این گرستن زار | کو چنین نعمت از میان بسیار
گر و گرو ندارد حرام و حلال | جمع کردند زر و کالا و مال
رخت بر باد گشت و در بندند | بر خود و عادلان همی خندند
ظلم شد عدل و روز شد شب ما | زان همی باشد بد یار رب
عادلانیم و یک با من خویش | رخت بر داشتیم از تن خویش
هر کجا عدل پیشه بگذارد | ظلم نی را خدای بگمارد

تا برآرد زمال و جانش دمار | ظلم او را بظلم سازد کار

در خون ناحق ریختن حکایت مامون

چون تهی شد خلافت مامون | ریخت هر خلق را بناحق خون
گر بر آل برمک آن بیداد | که کسی زان صفت ندارد یاد
یحیی بیگناه را چون کشت | گشت بر وی زمانه تند و درشت
ماوری داشت یحیی مظلوم | پیر و عاجز ز کام دل محروم
هفت اندوه گشته از بد دهر | عیش شیرین بدو شده چون زهر
باز گفتند حال مامون را | هر چه کرده حال محزون را
که دعای بدت همی گوید | ملکت را زوال می جوید
دل ز خوش کن ز حقد بیگانه | باز خواه از عجوزه عذر گناه
رفت مامون شبی ز خلق نهان | بر گشاده بعذر جسم نهان
دید و گوهر بسی بدو بخشید | راه و سامان کار خود آن دید
گفت کای مادر آن تنهائی بود | چون قضا رفت زاری تو چه سود
بعد ازین کارهای بخشش کن | ورد دعای بدم فراش کن
گرچه یحیی نماند و یافت گزند | من ترا ام بجای او فرزند

من بجای ویم تو دل خوش دار — حقد و کین و دعای بد بگذار

مادر پیر داد کار بداد — در زبان پیش وی زبان بگشاد

گفت کای میر بازده خبرم — من بشخصی چگونه خشم نخورم

که ورا چون توئی عوض باشد — راست چون جوهر و عرض باشد

با بزرگی که آمدت حاصل — هم نباشی بجای وی در دل

چون وی را بکوی بتوان کرد — کی بود مادرش اندر فرد

چون توئی با هزار حشمت و جاه — نیست یارا بجای آن خواه

اینچنین لفظ چون در شهوار — یادگارست از آن زن بیدار

گشت از آن یک سخن خجل مامون — بعد از آن خود نریخت هرگز خون

همدر تمعنی

همچنین شاه ماضی با جود — ناصر الدین سر کرم مسعود

گشت بر بوالحسین میمندی — متغیر ز چونی و چندی

رفع کردند مر ورا در کار — از شیانی درم هزار هزار

عاقبت کشته شد بناحق و جور — هیچ نابوده کار او را غور

مادرش داشت پیر بس عاجز — که نبودش دعاش را حاجز

شاه را گفت مفسد حال — که کند مر عوا بجان تو زال

دل ازین زن بعذر با خوش کن — کینه را در دلت مفکن بین

شاه یک شب سحر گهی برخاست — پیرزن رفت عذر کرد و بخواست

گفت بد کردم و پشیمانم — زین سبب بد مخواه بر جانم

رفتنی بود و آن قضا بشتافت — تیر بگذشته چون توان دریافت

نیز بر من دعای بد تو مکن — بود فی بود در نورد سخن

پیرزن گفت کای جهانرا شاه — از پئے زین سبب تو عذر مخواه

چون کنم من دعای بد حاشا — یا زنم مر عوا سے بد حاشا

میرا ماضی بدو همه دنیا — داد و تو نیز دادیش عقبی

دنیی و عقبی از شما داریم — حق این کی بخیره بگذاریم

یافتست از تو و پدر پسرم — عقبی و دنیی این غم از چه خورم

تلافی مال دنی و دین — کی کنم خیره ای ملک نفرین

او جهان داد و تو شهادت اجر — نیست جای ملامت و نیم و زبر

نیست اندیشه زمن بحلی — از تو ام نیست زین سبب خجلی

حاش لله که من بدت گویم — یا زوال کمال تو جویم

مصرع از کتاب

گفت نفرین را

شاه آزاد این سخن بشنید — پیر زن را بمادری بگزید
زان خجالت بدل پشیمان شد — چشمش از حال رفته گریان شد

حکایت در حلم نوشیروان

خاب جیبی برد جام نوشروان — دید از و شاه و کرد از و پنهان
دل خازن ز بیم شه بر خاست — جام بستن گرفت از چپ و راست
خازن از بیم جان خود بشتاب — هر کسی را همی نمود عذاب
جان خازن بتافت از پی جام — گشت از بیم شاه خون آشام
با امید و براحت و غم و درد — هر کسی را مطالبت میکرد
شاه گفتش مرنج و غصه مسنج — بیگنه را مدار در غم و رنج
دل خود را بجای خود باز آر — بیگنه را برین گنه مآزار
چیست بهتر ز خیره جوشیدن — پرده بر گناه پوشیدن
کانکه برداشت جام ندهد باز — وانکه دانست فاش نکند راز
شاه روزی میان رهگذری — دزد خود را بدید با کمری
کرد اشارت بخنده بی باری — کین از آن جام هست گفت آری
آنت بخشودن اینت بخشیدن — آنت پاشیدن اینت پوشیدن

گبر بی از دزد بر گرفت آنرا | نیم ازین بس بود مسلمان را
چکنی پس چو دسترس داری | تو و آزردن و ستمکاری
هیچ کوته مدار ازین و ازان | نه زبان و نه دست و قت امان
بزبان میخراشش جانها را | به تبر می تراشش نانها را
آخر الامر زین تراش و خراش | بانگ مرگت شود بعالم فاش
خالی کو بجو رسد معروف | جو را و شانه گشت و جان توصوف
گر دهد بهزبان و آب مگرد | خونش خور گر حلال خواهی خورد
خون مسورت بهنگویم من | تو بهانه مرس و کفر متن
خون او خور تو از دعای سحر | که دعای سحر به از خنجر
شاه چون عالمست باید بود | با سپاه و رعیت از پی سود
روز روشن بجود کوشیدن | شب تاری براز پوشیدن
عدل کن زانکه در ولایت دل | در پیغمبری زند عادل
در شبانی چو داد کرد و کلیم | داد پیغمبریش فرد کریم
تا شبانی نکرد بر حیوان | کی شبان گشت بر سر انسان
عدل در دست آنکه داد گرست | ناوک مرگ را نکو سپرست

۶۹۱

مرگ را هیچ نماید از عادل — زانکه دارد ز عدل عادل دل

شاه پر دل ستیزه کار بود — شاه بد دل همیشه خوار بود

شاه عادل میان نیک بخت — تیز و تا هر هلاک خلق و خوست

بر میانه بود شه عادل — نبود شیر خونخوار دل

ملک را شاه ظالم پر دل — به ز سلطان بد دل عادل

داد کس شاه عاجز باد داد — نه تواند ستد نه داند داد

شاه جایر ز ملک و دین تنهاست — جان با انصاف طبع در تن هاست

دل شه چون ز عجز خونابه است — او نه شاه است نقش گرمابه است

عدل شه نعمت خدا اندست — جور او پای خلق را بندست

شاه عادل چو کشتی نوحست — که از او امن و راحت روحست

شاه جائر چو موج طوفانست — ز و خرابی خانه و جانست

باشد اندر خراب و آبادان — عدل شه عیش و جور شه طوفان

طالب شاه عادلست جهان — تو نیت خوب کن جهان بستان

هر که دارد بداد و دین عالم — بخدا ار بود ز مهدی کم

که نه مهدی درست مهدی شد — که بدین و بداد مهدی شد

تو بری شو ز جور و بد عهدی — کافرم گر سخن امنت مهدی

فر انصاف زیب شیدیست — بیخ بیداد و شاخ بیدیست

ساختن راست شید بر گردون — سوختن راست بید بر هامون

باستم شور مملکت شوریست — بی الف نقش داوری دوریست

پادشاه مسلط مغرور — از خدای و ز خلق باشد دور

از خدای و اجل بی آگاهی — ایمن از تاوک سحرگاهی

ای بسا تاج و تخت مرجان — سخت لخت از دعای مظلومان

وی بسا تیرهای گنجوران — شاخ شاخ از دعای رنجوران

وی بسا تیرهای جبساران — تار تار از دعای غمخواران

وی بسا رایت عدو شکنان — ریز ریز از دعای پیرزنان

وی بسا بادبرش تکینان — تیرت و مرتاز دعای مسکینان

وی بسا بادگیر و طارم و تیم — زیر و بالا ز آب چشم یتیم

وی بسا رفته ملک پرهنران — زار زار از دعای بی پدران

آنکه یک پیرزن کند بسحر — نکند صد هزار تیر و تبر

وانچه در نیم شب کند زنی — نکند چون تو خسروی سالی

حکایت در عدل پادشاه

روزی از روزها بوقت بهار — بیند محمود زابلی به شکار

دید پیری نشسته بر سر راه — رویش از درد و ظلم گشته سیاه

بر تن از جور روزگار پراهن — از گریبان دریده تا دامن

هر زمان گفتی ای ملک فریاد — بر همه داد و بر زنی بیداد

چاوشی رفت تا کند دورش — دید ناگاه شاه و دستورش

راند محمود اسپ را بر زال — تا بمی باز پرسد آن احوال

این چه آشوب و بانگ و فریاد است — باز گو آنچه بر تو بیداد است

گفت پیر ضعیف تیره روان — آب حسرت ز دیده کرد روان

گفت زال ضعیف و درویشم — کس نیازارد از کم و بیشم

پسری دارم و دو دختر خرد — پدر هر سه شد دو سال که مرد

از غم نان و جامه ایشان — میدوم بر طریق درویشان

خوشه چینم بوقت کشت و درو — ارزن و باقلی و گندم و جو

سال تا سال از آن بود نانم — تا نگوئی که من تن آسانم

بر من از جیب جور تو پیدا — آخر امروز را بود فردا

[illegible]

چند ازین ظلم و رعیت آزردن — مال و ملک یتیمکان بردن

بودم اندر دهی مرا مزدور — از برای یکی سبد انگور

دهی سرباه بود و من بنشاط — بستدم مزد تا برم بر باط

پنج ترک آمد از قضا پیشم — خواند از ایشان یکی بر خویشم

آن سبد راستد ز گردن من — من برآوردم از عنا شیون

آن دگر آمد و زدم چوبی — تا ز من برنخیزد آشوبی

گفت خواندار شاه محمود است — زین جزع مر ترا چه مقصود است

بر خود و جان خود بخور زنهار — راه را پیش گیر و بانگ مدار

من ز گفتار شان بترسیدم — راه را پیش تو بپرسیدم

بسر راه تو دویدم تفت — از من آرام و صبر جمله برفت

من ترا حال خویش کردم درس — از دعای من ضعیف بترس

گر نیابم ز نزد تو من داد — در سحر نزد او کنم فریاد

آه مظلومم در سحر بیقین — بدتر از تیر و ناوک و شوبین

در سحر گه دعای مظلومان — ناله زار و آه محرومان

بشکند صد هزار را گردن — درکش از ظلم خسرو ادامن

گر تو انصاف من نخواهی داد — روزی از ملک خود نباشی شاد
بگذرد روزی و ملک تو ناگاه — بر سر بگیرد شوند کلاه
خود روا و مال و تو حساب دهی — اندران روز چون جواب دهی
ماند محمود زابلی حیران — اندران کنده پیر چیره زبان
زار زار از مه بیشاد بگریست — گفت ما را چنان باید زیست
تا نماند که از زر زانگور — سوی خانه برد زنی مزدور
روز حشر آخر این بپرسندم — بنگر این جبل تا چه خرسندم
خصم من گر همین زن پیرست — در قیامت مرا چه تدبیرست
خصم من گر ز من نشد خشنود — در قیامت چه زار خواهد بود
زال را پیش خواند و گفت بگوی — آنچه باید ترا مرا و بجوی
زال گفت ار دهی مرا صد گنج — بر نخیزد ز جان من این رنج
خسرو از مهر عدل باید داد — ورنه هر کس ز پشت آدم زاد
تا چه باید که تا تو باشی شاه — باد از پیش من رباید کاه
خود و سوگند شهریار جهان — بخدای و پیمبر و قرآن
گفت پیش پیاده بیاده زدم — اسپ از پی جای پس برانگیزم

زود هر پنج را بیاوردند — حلق شان سوی ریسمان بردند

هر یکی را بگوشه آویخت — لشکر از دیدها همی خون ریخت

زال را گفت بیش شبلی غشود — از تو بر رهزنان نصیب این بود

باغی از نفاس خود بدو بخشید — تا از و عدل وجود هر دو پدید

خسرو کامران چنین باشد — در خور حمد و آفرین باشد

دست انصاف تا تو بگشادی — این جهان بست کله شادی

حکایت

شحنهٔ ورد به شبی سرمست — پای مرغ معلمی بشکست

روز دیگر معلم بیدین — پیش بت رفت تا کند نفرین

برد صاحب خبر بنوشروان — قصهٔ مرغ و شحنه و رهبان

هر دو را پیش خواند و مرغ بخواست — شحنه را گفت اگر نگوئی راست

گنهٔ مرغ بی زبان زچه بود — من ببرم ز روزگار تو دود

آنکه جان دارد و زبانش نیست — تو چه دانی که رنج جانش نیست

آن یکی پای او و دو پای تو بود — ایزد از دست من بدین خشنود

گر زانداخت ناگهان از دست — شحنه را هر دو پای خرد بشکست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برگرفتند شحنه را از جای — بر سر دست خویش کردند و پای
شد معلم خجل ز کرده خویش — از خجالت فکند سر در پیش
از مکافات این جزا پرداخت — راهب شور بخت را بنواخت
عوض مزغ بره داد وش — بر معلم پدید شد دانش
تا قیامت ز عدل نوشروان — یاد از آن آورند پیر و جوان

عاقبت زیان ۱۲

در کفایت و رای پادشاهی

شاه شاهان یمین دین محمود — که جهان را بعدل بود مقصود
شاه غازی یمین دین خدای — که بود او بر زمانه بار خدای
یافته دین احمد تازی — سرفرازی بدان شه غازی
روزی اندر دلش فتاد هوس — که سوی رومیان فرستد کس
ملک روم را کند آگاه — که منم بر زمانه شاهنشاه
گفت بر در گهم کدام کس است — که مر این کار را بعلم بس است
اختیار او فتادش از فضلا — خواجه بوبکر سید الیدما
آن بهر علم حیدر ثانی — آنکه خوانی ورا فقیه ثانی
کرد حاضر ورا و حال بگفت — راز خود زان نکو سیر نهفت

صدیق محمد زنانی
۶۹۸

گفت خواهم که سوی روم شوی — بر آن خیره رای شوم شوی

بگزاری زمن یکی پیغام — برسانی بشرط خویش کلام

پس بگوئی که حمل ما بفرست — زر و دیبا و دُر بدین فرست

ورنه جنگ ترا بسیچم زود — از تو و ملک تو برآرم دود

گفت بوبکر بنده فرمانم — بفرا باد مر ترا جانم

گفتنی گفته شد بدو یکسر — همه پیغامها ز خیر و شر

کس فرستاد پس شبی سلطان — که برو خواجه را بر من خوان

کرد حاضر ورا و پیش نشاند — سخن از هر نمط برش میراند

پس بگفتش که گرد ران محفل — رو میان آورند با تو جدل

گوید ای مرد تا کی این هذیان — شرم ناید ترا ز شاه جهان

در چنین بارگاه و این بیهیم — ظالمی را همی نعظیم

بنده زادی خود آن محل دارد — که ز روی شاه ما خلل دارد

ظالمی خیره رای هر جائی — چون در پیش شاه بستائی

پیش این سخت با بزرگی جفت — سخن ظالمی چه باید گفت

تو چه گوئی جواب این گفتار — از سر لطف نز سر پیکار

خواجه بوبکر گفت سلطان را — کای بحق سایه گشته یزدان را

این سخن گر بدی ز خصم بی آب — دادمی گفته را بشرط جواب

لیک اکنون سخن تو آرائی — هم تو این را جواب فرمائی

گفت سلطان که گر رود اینحال — تو بده مر ورا جواب سوال

که چنین است حق بدست شماست — لیکن این از جواب گرد و راست

بنده زادست و ظالمست بلی — نیست با تو مرا بدین جدلی

لیکن اندر ممالک این مرد — ظلم جز وی کسی نیارد کرد

کس ندارد بملک او زهره — که فزونتر خورد وی از بهره

جز و از ظلم کائنا من کان — نزد و هیچ آشکار و نهان

ز اتفاق این سخن برفت بروم — خواجه گفت این سخن بود معلوم

هم بر آنسان جواب ایشان داد — صد در از رنج بر ملک بگشاد

چون کسخن جملگی مکرر گشت — رومیان را بیان مقرر گشت

چون شنید این سخن عظیم الروم — کرد دستور خویش را معلوم

کین سخن باز همچنان نمطست — نه چو دیگر سخن حدیث بطست

شد مجمل ز آن حدیث و گشت خموش — گشت در گوش او چو حلقه گوش

شاه باید که وقت خلوت و بار | در همه کارها بود بیدار

در تحمل پادشاه از رعیت

گفت یک روز کوفی بهشام | کای ز ما همچو شیر خون آشام
زنده باشیم خون ما تو خوری | چون بمیریم مال ما تو بری
شد ازین دست جور سخت کمان | عالی سست پای و سرگردان
تو درین دور جور سلطانی | کار بر وفق طبع میرانی
سیم درویش و بیوه آوردی | حلقهٔ فرج استران کردی
شهر ازین جور و ظلم گشت خراب | خلق ازین آفتاب شد سیماب
مردمان قفل و پرده بنهادند | تا کلید جهان ترا دادند
روستا پر ز بینوائی تست | هر کجا مسجدی گدائی تست
نه همی تا ابد بخواهی زیست | پس ازین پنجروزه ملک این چیست
ای بباطل ز دیو برده سبق | سایهٔ باطلی نه سایهٔ حق
روز محشر بگو چه عذر آری | زین تکبر بخلق و جباری
با چنین جور در ولایت تو | مه تو و مه سپاه و رایت تو
بر شه با درین سپنج سرای | کارسازی و نگاهبان خدای

گر تو فی پس بکش ز مارگ و پی — ور خدا ایست شرم دار از وی

مر ترا بر جهان ازان بگماشت — که بدظالمان زما بر داشت

چو نتو بر خلق جور و ظلم کنی — بیخ عدل از میان ما بکنی

زاب چشم چو من گدای بترس — ورنه از آتش خدای بترس

دل درویش ناشکیبا شد — تا لباس تو خز و دیبا شد

در دل بیوه نالش مسکین — تو پس پشت بالش مسکین

خان ما شد ز تو سیاه چو شب — نان تو گر سپید شد چه عجب

این چه مستی ست از بخار دو درد — گر بدانی که مے بباید مرد

چند خواهی بدرد ما را سوخت — که نه ما را خدای بر تو فروخت

پیش هشام کوفی از ضجری — این بگفت و بهای های گری

گرم شد زین حدیث سر و هشام — لیکن از حلم نوش کرد آن جام

گفت خواهند کمتران انصاف — لیک نزدی جهل و استخفاف

این شنودم من آن توان دیدم — آفت بخشودم اینت بخشیدم

لیک زین پس چو داد خواهی خواست — بتامل نگاه کن چپ و راست

ستم از مصلحت نداند عام — وز تقام از ادب نداند خام

وانکه او دانش و بصر دارد | بالش شاه تاج سر دارد
آفتاب اصل خیخ و گنج آمد | گرچه خفاش ازین رنج آمد
آفتابی که بر جهان گردد | بهر خفاش کی نهان گردد
ای که اقبال شاه دیدستی | الظفر الظفر شنیدستی
هم ببین خشم شاه در هر دم | الحذر الحذر همی خوان هم
هر زمان پیش شاه و او دستم | چار قل بر چهار طبع بدم
با خرد در از شه صبوری به | بیخرد را از شاه دوری به
شاه اگر خواندت گریز مجوی | ور براندت رو ستیز مپوی
بجدل در حدیث شه تا ویز | تیغ تو کند به که خسرو تیز
هر که بی عقل صدر شاهان جست | پیل در نا دوان بود بدرست
کاول صف برانکسی ماند | کاخر کار هانکو داند
مال بهر زمانه دار نگاه | خرد از بهر پاس خدمت شاه
زانکه بهر قوام تخت و کلاه | بس فریضه بود سیاست شاه
گر بی نظم این گلین مفرش | پر ز باد دست و پای آب آتش
ای برادر تو پند من بشنو | ورز من نشنوی سه که بشنو

حکایت

آن شنیدی که گفت نوشروان — مطبخی را بوقت خوردن نان

چون بر او ریخت قطرهٔ خوردی — گفت هیهات خون خود خوردی

زین گنه مر ترا بخواهم کشت — تا بهم از خشم میرود در پشت

مطبخی چون شنید این گفتار — شد خلیده روان و رفت از کار

در روان ریخت چون همه سروان — کاسه را در کنار نوشروان

گفت خود تو از گنه بگذشت — زخم شمشیر بینی و سر و طشت

ای سیه روی زین چه اندیشیست — گفت ای شاه وقت نومیدیست

گفتم خرد بود از اول حال — کشتن از بهر آن چه بود محال

بر گناهم گناه بفزودم — بر تن و جان خود نه بخشودم

تا بپیچید خلق بر گشت — که یکی را برای هیچ بکشت

تو نکونام زی که من مردم — بر تن از نام تو برون بردم

گفت نیز بکن نیست کردارت — در خور نکتهای گفتارت

زشتکاری و خوب گفتاری — از تو آموخت چرخ پرداری

فعل زشت بقول تو دادم — شادی تو که من ز تو شادم

داد خلعت بساعتش بنواخت | زانکه معنی این سخن بشناخت
خوش سخن باش تا امان یابی | وقت کشتن خلاص جان یابی
اول آن به که مستمع طلبی | که ندانند هندوان عربی
هر که در بصره هندوی گوید | چهره از خون دل همی شوید
سخن از مستمع نکو گردد | کنه از روزگار نو گردد
ای شهنشاه عالم عادل | جان دشمن بکش ز اکحل دل
بکن از تیغ هندی ای خسرو | ملکت کهنه را چو گلشن نو

فی حفظ اسرار الملوک و کفایته و کتمانه

با سلاطین چو گفت خواهی راز | وقت آن را بدان چو وقت نماز
کن مراعات شاه بدخو را | چون زن زشت شوی نیکو را
شب چو بر وارد فکنده اش باش | چون ترا خواجه خواند بنده اش باش
دست ارداد پایگاه بنه | ور ترا سر کند کلاه بنه
هر سری کو ز شه کله جوید | پای خود را میان ره جوید
پادشاه ار ترا برادر خواند | وانکه در قعر دوزخت بنشاند
چون بگفت این ملوک و ارسخن | پس بخود گفت هوشدار ای تن

همه خلق آنچه ماده و آنچه نرند — از درون خانه‌ها نگه گزند

گر دهی نیک نیک پیش آرند — ور کنی بد بدی نگهدارند

زانکه از کوزه بهر عادت و خو — بتراود گلاب و سرکه درو

خویشتن را همه نکوخواهی — وز بد دیگران نه آگاهی

تو که از کرمکی بیازاری — با دگر کس چرا کنی یاری

صبر کن بر سفاهت جاهل — تا شوی سایس ولایت دل

پند عاقل بآخر کارت — کند از کند تیز بازارت

هست پندت نگاه دارنده — همچو می ناخوش و گوارنده

نه خرد جستن مراد خود است — از دو بد به کن برون خرد است

گرچه با خام طبع تو نپزد — تو چنان زی برو که از تو سزد

گر کند غیبت از دو بیرون نیست — یا بود یا نه بر دو رای بایست

گر بود عیب آن ز خود بدرو — ورنه باشدت آن سخن بدرو

ور کسی عیب تو کند بشنو — وانچه عیب است جملگی بدرو

باغ دل را تو از بدی کن پاک — تا برآید نهال به چالاک

گر تو معیوبی آن بشو از هوش — ورنه آن ژاژ او میار بگوش

در حلم پادشاه و احتمال از زیردستان

بشنو تا ابوحنیفه چه گفت — صدقهٔ عقل خویش را چون رفت
که سفیهی چو داد دشنامش — گشت خامش ز گفتن خامش
گفت ازین ژاژ او چه آزارم — آنچه او گفت بیش بنگارم
گر چنانم بشویم آن از خود — ورنه ام با بدی چه گویم بد
زو بهم چونکه عیب خود جویم — ورنه چه او چه من چه بد گویم
مرد دین از همچو تین باشد — کز برون و درونش دین باشد
خلق اگر در تو خست ناکه خار — تو گل خویش از و دریغ مدار
آنکه زهرت دهد بدو ده قند — وانکه از تو برد بدو پیوند
وانکه بد گفت نیکوی گویش — ور بخوید ترا تو بیخویش
وانکه دشنام داد تا بسر خشم — خاک پایش گزین تو سرمه چشم
وانکه سیمت نداد زر بخشش — وانکه پایت برید سر بخشش
همه را در محل خویش بدار — نیچکس را ز خوی بد بآزار
تا بوی در کنار وصل و فراق — فرقی از مکارم الاخلاق
هست در دین و ملک ظلم و محال — همچو در جسم و جان باد و وبال

شاه چون بستد از رعیت نان — نقد شد کل من علیها فان

از رعیت شهی که مایه ربود — بن دیوار کند و بام اندود

نان خشکار و زره می ببری — میده گردانی و تو میوه خوری

بره خوان که وجه با بزنست — از بهای فروج بیوه زنست

ملک ویران و گنج آبادان — نبود جز طریق بیدادان

سخت بیخی درخت از باد است — گنج پر زر ز ملک آباد است

ملک آباد به ز گنج روان — شادی تن ندارد ایچ روان

ابر چون زفت گشت در باران — شد ستمکش روان بیوه زنان

چون ستد شه عوامل از دهقان — ده از و رفت و ماند بر وی فغان

هر که امسال آب و در ببرد — سال دیگر گرسنه باید مرد

گرگ چون خورد گوسفند همه — سال دیگر ندارد امید رمه

گر نخواهی برهنه عورت تن — در گریبان مزن ز بن دامن

شاه را از رعیت است اسباب — کام دریا ز جوی جوید آب

آب جوی از ز بحر باز گیری — بحر را زان سپس شمر شمری

بس بکار آمدست و بس دلخواه — سرخی سیب و اسپیدی ماه

هر چه جز شاه بکالبد شان ان — شاه جانست و خفته نبود جان

مثل شه سر و رعیت تن — هر دو از یکدگر فزون و شن

تن بی سر نمذامی زنبورست — سر بی تن سزای تنورست

رونق جان ز عدل شاه بود — ملک بی عدل برگ کاه بود

ترک و ایرانی و عرابی و کرد — هر که عادل ترست دست او برد

شاه را خواب بیش نباید خفت — فتنه بیدار شد چو شاه بخفت

باش کو دکان ز خفتن ان — باش مردستانه خفتان

فلک از هیبت ار چه زه دارد — روز شمشیر و شب نه ره دارد

شاه را خواب غفلتست آفت — همچو بیدار بیش بود رافت

شب فلک دارد از ستاره حشر — روز دارد ز آفتاب سپر

کم ز نرکس مباش اندر حزم — چون کنی عزم رزم و مجلس بزم

نرگس از خواب از ان حذر دارد — که همی پاس تاج زر دارد

شه چو غواص و ملک چون دریاست — خفتنش در درون آب خطاست

چون سیه روی بود نیلوفر — شب چو ماهی در آب دارد سر

شه چو در بحر یار خواب شود — تخت او زود و تاج آب شود

چون برون شد ز کالبد غم نام / نانه ویران شمار و زن بدنام

گور دل همچو گوزنی باشد / تیز مغز و ضعیف پی باشد

لیک محرور را دماغ قوی / تو ز تاثیر گوز می شنوی

گور بی بند کیسه بر دارد / گوز بی بند راه بر دارد

عجز رای و لست و قدرت و جاه / خشم و کین و دروغ و بخل از شاه

هر که بر خشم و آز قاهرتر / اوست بر خصم خویش قادرتر

شاه را در دماغ و بازو و چهر / حزم بد دل بهست و عزم دلیر

اول حزم چیست رای زدن / بعد از آن عزم و دست پای زدن

شاه را در خورست حزم و درست / ورنه حزمش بود ز غفلت سست

دل و زهره چو نور فام کند / زهره را تیغ در نیام کند

زانکه در کارگاه دولت دین / عقل بیند بجان حقیقت این

مردی از شاه و خدعه از بد خوم / حمله از شیر و حیله از روباه

حمله با شیر مرد همراه ست / حیله کار زنان و روباه ست

همچو دریاست شاه خس پرور / گوهرش زیر پای و خس بر سر

بد نوشته کنده نیک کهن / خار دارد بجای خرما بن

همه روز از برای لقمه و نان — این حدیث است و دو گدا نان

میل ندهم بدا اگرچه نوست — علف خر سبوس و کاه جوست

خار بن گرچه پست و بالا کرد — سر او را سپهر والا کرد

تو طمع زو مدار میوه و گل — یار بدهست بابت سر پل

نه از و میوه خوب نه سایه — نه از و سود به نه سرمایه

عامیان سر کشند همچو کلنگ — لیک از ایشان چو باز آید جنگ

هست در جنگ نیزه و عامه — همچو از نیزه گرم بر جامه

گوز کان زنان چه سود و سپاه — دل و صف اگنند هر دو تباه

زود خیزست و خوش گریز چو شر — زود زایست و زود میرد شر

شر تیز تنگ چو ابله نیست — زاده او ز عمر اگر نیست

زیرکانی که زیرکان دانند — گوهر تخم را چو آب و گلند

در میان دین و ملک ملوک — از برای نجات و نهلک ملوک

یار دل به ز صبر نتوانند — ظفر و صبر هر دو همزادند

شه که دون را بلند و والا کرد — مر بلا را بلند بالا کرد

آتشی کآب را بلند کند — بر تن خویش ریشخند کند

از تف آتش گرش برد بفراز | از کف خویش بکشد آبش باز
زشت زشت ست و ولایت شام | گرگ بر گاه و یوسف اندر چاه
لشکری و رعیتی که سزند | نفع را تیغ و دفع را سپرند
شاه بی بخشش آفت سپه است | بی نیازی سپاه ذل شه است
ای بسا موخته بخاطر دون | تاجداری ز گردم گردون
چاکرت گر بدست گر بدیست | بد و نیکش ز تست و از خود ایست
چاکر مرد بد نکو نه بود | آب خاک جز از سبو نبود
هست دست تو چو تیغ و چو نی | تو زدی عیب با خود منه بر دی
لشکر از جاه و مال شد پر دل | رعیت از بی زریست بی حاصل
لشکر از تو چو با یسار شوند | از برای تو جانسپار شوند
چون نیابد یسار بگریزد | با عدو تو بر نیاویزد
تن که لاغر شود بود منبل | پس چو فربه شود بود کاهل
مردی با کسی که بی حاصلست | همچو شمشیر دست با بوصلست
سوی او دل چو خاک در دست | نزد او جان چو آب در رگیست
چه به بی اصل نزد زور و رهی | چه چرا نه بدست کور رهی

ای که با دین و ملک داری کار — در شره خوی خرس و خوک مدار

که نکو ناید از زمین پرسی — خوک بر تخت و خرس بر کرسی

شاه شهری که بیخرد باشد — نیک لشکر بزرگ بد باشد

آهو چون مرگ جان ملک بود — ظلم چون ریگ آب ملک خود

باد بر خاک کینه در باشد — ریگ بر آب تشنه تر باشد

شه چو بنشست بر دریچه هزل — ملک بیرون شود ز روزن عدل

هزل با شاه اگر مقیم شود — خاطرش در هنر عقیم شود

اول نور هست باد هبات — وآخر ظلمت آب حیات

در کار نادانی پادشاه

به نقیبی بگفت روزی امین — که بران صد پیاده در صف کین

او حدیث امین بجای بماند — بشد و صد سوار در صف راند

چون چنان دید گرم گشت امین — پس بدو گفت کای چنان و چنین

نه درین ساعت ای بد بدکار — منت گفتم پیاده ران نه سوار

چون نقیب این سخن ازو بشنید — نیک دانست پاک از پلید

گفت بر من مکن ترش بینی — که هم اکنون بچشم خود بینی

گنج بدی خویت و زمردی و خویش
هم پیاده شوند و هم درویش

عزم و حزم شهان سوی کوه و سو
آتشین پای و آهنین سر

بدگهر را ز ورای سکی وارد
دوزخ آب خدای سکی وارد

زر ز آهن عزیزتر زان شد
کاهن از بیم شاه لرزان شد

رای بد دین و ملک و دین را
همچو یاری بدست مرتن را

کس بتدبیر سفله ملک نراند
نامه در نور برق نتوان خواند

رای کم عقل نور برق بود
خاصه جائی که بیم غرق بود

شاه تا زفت و بیخرد نبود
جفت و زفت و وزیر بد نبود

شاه را آید از چه شیر ژیان
روز نیک از وزیر بد بزیان

در مشورت نیافت کس مقصود
از دو جی اهل سست رای خود

زانکه در ملک این دو ناهشیار
گر کس و جند را بر آید کار

تا دو کس از چنین دو دیوانه
این غوی یابد آن دگر خانه

پیشکار ملوک بی تدبیر
جند باشد میان خلق حقیر

مرد را علم و حلم باید جفت
ورنه عدل از میان خلق نهفت

مملکت را ثبات در خردست
بیخرد مرد همچو غول و دوست

ملک بر رای شاه منصورست | رای او گر قویست منصورست
رای شه جز صواب نپذیرد | باز مردار و موش کی گیرد
پس عطا بخشدش گه و بیگاه | آنکه باشد گزین خلق آله
خواجه را گر ملک عطا نبود | وانکه در رای بخطا نبود
بینوا گر خطا کند تدبیر | تو خطای وزا بخش و مگیر
ور دبیر از تو بینوا ماند | وانکه تدبیرها خطا ماند
هر کجا کور دیده بان باشد | لاجرم گرگ سر شبان باشد
عقل خندد بزیر دامن در | بر گرحسک و کور سوزن گر
ببرد آب عالم و ابرار | مدحت پادشاه آتشخوار
دین و دولت بشرع و شه زنده است | زین دو شین آن دو دال پاینده است
ملک و ملت چو پود و چون تار است | این بدان آن بدین نزاوار است
ملتی را که ملک یار نشد | پایه شرع هر دیار نشد
ملک بی ملت آشنای غمست | شاه دیندار ملک جوی کمست
گر خطا با دلش جدا باشد | شحنه شرع مصطفی باشد
تا اولوالامر لایقش گردد | کار خاقانی حقایقش گردد

ع خاقانی دعی الدولت ارباب
ع ۱۵ ۷ ۱ ۵ ۱ ۷ ۱ ۵ ۱ ۷ ۱ ۵ ۱

شیر هنگام صید ظلم نکرد — یک شکم زان شکار بیش نخورد

گرچه گردد اسیر آز و نیاز — بسر صید کرده ناید باز

عادل و کم طمع ملک سرشت — طامع و ظالم از خدای جداست

ای بدم جفت عیسی مریم — دام دجال بر کن از عالم

اندرین روزگار بد مهدی — چیست جز عدل و آیهٔ مهدی

خشک شد بیخ دین و شاخ صواب — دست بگشای این فتح الباب

شد که عادل بود ز قحط سال — عدل سلطان به از فراخی سال

سال نیکو مطیع عدل شه است — ورنه مر هر دو را جگر تبه است

مرد بیمار را که دیده تر است — خشکی لب ز آتش جگر است

فی سخاء الملک و حسن سیرته

قحط سالی یکی بکسری گفت — کار بر خلق شد بباران تفت

گفت کانبار خانه بگشادیم — ابر اگر زفت گشت ما رادیم

صبح وار از پی ضیا بدهیم — که نه ما در سخا ز ابر کمیم

دیگ ما هست اگر دم او نیست — نام ما هست اگر نم او نیست

نم ابر از خلق بگسست — دست ما کی در سخا بگسست

نه فلک را بکام بگذاریم | پنج و چار و سه را بینباریم
آبرو دار از برای ایشانیم | تا برایشان گهر برافشانیم
ما سخی‌تر ز آبرو باریم | بگه قحط معطی نانیم
گنج و انبار ما برای شماست | وین خزاین همه برای عطاست
گر سنه مردمان و کسری سیر | سگ بود و اینچنین امیر نه شیر
روز یاد آش ما و پادشاه | باز بهرام روز باد و آفراه
بتهور ز گور گور مجوش | بدار از شیر شیر بدوش
مر ترا آمدست چون اشراف | شیر کشتن بخلق آهو ناف
عدل را یار خویش کن رستی | ورنه پیمان و عهد بشکستی
عدل ورزو بگیر و ظلم مگرد | ظلم ازین ملک تو برارد گرد
شاه عادل بود بملک اندر | نائب کردگار پیغمبر
باز ظالم بود در آتش و دود | یار دجال و نائب نمرود

در راستی میان جور و عدل

در عقوبت ز جرم بیش مگیر | حال بد را ز دیو بپذیر
بر تن از راه رفق بر تن خصم | بشکن از روی خلق گردن خصم

روی خندان و عفو گستر باش — بخروش و بکینه جان مخراش

ناصبوران چو خاک چون باشند — صابران سالها و ماه دلشادند

کار آن پادشا گزیده بود — که حکیم و زمانه دیده بود

فعل نیکان بلقمه نیکیست — همچو مطرب که باعث سیکیست

فکرت آخرست اصل بنا — نظر اولست تخم زنا

ماه را پیشه چرخ پیمائیست — شاه را کار ملک پالائیست

ملک آلوده مرگ بستاند — ملک پالوده جاودان ماند

زر آلوده کم عیار بود — زر پالوده پایدار بود

دین بی لطف شاخ بی بارست — ملک بی قهر گنج بی مارست

ملک را قهر و لطف انبازست — ورنه همچون دل خود آوازست

پنجه خصم تو عنده و پرست — عرق ایمان تو سرور پرست

حصن دین خاصه ملک حصین — باز جان و روان شاهی دین

در دانستن که آخرت به از دنیاست

آن شنیدی که زاهدی آزاد — رفت روزی بجانب بغداد

تا سوی خانه خدای شود — بسوی خلق نیک رای شود

خلق گشت از قدوم زاهد شاد — زانکه بود او به پند و اون راد

گفت هر کس سداد و سیرت داد — زان ورع وان نکو سریرت داد

گفت مامون که این چنین بیند — دید باید مرا که ناچار

حاجب خاص را همان ساعت — بفرستاد از پی دعوت

کرد هر کس بمرو دین ابرام — تا بهر میر در شود بسلام

رفت زاهد بر خلیفه فراز — میر مامون نکرد قصه دراز

گفت شاد آمدی ایا زاهد — مرحبا مرحبا ایا عابد

گفت زاهد نیم خطا گفتی — نیست در طبع من چنین زفتی

زانکه زاهد یقین قوی دانم — بشنو و یاد گیر تو سخنم

تو بزاهد مرا خطاب مکن — خانهٔ دین من خراب مکن

گفت مامون که شرح گوی این را — حاجتست این حدیث تعیین را

گفت زاهد تو این نمیدانی — چونکه بیهوده زاهدم خوانی

عرض کردند بر من این دنیا — بر سرش می نهند هم سعتیه

مر مرا جمله در کنار نهاد — یکزمان دینی ام نیامد یاد

می نخواهم نیم بدان مائل — کرده ام حب آن دل زائل

نیست یک ذره نزد من کونین — کرده ام فارغ از همه عینین

بیش ازین هر دو من همی طلبم — وز پی جستن اوست این طربم

زاهدی مر ترا مسلم گشت — که بدنیا دل تو بیغم گشت

شادمانی بدین قدر دنیا — یا ذماری ز جنت و عقبی

که بدین قدر تو خرسندی — یا بمانی بمانده در بندی

گشت مامون خجل بدین گفتار — داد بر عجز خویشتن اقرار

هر که او بنده گشت دنیی را — صید شد مر بلا و بلوی را

دین بدنیا مده که درمانی — صید را چون سگان کهدانی

در تعهد علمای دیندار

علما جز امین دین نبوند — چون نیابند نان امین نبوند

چشم سر ملک و چشم سر دین است — این جهان بین و آن نهان بین است

این و آن هر دو یار یکدگرند — هم خزان هم بهار یکدگرند

ملک و دین از سری که بیخبر دست — راست چون حال و یوچه و تمدست

سدّ خسروان ز روی لا و آه — سدّ دولت سدا و دا و آمد

ملک دین را درین جهان دوران — صدق و عدلست و وی پشتیبان

شاه را چون سداد نبود یار — ملک او باد و ان بملک مدار

هر کجا صدق و دین و دل زنده است — هر کجا عدل ملک پاینده است

شاه اگر جفت داد گشت و سداد — ورنه ملکش بود چو ملکت عاد

بگفتست صادق الوعدی — کاقتدوا بالذین من بعدی

چون بصدق و بعدل هر دو بهم — عقد بستند کار شد محکم

هر دو یکتا شدند از پی سود — بی زبان اقتدا درست نمود

نه بماندست زنده جاویدان — جور مروان و عدل نوشروان

ملک دو جهان بزیر رای آری — گر هوا را بزیر پای آری

هر که پرهیزگار و خرسند است — تا دو گیتی ست او خداوند است

چون خرد افسر و تقی شد گاه — خواندت جبرئیل شاهنشاه

در آنکه پادشاه را دل در هوا نباید بستن

یافت شاهی کنیزکی دلکش — شاه را آن کنیزک آمد خوش

همدران لحظه اش در آب فگند — گفت شه خوب ناید اندر بند

که چو بگشاد بی ثباتست بود — شه که در بند ماند مات بود

گفت شه دست بر دو بول خویش — نگذارم دو پای در گل خویش

این کنیزک روان من بر بود — بر نیامم در آرد از پی سود

پیش تا غرقه گردد از وی تن — غرقه گردانش بدریا من

تا برد نقش آب بر وی صواب — من برم نقش روی او از آب

وانکه آتش برارد از جگرم — من در آبش چه افسرم و نبرم

وانکه بر من خورد بر زشتی شام — من خورم بر وی از هلاکش بام

هر کجا هست پادشاهی دل — چه بود ملک و ملک زشتی گل

چه بود ملک پادشاهی کو — زشتی ملک را نهد نیکو

پایه سازد بدست موزهٔ خویش — پای بند نماز و روزهٔ خویش

ستم و جور بر گدای چند — لاف بر چیز بینوای چند

دشمنان جان طلب دولت او — دوستان نان طلب دولت او

خوان جان پیش دشمنان ننهد — لقمهٔ نان بدوستان ندهد

تخت او سر فراشته بفلک — زیر حکمش پری و انس و ملک

یار او گوش بر رگ باشد و ساز — خصم آنکس که بینوا شد باز

پادشاهان که اینچنین باشند — چرخ و کولاب و پار گین باشند

همه در دست دیو نو برده — بینوا و حرام پرورده

خویشتن شاه خوانده و منزل
شده بر عمر مستعار نفور
ایمنی خود بباد کرده مقیم
آنکه جمله اش به پشه نرزد
راست با خود چو کم شد از وی نور
ظلم و بیدادها بسی کرده
شادمان زانکه نان بیوه زبان
نان گاو و رس و زره بر باید
وجه مشموم مجلس و میوه
نان ایتام و غزل دوک عجوز
غافل از روز عرض و نفخه صور
بگل اندوده ماه را رخسار
شاه و عالم که هر دو در حلست
ور قدم شان نه بر سر آمرست
پسر ار چند ناخلف باشد

له قرار شده بر عمر از نفر بالکسر و ظلم کردن و ناسپردن بقال الفرد علیه ای نفی بالفتح ۱۲ مراح

در و دیوار و صحن و بامش گل
همچو بیعقل مردم معذور
تا کسی بر گذارد از وی بیم
خلق از او و بدان همی لرزد
کس باشگونه اندر گور
خویشتن را بلهی کسی کرده
کرده در نیک و بد قضیم قرآن
خوان خود را بدان بیاراید
ساخته از وجه خانه بیوه
بسته حرص بیش کرده هنوز
مانده از خلد و حوض کوثر دور
همه قولش چو فعل ناهموار
این اولوالامر و آن اولوالعلم
این اولوالظلم و آن اولوالامر
ملک باید که زیر کف باشد

عمر ان
کسی که در
[illegible]
[illegible]
[illegible]

در عدل نمودن و ظلم کردن

دولت اکنون ز عدل و امن جداست — هر که ظالم ترست ملک آورست

گر همی ملک جاودان خواهی — زیر فرمان خود جهان خواهی

باش چون آفتاب با غماز — بزبان کوته و به تیغ دراز

عشرت آمد که می گزین بگزین — ظفر آمد که بر نشین بنشین

از مخالف بشوی در یکدم — هم بخون مخالفان عالم

چون عمر نفس ابکار در آر — چون علی حرص ابدار بر آر

نفس با حرص هر دو دشمن دان — خویشتن را ز ننگ شان برهان

حرص را شربت هلاهل ده — نفس را همچو مرده در گل نه

عدل را تازه بیخ کن بر گاه — ظلم را چار میخ کن در چاه

سیرت عدل صورت هنرست — صورت بخل کژدم جگرست

سیرت ظلم شه بتر ز کنشت — صورت عدل شاه در بهشت

شرع خشکست اشک سنغش ده — کفر تشنه است آب تیغش ده

تیغ مردان چو دست زن نبود — مملکت را روان و تن نبود

ظلم صفرای ملک و دین آمد — رای و تیغش سکنجبین آمد

دین و دولت بدین دو گردد چیر — خواجه را رای و شاه را شمشیر

ملک اگرچه عقل چون بارد است — ملک بی تیغ تیغ بی نیرو است

چه کشی تیغ بهر مشتی خس — باد رعب تو تیغ ایشان بس

بشکن از گرز گردن گردون — چون بقهم کن ز سهم و جان چون

شاه چون آفتاب و تیغ بود — حرز و تعویذ رمح و تیغ بود

حرز و تعویذ و سایه خانه — بابت کودک است و دیوانه

در سیاست پادشاه

ملک چون بوستان بخندد و خوش — تا نگردد سنان چون آتش

بکن از خون دشمن آلوده — تیغهای نیام فرسوده

قصد هندوستان و کافر کن — گل آن بوم بام شش در کن

جامه لعل پوش ناچخ را — هیزم افزای صحن دوزخ را

کین دیرینه در دل آر تمام — کان قوی باعیست بر اقدام

دین نگوید که تیغ بر دو زن — گردن گردنان گردون زن

دل شان جز نیام تیغ مدار — این شرف در آسمان دریغ مدار

زانکه از روی لاف و زر مصاف — نتوان کرد پشت کاف چو قاف

روز هیجا که معلم جنگ شود — تا مدد دل ز بیم تنگ شود

مرد رمح و عمود و تیر و سنان — زود پیدا شود ز مرد و سه نان

دشمنان را بزیر پای درآر — گردن سرکشان بدار برآر

باز دل چون دو بال باز کند — تیغ کوتاه را دراز کند

سیرت احمدی و طبع کریم — صورت یوسفی و آیینه میغ

خصم دین را به تیغ بر در پوست — که دو سر در یکی کلاه نکوست

سر که باشد سزای خاره و خشت — سوی بالش بری نباشد زشت

تنگ باشد یکی جهان بدو شاه — تنگ باشد یکی سپهر دو ماه

خوشه ملک پخته شد خو کن — جامه تخت کهنه شد نو کن

جد تو گر بهند هر بارے — بت صورت شکست بسیارے

تو بجد همچو جد میان در بند — بت معنی شکن کنون یکچند

تو بجد همچو جد میان کن محکم — بت معنی شکن که نوبت تست

بت صورت اگر ممات دلست — بت معنی بسومنات دلست

دل مومن چو کعبه دان بدرست — زمزم و رکن او مبارک و چست

لیک حرص و غرور و شهوت و کین — حسد و بغض و آنچه هست چنین

هر یکی آفت درون نهاد — هست یک بت بصورت بنیاد

ای شهنشاه عادل غازی — تیغ در نه چو احمد تازی

کعبه را از بتان مطهر کن — شمع توحید را منور کن

چه کنی پنجروزه در غم و یاس — لذت چار طبع و پنج حواس

مر ترا بنده عنصرست و فلک — شش و پنج و چهار و سه و دو و یک

شش جهت را بعالم تجرید — یکجهت کن چو عالم توحید

پنج حس را بقدر و رای بلند — از سوی چار طبع در دربند

سه قوی را مده غذی و شرب — قوت شان ده بباغ هشت بهشت

دو جهان را بزیر حکم در آر — یک خرد را بمصطفی بسپار

در حکم راندن پادشاه

پایهٔ قدر را بجهانی جوی — سایه و فر آسمانی جوی

همت اندر نهاد عالی دار — دل ز کار زمانه خالی دار

دست از این کبهای جوی بشوی — شربت از آب حوض کوثر جوی

ملک باقی کمال ساز بود — ملک دنیا خیال باز بود

نیست این ملک هر اصل — ملک باقی طلب بر آن نه دل

دل چه بندی درین سرای مجاز — همت پست کی رسد بفراز
اوست مقصود هر دو عالم تو — زو تسلی رسد بدین غم تو
بسگان مان برای مردارے — سایه و فرّ استخوان خوارے
امر و نهی زمانه خوابے دان — سر آبش همه سرابے دان
تشنه چون زین سراب وهمی نهاد — پشت اقبال در بر و بگشاد
چه کنی بیخبر وزه ملک خیال — کز پی تست ملک عز و جلال
بسراب از سر طمع مشتاب — زانکه نبود سراب را پایاب
صد هزاران جنیبت اندر زین — هست پیش سرای پرده دین
اوت ره داد اوت شه دارد — اوت برداشت اونگه دارد
تخت تو بر رخ زمین عارست — گردن چرخ بهر این کارست
لگام زخم زمانه کام تراست — او هم و اشهبش لگام تراست

حکایت

آن شنیدی که در حدود مغرب — بود مردی گدای و گاوی داشت
از قضا را وبای گاوان فتاد — هر کرا پنج بود چار بکاست
دوستانے زنیم درویشی — رفت تا بر قضا کند پیشی

بخرید آن حریص بی مایه — بدل گاو خر ز همسایه

چون برآمد ز بیع روزی بیست — از قضا خر بمرد و گاو بزیست

سر برآورد از تحیر و گفت — کای شناسای رازها نهفت

هرچه گویم بود ز نسناسی — چون تو خر را ز گاو نشناسی

مدح پادشاه بترتیب کواکب

پای بر نه بر آسمان سر مست — تیغ بهرام شاهی اندر دست

مه چو پیش آیدت سرش بشکن — تیر اگر دم زند زبانش بکن

زخمه بستان ز پنجه بهاهید — تاج برنه بتارک خورشید

تیغ بیرون کن از کف بهرام — تندی او به تیغ او کن رام

تیر بگشای کوری ابلیس — همچو برجاس کن سخ برجیس

برگرای این کبود ایوان را — تا نماید نهیب کیوان را

سخن کیوان به تیغ اعداکش — بستان سعد کنش چون زاوش

هم به نیروی بخت خرد بسای — سر کیوان سپر بزیر دو پای

چون دوات تو دید بی تلبیس — چون قلم سرنگون شود برجیس

باز برجیس را بکن ایوان — ده بتاراج خانهٔ کیوان

نیزه یکدم بسوی بالا کن — هفت سیاره را ثریا کن

زره آسمان ز سر برکش — اختران را بطاعت اندر کش

میزبانی کن از درنگ اجل — گرگس چرخ را بسجدهٔ حمل

تیره و گاو را بدفتر به تیر — پس در اندازد در تنور اثیر

از فلک نان سنان کوه افگن — پنج پای و دو روی را بر کن

قوت و قوت را شرف نو کن — شیر را داغ و خوشه را خو کن

چستی کن بکن بقوت خویش — از ترازو زبان ز کژدم خویش

از شکرفی به تیر خوش ناله — بر کمان دوز حلق بز غاله

شست را جای تیر شاهی کن — انگه از دو لوام ماهی کن

انگبی چون بدست آید سخت — بر فلک نه چهار پایهٔ تخت

تکیه بر مسند جلالی کن — خیمه در ملک لایزالی کن

ملک افلاک را قرار ده — هر یکی را تو اختیار ده

برکش از بهر عالم مطلق — چرخ زرّاق را ز سر ازرق

جامهٔ سوگواریش بستان — خلعت شادمانیش پوشان

هر دو عالم چو شد مسخر تو — جمع شد جن و انس بر در تو

چون گرفتی تو ملک و ملک زمین — رای کن بر شدن بعلیین

سوی دین خوان بر همی مردم را — پست کن دیو و دیو مردم را

خاصه آنرا که نفس بدکیش — گوید ایطاست نقش قافیتش

نه نداری ز ملک سرمایه — نه نداری ز شرع پیرایه

اینهمه کی شود مسلم تو — چون شود جبرئیل آدم تو

ای ز دولت همیشه میمون تو — کیست اندر همه جهان چون تو

چون ترا هست بر سپهر و زمین — ملکی آراسته ز دولت دین

دین حق در حمایت تو شدست — شرع خوبان کفایت تو شدست

شحنهٔ شرع مصطفی شده — زان زنا کردنی جدا شده

جان آن کز فنا بفر سودست — از تو در خاک تربت آسودست

مصطفی رخ چو در نقاب کشید — زامت خود ترا بدان بگزید

تا دهی شرع را همی رونق — دست باطل جدا کنی از حق

سایهٔ کردگار از آن شده — شرع را حق گزار از آن شده

هر چه خواهی بکن که دولت تو — بست با حشمت تو صولت تو

دین و دولت عیال تیغ تو اند — کفر و الحاد در گریغ تو اند

شاد باش ای امین دین خدا — یافته دین ز سیرت تو بهای

تا ز پنج و چهار بر نپری — از شش و هفت هشت بر نخوری

تا هوا را بزیر پی نفکنی — بر سر دل کلاه کی نهی

چون هوا را بطبع کردی قمع — این همه گردودت بیکدم جمع

ملک دنیی همی نگویم من — خال زنگی بخون نشویم من

چون بترک جهان طمین گفتی — در تقوی بشرط دین سفتی

گوید آنگاه جان خیر الناس — بزبان وفا و استیناس

تا جهان باد شادمان باد — کز تو شد دین حق بآزادی

عالمانت چو تیغ چیره زبان — عاملانت چو نیزه بسته میان

زنگیانی که پاسبان تواند — وز تفاخر بر آستان تواند

گر سیاهند و گرچه کین دارند — رای زنی نظم ملک دین دارند

وین همه بندگان که بر در تو — میکشایند جمله کشور تو

گردن کس برای کین ننهند — چون علی جز بامر دین ننهند

چون علی زین و آلت اند دلیر — صفحه شرع و صفحه شمشیر

نیست در غزو و در مقالت شان — جز حدیث و حدیث آلت شان

صلی الله علیه و آله و سلم

صدقه حکیم سنائی

۷۳۴

چون سر ملک جاودان آمد — زین جهان آن دور ایدان آمد

که ز شه سوی سجده گه پویند — تنگری تنگری همی گویند

نه همه بت پرست چون کفار — نه همه حق پرست عابد وار

نیست شان جز دو کار در همه گاه — خدمت کردگار و خدمت شاه

دوستان را مبارک فال — دشمنان را همیشه رنج و وبال

بگه بزم همچو شمس و قمر — بگه رزم شیر شرزه نر

شاد باش ای گزیده شاهنشاه — لشکرت چون ستاره اند و تو ماه

جام بر کف بسان ناهیدند — تیغ در دست همچو خورشیدند

از کف پای تا بتارک دل — صد هزاران تنند با یکدل

تیغ داران چو تیره و چو سنان — همه برجسته و بسته میان

از پی قهر دشمن و بدخواه — گرد بستان ملک شاهنشاه

همه بر پر دلند همچو انار — همه قادر ز پنجه همچو چنار

بر دلی یمن و بر عدو شومند — خصم را سنگ و دوست را مومند

خیمها در ممالک فلکند — دیو بندان و لشکر ملکند

لشکر از بهر ملک و دین باید — خود چنین اند و اینچنین باید

ملکی کو مسیح پی باشد | جز ملک لشکر پیش کی باشد

گر زرها را به تیغ ریزه کنند | تیرها را به تیر نیزه کنند

جان خصمان ز تیر شان بنفیر | ملک را همچو تیر کرده به تیر

چون تنوره بزیر این طارم | همه آهن دهان و آتش دم

بر کشد عکس تیغ شان باثر | دلق کیمخت گردن از سر

مرگ بازیچه پیش مردی شان | گشته حیران ز هم نبردی شان

گر گدن هست اندر پیل اندام | یافته وین ز تیغ شان آرام

قدشان همچو سرو نورسته | خشم شان جمله با عفو بسته

همه حوران آدمی صورت | همه شیران اژدها صولت

چشم بد دور از این سپاه و حشم | که نمیداز قبا و رستم کم

همه بر باد پای گشته سوار | کوه آهن تن اندر جان آبدار

شست سیمین چو سوی تیر آرند | اژدها اژدها اسیر آرند

شده اعدای ملک از ایشان خود | همچو ریش کهن ز شانه نو

تیغ شان از برای جان و جهان | تر چو سیحون گرم چون سیحان

آن بشل بیشه را کند پر لعل | وین زند در هوا نگس را نعل

صدف در شان وان ملک — هدف تیر شان کمان فلک

صفدرانی که محرم راز اند — سوی خصم تو ناوک اندازند

گر پی ناوک سر افرازان — ناوک از شب کنند شب رازان

حصن فغفور ترک خرگاهیست — حصن تو ناوک سحرگاهیست

آنچنان باد پادشاهی تو — که سخن خواهد عدو و خواهی تو

تا جهانست عز و جاه تو باد — هفت اقلیم در پناه تو باد

جود و فرهنگ و عقل و دین تو باد — نقش جاوید در نگین تو باد

من ستودم بطبع اینها را — آسمان کرده ام این زمینها را

زانکه پیش تو مدح دیگر کس — هست چون پای پیل در پرکس

تو چنانی که مادحت بستود — ورنه آنچنانت خواهد بود

گر نبینی برستی از آتش — ورنه باد روزگارت خوش

شمه گفتم از ثنای امیر — آمد اکنون گه دعای وزیر

فی وصف الحال و تمام مدائح السلطان والوزراء والقضاة چون مدائح سلطان اعظم شاهنشاه معظم اعز الله انصاره طرفی گفته آمد در خور مناقب وی

۷۳۵

صدر تقویم شاهی

چه در خور طبع قاصر رای رکیک من بندهٔ عاجز و چون
بهمگی مناقب و خصال ستوده وی پادشاه خلد الله ملکه
نتوانستیم رسیدن عجز پیش آوردیم و طریق اختصار و اختصار
سپردیم و همان گفتیم که مهتر کائنات و سرور موجودات صلی الله
علیه و آله و سلم در شب ملاقات در حضرت ربوبیت گفت
لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت و بعد از آن بمناقب
و فضائل وزراء و اصحاب قلم و شمائل قضاة و ائمهٔ دین
کثرهم الله اینجا میدهیم و این کتاب را بپایان آوردیم و از هر یکی
طرفی و شمه در خور رای قاصر و رکاکت طبع بلید خویش
گفتیم و از ایزد جل ذکره درخواسته می آید تا مگر از جملهٔ این
ابیات یک بیت بر رای اعلی اعلی الله پسندیده آید و محل
قبول یابد که بدان یک بیت بندهٔ ضعیف بر حکمای اولین
و آخرین مفاخرت کند چنانکه گوید از کبر سر من آسمان سای شود

ای سنائی چو یافتی امکان	بنمای اندرین سخن برهان
چون شدی فارغ از مدائح شاه	بسوی مدح خواجه آر پناه

۱۳۶

خواجه خواجگان و صدر صدور — بر بداندیش مملکت منصور

خواجگان و جماعت دیوان — سروران و گزیدگان زمان

بعد از آن قاضیان و جمع قضات — شکرشان برتر از صیام و صلوة

سرفرازان ملکت ایران — نامداران خسرو توران

خسرو شرق را بهر کاری — روز و شب نو نهاده بازاری

خرم از رای شان جهان تکبیر — عیب پنهان و آشکار هنر

چاکر ملک شاه شد مینو — که نه بیند کسی در و آهو

گر ببینی تو ملکت غزنین — باز نشناسی از بهشت برین

چون بود شاه را نکوکردار — مملکت را فزون شود مقدار

شاه و دستور هر دو نیکورای — هر چه بایست جمله داد خدای

شکر این نعمت بی اندازه — که شد اندر ممالکش تازه

که تواند گزارد بر گوهین — گشته جنت حوالی غزنین

ای بزرگان غزنین و کوهور — چشم بد زین زمانه باد دور

یافتید آنچه بود حاجت تان — گشت پذرفته آن عبادت تان

شه جوان و جهان جوان و زمان — در امان همچو روضهای جنان

چون بود کردگار بخشنده | بدهد هر چه خواست زو بنده
کام دلها میسر است اکنون | باد یارب ازان که هست مزون
یارب این فضلهات بر بنده | وز تار روز حشر پاینده

فی مدح الصاحب الاجل العالم صدر الدین نظام الملک ابی محمد الحسن القاینی

سر احرار سید الوزرا | که خدا برگزیده کرد ورا
در محل کفایت و امکان | صاحب صاحب دلی و کرمان
راعی خاص و عام جمله عباد | صاحبی به ز صاحب عباد
نیست مانند او بهفت اقلیم | از صدور جهان حدیث قدیم
بری از عیب هر چه باشد عار | در وزارت بسان صاحب غار
دیده از وی کمال خلق و ادب | عقلش اکفی الکفاة کرده تعب
پیشوای صدور عالم | ملک آرای او چو خاتم جم
ملکت از وی مرفه و نازان | هفت سیاره اش چو دمسازان
روزی جن و انس در ملکش | وحی منزل کشیده با سلکش
ظلم و عدل از اشارتش حیران | ظلم گریان و عدل از و خندان

صدر الدین محمد قاینی

درگاه عقل و جان سر اوست | نردبان پایهٔ فلک در اوست
خطبه کرده زمانه بر شرفش | آسمان دستبوس کرده کفش
دایه و مایهٔ خرد قلمش | قبله و قبلهٔ جهان قدمش
بر زمین آسمان امکانست | بر فلک سایه بان رضوانست
عقل مدح و خطاب می گوید | عقل خود جز صواب کی گوید
آنکه حاتم اگر شود زنده | شود از جان و دل ورا بنده
فطنت و ذهن پای بر جایش | برده تا عرش رایت رایش
باشد اندر نظام هر دو سرای | مرد صاحب حدیث صاحب رای
اندران نیمه سنت آرایست | واندرین نیمه ملک پیرایست
مرد دین را شریعت آموزد | شمع در پیش شمس نفروزد
در حفاظ و فایگانه شدست | اختیار همه زمانه شدست
همیش عالم بدو شده تازه | هنر او گذشته را اندازه
بود صاحب حدیث بهر خدای | هست در شغل ملک صاحب رای
صاحب رای شه رویت او | ناصح دین شه طویت او
مرد کز بهر دین خرد در تاخت | با خرد تا ز دو خرد نشناخت

عالم عاملست در ره دین — عامل کاملست و با آیین

زان بدو رست شد امارت او — شد ترازوی دین وزارت او

در وزارت قویست بازو او — زان سبب قلب خوان تیر از و او

هست در مجلس خداوندی — بی بدان ابه نیک پیوندی

خسروی را که پیش حق یازو — آن خرد پیش شرع در تازو

گر زند در صلاح ملک نفس — نه ز خود و کز خدای بیند و بس

قبله دانشست و جان لطیف — که چنو نیست هیچ خلق ظریف

خواجه خواجگان هفت اقلیم — کرده سلطان جهان بدو تسلیم

همچو گردون کله همی بخشد — عفو بستاند و گنه بخشد

عالم از بهر بندگی گردون — از فلک طوق ساخت در گردون

پس از این جان پر امارت را — نسخه این در بر دو وزارت را

دینتش بر وفای دل مجبول — طیبتش در صفای دل مشغول

بخششش او بوعده و بسوال — نه اهل مال بل اهل را مال

صورت و سیرتش آشکار و نهان — چشمه چشم چرخ و گوش جهان

آفتاب آب و آسمان تصویر — ماه دیدار و مشتری تاثیر

دینش فارغ ز گو شمال زوال | جاهش ایمن ز چشم زخم کمال
آن وزیران که لاف عدل زدند | پیش عدلش بظلم نامزدند
تا برانداخت ظلم را خانه | نیست در ملک غزنه ویرانه
دل ندانم سپید تر یا موی | جان ندانم لطیف تر یا روی
چون دولت بود نافعی از تو | شاد شد جان شافعی از تو
زانکه در مذهبش قوی رائی | دست در کار و پای بر جائی
آز با جود او چو ممتلیان | پست همچون سبال حنبلیان
ظلم گریان ز عدل او شب و روز | که نشد بعد از آن ز خونه پیروز
ملک غزنین بهشت را ماند | تا درو خواجه کار میراند
ظالمان را ز مملکت برکند | فتنه بر خاندان ظلم افگند
سال و مه در نظام دین کوشد | کفر و بدعت ز بیم بخروشد
در صلابت درین زمان عمریست | بنمای ای دل ار چنو دگریست
این شباهت بهر زه یافته نیست | وین کفایت بخیره بافته نیست
در ورع همچو شبلی صوفی | در نکت بو حنیفه کوفی
شهریاری تمنت و او جانست | انس و جن مر ورا بفرمانست

اسم ممدوح

روز و شب بی صلاح کار جهان
سال و مه زیر بود قرار جهان

در زمانه بخط چو کس نیست
با خطش خط مقله جز خس نیست

پادشاهان روی کله بنهند
پی رهان او لقاش رهی بنهند

از هنر تاج گشته بر وزرا
در او و امن همه عقلا

تا که بنشست خواجه در بالش
بالش آمد ز او در بالش

شهر غزنین چه کرده بود ازو
که در ازین صفت وزیر مرا

زین سپس اهل غزنی از غم و رنج
رسته گشت و نشست بر سر گنج

آن که از مدح و فقر می بگریست
غم فراموش کرد و شاد بزیست

چون خدا راه حکم بگشاید
حکمت خود بخلق بنماید

زین صفت پیشکار بنشاند
کار عالم بحکم او راند

شاه بهرامشاه و خواجه وزیر
بر نهج اینچنین نکو تقدیر

شاه با عدل و خواجه با انصاف
نیست این امن و ایمنی بگزاف

هر کجا امن و عدل روی نمود
خلق در رفت و خوشی آسود

[illegible] داری که اینچنین بنیاد
شاه بهرامشه بهر نهاد

که جهان را بعدل و داد امان
چشم بد دور باد ازین سه [illegible]

خواجه را بر ممالکش بگماشت — که بدو دین و شرع سر برداشت

بر خلائق شده مبارک پی — خواجگان پیش وی شده لاشی

در محاسن بکار دو جهانی — چون محاسن سپید نورانی

تا جهانست شاد ماند زیاد — جان او جفت درد و رنج مباد

تا جهانست باد دل شادان — که جهان از ویست آبادان

هر که بر جان و خاندانش باد — جان ما جمله در امانش باد

فی مدح الاجل الاعظم الدین تاج الخواص ابی نصر محمد بن محمد المستوفی

خواجه بونصر نائب دستور — چشم بد زان جمال و جاهش دور

خلق او هست بی ریا و نفاق — لطف او هست بی خلاف و شقاق

هم نکو خلق و هم نکو گفتار — هم نکو خط و هم نکو دیدار

آنچه گوش از کمال خواجه شنید — چشم از و صد هزار چندان دید

کانچه دارد ز خلق او اطراف — آهو چین ندارد اندر ناف

جان و دل را حدیقه مونس — عقل کل را شمار مجلس

روح دیدار و عقل گفتارست — دولت ایثار و ملت آثارست

فضل او در جهان بان ثابت — که ادب بر درش چو فراشست

۴۴۳ ق

از پی جاه و خدمت سلطان | نه برای فلانک و بهمان
قبلهٔ فاضلان ستانهٔ اوست | سرمهٔ عقل گرد خانهٔ اوست
مال خود چون خیال بگذارد | وآن سلطان چو جان نگهدارد
صورتش ابتدای قوت روح | سیرتش انتهای سورهٔ نوح
کرده از بهر حق بکرد و گفت | عادتش عدت و فعاد اخفت
در ره شاکری فرشته وش | راست محنت کش است محنت کش
پیش او از برای سود و زیان | صد هزاران مصلحت یک فرمان
همچو عقل آگه از که و چه و چون | فکرتش پی برد درون و برون
از پی آفتاب دهر آرای | زو برو مشتری اصابت رای
رای او قطب دولت مردان | ملک و دین گرد رای او گردان
همچو عقل از ورای چرخ کبود | دیده نادیده هر چه خواهد بود
پیش رایش نماند پوشیده | بر فلک هیچ روی پوشیده
فهمش از جام جم نیامد کم | که همه بود نی بدید چو جم
دل او از برای بهدانی | هست مشکوة نور ربانی
اثر لطف او چو آب زلال | خاک روب درش اثیر جلال

نیست در کارگاه صنع خدای | کار بندی چو خواجه کارگشای
چون سه انگشت او قلم گیرد | چار طبع عدو الم گیرد
عقدهٔ از دو چکد ز نوک قلم | چون ز سر بیاض ساخت قدم
نیست بالاست پیش عرش فرش | تنگ پهناست پیش فرش فرش
ابر گریان ز دست و دستگهش | صبح خندان ز نور خاک رهش
هست در رشک آن کف گفتار | آب دریا و لولو شهوار
برده آب بهار رو آذارش | لب خندان و چهرهٔ نارش
گر فلک نیست کلک او هر گاه | از گریبان چرا برآرد ماه
پیش شعر خدایگان از هوش | هر زمان حلقه کند در گوش
گرچه زنگش گناه را ماند | بگه سیر ماه را ماند
ساعتی با دلش چو رهبر شد | سایهٔ بان زمانه جانور شد
چیز را در دلش نماند محل | زان و اینست و زمانه بدل
از خط او که دینی و دنیست | دیدهٔ کل بدین عقل کل بینیست
خط او در هوای گلبن راز | پشت طاوس دان سپند باز
در یکی فصل او تأمل کن | عقل را مال روح را مل کن

۷۴۵

تا به بینی بچشم عقل و یقین — در دو خط صد نگارخانه چین

درج کرده چو سایه و خورشید — در شب و روز نام هم و امید

زردهٔ عقل زردی خامه اش — او هم دین سیاهی نامه اش

هر کرا نیست چون قلم رایش — قلم او قلم کند پایش

خط او خط جان اسرافیل — کلک او کیل رزق میکائیل

کلک او همچو نوک دیدهٔ کشان — خط او همچو غمزهای خوشان

صورت خط او که در نامه است — چون نسیم بهار خوش خامه است

شحنهٔ راه دین صلابت اوست — روح قدسی کمین شبابت اوست

نیست پوشیده زو قلیل و کثیر — نه ز نقیر ایچ چیز و نه ز قطمیر

خامه اندر بنان او گه سیر — بکشاید بخلق بر در خیر

همتش آسمان و خلق ملک — خاطرش آفتاب و کلک فلک

زاده از روح کلک او یقین — شب و روز جهان دولت و دین

بر سه انگشت وی چو گشت سوار — آن لطیف نحیف زرد نزار

اندر دشمنت و شادی دوست — خیر و شر بسته در زمانهٔ اوست

دوستان او رخ که چون لعل — دشمنان او که زنگیه چون نعل

۴۷

شب آبستن ست خاصه او | گشته حامل ز فتحنامه او
تن سپید و سیاه منقارش | همه ساله غذی شده قارش
زان زبان سیاه و شخص سپید | کرده دشمن ز جان خود نومید
هست همواره با دل بیدار | در همه کار عاقل هشیار
در شود هر زمان بحجر سپاه | بر کشد دز ز بحر تاج و کلاه
جاه او همچو ماه ملک نگار | کلک او همچو تیغ کارگزار
با مان و بخلق حور و پری | در تبا شیر بشر او بشری
عقل با وی نشسته در مکتب | علم از وی گرفته علم و ادب
بگه ضبط مال و عقد حسیب | ساحران را زند بعلم آسیب
کرده از بر بقدرت خلاق | درج طومار و دفتر اوراق
دیگران را که سوال و جواب | حاجت آید مطالعت بکتاب
او ز حالی که شاه از و جوید | همه از بر بجمله بر گوید
ملک عالم برش معاینه شد | دل او بر مثال آینه شد
خنبذا رای روشن پاکش | که فلک گشت تخته خاکش
چیست بهتر درین جهان جهان | مرد را کار و کار را مردان

مال دنیا اگر ورا باشد — همه بر زایرانش بر پاشد

بر دو بیخ سخاش تا عیوق — میوه و برگ و شاخ و ریزه و عروق

خیمه عمر او هزار طناب — ماه خیمه اش برابر مهتاب

تا ورا شاه شرق تمکین داد — ملک را صد هزار تزیین داد

اینهمه از بخت شاه مشرق بود — که بدو رونق و دل بفزود

لاجرم عالمی برآسودند — بحیات و بسال بر سودند

که کسی را گماشت شه بجهان — که نخواهد همی بخلق زیان

بقلم قسم کرده هفت اقلیم — هیچ ناکرده ظلم دانگی سیم

حاکم مملکت چنین باید — تا ز بودش جهان برآساید

تا جهانست ملک خسرو باد — که مر او را چنین مثابت داد

باد تا باد ملک را بازار — شاه از او و او ز شاه برخوردار

باد امرش چو امر روح ملک — باد عمرش چو عمر نوح فلک

باد تا باد شکل خط همه طول — بخدای و خدایگان مشغول

شاه را باد عمر تا جاوید — خواجگانش چو ماه و چون خورشید

صاحب دل آن صفی صوفی — صدر دیوان و خواجه مستوفی

چشم بد دور از آنچنین وزیر | که ندارند در زمانه نظیر

فی مدح الشیخ العمید ظهیر الدین ابی نصر احمد بن محمد الشیبانی

آنکه بر مملکت ظهیر ست او | خلق را در پی بشیر ست او
عالم پیر و آسمان امان | مادر و مایه نتیجه جان
بر عمیدان مملکت سالار | شاه را برگزیده در هر کار
معتمدگاه و خلق و شرح جهان | کرده از بر بجمله درج جهان
که بکار آفتاب نهان را او | مایه بخشد همه جهان را او
نور رویش صدیقه صدقست | خط خطش حظیره صدقست
خط و معنی وی ز ظلمت و نور | هست چون لف حور بر رخ حور
هر سوادی از و بیاض فلک | هر بیاضی از و ریاض ملک
نور و ظلمت بهم قرین آمد | در علو چرخ هفتمین آمد
لذت روح وان خط خوبش | نکند کس بحرف منسوبش
زان خرد بر خطش بیا شفقست | که معانی و لفظ چون حقست
گر نه از تنگ نافی ست آن خط | از چه خطهای مقله گشت سقط
آنکس روحست نقطهای خطش | چون گشاد از رخ در سقطش

۳۹ تقدیم مدح

چشم بد دور سخت با معنیست
همچو ارژنگ خامهٔ مانی ست

گشته از درج یک بیک پیدا
همچو تسبیح دو پیکر جوزا

عقل گمره ز شکلهای بدیع
روح والد ز نقشهای بدیع

با خطش خط خازن و بواب
همچو با آب صافیست سراب

شود آنکه که او گرفت قلم
تا ملک عرش پیش او چو قدم

کاغذ نامه همچو روضهٔ نور
صورت حرف زلف بر رخ حور

در بلاغت ز سرعت قلمش
آب آتش فروز گشت و مش

هر سخن کز دهان شاه آمد
در دل خواجه اش پناه آمد

جود او را کرانه پیدا نیست
چون سخایش سحاب دریا نیست

باد لطفش بزیده بر کشور
نار عنفش بخار کرده شرر

باد بی نتیجه دل اوست
داد بی دور پیچه دل اوست

دین و دنیا مسلم دم اوست
زانکه دل کعبهٔ معظم اوست

خرمش همچو کعبه محترم است
خانهٔ او ز کعبه خود چه کم است

صادر و وارد عطا جویان
گشته از هر سوی بدو پویان

عالمی از عطایش آسوده
یافته هر چه در دلش بوده

شده در کار ملک و دین بیدار — دین و دولت فزوده و مقدار

شاه را عون در تصرف ملک — کرده از رای او تعرف ملک

صدف دُرّ علم یزدانی — دلش اندر ره مسلمانی

در میان حریم حرمت او — از برای فسر و حشمت او

دست او با قلم چو یار شود — بر معانی سخن سوار شود

آب و لولو و جان صفا دارد — ابر و دریا و کان سخاوت او

شاه را گاه سر مستعد است — در همه کارها و را مدد اوست

صاحب سر خسرو انشاه است — زان ز اسرار ملکش آگاه است

گشته اسرار ملک معلومش — سر سلطان بجمله مفهومش

نیست در مملکت چو یک تن — گاه تدبیر و رای و گاه سخن

واقف راز شهریار بدل — در دلش راز مملکت حاصل

سال و ماه از شد آمد ز روار — چون حرم گشته بر صغار و کبار

همه با کام دل قرین گشته — همه با ساز و اسپ و زین گشته

کف او بر سحاب رجحان کرد — بحر را صد هزار تاوان کرد

نیست چون از شاه کوه جسیم — دهر را هیبت و بیست عظیم

صورت حکیم سنائی

خطا و شکل زلف حور بود — هر چه عیب ست از و مغفور بود

خط او خطهٔ معانی بکر — نام او نامهٔ مبانی ذکر

قلمش چون معانی انگیزد — نقشبند معانی آمیزد

از سواد و بیاضش از پی مزد — گشته عقل همه امینان دزد

با من و مانندش نتیجهٔ جان — منظر و منجرش دریچهٔ جان

هم نگهدار اصل فضل و کرم — هم نگهدار راز دین و حرم

چون سر خویش سر نگهدارد — مال چون مار شد زره بگذارد

گنج را همچو رنج بگذارد — راز دل همچو دین نگهدارد

زانکه دانا که با کمال وجود — جز بموضع نگوید نابود

زانکه دریا و ابر و کان بعطا — بکنند از طریق جود خطا

لعل کی دید هر که کانی کند — زر کجا یافت هر که جانی کند

اندران دم که خوش زبان باشد — گوش را لفظ او چو جان باشد

فطنت او برآید از پی ساز — مور وار از میان خانهٔ راز

فلک از جود او عطا جوید — راز با رای او سخن گوید

راز دارست عرش زانست — خازن راز حارس جانست

حدیقهٔ حکیم سنائی

۷۵۲

ماجرای زمانه دیده دلش — هرچه زو خوبتر گزیده دلش

وهم او چون نم هوا از گل — آن برآرد که باشد اندر دل

دور دوران عقل جامهٔ او — ره مردان چو برق خامهٔ او

زان نکو اعتقاد دوراهی زرین — شده چون خلد ملکت غزنین

بگه دور و سیر خامهٔ او — کرده چون روی حور نامهٔ او

دور را حرز و هیکلست آن خط — که نیابی بران نهاد و نمط

چون سر کلک درزند بدوات — بنویسد بصبر بسمع برات

کز زین نوع تا که بود ستم — نه تو دیدی ز من شنود ستم

راست گوئی که نامهٔ یحیی ست — یا بگاه شفا دم عیسی ست

پردهٔ معجزات تا بدرید — معجزی زان صفت کسی نشنید

هر دم آرد پدید زمزم و نیل — دست او همچو پای اسمعیل

حزم او همچو خط او ز جلال — سحر او همچو بال و دست هلال

علم ظاهر چو خنده کرده عیان — سر باطن چو غمزه کرده نهان

گر بکار آورد نهان او را — مایه بخشد همه جهان او را

قلم او سنجی تر از کوثر — منظر او بهی تر از عنبر

قلمش در تجارت عالم — بحر و کشتی و باد کرده بهم
جان پاکش سرشته با خنکش — بنده فرزانه کهنش
تا جهانست هست لیل و نهار — از خط و علم باد برخوردار
که جهان از علم او شب و روز — هست دنیا و خاکشتر از نوروز
دین و دنیا ورا مسخر باد — صدر دنیا ورا برادر باد

فی مدح اصحاب الدیوان و المشایخ کثرهم الله

پس ازین خواجه خواجگان دگر — زیب دیوان و زینت لشکر
از رخ و خامه نگارنگار — صدر و دیوان زهر یکی چو بهار
درج شان همچو درج شاهوار — کلک شان همچو ملک شان زردار
خواجگانی بعلم و دانش چیر — کلک شان با شباهت شمشیر
همه نقاش معنی از خامه — در و زر درج کرده در نامه
جان شان همچو جای این پرچر — نقش شان چون صدف شکم پرور
از پی سر و جویبار صواب — دیدها کرده همچو ابر پر آب
همچو عیسی ز خاطر و خامه — نقش با جان نموده در نامه
عرص را کرده در جهان نوی — کلک شان همچو کلک عهده قوی

چون بر اهیم قابل سعد ند — چون سماعیل صادق الوعد ند

عقل شان آسمان آتش گیر — تن شان عنکبوت کرگس گیر

روزگار ند اهل عقل و بصر — سینه شان چرخ و قطره شان اختر

مال ایشان بنزد ایشان خاک — قال ایشان چو حال ایشان پاک

ناز و نعمت ز کلک شان باران — دست ایشان قرین شده باران

هر چه کان داد گوهر و درهم — حصر آن گشته پیش شان چه سلیم

عالم عقل و الا از دل شان — صورت نفس کاره از دل شان

رونق صدر و زینت دیوان — بر میده ز کلک شان دیوان

در بنا نشان نگر تو کلک و لسان — که عطا میدهد بخلق روان

مهر و ماه از لقای شان خیره — نور و نار از بهای شان تیره

مهتر اسنی سخن سوار و دلیر — کلک شان یار گشته با شمشیر

همه اندر حساب و خط ماهر — همه اندر بیان حق قاهر

عالم از نور رای شان انور — عقل شان با بیان شان مخور

از خط کلک شان همیشه مصون — کس نگفته که این چرا و آن چون

در جهان معاملت هر یک — چون تبا زد خامه پر تک

در مدح صاحب عباد

در مدح صاحب عباد

۵۵

صفت هر یکی ازین اعیان — از دو صد جزو یک ورق نتوان

زانکه هر یک ز راه علم و عمل — یار حق اند و کارداران اهل

وحیست آن یکی خزانهٔ نور — روی و رای یکی خزینهٔ حور

کلک این حصار (۱۲) ملک وار مینماید — هر حوادث که چرخ بنماید

روی آن همچو برق میخندد — دست این پای فتنه می بندد

ملک این حاکمی کف موسی — کلک آن معجزوم عیسی

سازد آنکه که دست شد بنگاه — کلک هر یک ز آبنوس حصار

شفقت هر یک سفینهٔ نوح — نکتهٔ هر یکی دفینهٔ روح

گردد آنکه که چرخ گردد فرش — باشد آنکه که فرش جوید عرش

شاه و دستور شاه و لشکر شاه — گشته از راستی شان آگاه

کز خیانت بجملگی دورند — هم امینند و هم نه مغرورند

جز بفرمان یکی نفس نزنند — مر و کارند جملگی نه زنند

خصم را تا کنند آبی وار — همه تن پر دلند همچو انار

پاک و خالی همه از خیانت دل — علم دو جهان بجمله شان حاصل

از شهنشاه راد نیکونام — مستحق گشته با هزار انعام

همه را از خدایگان تشریف — نام و نان یافته و منیع و شریف

هم باسپ و ستام و زر و درم — هیچ را هیچ چیز ناید کم

شه از این خواجگان مرفه و شاد — ملک از این خواجگان شده آباد

دست ظالم ز مملکت کوتاه — شیر امن آش سخره روباه

گرگ میش و بیابان جفت — عدل بیدار گشت و ظلم بخفت

شاد باش ای بعدل شاهنشاه — زین چنین خواجگان نیکو خواه

چون بود شاه عادل و دستور — خواجگان زین صفت همه مخطور

عالم آسوده از فریب و فتن — غمزه مرعدل را شده مسکن

تا جهانست عدل خسرو باد — بانگ عدلش همیشه نی نخو باد

فی مدح قاضی القضاة ابی القاسم محمود بن محمد الاثیری

چون ازین طایفه گذر کردی — بر کرام طایفه نظر کردی

عالم عدل بینی و انصاف — همه معنی محض و دور از لاف

پیشوای چنین مرفه جمع — قدوة القضاة تابان شمع

مفتی اهل فرع و وارث جود — شمع شرع محمدی محمود

آنکه در صدر شرع تا بنشست — پای فتنه و دست ظلم ببست

گشت در راه دین ز بهر ثبات — خاک درگاه او چو آب حیات

از غبار غرور عالم خاک — دامن و جیب او چو ایمان پاک

قفل احکام بسته و کلید — پرده و حلقه بی عمود که دید

چون ستونی که هست بی افسون — خیمهٔ شرع را طناب و ستون

دیده بی رحمت خیال و غرور — علم نزدیک او بعالم دور

از فرازش نبرده سوی نشیب — کار این گنده پیر خرچه فریب

دل او سال و ماه مسکن شرع — گوش او شاه راه مکن شرع

دین ایزد ز بود او شادان — خانهٔ شرع از وست آبادان

دل پاکش چو قبلهٔ ایمان — عزم و خرمش همه دلیل و بیان

زو حکمش بری ز جبر و قدر — میل بر وی ندیده هیچ ظفر

میل هرگز نکرده در احکام — کرده در دین بشرط خویش قیام

ظاهر و باطنش ز رشوت پاک — کرده در چشم میل و رشوت خاک

گر بدی زنده یوسف قاضی — به نیابت از او شدی راضی

روز حشر و تغابن و زلزال — او دهد زین قضا جواب سوال

نامهٔ او بروز حشر و قضا — نامهٔ یحیی است پاک و علا

گر ز حشرست هر کسی ایمن
وز مکافات و از عذاب الیم

او بود ایمن از همه نکبات
نبود در فریق حشر قضات

مهتر خلق و سید السادات
گفت باشند از سه نوع قضات

دو بود هالک و یکی ناجی
مژده کاندر بهشت یابد جای

علم دین تا بدو سپرد قضا
جهل رحلت گزید سوی فنا

پیش آن هر که در خزینه بود
چون چراغ اندر آبگینه بود

اندرین حضرت بزرگ چو جان
معنی او پدید و او پنهان

بال او را برای عالم غیب
کرده خالی ز رسم و سیرت عیب

کرده پاک از میان جمع امم
صفوت او کدورت از عالم

تازه کرده دو بهر یزدان را
جان بی عقل و عقل بی جان را

نظرش همچو جان پاک مسیح
بوده در شرع علم شرع فصیح

کرده دست عنایت دینش
متحلی بعقد تمکینش

شمع دین صورت و بصیرت او
عقل جان سیرت و سریرت او

گاه مستوی چو کلک بردارد
چتر حق بر فراز سر دارد

بی حقیقت قلم نگیرد هیچ
تو ز باد هوا نواله مپیچ

رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القضاة ثلاثة واحد فی الجنة واثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی به ورجل عرف الحق فجار فی الحکم وهو فی النار ورجل جهل فقضی للناس علی جهل فهو فی النار

۷۵۹

رواه ابو داود وابن ماجه مشکوة

از بریده گفت گفت پیغمبر علیه السلام که قاضیان سه قسم اند یک قسم در بهشت است و دو قسم در دوزخ پس آن قسم که در بهشت است مردیست

نه بکس میل و نه زکس بلول — چون پیمبر بعلم دین مشغول

زان به بیهوده می نپردازد — که همه شغل آخرت سازد

بینی از هیچ چشم جان و خرد — بگشائی که تا بدو نگرد

گر شناسی مقدم از تالی — نیست اینجا ز بیتاتی خالی

فحل بوده است در همه احوال — چه با فعال دین چه در اقوال

در رضا دین بنفس نسپارد — خشم را در سخا و نگذارد

هست چون حوض کوثر انعام — مشرب عذب او ز رحمت عام

اهل دین را معین و یاور اوست — مفتی شرق و غرب امروز اوست

زین جهان از پی سرای معاد — شده مشغول در کشیدن زاد

تا عنان چون بدانجهان تابد — عاقبت را چو نام خود یابد

متناسب نهاد او با حلم — متشابه سواد او با علم

چون قدر در سخا ریا نکند — چون قضا در عطا خطا نکند

آنکه نارد چنو صنایع دهر — نیز در هیچ شهر قاف شهر

هر چه اندر نقاب قوت بود — خاطرش را خرد بفعل نمود

رای بیدارش از طریق صواب — یکجهان خصم را کند در خواب

فضل را بحر بود و عز را کان — شرع را دایه بود و دین را بان

همچو اقبالش ازو دو عالم جای — لاجرم هست سر دین خدای

روی او چون ذرای او بفروخت — آفتابی با فتاب آب و خت

دل و همچو مدی اوست سپید — باز در باغ شرع تا جاوید

در مدح کریم العهد عز الدین یوسف

نام او در عمل صحیح الجهد — لقبش در وفا کریم العهد

همت او ورای چرخ و نگست — که همه آبها بزیر پگست

گر بخواهی ز جان او معنی — کرم خلق او نگوید نی

سائل آزرا چو قارون کرد — پنبه از گوش بخل بیرون کرد

خواجه ابلیس کز پی دم نیر — لیف ولاف چو گفت انا خیر

گر دهی ارو یدی این مکارم وجود — ور سرای وجود ورای سجود

بیند آنکس که هست بینا دل — وانکه از کل دل آورد حاصل

شمع آنکو بمجلسش بنشست — شمع دارد تو گوئی اندر دست

جامه جرمش از خیانت چاک — عرضه جانش از خیانت پاک

دم او همچو عیسی آدم جان — عهد او همچو خضر محکم جان

عهد او چون پیمبر اندر عهد — جهد او همچو عیسی اندر جهد

چون ز خورشید قابل قوتست — لاجرم عهد او چو یاقوتست

نکته بود بر صلاح و وفاق — گوش سارهٔ است و مژدهٔ اسحق

چون تنور زمانه آتش تافت — گردن چرخ سیلی خوش یافت

خود نرانده است در شفا و الم — جز بالای شرع و عقل قلم

لفظ و نطقش ز عقل و جان ملیست — کو ز امر خدای مستملی ست

جود او چون بهار خوش سلب است — بود او چون حیات خوش طلب است

پایهٔ فرش رسم تحفهٔ اوست — سایهٔ عرش طاق حنفهٔ اوست

چاکر گفت اوست گفتارم — شاگرد دست اوست دستارم

گر دواند مرا به پیش خردم — پیش حکمش ببرد دم چو قلم

بدو لفظ نکو که بشنودم — یک در اندر فلک بیفزودم

مر مرا آب شد ز حیرانی — آتش دیگ روح حیوانی

گرچه با ما هم از قرونست او — از قرون و قران برونست او

نه امیر ولایتی گشتم — وز قبول وی آیتی گشتم

در مرا گوید ای سنائی رو — هندم از دیده با شمال گرو

هست از روی رتبت و اجلال — پشت اسلام و شرع را و کمال

در نظر چون عبارت آراید — جبرئیلش بطبع بستاید

کلک او کز ره جفا دورست — همچو انگشت حور پر نورست

در کف نقشبند سر ازل — در خلای جلال او چه خلل

زین سبب نیست در نشیمن جود — لاجرم هست در سرای وجود

آسمان سخا و احسان اوست — ابر انعام و عیش انسان اوست

سخنش همچو روضهٔ نورست — نیک نزدیک لیک بس دورست

همچو عقل اندک و فراوان شو — صلح افکن و لیک پنهان شو

هم گران هم سبک لقاست چو کان — هم سبک هم گران چو جسم و جان

گر بخواند مرا ز بهر عتاب — همه تن دل شوم بسان کتاب

قدر او بام آسمان برین — خلق او دام جبرئیل امین

گام چون بر بساط نطق آرد — گنگ را در نشاط نطق آرد

در کند ذا الکن التماس سخن — در حدیث آید از نشاط الکن

سنگ بر وی هیچ جود کند — فلک از نطق او سجود کند

سخنش عذب چون نتیجهٔ صبر — با بطر چون سرشک دیدهٔ ابر

خلق و خلقش لطیف چون جان را — لفظ و معنی دو مغز چون جوزا

نفس او نقش زندگانی بود — که دو مغز و یک استخوانی بود

در خرد صفدر امانی اوست — در سخن روح را معانی اوست

سیرت پاک او حکیم اوصاف — صورت حلم او کریم اصناف

هست ابرام و ناز بتوان کرد — شعر چون هست بکر و معطی مرد

زاغ را چون همای فر دادست — پشه را همچو باشه پر دادست

قلم او ز سهو هاست مصون — بر علمش علوم گشته زبون

علم او دستگیر دینداران — قلمش چون ربیع بابارانان

عالم از فتویش برآسوده — وز ضلالت جهان بیزوده

کرده برهانش بر جهان آسان — متشابه که هست در قرآن

کس تصحیح کند روا باشد — کاینچنین علمها کرا باشد

کیست مانند او بعلم اندر — متواضع بعلم و حلم اندر

او تواند نمود مر جان را — بی نقاب حروف قرآن را

زانکه در قبر سید آسوده است — تا نیابت بشیخ فرموده است

مرد چون بود کار را در خور — هر چه وی گفت شیخ پنهان کرد

خوی او جان تشنه را مشرب — سحر او مر پیاده را مرکب

کرده از نکتهای عقل انگیز — طبع نازان و چشم خاطر تیز

در تصفح چو علم بر دارد — در تخلص چو علم بر خورد

هر خبر کز رسول نقل کند — شیخ در شرح آن بداد کش داد

معنی هر یکی برون آورد — جمله زیبا و نیکو و در خورد

مشکلات کلام ایزد بار — متشابه که هست در اخبار

همه را کرده حل بشرح و بیان — لفظهایی که هست در قرآن

ابن عباس زو ترکارست او — با معانی بیشمارست او

هست با دانش معانی جمل — ایزدش برگزیده عز و جل

باد پیوسته چیره در به کار — وز همه علم خویش بر خوردار

تا جهانست عز و جاهش باد — حکمت و شرع در پناهش باد

باد باقی بقای روح و ملک — تا بود در مدار چرخ فلک

فی مدح جمال الدین صدر الاسلام ابی نصر احمد بن محمد بن سلیمانی

بعد از و خواجه امام امین — مفخر شرع و یار و ناصر دین

تازه از لفظ او سلیمانی — نژاد و نسب سلیمانی

صدر اسلام دین بدو تازه — هنر و علم او بی اندازه

علم او همچو آب شوینده — نام او همچو باد پوینده

علم او وعده سماعیلی — جمع او شمع طارم نیلی

کانکه کو بیان یاسین کرد — جبرئیلش ز سدره تحسین کرد

شاد باش ای امام هر دو فریق — دیر زی ای گزین هر دو طریق

تا تو بر سبزی فلک دونست — من بگویم که استوی چونست

دست معنی چو کرد معنی ساخت — زال زر دید و زال را شناخت

ای که می پرسی از طریق مری — نکند این سخن جواب کرسی

که چه گوید همی برین کرسی — باز گویم اگر ز من پرسی

تا چراغ سخاش تابان گشت — همچو پروانه جان شتابان گشت

جان او چون چراغ جودش دید — زار میسوخت خوش همی خندید

گرد و از بهر رتبت جاهش — از پی خاکروب درگاهش

فلک هفتم از زحل خالی — چار ارکان ز پنج حس حالی

چند گوئی که وصف خواجه مگو — پای دارند بوصف دست مشو

در دو بیت مختصر کارے — باز گویم که مرد هشیاری

خواجه در راه عقل و جان و قیاس — در سرای غرور و جمع اناس

خاک چشمش ز مرتبت سلسال — آب چشمش ز معرفت سلسال

نطق او از جهان جاوید است — دور و نزدیک همچو خورشید است

زاده ذهن او بصفوت و نور — حلقه و عقد گوش و گردن حور

همچو اندر خیال عامی حور — سخن سهل او هم آید دور

تا چو تو میزبان نو دارد — عیسی و خر غذای و جو دارد

جان پاکش سخن گشاد برو — جان در و معنی نهاد نه او

صیت او در عراق و مصر و دمشق — هست نماز و دست و روی چو عشق

چون در اعراب اسم حرف شود — و اندر احکام فعل صرف شود

در بصره حدیث نحو کند — بصره از اهل نحو محو کند

گشت در باغ تبریزه انی — از برای دل سلیمانی

غذی بیخ شرع گفتارش — میوه شاخ عقل کردارش

دل مراد را نموده راه صواب — دین مراد را جمال داده خطاب

هست محوی رسول بحویش — هست آب خدای در جویش

تا ابد زانکه جانش کان دارد — روغن اندر چراغدان دارد

از پی باغ شرع چون حیدر — آب در جوی اوست از کوثر

رنگ او بهر نکهت طیبش — کرده تهذیب عشق تذهیبش

هر که یک شب بکوی او بگذشت — در سخن مقتدی عالم گشت

هر که روزی بدست دل ماند — نسخهٔ دلبری ز رویش خواند

چون مجلس نشاط گفت کند — طاق خورشید چرخ جفت کند

از پی چشم بد ز روضهٔ نور — دل بجای سپند سوخته حور

گوی آمد نگار در گویش — خوی خوش بر نظارهٔ رویش

لب چون لاله خشک و تر نرگس — بینی آنکه که ختم شد مجلس

عقلا باز گشته طوطی وار — خلق چون حلق بلبل از گفتار

چشم پر دُر دُرِ سفتهٔ او — گوشها پر گهر گفتهٔ او

گاه تقریر و وقت تدبیرش — صبح خوش خنده از تباشیرش

شد برای امید و جان و خرد — آنکه او را بجان و دیده خرد

دل ز نطقش همیشه در آرام ست — چه ارم زیر گلبن کرم ست

خود چه دیدند اهل غزنی ازو — چه شنیدند اهل معنی ازو

که خود او زان نکت که در دل اوست — در ره لطف غیب حاصل اوست

در مذهب زراندوز کردن و ترک

از هزاران هزار دُرّ شفت — چکنم من که خود یکی جُفت

در خور عقل عامه می‌گوید — بسخن گر دو نامه می‌شوید

سخنش با نوا و زینت و برگ — خاص بندیست عامگیر چو مرگ

سنج ما را از آن دل خوشخوی — داده ابر سخا بعشرت خوی

شده در راه حکمت و تدریس — نکتش همچو رفعت ادریس

برگرفته بعقل با امکان — فتنه از پنج حس و چار ارکان

خاک شوره کند شراب از خلق — آب دریا کند گلاب از خلق

آری آنکس که صبر پیشه کند — بیشهٔ شیر زید تیشه کند

از پس صبر گرد و آتش صبر — عذب همچون سرشک دیدهٔ ابر

خلق را شرط شرع او ابدیست — زانکه با غرّه‌ی صمدیست

داود دین با خلل نکرده ز کبر — دل احمد بدل نکرده ز کبر

ای امامی که از پی زینت — منبر تست قاب قوسینت

پردهٔ چرخ را پدید آور — قفل احکام را کلید آور

سر صندوق صدق را بگشای — خلق را سر لطف حق بنمای

از سخا و فصاحت از پی دین — پای بر نه بفرق علیین

معنی بخش معین زاده را — قسم وه جان فتش ساعده را

تا با نفاس اوش سر کار ست — هر سخن را چه تیز بازار ست

هر سخن را که نقش جان دیدم — داغ نطقش بزیر ران دیدم

همه گویندگان روی زمین — پیش نطق تو ای جمال الدین

بی غرض پندم ار نه بر باشند — چه نکو باشد ار خمش باشند

هر چه اندر جهان سخن کوشند — نزد رمز تو حلقه در گوشند

در زمان تو ای امیر سخن — شوخ چشمی بود سخن گفتن

گر چه الماس نطق می سفتند — با بیان تو مقتیان گفتند

طرف حرف تو مخ تفسیر ست — هر چه جز آن جگر تف سیر ست

تا که در سه ضمیر ارکانست — شمع جمع تو شه ره جانست

روح را تازه میستد بانی تو — غذی صد هزار جانی تو

قالبست این جهان و جانش تویی — همه شخصست و زبانش تویی

بوجود تو خلق اندر آن شادست — عمر با دانش تو همزادست

حالت از اصل سوز فرع آمد — قالبت از در و ساز شرع آمد

دوستان را صبوح روحی تو — جان جانها همه فتوحی تو

جود اگر نام تو نبرد دستی — زود همچون عدوت مردستی

میزبان دشمنانت را گرست — با چنین دعوتی کرا برگست

تن که یکدم خلاف تو پذرفت — جانش گوید دولت من برفت

تف آن تن برفته بالب او — مرگ در جل کشیده مرکب او

مرگ خوردست بدسگالش را — تا نه بیند کمال حالش را

عمل و عمر دوستانش باز — در لقا و بقاش باد دراز

گوشت عالم مهر اگرچه پرست — لیک از آن تو آزموده ترست

هر که در سر چراغ دین افروخت — سبلت پخت کنانش پاک بسوخت

سخت بسیار کس بکوشیدند — کسوت صورتت نپوشیدند

خلعت هر که زان سری باشد — حسد ایخواجه از خری باشد

همه مستورگان عالم راز — با ضمیر تو رخ پر آب نیاز

پرده داری سرای غیرت را — حیرت افتاد از تو حیرت را

خصم از آن آمدند هر خامت — نیست کس واقف از الف لامت

در کمال حدود لفظ و نوشت — بگر ماندی و کس ترا نشناخت

در سخن مرد بی خطیری تو — در سخن فرد بی نظیری تو

سه ادبیات در ان بجز قرآن نشنده ایها رحم

۱۷۷ حدیقه حکیم سنائی

نسخه ابوالوفا قم ۱۱

از کمالت فزوده دین را — شادی جان اهل غزنین را

گرچه هر نقش حرف غزنین است — چون قدمهای تست غزنین است

بالقای تو ای جمال الدین — نیست غزنین بشت نقدست این

مثل تو ما تو در جهان ضمیر — خود قیاسیست نه سوسن و سیر

زاده شرلست برهانم — شکر این موهبت[1] نکو دانم

نظم من بهر شر تو بودست — جان جانها از آن بیاسودست

غزوه[2] نبود بضاعت زیره — سوی کرمان بری تو بر خیره

گهر مدحت تو دانم سفت — همه دانم ولی نیارم گفت

دوستان در نشاط لطفت مست — دشمنان بر بساط قهرت پست

تن همت بجود تو کامل — جان حکمت بجد تو حامل

ای وجودت لطف حق آثار — باز جودت ز حسن او خبری

هر که از حق بسوی او خبریست — در دل او ز مهر تو اثریست

تو طبیبی مفسری دگرست — تو حبیبی مذکری دگرست

محرم سر انبیائی تو — مدد قوت اصفیائی تو

حکمت اهل استقامت گشت — حجت عالی قیامت گشت

[1] موهبت بکسر اول بخشش

[2] بی بضاعت

نزد علمت سخن یتیم بسامد
پیش جودت سخا عقیم بماند

هر که نشنید از تو او چه شنید
دیده کو ترا ندید چه دید

منزل رمز ما بدیدم من
چون تو چون خود ندیدم من

داستان تو گوز نسخ میزن
ختم شد نثر و نظم بر تو و من

ساز در استماع بیان تو باد
آن زر اصطناع تبان تو باد

باد تا هست اختران را سیر
عرض تو عرضه عوارض غیر

ذوق او جان فروز قرآنست
پند او بند سوز دیوانست

سومین در ره حقیقت و شرع
نیست اصلی قدیمتر زین فرع

علم تان را ندیده ام عقبین
وارث حق تراز جلال الدین

آنکه تا یافت ز آسمان اسمند
یک چنین ست احمد و احمد

عالم علم را گشاده درے
کو جز او کم تواند آن دگرے

شد حرام از برای در سفتن
جز بر او بر نگاه سفتن

جان قرآن ہے بیفروزد
تا از و حکمت در آموزد

عشق پنهان ز رحمت خاطر
گفته با ذوق مغز جانش سر

آن بگفته دل از زبان سروش
وین شنیده دل از ولایت گوش

۲ یعنی ذوق ممدوح ۱۲

۳ یعنی چند ممدوح ۱۲

صلی الله علیه وآله وسلم که
اولین و آخرین و میمی ترین مخلوقات
ممدوح

نور ذیمیر یابند تا ممدوح
از آسمان مسند یافت احمد

و احمد یعنی ماده عطا و نیکی
یک صورت پیدا کرده و

باران جود او بر همه
باران ست ۱۲

سخنش اندک و ملیح ملیح — همچو توقیع دور بین و فصیح

با بد و نیک بی ریا و شکی — اول و آخرش یکی چو یکی

وقت آن کو کمان خاطر خویش — زه کند از برای ده درویش

رو کند تیر چرخ بر گردون — زه کند سنگ خاره بر هامون

اشهب نطق او چو بشتابد — یا رب آن نکتها که دریابد

بصفت هم کمان و هم تیرست — بسخن هم مرید و هم پیرست

آن کمان پدید و تیر نهان — آن مرید خدای و پیر جهان

عیسی جان مرده خاک درش — ملک الموت فقر زنده فرش

باغ ایمانش را ز چشمه روی — تا ابد آب رویش اندر جوی

برگرفته بقوت ایمان — دو گروهی ز عالم تن و جان

شده در راه حکمت و تدریس — برتر از بوعلی و سقراط و بلیس

یافته فلسفه شریعت ورد — از پی قرمین و قل سفه

از درون تیغ هست از پی دین — صد هزار آسمان فزون ز زمین

هیچ ناکشته گرد هزل و فضول — شده خشنود از خدای و رسول

در مدح شمس الدین ابو طاهر عمر بن محمد الغزنوی

شمس دین شمسهٔ ائمهٔ عصر — که نیارد چنو زمانه دگر

شربت شرع دین ز باغ رسول — از نسیم فتوح کرده قبول

همچو دین و عدش از تخلف دور — چون خرد نطقش از تکلف دور

حافظ شرع بهر پیوندش — دیدهٔ جان ندیده مانندش

از عزازیل سنگری که بتفت — دیر نشنید امروز و دیر نفت

از نهیب بزرگ مایهٔ او — میگریزد ز سهم سایهٔ او

پیش از بیکه پاس دین دارد — آسمان چشم بر زمین دارد

بینی آن ذات پر لطافت او — وان صفای پری ز آفت او

هم فصیح سرای گفتارست — هم صبیح ملیح دیدارست

لاجرم نطقش اندرین منزل — همچو عیسی ز گل نماید دل

هست رطب اللسان بمدحت او — جبرئیل از کمال رفعت او

هم سرای سرور از و آباد — هم همه دوستان از و دلشاد

چون دعا را نهاد خواهد برخ — عیسی آمین کند ز چارم چرخ

سوز سینه اش اگر عیان گردد — چنبر چرخ رایگان گردد

شادی آید چو او بصدر نشست — بر سر دست بر نهاده بدست

صفت صفوت دل پاکش — نعت نطق شگرف چالاکش

پرده عرش و آیة الکرسی ست — شهد فردوس و حجرهٔ قدسی ست

حفظ او تا جناب شرع سپرد — دیو نسیان از و جنابت برد

از مروت لطیف منزل تر — در قناعت خفیف محمل تر

هم درخت وفا از و پر بار — هم زبان شنا از و پرکار

حلقه در گوش کرده مردم چشم — پیش آن طاق ابرو و خم چشم

نائب شرع مصطفی اویست — عالم علم مرتضی اویست

حلم تا دل بر زبان دارد — شرح تنزیل را بیان دارد

هر چه امر قضی بگفته رسول — او بجان کرده هست جمله قبول

تا در آمد بعالم فانی — بوده شرع رسول را بانی

آنچنان علم شرع ازبر شد — کانچه دانش بجان مصور شد

گشت با مرتضی درین پایه — لوکشف گشت بر دلش چونکه

هر که تن شمنست یزدان دوست — وانکه والراسخون فی العلم اوست

زنده کرد از برای یزدان را — مال و دل جمال او جان را

تا که مالش سد بهر پایی — از جمالش توانگرم بارے

خاک پایش اگر بدست کند — حور از آن خاک آبدست کند

غم گریزد اگر شود خندان — تنگ پای جامه در دندان

اندر آن خط و کلک و فضل و جمال — دست زیر زنخ بمانده خیال

خاک پایش اگرچه زود و دورست — خوش چو آب دهان زنبورست

او خرد بهر راه دین دارد — عین دین ست زان چنین دارد

در ثنایش هر آنچه اندیشیم — سیرتش گویدم که من بیشم

عجز پیش آورم من از کارش — باد یزدان بحکم در یارش

عرضش از عرض دین مقید باد — تنش از عقل کل مؤید باد

بر زعقل و خرد مکلش باد — عمر چون علم جاودانش باد

باد این خاک تا ابد ملکش — همچو آب سمندر از آتش

فی فضیلة تربة الغزنة و دیاره و احواله

چونکه بهرامشاه شه باشد — مرو را زین صفت سپه باشد

ملکش از ملک جم نیاید کم — تر و تازه چو بوستان ارم

مملکت آسمان ملک خورشید — خواجه چون ماه و قاضیان ناهید

عالم آراسته بدولت و داد — گشته معدوم در عدم بیداد

عرصهٔ مملکت چو باغ بهشت — مشک افشان و سرشته با گل و خشت

خاک این مملکت شده کافور — چشم بد باد ازین حوالی دور

اهل غزنه چه کرده اند از داد — که چنین شان کریم شاهی داد

هر چه زایزد بخواستید عطا — دادتان بی رنج گزیده دها

با اجابت دعا چو مقرون گشت — هر چه در خواستید افزون گشت

شاه عادل نکونیت دستور — ملکت آباد و دست ظالم دور

لشکری بر مثال مور و ملخ — بحر و بر زان علا و وادی و شخ

صد هزاران سوار جوشن دار — که نماند ز دشمنان گویا

عدد لشکرش هر آنکه شمرد — نشمرد او و عمر پایان برد

روز بارش چو بر نشست بتخت — کار بر دشمنان دین شد سخت

جوش دیوان گذشته از پروین — رونق خواجه تا بعلیین

خواجگان دگر چو مهر و چو ماه — رونق گاه و زینت درگاه

اهل دیوان همه عدول و قضات — گاه توقیع و خط و عرض و برات

بنظالم نشسته اهل قبول — قاضیان وجیه جمع عدول

تا ملک بر فلک مکان دارد — تا سماک از سماک نشان دارد

صد تخت پادشاهان که بر سریر بزرگی بر آمده بودند

صد تخت پادشاهان که بر سریر بزرگی بر آمده بودند

۷۷

پادشاه و وزیر و میر و شحنه — عادل و ناصح و امین و حکم
چون ستودی بسی عدولان را — سخنی گوی بو الفضولان را

فی مثالب شعراء الزمان وغیرهم

تا کی این لاف و این ستیزهٔ تو — که مه توست حدیث ریزهٔ تو
بگذر از عالمان و درویشان — تو و عامه و خصومت ایشان
چون ز اخوان شرع بی توقی — تو و سالوس و کبر و سنبوقی
تو چه مرد کناری و بوسی — مرد زرقی و یار سالوسی
هر سخن کان ترا کند فربه — هذیان پرسمت نه از وی به
خویشتن کشتهٔ ز بیباکی — که بی اصلاح خوردی افلاکی
هر که دارو ستاند از معتوه — زود گیرد همه جهان در کوه
هر که بر رفت خیره بر سر چوب — گفت تذکیرها و ون و جاروب
نشود واعظ و نه حافظ دین — نبود وارث رسول امین
هر چه او گفت خنده آرد بس — هر چه او کرد زو نگیرد کس
مرد ماتم زده ز گفتارش — سال و مه بیمنی بود کارش
نگذشت او بگوی سخن — نه بگفته نه دیده روی سخن

له غلب عیب کردن ۱۲

ناقص العقل ناقص

له سنبوت
بالضم بیخی نوزد
بجز بود الطاء
۷۷۹
له افلاکی
نام دارویست
مسهل مرورید
بفتح یا دانهاب
سماقی ۱۲ لا

ای که در ابلهی و خیره سری — خیره تر از گاو و هرزه تر ز خری

آخر عمرت از دل تفته — همچو بر کودک آخر هفته

گر به گر شد بلقمه شاد از تو — گوش و بینی دهد بباد از تو

نکند نیز رنجه بیش ترا — شرم ناید ز ریش خویش ترا

من ندیدم امام بر منبر — چون تل گوه بر سر زنبر

هیچ دانی بچشم من چون بود — گیر و خایه نه در خور گون بود

پشت چون خرس بر سر شیخ بود — روی چون بوریای مطبخ بود

سر و ریش ار در آینه دیدی — رو که بر روی آینه ریدی

مردمی گیر و دانش و آزرم — ویحک از روی خود نداری شرم

تا کی از بیخ و ضحکه و تسخر — زین سر و ریش شرم دارای خر

از پی صید آهو خوش پوز — چشمها پر ز سرمه کرده چو یوز

زانکه دیوی رسید فریادت — ای کم از خاک چیست این بادت

از پی آب و نان هر روزه — زهر را خوانده شکر کوزه

تو مده مر عیال را نانی — دیگران داده مر ورا جانی

در تو ای شوم نحس دارم ظن — که یکی نان به است از ده زن

زن چو ندهی قوتان او ناچار — خود بدست آورد چو خرد افسار

زن اگر بد کند شوی خرسند — سیم باید که ماند اندر بند

چون ترا عقل نیست چه توان کرد — ایزدت کرده از معانی فرد

نیست عقل هدایتت ز خدای — مکتسب نیز نیست ترا از مجای

آبرویش ز تخته افلاک — شست تعلیقهای عرش پاک

بی سری باش تا زروی نوی — زردی شد بدین صفت علوی

حس و عقلش چو هست اندر ذات — هست در خورد نا و دانش صفات

هست ازین زردی چو شد طالب — تنگ و عاری بآل بوطالب

هر چه بستاند از حرام و حرج — از بهای نماز و روزه و حج

یا بلب یا بمنکب صرف کند — برف را یار دوخ و ترف کند

گم شنودم چو اولت آنبانی — تر فروشی و خشک خنبانی

دشت و کهسار گیر همچو وحوش — خانه و خان بمان بگیر چو موش

کان نه با ما که اهل شهر و دیست — همه را در دهان یکدگرست

هر که دارد حرام نان عیال — هم بود سحر او چو خونش حلال

عقل و جان کسی که بی آبست — آتش و خاک با دش اسبابست

دل بدین چار طبع چرخ مده — جعفری بهر جرح کرخ مده

هر که خود زشت و بیخرد باشد — رای او سست و روی بد باشد

صبر کن بر ادای جانکش او — دل منه بر غذای ناخوش او

فی ذم الاقارب

این گروه را که نام کردی خویش — هر یکی کشته‌اند با صد نیش

سرگران همچو پای در خفتند — بیهوده و همچو تیر در آبند

از جفا زشت گوی یکدگرند — وز حسد عیب جوی یکدگرند

از ره مرگ و جنگ باده و زر — آرزومند مرگ یکدیگر

اهل علت نه خویش یکدگرند — همه مهتاب خویش یکدگرند

در ضیاع و عقار خویشان را — بشناسی چو گرگ میشان را

گرچه ایشان اقارب‌اند همه — در اقارب عقارب‌اند همه

نیک گفت این سخن حکیم عرب — بود خویش اهل ناز و طرب

این مثل را نگر نداری سست — که اقارب عقارب‌اند درست

خویش نزدیک همچو ریش بود — بیش کاویش رنج بیش بود

فی ذم البنات

اگر ترا خواهر آورد مادر — شوی ازوی سیاه رو چو پدر

تو زمیراث بعد او ره ده — فحلی آور ورا بسبک مستند

ور تو ناری خود آورد بیشک — بنویسند بی حضور تو چک

نشناسند هیچ مرد گریز — نکند خود ز مرد و زن پرهیز

هم زده سالگی کند در سر — شوهر و مال و زر و چیز و گهر

زان هوس خیره لعبت آراید — گیره و کالای را همی پاید

جامه بر تن همی درد بستیز — مانده در انتظار گیر و جهیز

ور کنی در جهیز او تاخیر — همه تو فیر تو شود تقصیر

نام و ننگت بباد بر دهد او — بر سرت زود خاک بر نهد او

مرد بیگانه گیرد از خانه — خانه ات پر شود ز بیگانه

حکایت فی مثالب الابن و البنت و اولاد السوء

دوست جوی از برادران بگسل — که برادر کند پر آذر دل

که بود غمز بر پدر خواند — مه بود بر تو خواجگی راند

تا پدر زنده با تو دمساز است — چون پدر مرد خصم و انباز است

گر دو نیمه کنی بر و سیمت — ورنه در دم کند بدو نیمت

نه برادر بود بزرم و درشت | کز برای شکم بود همه پشت
عقل نبود برادری کردن | از پی رنج دل جگر خوردن
رنج دل باشد و عنای جگر | به برادر دویدن از مادر
نه قبولش خوش و نه کردن رد | همچو پیر روی خوب بینی بد

حکایت

همچو اعراب و همزه برابجد

گلکی بر منارهٔ کودک خرد | بر زد او را بنازمی افشرد
چون موذن بدیدش اندر رو | پس بگفت ای گلک بهر خدای
سره کارے همیکنی بر تاز | بدو منزل به پیش او شو باز

مثل

بود فرزند بد بود بد و باب | زنده مالت برند و مرده تو آب
جهل باشد عدوت پروردن | از پی رنج دل جگر خوردن
در بود خود نعوذ باشد دخت | کار خام آمد و تمام نپخت
طالعت گشت پیشکی منحوس | بخت قارون تو شود منکوس
آنکه از نفس او رت عار آید | دخترت را بخواستار آید
نان و نان تو پر ز عار شود | خانه از بهر وی حصار شود

هر کس ایمن مباش زان پس تو — که نیابی ایمن بر و کس تو

هیچکس را بخود نیاری خواند — کو ز بر گنبد ایچکس نفشاند

هیچکس را بجا نیاری برد — نکت دامن بر عرابی کرد

آتش و پنبه جفت کی گردد — خان و مانت بجمله فی گردد

گر غلامی خری و گر شاگرد — باوی از ناکسی بر آید گرد

زود و داماد یت طمع دارد — خویشتن را ز خانه پندارد

چه نکو گفت آن نکو استاد — که وی افگند شعر را بنیاد

کانکه را دختر است جای پسر — گرچه شاه است هست بد اختر

وانکه او را دهیم ما صلوات — گفت کالمکریات دفن بنات

بر فلک چون بنات نعش است — بر زمین هم نبات بر نعش است

هر کرا دختر است خانه نژاد — بهتر از کور نبود وش داماد

فی مذمة الختن

کیست این هست مر مرا داماد — کرده حمدان ز بهر زن پرباد

گاه و بیگه در آید از در تو — کام و ناکام گشته همسر تو

شته معروف هر کس و هر جای — کیست این مر مرا که خواهر کای

کاوین آنکه کند که گیرد زر — کس خواهر بزر در دهی خر
وانزمانی که سیم نستاند — ای بسا گاو و خر که بر راند
هر تجمل که دارد از پی گیر — بدهد و آن زنش نگردد سیر
چون نماند درم طلاق دهد — چک بیزاری و فراق دهد
سال و مه کاوین بزر کند او — چون نماند درم بدر کند او
خاک بر فرق خواهر و داماد — که نگردد کسی از ایشان شاد
هر که خواهد جماع سیم دهد — زر بمعشوق خود سلیم دهد
زانکه داماد تا نیابد سیم — نکند فرج خواهرت بدو نیم
آنکه خواهرت را همی کاید — مرگ بابات را همی پاید
دور باد از برادر از مادر — خواهر و دختر و زن و مستور

فی ذم الخال و العم

آنکه عمتم تو و آنکه خال تو اند — همه خونخواه جاه و مال تو اند
همه لرزند در عنا و عذاب — بزر و سیم سفله چون سیماب
آنکه را چو گربه بر سر خوان — زیر بر تر و موش در پنهان
عم که بدگو و بستم باشد — عم نباشد که درد و غم باشد

در صحبت خویشتن پدر کرده — پس گوهر پرورش پدر کرده

در کن و در بکن ز یک خانه — در بیار و بده چو بیگانه

چون عقاب چو باز وقت گرفت — همچو بخشاک و نکه خوار گرفت

همچو گیر جوان بوقت بگیر — باز وقت بیار خایه پیر

گرت بخشد عمامه عم مستان — کان بود چون عطای بدمستان

دیدی از دست و پای بلغم را — در دو سر آن عمامه عم را

کان عمامه بهر آن داوست — کز وجود تو خوشدل و شادست

تا ندیدست پای را هنجار — ندهد دست عم ترا دستار

اندهِ خال و عم عم بگذار — تا بوی شاد خوار کو بر خوردار

ورنه جان کش که دل ستم نکشد — عاقل اندوه خال و عم نکشد

خال کاذار تو گزیده بود — همچو خالِ سپید دیده بود

کند آن خالت از خرد خالی — بهر میراث مادرت حالی

چون زرت باشد از تو جوید رنگ — چون بوی مفلس از تو دارد ننگ

خواجه خواند چو کار باشد راست — پس چو کژ شد غلام زاده ماست

شاهزاده بوی چو باشد مال — داه زاده شوی چو بد شد حال

پس تو گوئی خلان مرا لست — سنگدل خال نیست خلخال ست

رو تو از ننگ خال بیغم باش — خال و عم را بجان و بی عم باش

تا دو دستت بدامن خال است — هر دو پایت میان آغال است

حکمت اندر عرب فراوان است — وز همه خوبتر یکی آن است

که عدی شد چو از عداوت خال — همنشین سباع و وحش و ریال

نشنیدی که راند در امثال — رو تو عم غم شمار و خال و بال

فی محن صاحب العیال و المنال

گر دو باید زن ستوده سیر — لیکن از خان و مان خویش بدر

زیرک آنست کو نکاید زن — ننهد در سرای خود شیون

اشتقاقش ز چیست دانی زن — یعنی آن محبه را به تیر بزن

فی ذم قرابة السفیه

موش گر زشت در دکان افتد — به که خویشیت با عوان افتد

چون نشیند عوان خرشته — چه پدر پیش او چه خر گشته

خویشتن را خدای نام نهد — خال و عم را گدای نام نهد

بنشاند ز جهل و کشخانی — پدر پیر را بدر بانی

زانکه چون سفله یافت مال و عمل / بکند جفت و یار و خانه بدل

گبر او چون بلای آمدنی / باز کاسه اش چو کاسه زدنی

گر نداری بجز مرت خواند / ور بداری بعنف بستاند

همه از کون خواجه تیز دهد / گو گه از کون میر نیز دهد

که من از دست اینم و آنم / من کنون دست است سلطانم

همه یاوش و حاجب و وزیر / همه لافش ز نایب و وزیر

گر بدیدار با تو هم سخن باشد / زیر نو گرچه ده کهن باشد

که نه بینی بحرمت و صولت / یک ز نخ زن چو من بدین دولت

گر دهم بین ز دست شه نیلی / که بدست خودم زند سیلی

من زنم بیشتر ز بیم بشه / کون پیلان بریش خود مشه

شاه ما را بسیر دار بنید / جز بفرمان ریش من نزند

خود بر سم منست چندین گاه / قفل و مهر و کلید گلخن شاه

چکنی با خوشی ز خویشی او / که مه او مه کمی و بیشی او

از پی لقمه بساتم و سور / گه غلامش بوی گه مزدور

کیست در چشم عقل ناخوشتر / در جهان از گدای گبر آور

لطف نخ زدن
کس نه بینی بحرمت و صولت
گر دهم بین ز دست شه نیلی
من زنم بیشتر ز بیم بشه
کون پیلان بریش خود مشه
شاه ما را بسیر دار بنید
جز بفرمان ریش من نزند
خود بر سم منست چندین گاه
قفل و مهر و کلید گلخن شاه
چکنی با خوشی ز خویشی او
که مه او مه کمی و بیشی او
از پی لقمه بساتم و سور
گه غلامش بوی گه مزدور
کیست در چشم عقل ناخوشتر
در جهان از گدای گبر آور

دیو در مشک او دمیده فره | تا ز خود سوی خود شده فره
از صدم بوده و ز عفت سوز | در میان مطراق بهوده
بدمی زنده از نفی بیار | بخوی کنده از تفی انگار
دور شو دور شو ز نزد یکیش | روشنی شو ز ننگ تاریکیش
سفله گردد ز جهل و مال سفیه | که سیه سار برنتابد پیه
که برین خوان خفتی و فردی | صابری به که از جگر خوردی
که مه او و مه عز و دولت او | چه کنی با درلیش و سبلت او
حرص ابر نه از قناعت بار | آنگه از دور او گری و تو خند
خواجه تو قناعت تو بس ست | صبر و همت بضاعت تو بس ست
که خود آبستن ست با همه ساز | شب کوتاه تو بر و ز دراز
دون و رعنا همیشه مضطر به | دست او با دهان برابر به
صلح بی جنگ به کریمان را | گله از سنگ به لئیمان را
با عوان خویشی ار نداری به | دیده بر عقل خود گماری به
گر ز دم و مار سوی جانت روان | بهتر آید بسی که خویش عوان
خویشی ار با عوانت ناچار ست | اندرین قول زیرکان چار ست

یا بکش یا گریز از جوار او | یا هوسها بریز از سر او
گرچه تشنه شود سرابش ده | ور چو روغن شود ترابش ده
تا ز باد بزرگوارت او برهی | آتشش را چو زآب خاک دهی
ورنه با او نشین بهر برنج | تات فردا برد بدوزخ

فی ذم قرابة الصوفی

باز اگر خویش باشدت صوفی | او خود از هیچ روی لایوفی
خانه ویران کند به لیل و نهار | یا بشکرانه یا باستغفار
نیمشب هر شبی بخانه خویش | آید و صد اباشتی در پیش
نه بصورت مسافر ره آز | نه بسیرت مقیم پرده راز
اندر افگنده در دو خانه خویش | یک سه دلق پوش از زرق و دو ش
کارشان همچو نقش چینی رنگ | دل شان همچو کاف کوفی تنگ
از پی یکدو در روی دین کز | قبله شان سایه قبا که رز
گر بدانی مزاج شان در ذات | از نکوئی زدوده صلوات
سبعه شاهدند و شمع و سرود | مالی کو ز زیر چرخ کبود
خرمگس از بهر لقمه و دانگ | گوشت گیرنده کنان بهیدانگ

دور بینان سفله چون کرگس — روی شویان دیده کش چو مگس

ریش شان پر ز باد و فرمان نی — ابر شان پر ز رعد و باران نی

زشت باشد ز بهر نالیدن — دل تهی و چو نای نالیدن

روی کرده چو تخم کاشیره — بنفاق و دل اندرون تیره

پارسا صورتان مفسد کار — باز شکلان ولیک موش شکار

هست ریشان پدید صورت خوب — اینچنین فعل و سیرت معیوب

حال ایشان بدیده ظاهر — هست نزدیک حاذق و ماهر

بخط ابن مقله و بعذاب — ترهات سیاه کذاب

آرد از بهر بیگانه تو — اینچنین قوم بر آشیانه تو

خانه خالی کند زنان چون نای — چون شکم پر کند طهارت جای

پست هیچ اگر دو خندد — شاهد و شاهدی در و بندد

در زنت کاسه نهد ز طعام — زنت را بجز شکره نهند نام

در بوی خوش پذیر و پژمرده — از چو خروت بسوزد از خرده

چون جماع آرزو کند بدو دم — دو درم ده ز دو آفتابش نم

بام خانه بغره بر دارد — بلکه بام را فرود آرد

خانه بود همچو بیت حرام — بدو رو دو و شب کند بدنام

ور نباشی چو کرب بی غافل — کور گردی ز نغمهٔ بلبل

صحبت بد بود چو خوردن می — که فضیحت شود حریف از وی

جاهل آنکه که خوشدلی ورزد — تیزی آنکه بعالمی ارزد

از پی زر بانگ و ولوله چیست — رو بخود باز گر مشغله چیست

این صفت زر تو کی نیوشی باز — آنکه کت خورد چو موش پیاز

فی ذم قراءة الفقیه

ور بود خود فقیه خویشاوند — وند گردت ز بهر خویش آوند

باشد او در مزاج سیرت خویش — زان سخنهای بی بصیرت خویش

نابکاری دو روی یافته رای — طالعی عمر کاه کار افزای

تا تو سر بر کنی وی از دو لبر — ریش بر بر نهاده باشد بر

بیم تو جز بجیب چاک نکند — آن کند با تو کاچ سگ نکند

بد بدست ار چه نیک دان باشد — سگ سگست ار چه سر شبان باشد

او نشسته بسر وی اندر درس — تو از آن حیله و سفیهی ترس

نز پی علم و فهم رانیکست — که سفیهست سهم رانیکست

با تو او را از بهر نعمت و جاه
سر و گفتنش چون قضا مالی
از برای سوال خاصه و عام
می کزان لب شود به دندان
گوید که را اگر بدیدی گوی
گرش همسایه بیند از چپ راست
آب در جوی دیگران بروان
بینی ار هیچ سوی او تازی
قلتبانی چو خایه کنده و دون
بجفتش آید و فرزند بیم
همچو بچه ز باب ریش ستر
گرد ناصر تو خامی و جاهل
چون در آید فتوله در تنگ پوی
که وکیل اندر آستین دارد
باز تا صنعتی بر اندازد

چون بده تاخت با دو من کاغذ
لرزه بر دهنده وکیل افتد
مانده در گوشه حکم پر کم
که نهد خطا ریش بر زانو
چکلی او فتاده در مسجد
کی فقیه بر کرده ترش کرده است
تا کرا باز خشک ریش کند
تا که از بیم ریش کوسه او
تو مکن دعوی توانائی
بخدایش سپار ارث باید
تا ز تحمیلهای شور انگیز
گر ز علم از برون علم دارد
آنچش امروز زیر پوش نمود
عز اینجای فعل آنجا است
هر که اینجا هوای نفس شست

در خروش آید اهل ده کامد
نیز بر خضر و بر خلیل افتد
شده تا کون فسرده دم آدم
که وکیلک خزد پس کند
نه پی هزل و ضحکه گز سر جد
باز تا بر که خشم و شش کرده است
تا که بر ریش او سرش کند
سلطان بر کند ز بوسه او
با چنین طالعی که بر نائی
که کسی با خدای بر ناید
چند پیچد بر و ز رستاخیز
زیر پوشی ز جهل هم دارد
آن ز بر پوش حشر خواهد بود
غل امروز غل فردا است
دانکه آنجاست در هوای بهشت

حکایت و ضرب المثل

آن شنیدی که از کم آزاری / رندی اندر ربود دستاری

آن دوید از نشاط در بستان / وان روان شد بسوی گورستان

آن یکی گفتش از سر سردی / تا بدیدم سلیم دل مردی

تو برین سو همی چه پوئی تفت / کانکه دستار برد از آن سو رفت

گفت ای خواجه گرچه افسون شد / نه ز بند زمانه بیرون شد

چه دوم بهیده سوی بستان / خود همی یابمش بگورستان

که بدینجا خود از سرای مجاز / مرگ سیلی زنانش آرد باز

زود باشد کش از سرای سپنج / آورندش بپیش من بی رنج

آنکه راز دل و نهان داند / داد من زو بجمله بستاند

تا بدینسان که کرد ما را عور / عوری خود به بیند اندر گور

از چنین اختر با چه اندیشی / تا چه خویشست و چنین خویشی

فرع دین چون علم بلند کند / بر چنین اصل ریشخند کند

خویش ناخوش بسوی من بمثل / هست موی زهار و موی بغل

بر کنی بر رها کنی ناخوش / تیره زو آب و گنده زو آتش

قیمتی در قیامت ایمانست
تخمهائی که شهوتی نبود
نبود روز حشر نوبت طین
باش تا بگسلد بوقت نشور
چه کنی خویشی کسی که عیان
گر نشد سوی جانت حمله برد
مثل خویش بد چو دهقانست
تا بود سایه هست زیر درخت
خرمنش چون ز دانه باشد پر
سالی از هیچ خشکی آغاز
تنگ بر شد بر آسمان برین
بر زگر رفت و نان و دوغ ببرد
با چنین قوم چون کنی خویشی
یار آن باش کت کند یاری

نه نسب نامهای انسانست
بر آن جز قیامتی نبود
نوبت دین بود بیوم الدین
نسلهای جهان بصدمت صور
بیرد آبت ار نیابد نان
بیچد از القمه ساز و بخورد
دست او پای بند اقرانست
چون فرو ریخت برگ بند درخت
پشک کاشتر نماید ش چون در
ز دود دهقان پزشکی اندازد
نام گم شد چو نم نیافت زمین
ماله و جفت و داس و یوغ ببرد
گر نه بر خیره سعیت خویشی
شب مستی و روز هشیاری

حکایت

قحطی افتاد وقتی اندر ری — دور از این شهر و نواحی وی

آنچنان تنگ شد بر انسان کار — کآدمی شد چو گرگ مردم خوار

گرد هر مادری همی گریان — خود فرزند خویش را بریان

گرد بر خود همی طباخ امیر — خون همیشه را حلال چو شیر

اندر آن شهر چشم سر کم دید — سگ مرده که مردم آن نخرید

اندرین حال عارفی زنگی — نزدم آمد ز راه دلتنگی

گفت مردم همی خورد مردم — تو دعائی بکن که من کردم

گفتمش راست رو مکن لنگی — رو و بگذار تا بود تنگی

تا بدانی که در سرای سپنج — هیچکس نیست هیچکس را هیچ

بهر انیست در سرای اسباب — سر نگونسار لا اولی الالباب

زین قرابت نویس نامه تنگ — که قرابت قرابه دارد و سنگ

بشکند زود و بد شود پیوند — نیک نبود که دیر شد دلبند

خویشی خویش ریش ناسور است — از درون زشت و از برون غور است

خشک او تر و سرد او گرم است — سر او سخت و پای او نرم است

نزد دانا چو خشک شد تر او — پای دل کرد خاک بر سر او

پس درین بزمگاه نامردان — از پی صحبت جوانمردان
باد همره ترا ز عشق نبی — خشم ما در اضافت نسبی

در هجو شعرای بدگوید

یک رمه ناشیان شعر تراش — خویشتن را شمرده شعر تراش
قالب و قلب شان سلیم و لئیم — خاطر و نظم شان عقیم و سقیم
همه بر درگه فراشی — همه از روی معرفت کشتی
دیدنی هست و خوردنی نه مدام — چو سگ بخته و چو مردم خام
روی شان چون پیاز لعل و نکو — لیک چون بنگری بود همه پوست
تا زبان در سخن جری کردند — عقل را عاشق کری کردند
جان شان همچو معنی بی پا و سر — دل شان همچو نظم شان ساده
فعل شان زشت چون عبارت شان — جان گران همچو استعارت شان
فتنه را نام عافیت کرده — دال با ذال قافیت کرده
فرق ناکرده سخت از محنت — عقل از ایشان بداشته حدت
روی چون ناس و فعل چون نساس — همه محتاج جامه کرباس
سخت شادست شاخ و بیخ جهان — از چنین شاعران به پیش مهان

بالصواب والله اعلم آل محمد بس است و عشق محمد کفی و جوانی

گربه شکلند و موش تاثیرند — خانهٔ مردمان ازان گیرند

همچو گربه به لقمه محتاج — کرده چون موش سفرها تاراج

همچو گربه به لیسم و خواری دوست — خورده سیلی ز بهر پارهٔ پوست

یادگار منافقان به سخن — سخنش همچو نوست بی سر و بن

از معانی دلش بی اخلاصست — همچو طوطی بنطق در لافست

خانهٔ مردمان گرفته چو موش — خلق از ایشان رمیده همچو وحوش

لاجرم سخت جان و سست کمند — روی بشسته همچو خوک و سگند

غافل از فعل و فاعل و مفعول — حفظ کرده بجای فضل فضول

باز نشناخته ز شعر شعیر — خلد را خوانده گاه شعر سعیر

بر دو نان سپر بگیرنده — شعر مرده به پیش خر بنده

خویشتن را شمرده از دانا — ساخته مسکن از در حکما

گرد کرده بسی سخن ریزه — نیک و بد خیره در هم آمیزه

در بدر روز و شب بنان خوان — نام نیکو بداده از بی نان

بهنداز جهد ازین کشتی — پای بر فرق بحر چون کشتی

همه هستند صورت شبدیز — زین چنین جاهلان دلا بگریز

فی اصحاب المنحول

وانکه هستند در سخن منحول — گاه گفتار در مقوله فضول

از عروض و علل زنند نفس — سالم و منحرف ز پیش و ز پس

در افاعیل و در مقاع و فعول — گفته دائم بجای فضل فضول

کرده انجام بیت را آغاز — هیچ از بیت هیچ ندانند باز

یک قصیده دو بیت جا خوانده — پیش هر سفله ریش خود رانده

شده قانع بیکدو دسته تره — فرق ناکرده ناسره ز سره

یکدو فصل یکیک کرده دیر — کرده از کدیه شهر زیر و زبر

بر اسکاف و درزی و حفاف — زده در شاعری هزار لاف

بر خبازه و کلبه بر اس — پیش قصاب و مطبخ رقاص

همه کان مدح ناسزا گفته — خرز و دزد بیک نمط سفته

در و خرمهره جفت کرده بهم — بیخبر در سخن ز بیش و ز کم

خلق ز افعال شان شده بخوب — سال و ماه همچو ابلهان مغروب

هر آنکس که یکدو بیت بخواند — ژاژ خاید و دنبه ریش افشاند

باشد آنکس سخنور و شاعر — بر معانی بود شده ماهر

در رواس کشف الاصول بالاط

۱۰۱

کیر خر مهترین ستاره بود — فرش و دهلیز همچو شاره بود

هست یکسان چو پشت آمده روی — همچو کیر خر است و شنبوی

خلق از ایشان همیشه در رنجند — همچو سیم سیاه ده پنجند

بگذر از ذکر جاهلان کردن — هست شان در خور قفا گردن

فی مثالب جماعة المنحول

وانکه بی آلت اند و بی مایه — همه عریان چو کیر بی جایه

هم طلبگار زرق و تزویرند — مدحتی را دو جو همی گیرند

شعر برده بگاز و جولاه — خواسته زو بهای کفش و کلاه

همچو خلقانیان کهن پیرای — کرده یک شعر را دو گرده بهای

همچو سگ در بدر بدر یوزه — خوانده مر مقل را بچلغوزه

مدح شاهی بعاسمی برده — دیو را هوش خویش بسپرده

یک زنه ناحفاظ نابینا — در عبارت فرخ و نازیبا

جامی خلخال تاج بنهاده — شعر شان همچو ریش شان ساده

تا به آیات شان نشناسند — غول شکلند و زشت ناسنند

نزد ایشان گرانه باکاک — هست یکسان چو تاس با تاک

شاه را مدحت وزیر بهند — میر را در غلو به تیر بهند

عامیان را خدایگان خوانند — مهتران را بپاسبان دانند

مدح و ذم نزد شان چو یکسانست — کس زن شان چو خانه ویرانست

همه ناشسته روی و نشسته — همه تطفیل جوی و جاسوسند

همه با روی و طلعت شوبند — زان همه ساله خوار و مخزوبند

بی زبانان پر زبانانند — همه کورند و دیده بانانند

شاه اگر کارها گزیده کند — نسل شان از جهان بریده کند

خلق ازین قوم عفت آموزند — که ز افعال ما به گیهند

همچو ترک غزند غارت دوست — نیست بر ذره از ایشان پوست

در هر آن خانه کز رو یابند — در شد آمد بسان سیابند

ایزد این قوم را هلاک کناد — دهر از ایشان بجمله پاک کناد

چند ازین جرمی بر شالب شان — روح باد اجداد از قالب شان

فی مذمة الاطبا

وین اطبا که غالی اند ادب — هیچ نشناخته ز نوبت نوبت

از حمیات غافل و انواع — وجه اجناس اربع الارباع

نه ز نبض بند عالم و نه ز آب
مسئله را نداده هیچ جواب

هیچ نشنیده نفع قاروره
نه ز تبریدن و نه ز محروات

غافل از سرد و گرم و ز تر و خشک
پشک نه و یک شان چو ناف مشک

گر ز انواع پرسی ز اعلل
نشناسد ز نفع و ضرر خلل

بجدل مر ترا جواب دهند
نه ز ره دانش و صواب دهند

گر تو پرسی ز قدر هر علتی
که بیفتاد مر ورا خللی

بخدای ار بحق جواب دهند
یا بکس نور آفتاب دهند

فی مناقب طبیب العالم

باز مردی که وی طبیب بود
در سخن صادق و ادیب بود

کرده باشد ز اوستاد قبول
خوانده باشد بسی کتاب اصول

وز ریاضی برد بدانش راه
وز طبیعی بود بوجه آگاه

داند اسرار علمی و عملی
مسلمهای خلافی و جدلی

از برون پی برد بحال درون
داند احوال اندرون ز برون

بیند احوال علت و امراض
داند اسباب جوهر و اعراض

تفصیل العلل وهی خمسون نوعا

حدیقه حکیم سنائی

نبض و قارورهٔ و رسوب علل — داخل و خارج فساد و خلل

گر تو پرسی ز حد طب که چه چیز — چون توان کرد اندران تمییز

علت سکته و حریف و سم — سبب دفع آن ز بیش و ز کم

انبساط انقباض و حمیات — عطش و جوع با صداع و صفات

حال نسیان و حمق و استرخا — فالج و لقوه و فساد دو با

خدر و رعشه و ربو و هزال — ریه و انتصاب و ذرب و سال

حال سرسام و علت برسام — نزله خانوق با سعال و زکام

گر بپرسی تو از عطاس و ز سل — کز مداواش رنجه گردد دل

از تمطی و اختلاج بدن — خفقان و فواق و سستی تن

هیضه و تخمه و زحیر و سعوع — اصل این چند باز چند فروع

باد قولنج و باد آیلاوس — یرقان و برص جذام و نقوس

نقرس پای بند و عرق نسا — فتق و دیگر برودت الامعا

گر سوالی کنی ازین پنجاه — چه شنوی جمله نیستند آگاه

حذر این هر یک ار بگویم من — گردد از نکتها دراو سخن

اندکی باز گویمت بشنو — باز نگرفته ام سخن مگرو

له رسوب و روی ۱۲ لط

له قوله

بنقش فقار و رسوب

بجهت تفصیل علل و امراض

بیان تفصیل علل و امراض

چون بطریق اجمال

بنحت فرمود فائده طالبان

در فهم لطائف الحقائق

شرح تحریر و تشریح داده

در نقش باب پنجم

ان اردت فاطلب عنها

۱۲

فی تفصیل العلل و الامراض

سکتة از انسداد بطن و دماغ — که تمامی نیاید استفراغ

بشنو از من تو حد و صف حریف — خوردن و خارش زبان لطیف

انبساط آنکه مرکز دل تو — بکشد سوی ظاهر گل تو

پس باد خال و جذب راه هوا — کشد آب حرارت زیبا

انقباض آنکه ظاهر بدنت — سوی مرکز برد دخان تنت

مرحسیات را حد آنکه نهاد — گرمی بدبدلت راه کشاد

وان حرارت غریب جای وطن — پس سرایت کند بجمله بدن

عطش آن شهوتی که گرم و تر است — جوع آن شهوتی که گرم تر است

لیک میلش بخشکی است فزون — اینچنین گفته است افلاطون

وانکه او را صداع خوانی تو — رعشه و رجع راس دانی تو

حد نسیان چنین نمود استاد — سهر از انقطاع خواب نهاد

حمق را حد فساد ذکر و فکر — جمع این هر دو آن بیکدیگر

بشنو از حال و حد استرخا — نوع بطلان جملگی اعضا

انسداد و مبادی الاعصاب — انقطاع نفوذ و قوت و تاب

فالج از اصل و فعل استرخاست
لقوه کز گشتن رخ از یک سوی
وانکه بنهاد حد و فعل و با
خود را ان ان که چون ذیب النمل
رعشه ز ضد او یکدگر حرکات
ربو از تنگی عروق و عضل
از تنفس بسیار
انتصاب آنکه تنگ گشت نفس
ذرب ست از فساد بطن و طعام
حد سرسام در دماغ ورم
حد و افعال قوت بر سام
نزله از انصباب سر دبود
وز دماغ آنگهی بصدر شود
حد خانوق و عضل ورمی
ورمی صعب ارپدید آید

لیک بر جانبی ست چپ یا راست
میل شدق آورد ز جانب دو
رفتن جوهر طباع هوا
ضعف و قوت کند بنفس تو حل
زیر و بالا بقوت و بصفات
وز ضوارب نه در مقام و محل
وز جمود عضل کز از وقفار
قصبه ریه را ز قسمت بدن
بی قی اطلاق نام را دو تمام
وان ورم گرم و سخت قحف سقم
ورمی گرم در عصاب بدام
زو ببطن الدماغ درد بود
وانگهی بی محل وقت رشود
بر نیاید ترا بجهد بسی
حنجر و حلق را بفرساید

واسنچه را نام کرده اند سعال
وینکه کام انصباب بجهاتی تباه
بشنو از من تو حدود و صف عطاس
حاصل اندر دماغ گشته ستبر
سل فساد مزاج و سودا ها
قوت هاضمه تباه کند
قرحه مقعد را ز و پدید آید
از تمطی نشان چنین دادند
حرکت در تن از همه عضلات
کاندر اعضایت آورد نفخات
انبساط انقباض اندر دل
خفقان اختلاج دل باشد
باز گویم فواق را من حد
حرکات و تردد ما بین
کاندر اجزای معده جمع آید

قصبه ریه را کند بد حال
بسر منخرین گشاید راه
حرکتهای انجره ز قیاس
بطبیعت جدا کننده چو ابر
پس ز بول آورد با عضا ها
دافعه هم بوی نگاه کند
ریه را ثقلها پلید آید
آنکه در طب امام و استادند
محتقن گشته از همه آفات
اختناج از زیادت حرکات
هر زمان آورد همی حاصل
که نه از حقد و غش و غل باشد
که برین قول ناورد کس رد
دافعه هاکه بر آمی العین
بدل انطباع منع آید

هیضه و اسهال و قی بهم باشد
بفساد آید آن طعام و شراب
تخمه چون هاضمه تباه شود
غلبت شهوت و بیار و بگیر
حد و فعل تقوع آنکه نهاد
حد قولنج هست و رومی گفت
گفت بقراط حدا ایلاوس
یرقان انتشاری از صفرا
چون مزاج کبد تباه شود
جوهر خون شود همه بلغم
آنکه بنهاده اند حد جذام
فیفسد المزاج در اعضا
نقرس آماس در مفاصل دان
عرق النسا بود آن درد
جانب الوحشی رخ او راک

سعده را هضم و قوه کم باشد
هاضمه و بجا نماند اندر تاب
معده پژمرده و سیاه شود
حکما نام کرده اند زحیر
قشیان گفت ایک بی قی و بی
درد و دل شکم چو بهم رنت
وجع قولنج مع الذبل منهوس
که شود در همه بدن پیدا
زرد آرد چو خون سیاه شود
پوست الوان خویش گردد کم
استحالت ز جوهر دم خام
شده مستولی البدن همه جا
کعب و ابهام با عروق دوان
که کند مرد را ز راحت فرد
شده زان درد پای مرد هلاک

فتق در وی شد پدید و مرمعا — محصل البطن با صفاق قفا

حکما از بر دوت الامعا — این نهادند حد رنج و عنا

استخراجی ز حالتین باشد — وان سرایت بآلتین باشد

در طبیب بان و ان

این شنیدیم حد این بیچاره — کرد باید کنون سخن کوتاه

حکما حد جمله این امراض — این نهادند بر سواد و بیاض

از اطبای عام این ایام — گر بپرسی ازین همه یک نام

بحذای ارشناسد و داند — در هزاران کتاب بر خواند

همه از جهل پر شر و شورند — همه کتاس و واکه و کورند

صد هزاران مریض هر سال — بکشند از کیاست افعال

همه هستند یار عزرائیل — قاتل ایشان جمله خلق قتیل

وای آنکس که هست حاجتمند — بچنین قوم کور بی دربند

ای خداوند از چنین حکما — خلق را کن بفضل خویش رها

که جهان شد ز فعل شان ویران — خلق را زین بدان بجان برهان

فی حقنة النجم الحاذق والمنافق ومثل اصحاب الدعوی

بغیر المعنی فی بطلان احکام النجوم وقال علیه السلام النجوم حق
واحکامها باطل وقال علیه السلام من آمن بالنجوم فقد کفر
وقال تعلموا من النجوم ما تعرفون به ساعات اللیل والنهار
وقال الله تعالی الشمس والقمر بحسبان

باز اینها که مرد احکامند — همه در فال و زجر خود کامند
نفس از گردش نجوم زنند — سال و مه فال سعد و شوم زنند
همه جاسوس نجم و افلاکند — همه با هیل و تخته و خاکند
همه در راه حکم خود رانند — بسر من که ژاژ می‌خانند
زرق بلعنبس است رهبر شان — کم ز خاکند خاک بر سر شان
نشنیدند نام بطلیموس — پر فغان و میان تهی چون کوس
روز و شب در شمار هفت و چهار — خانهٔ جد و خانهٔ ادبار
همه شاگرد زرق بلعنبس — همه از زرق او زنند نفس
صاحب لیل و صاحب نوبه — نه چنین علم توبه توبه

صاحب ساعت و دلیل نهار	طالع و کدخداه و جا بنختار
صاحب وجه و نیز صاحب صد	که در احکام شان نباشد رد
نسبت کدخدایی و هیلاج	که منجم بود بدو محتاج
صاحب صورت و رب الیوم	که بر آنست جملگی همه قوم
حکم و تاثیر صاحب اوتاد	برتر از وجه و حد و نقص و زیاد
گر بشکل و رفتن و هیبت و صعود	که ز تاثیر شان شود موجود

انحطاط و حضیض و دور شمار — اوج خورشید و ثابت و سیار

فلک المستقیم و جیب المیل — غایت ارتفاع و گردش لیل

گه رصادی و گاه دولابی — گه حمائل چو تیغ اعرابی

بعد و بهت و تفاوت بابین — صاحب جیب و غایت طولین

زیج یحیی و فاخر میمون — ارتفاع و طوالع و چه چون

وانکه بنهاد اوج را حرکات — ارتفاع و تفاوت ساعات

ظل مقیاس و نقطه محسوس — که مقادیر را ویست درس

طول و عرض و سطوح و نقطه و خط | که در احوال جمله نیست غلط

فی صفة الافلاک

فلک تاسع است بر زا فلاک | کین فلکها ورا بود چو مغاک
فلک ثامنست جای برج | واندرو هفت اوخول و خرج
فلک سابع آن کیوانست | که مر او را بسان ایوانست
فلک سادس است زاد وش را | که دهنده است دانش و هوش را
فلک خامس آن بهرام است | آنکه در فعل و رای خود کام است
فلک رابع آن خورشید است | که بملک اندرون چو جمشید است
فلک ثالث آن ناهید است | زهره کز نور او جهان شید است
فلک ثانی آن تیر آمد | آن عطارد که وی دبیر آمد
فلک اول آن ماه آمد | که اثیر اندران پناه آمد

فی صفة الکواکب الثابتة

دوازین هفتگانه نحس نهند | در نهم و تهتها بدو تهند
دوازده در نهاد مسعودند | فاعل خیر و منبع جودند
دوازین معتدل بخیر و بشر | متوسط بحال یکدیگر

شمس خود کدخدای گردونست — قادر و قاهرست و بیچونست

همه زین قبه بلند چو درج — در شود آی زین دوازده برج

نظر سعد را و تسدیس ست — وان دگر نحس و آن تثلیث ست

فی صفة الطبایع الاربعة

چون آتش ست بعد از هفت — که از و دل سخت و زهره بکفت

بعد از آتش فضا و جو هوا — که زوی تابمرکز ست ملا

بحر اخضر سوم نتیجه اوست — آن یکی قشر و آن دگر همه پوست

اغبر تیره چهارم ارکان — پس نبات و معادن و حیوان

حال اتباع این دوازده برج — هر یکی بر مثال گوهر و درج

فی صفة البروج الاثنی عشر

حمل و ثور و پیکر جوزا — سرطان و اسد و لیل بقا

خوشه خاک و کفه میزان — عقرب مائی و زنار کمان

جدی خاکی و دلو و حوت بهم — از هوا و از آب داده رقم

فی صفة بیوت الکواکب

بره و شیر نار ست و کمان — گاو و خوشه و بز خاک گران

باز دو پیکر و تیر از دو دول — از هوا یافت بهره بیش و قل

هست خرچنگ و کژدم و ماهی — که بر آبست شان شهنشاهی

حمل و عقربست ازین تاریخ — که شدستند خانهٔ مریخ

ثور و میزان ز زهره دارد بهر — زهره چون شاه ثور و میزان شهر

پس ازان هست خوشه و جوزا — که عطارد گرفته اند بها

سرطان خانهٔ قمر گویند — شمس را جز اسد کجا جویند

قوس و حوتست خانهٔ هر مزد — جدی و دلو از زحل پذیرد مزد

فی شرفه و وباله و صعوده و هبوطه

شرف آفتاب در حمل ست — شرف ماه گاو بی جدلست

راس را خانهٔ شرف جوزاست — سرطان آنکه مشتری را جاست

شرف تیر خوشه آمد و بس — مر زحل را شرف ترازو بس

مر ذنب را شرف کمان آمد — ملک بهرام جدی ازان آمد

شرف زهره برج ماهی دان — بعد ازان جملگی تباهی دان

فی صنعة هذا العلم من الحکیم بطلیموس

می ندانند کاین همه وضع ست — اختراع حکیم بی بضع است

چون ولادت ترا پدید آید — بستگی را از آن کلید آید

دومین خانه بیت مال نهند — اصل این حکم به محال نهند

سومین بیت اخوت و اخوات — ایمن از حادثات و از نکبات

چارمین خانه خانه پدرست — که ورا خیر و عافیت ثمرست

خانه پنجم آن فرزندست — و آن اولاد و خویش و پیوندست

ششمین خانه جای بیماریست — که از و گه نشاط و گه زاریست

هفتمین خانه جای جفت و عیال — که از آن به شود همه احوال

هشتمین خانه خانه نکبات — که از آن مرد را رسد آفات

نهمین جای ملت و دین ست — سفر و راه و کیش و آیین ست

دهم از مادران نهند شمار — خانه پادشاه و حرفت و کار

خانه دولتست یازدهم — اینت ترتیبها همه مبهم

ازده و دو نشان که داه هستند — خانه دشمنان نهاده هستند

زین ده و دو نظر به پنج کنند — خود درین پنج جا سپنج کنند

فی تسویة البیوت

اختراعی چنین هر آنکه نهاد — راه در راه لیک در نگشاد

خلق را گر و جمله سرگردان — و آنچه کرد از عمل تبه گردان

شخص گاهی که در شمار آید — مادرش اولین بکار آید

بعد از آن خانهٔ نحوس و سعود — چون در آمد وی از عدم بوجود

خواهران و برادران پس از آن — پس پدر با برادرش چون بان

خانهٔ رنجها و بیماری — نکبات و بلا و دشخواری

بعد از آن خانهٔ مناکح و جفت — بدر آید در آن شان منهفت

چون بحبت از نصیب و بند کمند — پس در آنه تو خانه در مفترند

خانهٔ دوست و خانهٔ دشمن — بعد از آن خانها تو پی بفکن

ورنه بیهوده زین غلط گوی — ژاژ کم خای و پر بهانه مجوی

فی حال المنجم الجاهل عند ملوک العالم

بود وقتی منجمی کانا — همچو اهل زمانه نابینا

پادشاهی ورا بخدمت خواند — گاه و بیگاه پیش خود بنشاند

پادشا مر ورا سوالی کرد — مشکلش را ره از محالی کرد

پادشا نیک و نهان بین بود — ظاهر و باطنش پر از دین بود

گفت روزی برای خود بگزین — رو بتقویم و حال خویش ببین

آنزمان گشت همه کمال بود — کوکبت خالی از وبال بود

طالعت را همه شرف باشد — حال تو بر تو منکشف باشد

هیچ نکبت نباشدت پیدا — خیر و دل شاد باش پیش من آ

تا ترا خلعتی دهم درخور — تا شود فقر و فاقت کمتر

مرد آبله برفت و روز گزید — وانچه مقصود شاه بود ندید

بامداد سحر بر شه آمد زود — که از آن روز بهش و زنبود

شاه چون دید مرد را دلشاد — صد درازی رنج و غم برو بگشاد

گفت در حال گردنش بزنید — بسته او را به پیش من بکشید

مرد و زخیم مرد را بکشید — برد و اندر زمان سرش ببرید

می ندانست روز نیک از بد — بود مقلد امام او نه خرد

فی مقادیر البروج والکواکب

غافلند این منجمان از کار — نیست در کارشان دل بیدار

همه از زرق و حیلتست آلت — نیست از علم و علم شان علت

شمس گر کرده هست در مقدار — زحل و مشتری چهار با شما

خانهٔ او اند نهاد ستند — دور و دور از غرفقا ستند

نه هره کز ربع کره بیگانه است — ثور و میزان چرا ورا خانه است

نیست تیر از کره یکی جزا — با دو خانه است سنبله و جوزا

نیست در کار شان بسی تمییز — خیز و بر ریش این منجم تیز

هیچ بینند خیره بر تقویم — نیک و بد بر عموم اینت حکیم

پس تحیر کند بر دانش — هیچ دانش نداده یزدانش

نیست فرقی میان مردم و هر — همه یکسان بود طوالع شهر

همه با دست حکم باد انکار — تو ز احکام خیره دست بدار

نیست جز هرزه مندل و تنجیم — زن بود سنبله چنین تعلیم

سخن فال کو ندارد سود — باد پیمود کآسمان پیمود

نیست الا بقدرت یزدان — نیک و بد در طبایع و ارکان

بی قضا خلق یک نفس نزند — مرد عاقل چنین جرس نزند

فی المطایبة والهزل

بود گرمی بکار دریوزه — نام آن سرد قلتبان یوزه

رفت روزی حج بکدیه محراب — اینت فضل اینت مرد اینت ثواب

چون ببغداد آمد از حلوان — دید بازارها پر از الوان

زنی خرابات از خرابی دین | رهگذر گرد بر ره و آئین
دید بر رهگذر زنی زیبا | روی زیبا بزیب چون دیبا
دست در جیب خویش کرد و چو باد | کرد فرمودش خیج و فرج بباد
دید در فرش فرد گریبانش | دو درم بهر جامه و نانش
یوزه زشت با دل ناشاد | دو درم داد و آن نمک اکاد
زنک شوخ دراز ارش دید | او دبه پر ز زر غشش و زدید
گفت زن سخت ابلهست و دیدم | بستدم سیم و بر تو خندیدم
یوزه دادش جواب ره راز | چون شد آن مکر گشت قصه دراز
گفت ازین خرزه گرچه در بندم | آنچنان خرنیم خرد مندم
چون به بینی چراغ بی روغن | پس بدانی تو ابلهی یا من
تیز را باز داد در ره تیز | زانکه غماز روده باشد تیز
گر بستی ز زیر من روزی | جست ناگه ز گنبدت کوزی
تو بیادام و پسته رخ مفروز | کایچ گنبد بنگه ندارد کوز
باد اگر کونت را بفرمان نیست | غم مخور هیچ کون سلیمان نیست

فی معنی اللواطة

هر که شد کون پرست برخیره — گو زیا بد ثواب او را بخیره

چه دهی از پی گذرگه ثفل — خر و پیر را بکودک طفل

گر ز بر سوش مایه بد اوست — هر چه از زیر سو در آید اوست

تن بد را بهاش جان خواهد — دل نیک تو را یگان خواهد

خاکپائی چو دیدی اندر پیش — با دو دستی شوی ز شهوت خویش

آنکه او نام و ننگ خود بگذاشت — دل تو چون نگاه خواهد داشت

خصم غماز طبع یاوه درای — یار غلخال مست و زنگله پای

همچو زلفین زنگیان بد ساز — بر جهد چون فرو کشیش از ناز

چون چرانند از آنکه وقت غری — چون فتیله ز تن خورند غذی

تا کم از یکدو مه بکسب مجاز — نود خویش سی کنند براز

بشکسته دریده غم خوردن — طفل بی مادر ست پرورن

راست گفت آنکه بر گشاد گره — بسته گیری بخوی نیکو به

هر کجا دین بود درم نبود — روی و خوی نکو بهم نبود

زشت باشد نکو رها کردن — یوسفی را بنه بها کردن

چون نه یعقوبی و نه بن یامین — زین دعا نشنوی مگر آمین

نزد آنکس که عقل او خوارست | شاهد و لشکر جگر خوارست

التمثیل فی زاهد السور

آن شنیدی که بد بشهر هری | خواجهٔ فاضلی و پرهنری
رسته از رنج بیکرانهٔ دهر | گشته از فضل خود یگانهٔ دهر
از خرد رخت بر فلک برده | مختش زیر پای بسپرده
مختش را اگر یکی آن بود | که در اندوه قوت حدان بود
مدتی بد که خواجه کاهی نیافت | پسری راست کرد و جای نیافت
چون پناهی نیافت مضطر شد | بضرورت بمسجدی در شد
کنج محراب و خانهٔ خالی | خواست تا کاهدانی کند خالی
چون برانداخت پردهٔ اول سیم | تا برد سوی چشمه ماهی شیم
مسجد از نور شد چنان روشن | که برون تافت شعله از روزن
زاهدی زین حکایت آگه شد | پی برون برد و بر سر ره شد
پسری دیده برده سر سوی پشت | مرد فاسق گرفته توق بمشت
تاش بنهد میان حلقهٔ کون | زاهد آمد چو دیو از بیرون
کاربست و عصا فراز نهاد | گلوی همچو گاو باز کشاد

۲۲۳

کای کذی و کذی چه کارست این — در ره شرع ننگ و عارست این

این چه سحر مشیست خانهٔ حق — شرع را نیست پیش تو رونق

از چنین کارهاست در کشور — آسمان بی نم و زمین بی بر

خلق را نیست از خدای هراس — دل شان گشته معدن وسواس

از گناهان لوطی و زانی — خشک شد چشم ابر نیسانی

بر بساط زمین نبات نماند — خلق را مایهٔ حیات نماند

بشود لامحاله دهر خراب — چون لواطت کنند در محراب

مرد فاسق بحجلهٔ بیرون جست — تا موقون برونیا بد دست

مرد فاسق چو شد برون از در — مرد زاهد گرفت کار او سر

مرد فاسق چو باز پس نگریست — تا ببیند که حال زاهد چیست

دید بی پیچ و آنگ و بی جبه — گذر شیخ بر سر دبه

سر فرو کرد و گفت کای زاهد — این جهان مسجد و جهان شاهد

لیک از بخت ما و گردش حال — گشت بر ما حرام و بر تو حلال

شکر منت خدای را که کنون — گشت حال زمانه دیگرگون

گشت با قوت تمام گرفت — کار اهل جهان نظام گرفت

لا کذا و کذی نسخه
چنان و چنین
و کذا یا اد
و شام ۲ ز

شکر حق را که ابرها بارید — بدل آب دُرّ و مروارید

کشتهای تهی پر از نم شد — دل اهل زمانه بیغم شد

درست صومعه تو میدانی — بر تو خفت و بس مسلمانی

ای خداوند اهل زهد و صلاح — گشت زانفاس تو جهان بفلاح

زاهدی کاینچنین بود فن او — بگریزد از سر او بدزن او

صوفیی کاینچنین بود فن او — یک جهان گیرد کس زن او

چون چنین اند زاهدان جهان — چه طمع داری آخر از دگران

همه در بند زرق و سالوس اند — در خور صد هزار افسوس اند

دست ازین صوفیان و هر شوخی — تو نه گوری حکایت از دگوی

چون همی پیش آنکه مدهوشند — از پی حلق حلقه در گوشند

گردن جمله از تف سیلی — همچو گربا بس در کف نیلی

جنس آنانکه نا مسلمانند — همچو دزدان گران وارمانند

فی مذمة التزویج

وز غلامی آنکه زن بیحال آید — او ز وجه بیوست کال آید

نیست کدبانوی و کاوین را — زن بدر جز طلاق دادن را

بندهٔ زن شدن بشهوت و مال — پس برو حکم کردن اینت محال

زشت باشد که در زنا شوئی — بنده باشی و خواجگی جوئی

بندهٔ زن مشو بمهر و بمال — تا نگردانندت عیال عیال

جفت در حکم شوی خود باشد — لیک در حکم بنده بد باشد

تو چو انگشت گشته از شوئیش — او چو ناخن کند بناخن ریش

نقطه بر ریش خواجه خط کرده — سبلت او چو کون بط کرده

سیم کابین چو طوق در گردن — زر نه بر طاق و خیره غم خوردن

پس اگر العیاذ بالله باز — بچه بر سقف کس کند پرواز

کس بی بی گرفت از سر کین — ریش بابا زنان و سر گین

پس چه گویم که هر چه عاقل تر — نزد سحبان کیسه باقل تر

فی تحسر المنا

آن جوانی بدرد می نالید — گفت پیری چو آنچنانش دید

کز چه می نالی ای جوان نبیل — گفت کز جور دیه و زن بیل

جبه بر من قبا شد از غم دل — پیرهن چون عبا شد از غم دل

شیخ ماه است یازده ساله — نکند کار هیچ گو ساله

چند گه شد که من زنی دارم — خویش و پیوند و برزنی دارم

جفت پر کبرنش بی شهوت — گل رعنا و روی بد عهدست

هر که در دام زن نیفتادست — عقل شاگرد او چو استادست

وانکه بر کس بخیره گردد رس — عیش او تیره دان چو چیز کس

اندرین طارم طرب بنوی — راست گویم اگر ز من شنوی

کم کیسه خیره لرز بود — کیسه کس فراخ در زبود

زن که دارد بسوی حمدان آی — حد حمدان کند نه حد خدای

آورد کدخدای را بکله — نان بازار و خانه بی عمله

بر تهی گر کنی بفردی نحو — از خوشی خوشو و تنگ نشو

یافت امروز فضل عمر و حج — هر کرا داده حق ز فرج فرج

اندر فرج محنة العظمی ست — شهوتی را تبع دو صد بلوا ست

زائنه روی را هنر باشد — گرچه شیشش پر از گهر باشد

شرب او شر بود خورش خواری — سیم او سم دهد ورش زاری

گر تو گوئی خوشست جای قرار — خوش نباشد رباط مردم خوار

آن خوش از نفس و شهوت شره است — ورنه جای تجشم و تبه است

فی مذمة الشعر و مدائح الشرع

ای سنائی چو شرع داوت باد — دست ازین شاعری شعر بداد

شعر بر حسب طبع و جان هنر است — چون بسنت رسید مسخره است

شرع دیدی ز شعر دل بگسل — که گدائی حکار داند دل

عقلت اول که شاه تن باشد — همچو صبح دروغ زن باشد

مدد نا حفاظ و حس بود او — غلط موذن و حس بود او

شرع چون صبح صادق آمد راست — که فزون شد بنور و هیچ نکاست

هر کجا شرع انبیا باشد — عقل اندوده بر کیا باشد

سخن شاعران همه غرب است — نکت انبیا همه رمز است

او بدان غمزه خواجگی جوید — وین بدین مزراه دین پوید

درد مندی بگرد عیسی گرد — دار و ره نشین چه خواهی کرد

حکما طبع آسمان دانند — انبیا روح این و آن دانند

آنکه سی روزه راه ماه بود — شرع را زان فلک چه راه بود

اینکه اقلیم بیم و امید است — خود یکی روزه راه خورشید است

گر زیم بعد ازین نگویم من — در جهان بیش و کم ز نظم سخن

نا تمامی عقل بود و ستم
ای کسانیکه اهل نحو نیند
هر زمان و بهیه و نیست
ظاهر اینچه گفتهٔ ما نیست
تو بخواهش نزال که تو حیات
گر تو انی گر گهم بدعا
که بیامرزش ای خدای خبیر
کن از ظلم بی علم شتاب
جان بی علم بی نوا باشد
جان دانا ز ابتدا تو مرگ

نخوشیتن را بیازمود و ستم
بسه گو من چو شنیدند
نفعت و نه نفع بیشه دارند
دو دست نقش خدا خدایی نیست
با ظلمش حد و حی و تحیت
یاد آرید سنگ ما را
عذر تقصیر ما ازو بپذیر
زانکه در ظلمت بود خطا و صواب
مرغ بی برگ بود نوا باشد
همچو بلبل نوا زند بر برگ

فی شکایة اهل الزمان

اندرین عصر بود آفت و بی
نیست نادیده از علم اثر
همچو نابوده ما جز تلف
همه در بند لقمه اند جماع

گرد و از بر دو فصل ملک ترفند
نیست نایافته ز حال خبر
گرد و تخم بذر خویش تلف
همه را خون حلال بر اجماع

همه چون گاو و خر گشته ز بار
همه اشتر صفت اسیر مهار

بیخبر جمله از حقیقت کار
همه از علم دین شده نابار

بگه لقمه همچو خر تا زان
بگه شهوه چون سگ یا زان

در غضب چون پلنگ درنده
در طلب همچو مرغ پرنده

شهوت آنرا که گشت مستولی
هر دو یکسان امام و مستملی

در ربودن بسان گربه شوخ
خانه چون موش ساخته ز کلوخ

از درون جاهلیت عالم شان
زان یکی هست بکر و عالم شان

سخت ساده است شاخ و شخ شان
که چنین باد هم ز نخت شان

شمع وار ار چه دلبری کردند
تن و جان در سر سری کردند

من چراغ چگل شدم در گفت
همه پروانه وار با من جفت

لاجرم در غم چراغ چگل
زرد رویند چون شمع و تافته دل

گرچه در خشندهی و در خشم اند
طاق ابرو و در گه چشم اند

همچو یکی باد و کنگ سبز ارنگ
سه از آن کوژ چار چون خرچنگ

وه از این سبز کان شیرینان
در خور مهر نزد در حرمان

وین دگر هست شاعری بر دوغ
که ندارد حدیث هیچ فروغ

دل و جان تیره همچو دوده دود — دهن و کون یکی چو مهره خرد

هزار و سیصد صورت و هوش — سخنش زهر و شهره گوش

شاعری بی حفاظ و بیخرد — در سفاهت بسان جد خود

تیره روئی ز تیره رائی به — بی زبانی ز شر اژدهائی به

سخنش سر برهنه همچو تنش — معنیش کون دریده همچو زنش

بتر از کوپیازه سلخی — سخنش در خوشی نه در تلخی

چون سخن گفت در میان گروه — گفت هر یک که اینت فرو شکوه

دل بود شاد تا شود خاموش — بود آسوده از تباهی گوش

شده سروی نصیب در ازلش — نوحه بسیار خوشتر از غزلش

از حدیثش معاشر بیزار — شود از باده طرب بیزار

گر فسرده شوی چو پیه جنس — بشنوی نغمت کریه آخر

بسکه ویران قوت و قوت شوی — طعمه و قوت عنکبوت شوی

چون ملخ دشت و بوستان بگیست — چون مگس مگس یگانه بگیست

چون تو کردی ز شر اژدها آغاز — گوشها در کند بروی فراز

در دسر زاده زود در تدبیر — تیغ و نشتر بمان گنده بود چون سیر

دل عامی چو دیدهٔ یارست — نیم بیمار و نیم دیدارست

گنده و بیمزه است مردم عام — چون سگ پخته و چو مردم خام

از دل عامی و بخیل و حسود — کینه آید ولی نیاید جود

مگس و کژدمند مردم دون — نیشی اندر دهان یکی در کون

شحنه را آشنا کن آنگه رو — با درویش و پیر کوید و جو

ور ترا شحنه نیست خویشاوند — با عوان در جفا ستیزه مبند

که عوان مستحل و بیخرد است — نیک او خشمین فعل بد است

پس اگر توبه کردهم در حال — خون او همچو شیر گشت حلال

نه بدل بر نهد جهان بلبیب — بر سر دیو چشم مردم دارید

زافت نیش یکجهان کژدم — چشم من بی مژه است چون گندم

[illegible] لسان ازل — [illegible] و هجا [illegible]

پنبه در گوش پیش قولش نهم — آستین در دهان ز جهلش

هر کجا ترهات او خوانند — [illegible] خطت [illegible]

چون سبکسار گشت هزل فروش — در خورست آنزمان گرانی گوش

صدقه حکیم سنائی ۸۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از پی یک دو لقمه خوردی سیج — گرده بسیار گوش دیگ سیج

گفته مردشان نه از مردیست — بلکه از لاف و فتنه و سردیست

هر که آن مرد کوهی بیباکست — راز با وی چو کوک با کاکست

شبا رخی بریدن از که و مه — گر ز من پرسی از بدان همه

نیست هیچ جز بد و بد رگ — گر یکی در هزار بینی سگ

زانکه اندر جهان خاموشی — بر دو بهتر ز بوریا پوشی

اینهمه مرا جگان بی زر و سیم — علم شیر و گرگ مال یتیم

از کسی در جهان خاموشی — نشنود جز بگوش بی گوشی

اندر پی وغل و خرج اهل هنر — دفترش بینوا تر از دف تر

پوست باشد که مغز داند نغز — مغز هرگز نیابی اندر مغز

این دبیران که مدبران رهند — زان همی از غلام خود برهند

سخن زیرکان همه عزتست — هر که غمزست کار او غمزست

زیست شان سال و مه سیر دان چیز — زشره مانده هرگز که تیز

یکدم از تخته در بغل گیرند — خانه خویش در بغل گیرند

یکدم از گوش سوی ره دارند — بر دو گوش از آسمان و زمین دو آرند

شکر ایشان بخوانم ارچه بروز | بشکند زو بسا عتی صد کوز

فی صفة العوام

عامه مانند گرد باد بود | زود خیزد و سبک کشاد بود
تا توانی بگرد عامه مگرد | عامه از نام تو برآرد گرد
زان کجا عامه بیخرد باشد | صحبت بیخردت بد باشد
چه نکو گفت آن خردمندی | که سخنهای اوست چون پندی
عامه نبود ز کارها آگاه | عامه را گوش کر و دیده تباه
صحبت عامه اسپ و خر باشد | این و آن ضد یکدگر باشد
خرنگ از اسپ خود نگیرد نیز | لیک اسپ از خران نگردد تیز
صحبت عامه هر که هشیارست | مثل حداد و مثل عطارست
گرچه عطار نه بدست مشک او | رسد از نافه مشک او بتو بوی
مرد حداد گر بسوزان آید | جامه زنگشت او بیالاید
با بهان لحظه چو بشتابی | نام نیکو ز وی بسی یابی
صحبت عامه هر کرا دیده است | سخت زشت ست و ناپسندیده است
بیکی باده خوش شود ناچیز | صورت مرد دارد و تن خر

۲۳۷

گروه مجروح چون دو از بیداد
آمد از جنگ شان سبلت خیز
عرض عامه بسان مار بود
چون نعاب بگاه زان خوردن
وه گمنند از دریغ وه کردن
همه هستند من بنزد خودم
جمله زیر جهان اسبابند
پس همه چون خرند و بیتابند
بزرگ این مثل نکو گفت
گر ز کنجشک بود می بفنگر
آسمان دار به فراشتی
دل درویش اندر می تم
جنگ جستند ارنه پس جستند
زان صعوبت که هین نگیرند
گرده مانند ان من ناخنش باد
در تظلم میان درگه تیز
گرچه بی مال و بی تبار بود
لیک چون منع وقت آه کردن
وه گمنند از دریغ خه کردن
خورشه چنان خرمن خردم
کشت را باد و مشک را آبند
گرد و اسپم چگونه در بندند
چشم دل شان ازین مثل تفتست
اندرین مزرعت شتابان سر
ارزن اند زمین نکاشتی
گرده چون پشت سوسمار زغم
که چو شهره بر گذر رستند
زود چون مرد دیگر بزند
پوست بر پوست آنچه چیپا

فی مذمة خدمة المخلوق ومدح الممدوح بالنفاق

وانکسانیکه با خلق کشند | زان عمل سال و ماه جور کشند
سال و ماه از برای نیک و بدی | شده راضی بجور همچو خودی
ابلهی را خدایگان خوانند | ریش خود میبرند و شادانند
روز و شب در رکاب سفله دوان | همچو سگ خواستار لقمه نان
ور کند عطسه مرد را چو خدای | سجده آرد بایستد بدو پای
وز پی سود زیان و از چیزش | یرحم الله گوید از تیزش
از پی یک دو نان بر عنائی | خواند او را بحاتم طائی
در سخن سفله زار میخاید | تا ش از آن ترهات بستاید
در شجاعت ورا بسان علی | می ستاید که سخت بی بدلی
در سخاوت ورا ز حاتم طی | بگذراند بشرح عز علی
گر خدا را چنان پرستیدی | از خدا هر چه خواستی دیدی
خدمتش بر فرض پندارد | ور پی او نماز بگذارد
شادمانه بود که چون من کیست | حرمتم هست و دل ز رنج نیست
بر خدائی که رازق روزیست | بنده را از دو سر و پیروزیست

آن و ثوقش بنا شد از تهی — که بر آنکس که مرورا است رهی

راست گفت این مثل خردمندی — که جهان راست لفظ او پندی

هر کجا هست ره فراوانی — بنده گشتست از پی نانی

هر کجا تیز فهم فرزانیست — بنده گشته فهم نادانیست

رزق رزاق بیند از مخدوم — امنت نادان و از خرد محروم

بنده را ای تو رازق و مرزوق — دور گردان ز خدمت مخلوق

ای سنائی خدای را کن شکر — که نه همچو ابلهان در شکر

تا بوی زنده شکر او میگوی — بدر هیچ آفریده مپوی

رازق و کارساز خلق او بس — کس او چون شدی مترس از کس

التمثیل فی القناعة و ترک الحاجة

بود بقراط را خمی مسکن — بود شب آن خم بجای پیراهن

روزی از اتفاق سرمایافت — از سوی خم بسوی دشت شتافت

پادشاه زمان برو بگذشت — دید شاه او را چنان برهنه پشت

شد بر او فراز و گفت ای تن — گر بخواهی سبک ز حاجه زمن

هر سه حالی روا کنم تو بخواه — که منم بر زمانه شاهنشاه

گفت بقراط حاجت اول — علم هست یک بیک بخلل

گفتم محو کن بیامرزم — کز گرانی چو کوه البرزم

گفت و یک خدای بتواند — مزد بد هر گناه بستاند

گفت بر گوی حاجت دومین — که منم پادشاه روی زمین

گفت پیرم مرا جوان گردان — عجز ضعف از نهاد من بستان

گفت این از خدای باید خواست — از من این خواستن نیاید راست

زود پیش آر حاجت سومین — از من این آرزو مخواه چنین

گفت روزی من فزون گردان — جانم از چنگ مرگ باز رهان

گفت این نیز کرد نتوانم — ملکم بر جهان نه زیزوانم

گفت برتر شو از بر خورشید — که رطب خیره باز ناروبید

حاجت از کردگار خواهم من — وز تو حالی بدو پناهم من

تو چو من عاجزی و مجبوری — وز بزرگی و برتری دوری

برتری مر خدای را زیباست — که بملکت همیشه بی همتاست

یارب ای سیدی بحق رسول — دور گردان ز دل مرا غفول

ای خداوند فرد بی همتا — چشم را همچو اسم بخش سنا

فی مذمة واعظین الجهال

دین که با شادمانی آمد جفت — پیش وی خود سخن که یارد گفت

همچو لاله است گفتگوش پلید — از دهانش دل سیاه پدید

نوحه نوحه گر بسی خوشتر — از سخنهای وعظ ما در غر

تا حکیم زمانه احمق شد — دل او عشقبازیش مق شد

نوحه گر کز پی تشو گرید — آن نه از چشم کز گلو گرید

هرگز از بهر یک نماز خدای — بنشسته است دست و روی و پای

روی چون ابر از آن دژم دارند — که چو ابر آب در شکم دارند

چون خره زان سزای قربانند — که خره وار مغ مسلمانند

هر کرا گر بگشت خوالیگر — غذی خواجه گشت خاکستر

ای ز خود سیر گشته همچو اهل — بشنو از من ز روی پند و مثل

اندرین سر نشیب بیخبران — بار بر پشت مانده همچو خران

از عقلت بیرد دین چه بود — طمع آبت بریخت جان چه خورد

مرد شد سر و کز طمع بگریخت — گرد شد آنکه آبروی بریخت

حاصل سفله چیست جز غم و رنج — قفس تیز چیست جز قولنج

حسد و حقد و خشم و شهوت و آز — گرد شان اندر آمده چو پیاز

نه خدا ترس و نی ز مردم شرم — یک سواد اندخته ره آزرم

همه در جست و جوی دانگانه — از شریعت بجمله بیگانه

کرده منسوخ شرع را احکام — همه پیش هوای خویش غلام

ای رسول خدای بی همتا — از پی است از برای خدای

در مدینه ز خاک سر بردار — تا به بینی که کیست سر بردار

دین فروشان گرفته منبر تو — زار کشته شیر و شیر تو

باد پدر رود دین و شرع رسول — گشته پیدا بجای فضل فضول

باد پدر رود شرع و سنت او — وان پسندیده راه و امت او

باد پدر رود صدق بوبکری — فارغ از عیب و ریب پیکری

باد پدر رود هیبت عمری — منهزم کرده جمع دیو و پری

باد پدر رود سیرت عثمان — آنکه بود او مرتب قرآن

باد پدر رود زخم تیغ علی — آنکه او را خدای خوانده ولی

وان گزیده جماعت اصحاب — همه در راه دین اولوا الالباب

وان ستوده مهاجر و انصار — همه در راه شرع نیکوکار

اهل صفه موافقان رسول | همه پاکیزه از غرور فضول

فی حقیقة الطریقة

راه دور از دل درنگی تست | کفر و دین از پی دورنگی تست

ورنه یک خطوه تست راه بدو | بنده باشی شوی تو شاه بدو

لقب رنگما قدم بازی کن | خورد دریای بی نیازی کن

گفت بگذار دگر و گرو برای | بند های گران ز خود بگشای

ذوق ایمان مگر چشیده نه | روی تحقیق و صدق دیده نه

تا ترا از مزد اضحات آمد | واضحاتت مغیبات آمد

در تو شد سه ای همی نیم | ورنه من صبح صادق دیدم

راه دین بر تو کرد سه پیدا | گر نبودی تو اهوج و شیدا

تا کی این میل صحبت نااهل | میل نااهل دارد بر جهل

پیروی از سر کار همچو کفور | هست اهل الکفور اهل قبور

مر ترا چشم و گوش داد خدای | راه بنمود مر ترا هنای

امر داد و ترا چو حجت شد | عذر برخاست وقت مهلت شد

گر شنیدی برستی از دوزخ | ورنه ماندی تو خوار در برزخ

خیز و بنداز خواجه گریه زکش | سر ز فرمان کردگار مکش
ور نه کن نام خویشتن فرعون | کز خدای و رسل نیابی عون
چه تو چه قوم عاد گردنکش | ای چو نمرود غره بر آتش
باش تا امر حق فرا رسد | باش تا پشه را جواز رسد
گر ورا نیم پشه کرد هلاک | مر ترا پر پشه بس پاک
از تو چونان بر آورند دمار | که ز قوم ثمود روز شمار
پرده تو حجاب دیده تست | تن برنج از دل رمیده تست
دل تیره چو تن بکار در آر | تا نگیرد ز تو ره انکار
بر ره دین برو ریاضت کن | وز چنین راه بد طهارت کن
غیرتت بر بهشت می ناید | تا جهنم ترا همی شاید
کافرم گر تو زین ره و سیرت | هیچ بینی بچشم کس جنت

فی بیان سبیل السعادة

چون تو بر ذره حساب کنی | ور بشهبت بود عتاب کنی
ور حرامی بود عذاب دهی | روز محشر بدان عقاب دهی
گر پسندی ز بنده ظلم و خطا | ور تو رانی چرا دهی تو جزا

چون حوالت کنم کنه بقضا — گفته در نامه کفر لا یرضی

خود گنه میکنیم داده رضا — پس حوالت کنیم سوی قضا

ای ترا راه گشته رای و قیاس — بتر از راه و رای خود مشناس

راه دین ست محکم تنزیل — شرع را مصطفی کند تاویل

جز ازین جمله ترهات شمر — کار خود کن بقول کس منگر

پادشاها مرا بدین بگیر — خود کنم خود کشم عذاب سعیر

در صفات تو ظلم نتوان گفت — با سگی در جوال نتوان خفت

ره نمودی رسل فرستادی — بر تو جائز کجاست بیدادی

گر تو بنده کفر خواسته — وز مکافات آن نکاسته

این معافی بظلم شد منسوب — ای منزه ز ظلم و جور و عیوب

آنچه ما را بظلم شد باره — بود از نفس شوم اماره

او ترا راه راست بنمودست — گر تو بر ره روی ترا سودست

گر بد نفس تو شود مائل — اینت ظلم عظیم بس هائل

آنکه او از تو راستی خواهد — گویدت گر بدی کنی شاید

انبیا را بگو بچه فرستاد — چون وی افکند ظلم را بنیاد

بدی حاجت رسل نبود — بحر باشد جهان و پل نبود

هر کسی از بدا آنچه بتواند — با کسان در جهان همی راند

نیست حاجت بنامه و پیغام — بر من و بر تو گشت کار تمام

خواجه در خواب غفلتی پیوست — روز محشر ترا که گیرد دست

از تو پرسند روز رستاخیز — کای بخواب اندرون یکی برخیز

باز گوتا بدی چرا کردی — مال ایتام و بیوه چون خوردی

بیگنه را چرا تو خون ریزی — تو چه گوئی مگر که بستیزی

پیش گیری مگر ره انکار — گردی از کردهای خود بیزار

یا بگوئی تو خواستی بر من — بر تو پیدا شود عنا و محن

خیز و بیهوده ترهات مگوی — خویشتن را رهی صلاح بجوی

چون ز شرم لعین خدای بحق — پرسد این یک سخن بگو مطلق

گرچه اشرة العیون سول — گشت بر دست شوم تو مقتول

گوید آن سگ که آن قضای تو بود — وانچنان فعل بر رضای تو بود

گفته باشد خدای را ظالم — که نباشد بکار در عالم

سوز احمد خدای کی خواهد — جگر از وی جدای کی خواهد

۸۴۷

حدیقه حکیم سنائی

چه گنه کرد کین جز آتش بود — که برین ظلمها رضایش بود

دل بیمار را دوا بتوان — حمق را هیچگونه چاره مدان

خواجه بیمار رو برو از هست — باز خود سوی ما بردان کسی

ور شبی باش تا سپیده دم — خواب یقظه بدان نه نام نهم

بیش ازین با تو گفت نتوانم — که من هدهد سلیمانم

گر نه بامر تو گشتم آگاه — تا بیابی بسوی دانش راه

این اجابت مرست از بلقیس — آگهم نیستم چه تو ابلیس

ور بگویم تو هم نیاموزی — خرقه تا کی زری و میدوزی

یعلمون را خدای ور تو ران — پیش لا یعلمون سنا و مکان

زین سخن بس کنم که نشنیدی — ور بعمر اندرون شنی کوشی

فی اقتدار التقصیر

تا بدل برگنه دلیر شدم — زین حیات ذمیم سیر شدم

زین حیات ذمیم بی مقدار — بهتر آید مرا عدم ز وجود

من ز بار گنه چو کوه شدم — وز تن و جان خود ستوه شدم

مرگ بهتر ز زندگانی بد — نیست کاره ز مرگ خود بخرد

سال و مه بر گناهها مصرم — روز و شب بر گناه خود مقرم

ای خداوند فرد بی همتای — حرمت این رسول راهنمای

که مرا زین گروه برهانی — تا گذارم جهان بآسانی

گرچه دارم گناه بسیاری — نیستم در زمانه بازاری

دو سبب را امید میدارم — گرچه آلوده و گنهکارم

گر نجاتم دهی بدین دو سبب — زین چنین جمع بخیر یا رب

آن یکی حب خاندان رسول — حب آن شیر مرد جفت بتول

وان دگر بغض آل بوسفیان — که از ایشان بدو رسید زیان

مر مرا زین سبب نجات دهی — در بهشتم مرا برات دهی

مایه من بروز حشر اینست — ظن چنان آیدم که این بس نیست

شکر ایزد که بنده چون گران — نیست اندر شمار بخیلان

این سنا داده سنائی را — تا بدیده ره رهائی را

که تو بر ظالمان نبخشائی — ظالمان را بجز الم نفزائی

خاصه بر ظالمان آل رسول — آنکه ایمان نکرده اند قبول

ختم این بیتها درو رسید — اجل اندر قفا و عقل پدید

۱۱ در گفته ۱۲

حدیقه حکیم سنائی

۴۹

دید چشمم بخواب در یک شب — که ز گفتار ها ببستم لب
عقل دانست وقت رفتن جان — آمد و رفت خواهد از میان
آمدم پیش با خطر سفری — بو که یابم برین خطر گذری
چون نصیبم ز دهر این آمد — این مرا بیت واپسین آمد
ناقص آمد کتاب از آنکه اجل — جان ربود و سپرد تن بوحل
گرچه این بیتها تمام نشد — تیغ گفتار در نیام نشد
آنچه گفتم نظام او بکمال — هست چون شمس و ماه و آب زلال
اگر اندر جهان مقام بدی — گفت من تا ابد تمام بدی
چون برفتم بعذر معذورم — پیش استاد دین چو مزدورم
یارب این عذر گفتها بپذیر — بخطاها و کردها مگیر
تو که خوانندهٔ دعا گو باش — دین نگهدار و جای جان جو باش
چون تو اجای جان بدین آنجاست — پاک جان دار اگر نه بیم عناست
که چو خاکی تنت بخاک شود — پاک باید که جای پاک شود
من ز کردار و گفت ترسانم — بو که گیرند هر دو آسانم
لیکن ای دوست رفتنم ز میان — گر بخواهی تو هم کنون آسان

گر دغو کرد خود در آوردم | آنچه کردم ز دهر آن بردم
تو چنان دان که همچنین باشی | جهد کن تا مرید دین باشی
چون ترا دین بود مرید احد | یافتی خلعت ثنای احد

کتاب کتبه الی بغداد وارسل الی امیر الاجل برهان الدین جمال الاسلام ابو الحسن علی بن ناصر الغزنوی الملقب بیرنگ رحمت الله علیه بسبب طعن الطاعن فی هذا الکتاب

ای تو بر دین مصطفی سالار | بر طریق برادران کن کار
عهد دیرینه را بیاد آور | وز طریق برادری مگذر
دین حق را بحق توئی برهان | مر مرا زین عقیلها برهان
تو ببغداد شاد و من ناشاد | خود نگوئی ورا رسم فریاد
سال و مه ترسناک و اندوهگین | گشته محبوس تربت غزنین
مکن آخر برادری پیش آر | وز میان این حجابها بردار
گرچه هستم اسیر هر نااهل | چشم دارم که کار گردد سهل
تا کی این انقباض و این دوری | بسر من که تو نه معذوری
عهدهای قدیم را یاد آر | حق نان و نمک فرو مگذار

صورة تحکیم سنائی

این کتابی که گفته ام در پند — چون رخ حور و کبر و دلبند

گرچه بسیار دیدهٔ تالیف — هیچ دیدی بدین صفت تصنیف

انس دلهای عارفان سخن — تازه و با مزه نه بی سر و بن

هرچه دانسته ام ز نوع علوم — کرده ام جملهٔ خلق را معلوم

آنچه نص است و آنچه اخبار است — وز مشایخ هر آنچه آثار است

اندرین نامه جملگی جمعست — مجلس عقل را یکی شمعست

ملکوت این سخن چو بر خوانند — حرز و تعویذ خویشتن دانند

عقلا را غذای جان باشد — عارفان را به از روان باشد

ساحری کرده ام در معنی — زان کجا عقل دادم این فتوی

گر بهیچ کنم بدین شاید — زین سخن جانها بر آساید

یک سخن زین عالمی دانش — همچو قرآن پارسی دانش

روح را سال و ماه همچو عذاب — دل مجروح را بسان شفاست

من چه گویم تو خود نکو دانی — که نگردم خجل چو بر خوانی

مرغ در آشیانه اوست چو گل — نه چو دیگر حدیث بانگ و دل

روز بازار فضل و علم مفید — عرصهٔ علم و عالم توحید

سه در بیان از غالب شدن ۱۲ الله

همچو دوشیزه دختر زیبا — بجمال و بها چو ماه و سما

بجلی و جلال چو گردون حور — دست نا اهل و ار بارب دور

حمد تو دانم این سخن بر من — پیش ایزد مهیمن ذو المنن

کاین سخنها نجات من باشد — زانکه توحید ذو المنن باشد

جاهلان جمله ناپسند کنند — وز سر جهل ریشخند کنند

وانکه باشد سخن شناس و حکیم — همچو قرآن ورا کند تعظیم

یا بدین بیتهای جزل فصیح — بر همه شعر شاعران ترجیح

صانع صنعها گواه منست — کاین ره شاه شاهراه منست

گر کند طعنه اندرین نادان — گو بکن نیست بهتر از قرآن

خواند کافر ز جهد دل پر ریم — مصحف مجد را بافک قدیم

بر شان لفظم ار بود ترفند — توبه و شکر کن بر ایشان خند

چون ز من شد خدای من خشنود — مصطفی را روان من آسود

شادمان مصطفی و یارانش — وانکه هستند دوستدارانش

چار یار گزیده اهل ثنا — بر تن و جان شان بنده دعا

مرتضی و بتول و دو پسرش — آنکه سوگند من بود بسرش

۱۵۳

نخورم غم گر آل بوسفیان — نبوند از حدیث من شادان

مالک دوزخ ار بود غضبان — مر مرا زان غضب بگو چه زیان

بنده را مدح مصطفی ست غذی — جان من باد جانش را بفدی

آل او را بجان خریدارم — وز بدی خواه آل بیزارم

تو که بر دین شرع برهانی — بر تو که جمله بر خوانی

دوستدار رسول و آل ویم — زانکه پیوسته در نوال ویم

گر بدست این عقیده و مذهب — همبرین بد بداریم یا رب

من ز بهر خود این گزیدستم — کاندرین ره نجات دیدستم

تو چه گوئی بیار و فتوی کن — نیست اندر سخن مجال سخن

عددش هست ده هزار ابیات — همه امثال و پند و مدح و صفات

گفتم این و برت فرستادم — در گنج علوم بگشادم

گر ترا این سخن پسند آید — جان من رسته از گزند آید

ور پسند تو نایدا این گفتار — خود دیدی بجمله باد انکار

تو شناسی که نیست هزل و محال — نوش کن زود و خاک بر لب مال

منتظر مانده ام درین اندوه — از غم روزگار بر دل کوه

حدیقه سخن شماره ۸۵

این سخن را مطالعت فرمای — نیک و بد در جواب باز نمای

نه هم بیش ازین ترا تصدیع — عرض کن بر همه شریف و وضیع

گوئی این اعتقاد محدود است — جمله بر گفتش انچه مقصود است

بس کنم قصه و دعا گویم — مر ترا در ثنا رضا جویم

خواهم از کردگار من شب و روز — که شوی بر مراد با پیروز

ذکر تاریخ انجام کتاب

تا چه گویند بر چنین گفته — در دریاست جمله هفت

بود سیصد گذشته از مردان — که ازین گفتها بدادم دان

شد تمام این کتاب در مه دی — که در آذر فگندم این بنیاد

پانصد بست و چار رفته ز عام — پانصد و سی و پنج گشته تمام

باد بر مصطفی درود و سلام — ابد الدهر صد هزاران عام

صد هزاران ثنا چو آب زلال — از رهی باد بر محمد و آل

خاتمة الطبع از افضل الفضلا و فصیح الفصحا جناب مولانا ابو الحسن صاحب سلمه

شکر حق کین حدیقه دلکش — یافت اختتام ز هم و نقص

شاهدی هست با جمال و جلال — متن و شرحش بری ز نقص و خلل

۱۵۵

از حکیم سنائی متن متین — شرح عبد اللطیف خواجه گزین
اصل این نسخه شد ز خواجه صحیح — سند او نبشته هست صریح
خط نیکو و کاغذ نیکو — جان تازه دمیده است درو
صحتش از حروف او پیدا — خوبیش راست چشم خلق گوا
باد آباد مطبعی که دران — یافت طبع این چنین حدیقهٔ جان
صاحبش را ازان تمتع باد — کامران کامیاب خرم و شاد
سال هجری هزار و سه صد چار — بود کاین نسخه طبع شد چو نگار
یارب آنانکه این ورق خوانند — کام در علم و رشد خود رانند
برکاتش نصیب ایشان باد — دوست جمع و عدو پریشان باد

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی گوبند شاد و فضا

منشی با سخا و صاحب جاه — هست خوش خلق و خوش منش خوشخو
از کلام سنائی کامل — طبع کرد این حدیقهٔ خوشبو
بهر این نسخه هست با صد شوق — طالبان را همیشه جست و جو
نادر آمد بصحت و خط خوش — نیست شک اندرین بیک سر مو
مصرعهٔ سال او فضا بنوشت — الاجود است نسخهٔ نیکو

۱۳۰۴ هـ

خاتمه مختصر از آتش زبان سحر بیان سیادت پناه مولوی سید جلال شاه سلمه الله تعالی مصحح و محشی مع قطعات تاریخ

دیده وران روشن طبع دانند که نخل نشان این حدیقه معنی حضرت
حکیم سنائی رح نه آن کسے است که این حرفی چند باندکے از
اوصافش تواند رسید عظمت شان این کتاب همین مایه بس است
که نسبتش با همچو پاک گوهر افتاده اکنون سخن درین است که
اکثر کتب دقیقه چه در فارسی و چه در عربی اندے از تصحیح
ناسخان و چندے از تحریف کاتبان و بسیاری از خرابی صحت
و نبذی از نقصان طبع و ردوران طبع آنمایه خرابی بهم میرسانند
که آشنایان سخن سخت بدرستی تحریفاتش بهره گرا نمایه
از اوقات شریف رایگان میدهند تا بغور لطائف و ظرائفش
میتوانند پرداخت و با اینهمه بعضی از مقامات چنان میماند که
صورت تحریف اندیشه من در آید یزدان را سپاس که همانا بهار
این باغ از همچو سبزه بیگانه یک قلم پاک آمده بر عمدگی و درستی

مطبع صدر الحکیم سیالکوٹ

عبارتی گواهست که بر صفحهٔ بست و ششم منقول ست باقی ماند
عمدگی صحت و صفای طبع منقول و خصوص این چنان و چنین
نگاشتن جز از خویشتن سرائیها چه نتیجه دهد مشک آنست که خود بوید
نه که عطار گوید بالجمله در اهتمام حسن صحت تا بقدر امکان دقیقه
فرو نگذاشته آمد بل اشعاری را که جابجا حضرت شارح این حدیقه
مولانا عبد اللطیف صاحب لطائف غیبی شرح مثنوی مولوی معنوی
مغفر گذاشته بودند حل لغات از کتب معتبره قاموس و صراح
و منتخب و برهان و فرهنگ جهانگیری و بحر الجواهر و کشف اللغات
و غیاث و مصطلحات بهار عجم بر حواشی نموده آمد تا حسن کتاب از جا رود
باری یزدان اسپاس که طبع این نسخهٔ پاکیزه در سنه ۱۲۷۸ با اهتمامیکه آغاز
پذیرفت بماه فروری سنه ۱۸۶۱ در مطبع جناب منشی نولکشور واقع لکهنؤ باتمام رسید

قطعهٔ تاریخ آغاز طبع

شکر کز پرتو حدیقهٔ حق	طور سان طبع نور بار آمد
آن حدیقه که حسن معنی را	همچو در باغ نوبهار آمد
آن حدیقه که یک نسیم از وی	روح صد نافهٔ ستار آمد

خاتمة الطبع حدیقهٔ حکیم سنائی

آن حدیقه که از مشاهده اش
کند طبعی چو من هزار آمد

آن حدیقه که هر گلی از وی
صوفیان را صفا نثار آمد

قالب طبع یافت و این نور
کین صفایش بروی کار آمد

نقش مطبوع دید هاتف گفت
باغ توحید را بهار آمد

سنه ۱۲۸۸ ع

ایضاً قطعه انجام طبع

بنام ایزد دلم بر خویش می نازد درین ساعت
که می آید مدیح آنکه سر تا پای مشروع است
چه آن یعنی حدیقه از ستائی آنکه هر حرفش
توان گفتن که مر علم تصوف را چو موضوع است
چو از طبعش فراغ آمد ندا از هاتف حق گو
تعالی الله همانا این چه طبع است و چه مطبوع است

سنه ۱۲۸۸ ع

تمت

اعلان

بخدمت جملہ صاحبان علی الخصوص ارباب مطابع سے التماس ہے
کہ اس کتاب ہدایت انتساب کا حق تصنیف و تالیف تحشی بکو
مطبع اودھ اخبار محدود اور محفوظ ہے کوئی صاحب بغیر حصول
اجازت مطبع ہذا قصداً اسکے چھاپنے کا نہ فرمائیں عوض فائدہ
نقصان نہ اٹھائیں

مصباح التہذیب - نصائح عارفانہ از شیخ کمال الدین -

مصباح الہدایت - ترجمہ عوارف مہول و مبانی اہل تصوف از شاہ محمود الکاشانی -

صد پند سودمند لقمان حکیم - شامل چار رسالہ -

(۱) سعادت نامہ (۲) رسالہ خواجہ عبید اللہ حراری (۳) تحفۃ الملوک (۴) منہاج العابدین

نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب از مولانا عبد الرحمن جامی -

فوائد الفواد - از حضرت اولیا محمد نظام الدین صاحب بدایونی در تصوف -

شرح بوستان - از مکیچند بہار مطبوعہ مطبع دہلی -

رسالہ انفاس نفیسہ - تصنیف حضرت خواجہ عبید اللہ احرار مطبوعہ مطبع اسدی کاغذ سفید -

فوائد سعدیہ - از محمد ارتضی علی خان -

لوائح جامی - رموز تصوف از ملا عبد الرحمن جامی -

رسالہ ستہ ضروریہ - مطبوعہ مطبع فیض رسان

سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد از مولوی عبد الحافظ -

پند نامہ عطار - از شیخ فرید الدین عطار -

کیمیائے سعادت - محاسن آداب اخلاق از امام محمد غزالی -

رسالہ تحفۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین از مولوی محمد معین الدین -

اخلاق جلالی محشی - از ملا جلال الدین دوانی -

اخلاق ناصری - از نصیر الدین کاغذ چکنا

ایضاً " کاغذ رسمی -

اخلاق محسنی - سررشتہ تعلیم فارسی -

معدن الجواہر - مکارم اخلاق از ملا طرزی

مثنوی سبیل - بر وش موعظت حکیمانہ از حکیم منور حسین امروہوی -

مثنوی بزم وصال - سررشتہ تعلیم فارسی

مثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ -

مجالس العشاق - با تصویرات مجالس اہل باطن از میر سلطان حسین نبیرہ شہنشاہ امیر تیمور -

منطق الطیر - مثنوی از شیخ فرید الدین عطار -

گلشن اسرار - رموز تصوف از مولوی اولی می باید شنید - اندرز حکیمانہ از رفعت علی میباید دید - حکیمانہ نصائح از مولوی محمد حسین

نکات احسانی - در تہذیب اخلاق از حکیم

احسان علی۔
گنجینۂ عرفان۔ از شیخ فریدالدین عطار۔
رسالہ غوثیہ مسمی بہ نشاط العشق۔ از
ارشادات حضرت غوث الاعظم۔
فتوح الغیب مع شرح فارسی اسرار فقر
از ارشادات حضرت غوث الاعظم و شرح
از شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔
انفاس الاکابر و انوار الضمائر۔ معارف
عرفانی از مولوی محمد نعیم اللہ۔
مثنوی شاہ بوعلی قلندر مطبوعہ ۱۲۸۳ھ
انوار الرحمن تنویر الجنان۔ ملفوظات
حضرت مولانا عبدالرحمن۔
مثنوی مولانا روم محشی۔ چار مصرعہ
ہر شش دفتر مع تکملہ دفتر ہفتم تین قسم کاغذ
چھپی سفید و گلابی و حنائی۔
شرح مثنوی مولانا روم۔ از بحر العلوم
مولانا عبدالعلی شرح مبسوط تین جلد مین۔
ایضاً شرح مثنوی مولانا روم مسمی بہ
لطائف المعنوی۔ از مولوی عبداللطیف
ایضاً شرح مثنوی مولانا روم مسمی بہ
مکاشفات رضوی۔ از مولوی محمد رضا۔
نظم اللآلی شرح قصیدہ بدء الامانی۔
عربی زبان مین جسکی شرح فارسی ہے از

محمد بخش رفیقی۔
حکایات دلپسند۔ نصائح سودمند از مولوی
محمد مہدی خان واصف۔
رسالہ حق نما۔ از شاہزادہ محمد دارا شکوہ۔
مجموعۂ نکات فقر۔ شامل چار رسالہ۔
مثنوی مولوی مظہر علی العلادی۔ ترجیع بند
ایضاً منہ۔ مناظرۂ خورشید و شبنم ایضاً منہ
قصیدہ در مناقب علی مرتضی۔
رسالہ معرفت السلوک۔ از شاہ
محمود خوش زبان۔
طوارق احمدیہ باستیصال بناء التجدید
مباحث مذہبی رد و قدح مین نسبت وہابیوں کے
مطبوعہ ۱۲۸۳ھ۔
مرافعہ قضا و قدر۔ مصنفہ منشی ظہیر الدین
بلگرامی۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق۔ ترجمہ اردو اخلاق
از مولوی امانت اللہ۔
تہذیب النفوس۔ از سید قمرالدین حسین
متخلص بسخن۔
اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان
کاغذ سفید گندہ۔

CALL No. { ۸۹۱ ، ۵۱۲۵
ACC. No. ۵۱
AUTHOR
TITLE

22 MAY 1954
11.6.87
11.6.87
26 DEC 1980
5 MAR 1986

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.